امام اعظم کی 15 مسانید کا جامع نسخہ روایات کے متن کی تفصیلی فہرست کے ساتھ

جمہان نگینی

جامع المسانید للخوارزمی

مسانید الامام الاعظم

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت فارسی رضی اللہ عنہ

جمع و ترتیب ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی

ترجمہ ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ معالیہ و بارک ایامہ و لیالہ

جلد اوّل

پروگریسو بکس

شرفِ انتساب

مخدومِ اُمم سیّد علی ہجویری

المعروف بہ

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

خاکِ پنجاب از دمِ اُو زندہ گشت
صبحِ ما از مہرِ اُو تابندہ گشت

محمد محی الدین
(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ عظیم نعمت عطا کی کہ ہمیں اپنے سب سے زیادہ محبوب نبی کی اُمت میں پیدا کیا اور ہم پر مزید یہ فضل کیا کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ کے اصحاب اور آپ کی آل پر درود و سلام نازل کرے۔ اُمت مسلمہ کے ہر عالم اور ہر فقیہ، ہر زاہد اور ہر صوفی بلکہ ہر خاص و عام مسلمان پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول کرے۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اب تک مختلف اسلامی علوم و فنون سے متعلق کئی کتابیں دیدہ زیب انداز میں شائع ہو کے قارئین تک پہنچ چکی ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر کتابیں ایسی ہیں جن کا اُردو ترجمہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور کچھ ایسی کتابیں بھی ہیں، جن کے تراجم پہلے ہوئے لیکن ہم نے اس کی ترتیب و تہذیب، تحقیق و تخریج اور ظاہری رعنائی و دلکشی کے حوالے سے جو خدمت کی اسے اہلِ علم کی طرف سے بڑی پذیرائی ملی۔

ہم نے جو کتابیں پچھلے کچھ عرصے میں شائع کی ہیں ان میں نمایاں نام قصیدہ بردہ شریف کی شرح جو خرپوتی کے نام سے معروف ہے صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند ابوداؤد طیالسی، معجم صغیر، معجم اوسط، معجم کبیر، مسند ابویعلیٰ، راسخ الحدیث و منسوخہ وغیرہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

اس وقت ہم اہلِ علم کی خدمت میں ایک اور تحفہ پیش کر رہے ہیں جو ایک طرف علمِ حدیث کے روایتی طلباء کے لئے ایک عظیم نعمت ہے تو دوسری طرف علمِ فقہ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بھی ایک اہم مآخذ کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ ان مسانید کا مجموعہ ہے جو مختلف زمانوں کے ائمہ نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ مختلف کتابوں اور قلمی نسخوں کی شکل میں بکھری ہوئی ان روایات کو امام خوارزمی نے ایک ہی جگہ اکٹھا کیا اور ان میں حذف و تکرار کو ختم کیا اور پھر انہیں قارئین کی سہولت کے لئے فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کر کے اُمت کے سامنے پیش کر دیا۔ کتاب کا مرتب کون ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے؟ اس کے بارے میں آئندہ صفحات میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

•••——•••——•••

یہ کتاب بہت عرصہ پہلے ہندوستان سے شائع ہوئی تھی پھر اسی کی عکسی نقل عالمِ عرب سے شائع ہوتی رہی اس کے بعد عالمِ عرب کے مشہور اشاعتی ادارے دارالکتب العلمیہ' بیروت نے اس کتاب کے متن کی تصحیح اور روایات کی تخریج کے ہمراہ اسے دو جلدوں میں شائع کیا۔ اسی شائع شدہ نسخے کی عکسی نقل مکتبہ حنفیہ' کوئٹہ سے شائع ہوئی اور اسی عظیم کتاب کا ترجمہ اس وقت ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

•••——•••——•••

کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس بات کی ضرورت تھی کہ کتاب کے ترجمے کی خدمت کسی ایسے اہلِ علم کے سپرد کی جائے جو احادیث و آثار کی زبان و محاورے' اسلوبِ بیان' الفاظ و تراکیب کی ساخت سے بخوبی واقف ہوتا کہ اُردو پڑھنے والے قاری تک اصل کتاب کا مضمون اور اس کی معلومات صحیح طور پر منتقل ہو سکے۔ اس لئے اس خدمت کے لئے ادارے کی انتظامیہ نے علامہ ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کا انتخاب کیا' جو اس سے پہلے کئی کتب احادیث کے ترجمہ کی خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔

کتاب کی باطنی خوبیوں کے ہمراہ ادارے نے اس کی ظاہری دلکشی کی طرف بھی پوری توجہ کی تا کہ اس کی ظاہری صورت' اس کی علمی اہمیت وقدر و قیمت کے مطابق ہو۔ ہم اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں' اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کتاب کے انوار و برکات سے خود بھی فیض یاب ہوں' اس کے بارے میں دوسروں کی رہنمائی بھی کریں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف' مترجم' محقق کے ہمراہ ادارہ اور اس کی انتظامیہ و متعلقین کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

چوہدری غلام رسول
چوہدری شہباز رسول
چوہدری جواد رسول
چوہدری شہزاد رسول

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے اور اس کی حمد بیان کرنا ہی سب سے بڑی سمجھ داری ہے۔ وہ اپنی ذات کی عظمت اور صفات کی خوبیوں کے حوالے سے انسانی عقل وفہم سے ماوراء ہے۔ صرف اس کی صفات کے مظاہر کے ذریعے اس کے بارے میں آگاہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود وسلام نازل ہو جو تمام انبیاء و مرسلین کے ''امامِ اعظم'' ہیں۔ اپنے پروردگار کی عطا سے دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کے ''مالک'' ہیں۔ اور اپنے پروردگار کے علم کے تحت قیامت کے دن گناہگاروں کے ''شافع'' ہوں گے۔ جن کے نامِ مبارک ''احمد'' کے ہمراہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی آمد کی بشارت اپنے ماننے والوں کو دی تھی۔

آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے اصحاب و آل' آپ کی امت کے علماء و مشائخ اور قیامت تک آنے والے تمام مؤمنین مؤمنات' مسلمین مسلمات پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے تحت ہم نے اسلامی علوم وفنون کی روایتی تعلیم حاصل کی اور پھر ان علوم وفنون کی ترجمہ وتصنیف کی شکل میں خدمت کے کام کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہماری یہ خدمت جب برادرانِ اسلام کے ہاتھوں تک پہنچی تو انہوں نے اپنی نیک دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھنا شروع کیا اور ان کی انہی پُرخلوص دعاؤں کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ ہمیں اس شعبہ میں مزید کام کرنے کے اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے۔ یہ اسباب و وسائل ایک طرف سے مادی حیثیت رکھتے تھے اور دوسری طرف سازگار ماحول' صحت' ذہنی وجسمانی پریشانیوں اور تکالیف کا نہ ہونا بھی تصنیف وتالیف کے کام کے لئے بنیادی وسیلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پہ مزید نعمت یہ حاصل ہوئی کہ ہم نے ایک ایسے زمانے میں کام کا آغاز کیا جب کتاب کو تصنیف کر لینے کے بعد اس کی اشاعت تک کے تمام مراحل تیز رفتار ترقی یافتہ اور آسان ہوگئے۔ اس میں متن کی کتابت' تصحیح' اشاعت' جلد بندی وغیرہ سبھی چیزیں شامل ہیں۔

•••——•••——•••

اس وقت ہم آپ کی خدمت میں ''جامع المسانید'' کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں اس کتاب کو چھٹی صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور حنفی فقیہ شیخ ابومؤید محمد بن محمود خوارزمی نے ترتیب دیا ہے۔ اس کی صورت یوں ہوئی کہ مختلف مشائخ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایات کو ''مسند'' کی شکل میں مرتب کیا اور ان مسانید کی نسبت ان مرتب کرنے والے افراد کی طرف ہی ہوئی۔ ان میں

سے دو مسانید زیادہ مشہور ہوئیں ایک مسند اصفہانی اور دوسری مسند حارثی' یہ مسند حارثی وہی کتاب ہے جس میں سے مکررات کو حذف کر دیا گیا اور اسے فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا اور یہ ہمارے ہاں برصغیر پاک و ہند میں "مسند امام اعظم" کے نام سے معروف ہے۔ یاد رہے کہ مسند اصفہانی اور مسند حارثی یہ دونوں مسانید اپنی اصل شکل میں عالمِ عرب سے شائع ہو چکی ہیں۔ مختصر یہ کہ امام خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے 15 مختلف مسانید کے نسخے حاصل کئے اور پھر ان میں سے مکرر روایات اور اسانید کو حذف کر کے انہیں ایک مجموعے کی شکل میں مرتب کیا۔ اور اس کا نام "جامع المسانید" تجویز کیا۔

•••——•••——•••

اس کتاب کا ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اوپر کی سند کا ترجمہ' روایات کے متن کے ترجمے کے ہمراہ دیا ہے اور عربی متن میں ذیلی سرخی کے اضافے کے ذریعے سند کے الفاظ اور متن کے الفاظ کے درمیان فرق واضح کر دیا ہے۔ امام خوارزمی نے مسانید کے مرتبین کی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک اسناد بھی مکمل نقل کی ہیں۔ ہم نے صرف ان کا ترجمہ یہاں دیا ہے۔ البتہ ان کے درمیان میں جس مقام پر امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کردہ کوئی فقہی اصول یا کوئی فقہی جزئی مذکور تھی وہاں ہم نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اصل الفاظ کا عربی متن اور پھر اس کے بعد اس کا ترجمہ دیا ہے۔

•••——•••——•••

اس کتاب کی تیاری کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا میں ان سب کا شکر گزار ہوں' جن میں سرِ فہرست برادرِ مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا' محترم قاضی ساجد درانی جنہوں نے متن کی تصحیح کے حوالے سے معاونت کی۔ محترم زاہد اقبال جنہوں نے مسودے کی کمپوزنگ کی۔ اور برادرم جواد رسول جنہوں نے کتاب کی نشر و اشاعت کا بندوبست کیا اور انہوں نے ہی مجھے اس خدمت کی طرف متوجہ کیا تھا۔

•••——•••——•••

شکر گزاری کے اظہار میں ایک بڑا حصہ میرے والدین اور اساتذہ و مشائخ کے لئے بھی ہے جن کی تعلیم و تربیت کی بدولت میں اس لائق ہو سکا کہ اس خدمت کو سرانجام دے سکوں۔

سب سے آخر میں حامد یزدانی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے۔

کچھ نہ بادل سے جب امید رہی — دشت نے سوئے چشمِ تر دیکھا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

فہرست مضامین

﴿روایات کے مضامین کے بارے میں تفصیلی فہرست جلد کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں﴾

امام اعظم کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ

اِن مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ

ایمان کے بارے میں روایات

طہارت کے بارے میں روایات

نماز کے بارے میں روایات

زکوۃ کے بارے میں روایات

روزے کے بارے میں روایات

حج کے بارے میں زوایات

جامع المسانید

یہ کتاب جو''جامع المسانید'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ان روایات پر مشتمل ہے جو مختلف زمانوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے' اپنی اپنی سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ ؒ کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ لیکن یہ روایات مختلف مجموعہ جات میں محفوظ تھیں اور سابقہ زمانوں میں کتابوں کی اشاعت نہیں ہوتی تھی' صرف قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اس لئے یہ روایات عالمِ اسلام کے مختلف علاقوں اور گوشوں میں بکھری ہوئی تھیں۔ یہ اعزاز اور فضیلت امام خوارزمی کے حصے میں آیا کہ انہوں نے مختلف مسانید کے نسخے حاصل کئے اور ان میں سے مکرر روایات کو حذف کر کے ان روایات کو فقہی ترتیب کے مطابق ایک جگہ جمع کر دیا اور اس کا نام''جامع المسانید'' تجویز کیا۔

ان مختلف مسانید کے مؤلفین کون تھے؟ اور ان تک امام خوارزمی کی سند کیا ہے؟ اس کی وضاحت خود انہوں نے کتاب کے مقدمے میں کر دی ہے۔

امام ابوالمؤید محمد بن محمود کا تعلق وسط ایشیا کے مشہور شہر''خوارزم'' سے ہے۔ آپ 12 ذوالحج 593 ہجری میں خوارزم میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خوارزم میں حاصل کی اور پھر بغداد اور دمشق کا سفر کر کے وہاں کے اکابر مشائخ سے استفادہ کیا۔

مشہور حنفی فقیہ امام قاسم بن قطلو بغا نے اپنی مشہور کتاب''تاج التراجم'' میں تحریر کیا ہے۔ تاتاریوں کے حملے کے بعد یہ خوارزم کے قاضی اور خطیب مقرر ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے یہ عہدہ ترک کیا اور حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حج کے بعد یہ خاصا عرصہ مکہ میں مقیم رہے' پھر مصر تشریف لے گئے۔ وہاں سے دمشق چلے گئے پھر بغداد آئے اور وہاں درس و تدریس کرتے رہے۔ انہوں نے 2 جلدوں میں''مسانید امام ابوحنیفہ'' تصنیف کی ہے' جس میں انہوں نے 15 تصانیف کو جمع کر دیا ہے۔

صاحبِ کشف الظنون کے بیان کے مطابق امام خوارزمی کا انتقال 665 ہجری میں ہوا۔

امام خوارزمی نے جن حضرات کی مرتب کردہ مسانید کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

- مسند امام حافظ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری' المعروف بہ''عبداللہ الاستاذ''(متوفی 340ھ)
- مسند امام حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل (متوفی 380ھ)
- مسند امام حافظ ابوالخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد (متوفی 379ھ)
- مسند امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد اصفہانی (متوفی 430ھ)
- مسند شیخ' امام' ثقہ' عدل' ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری (متوفی 535ھ)

- مسند امام، حافظ، صاحبِ جرح وتعدیل، ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی (متوفی 365ھ)
- مسند امام حسن بن زیاد لؤلؤی (متوفی 204ھ)
- مسند امام، حافظ عمر بن حسن اشنانی (متوفی 339ھ)
- مسند حافظ، امام ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی (متوفی 432ھ)
- مسند امام، حافظ ابوعبداللہ محمد بن حسین بن محمد بن خسرو بلخی (متوفی 522ھ)
- مسند امام، قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری (متوفی 182ھ)
- مسند امام محمد بن حسن شیبانی (متوفی 189ھ)
- مسند حماد بن امام ابوحنیفہ (متوفی 176ھ)
- مسند امام محمد بن حسن (متوفی 189ھ)
- مسند امام، حافظ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوالعوام سغدی (متوفی 335ھ)

*** —— *** —— ***

امام خوارزمی نے اس کتاب کو فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہے۔

انہوں نے پوری کتاب کو چالیس ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں سے ہر باب میں ذیلی فصول پائی جاتی ہیں۔ کتاب کے آغاز میں انہوں نے ایک پُرمغز اور تحقیقی مقدمہ بھی شامل کیا ہے جس میں امام صاحب کے فضائل ومناقب بیان کیے گئے ہیں ان پر ہونے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ کتاب کا آخری باب راویانِ حدیث کے اجمالی تعارف پر مشتمل ہے۔

امام خوارزمی کا اسلوب یہ ہے کہ وہ پہلے امام ابوحنیفہ کی سند کے ساتھ کوئی روایت نقل کرتے ہیں وہ روایت کبھی حدیث ہوتی ہے کبھی کسی صحابی کا اثر ہوتی ہے اور کبھی کسی تابعی کا قول ہوتی ہے۔ اس کے بعد علامہ خوارزمی مسانید کے مؤلفین کی امام ابوحنیفہ تک سند نقل کرتے ہیں۔ البتہ اگر کسی مسند کے مرتب نے کسی روایت کے الفاظ کچھ مختلف نقل کیے ہوں تو امام خوارزمی اس کی وضاحت کردیتے ہیں۔ اسی طرح جن روایات کو امام محمد نے نقل کیا ہے اور ان روایات میں مذکور مسئلہ کے بارے میں کوئی تائیدی یا اختلافی رائے تحریر کی ہے تو امام خوارزمی اسے بھی نقل کردیتے ہیں۔

اس کتاب کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے یہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ، کوئٹہ سے شائع شدہ ہے جو شاید دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان کی طرف سے شائع ہونے والے نسخے کا عکس ہے۔ اس کتاب کے متن کی تحقیق اور روایات کی تخریج کی خدمت شیخ نجم الدین محمد درکانی نے سرانجام دی ہے۔ ہم نے ان کی اس تحقیق کو اس نسخے میں نقل کردیا ہے۔

*** —— *** —— ***

نبی اکرم ﷺ تک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے مترجم کی سندِ حدیث

جامع المسانید میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو روایات منقول ہیں ان میں سے چند روایات وہ ہیں جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے براہِ راست صحابہ کرام سے روایت کی ہیں۔ ان اصحاب کے اسماء یہ ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ، سیّدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا

ان کے علاوہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایسی روایات منقول ہیں جن میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور صحابی کے درمیان کوئی واسطہ منقول نہیں ہے۔ تاہم محققین کی تحقیق کے مطابق یہ روایات مرسل ہیں۔

•••———•••———•••

- امام الانبیاء فخر آدم و بنی آدم افضل الخلق، شافع حشر نبی اکرم ﷺ
- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
- حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت فارسی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام ابوحفص کبیر احمد بن حفص بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام ابوحفص صغیر عبداللہ بن احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام ابومحمد عبداللہ بن محمد حارثی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام ابوبکر محمد بن فضل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام ابوعلی خضر بن علی نسفی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام شمس الائمہ عبدالعزیز احمد حلوانی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام شمس الائمہ ابوبکر محمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب مبسوط سرخسی)
- حضرت امام فخر الاسلام ابوالحسن علی بن محمد بزدوی رحمۃ اللہ علیہ

- حضرت امام برہان الدین ابوالحسن علی فرغانی مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب ہدایہ)
- حضرت امام محمد بن محمد کردری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام حافظ الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام عبدالعزیز بن احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام جلال الدین ابومحمد بن عمر خبازی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام علاؤالدین احمد بن محمد سیرامی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام سراج الدین عمر کنانی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن ہمام سیواسی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب فتح القدیر)
- حضرت امام ابوالبرکات عبدالبر بن محمد ابن شحنہ رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام شہاب الدین احمد بن یونس شلبی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام علی بن محمد مقدسی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام محمد محبی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب نورالایضاح)
- حضرت امام عبدالحیٔ شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام علم الدین سلمان منصوری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام حسن مقدسی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام محمد حریری ازہری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام سیّد احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب حاشیۃ الطحطاوی)
- حضرت امام محمد بن حسن کتبی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام سیّد محمد کتبی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام محمد مکی کتبی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام محمد گل رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام صدر الافاضل سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت امام مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

محمد محی الدین (اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

••• ——— ••• ——— •••

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

از: امام ذہبی (ماخوذ از: تذکرۃ الحفاظ)

آپ (کی کنیت) ابوحنیفہ (ہے' اور لقب) امام اعظم' فقیہ عراق' (ہے اور آپ کا نام) نعمان بن ثابت بن زوطا (آپ کا اسم منسوب) تیمی (اُن کے ساتھ نسبت ولاء کی وجہ سے' جبکہ آپ کا دوسرا اسم منسوب) کوفی (آپ کے وطن مالوف کی نسبت سے ہے)

آپ کی پیدائش 80 ہجری میں (کوفہ میں) ہوئی۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لاتے تھے' تو امام صاحب کو ایک سے زیادہ مرتبہ ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا' ابن سعد نے سیف بن جابر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے (بذات خود) امام ابوحنیفہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام صاحب نے عطاء - نافع - عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج - عدی بن ثابت - سلمہ بن کہیل - ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) - قتادہ - عمرو بن دینار - ابواسحاق اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں۔

آپ سے زفر بن ہذیل - داؤد طائی - قاضی ابویوسف - محمد بن حسن - اسد بن عمرو - حسن بن زیاد لؤلؤی - نوح الجامع - ابومطیع بلخی اور متعدد افراد نے علم فقہ حاصل کیا۔

آپ نے حماد بن ابوسلیمان اور دیگر حضرات سے علم فقہ حاصل کیا تھا۔

یہ مضمون' آٹھویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے' مشہور و معروف محقق اور نقاد' شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی: 748ھ) کی مشہور تصنیف ''تذکرۃ الحفاظ'' سے من وعن ترجمہ کی شکل میں نقل کیا گیا ہے۔

''تذکرۃ الحفاظ'' کے مطبوعہ نسخہ کے ''محقق'' نے امام اعظم کے احوال وسوانح سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے درج ذیل ماخذ کی نشاندہی کی ہے:

تہذیب الکمال: 3/ 1415. تہذیب التہذیب: 10/ 449 "817". تقریب التہذیب: 2/ 303. خلاصۃ تہذیب الکمال: 3/ 95. الکاشف: 3/ 205. تاریخ البخاری الکبیر: 8/ 81. تاریخ البخاری الصغیر: 2/ 43، 100، 230. الجرح والتعدیل: 8/ 2062. میزان الاعتدال: 4/ 265. تاریخ أسماء الثقات: 1477. الأنساب: 6/ 64. الکامل: 7/ 2472. الضعفاء الکبیر: 4/ 268. المعین: 546. تراجم الأحبار: 4/ 122. تاریخ لابن معین: 3/ 67. تاریخ الثقات: 450. تاریخ بغداد: 13/ 423، 424. سیر الأعلام: 6/ 390 والحاشیۃ. معرفۃ الثقات: 1853. ضعفاء ابن الجوزی: 3/ 163. دیوان الإسلام: ت: 763.

آپ عِشَاللہ سے وکیع - یزید بن ہارون - سعد بن صلت - ابو عاصم - عبد الرزاق - عبید اللہ بن موسیٰ - ابونعیم - ابوعبد الرحمٰن مقری - بشر اور بہت سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

آپ عِشَاللہ امام' پرہیزگار' عالم' عامل' عبادت گزار تھے' بڑی شان والے تھے' حکمرانوں کے تحائف اور عطیات - بول نہیں کرتے تھے' بلکہ تجارت کے ذریعے خود کما کر (اپنی اور دوسروں کی ضروریات پوری کرتے تھے)۔

ضرار بن صرد بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون سے دریافت کیا گیا: کون بڑا فقیہ ہے؟ ثوری یا ابوحنیفہ؟ انہوں نے جواب دیا: ابوحنیفہ بڑے فقیہ ہیں اور سفیان بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: ابوحنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔

یزید بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ پرہیزگار اور ان سے زیادہ عقل مند کوئی شخص نہیں دیکھا۔

احمد بن محمد بن قاسم نے یحییٰ بن معین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے' ان پر کوئی الزام نہیں ہے' یزید بن عمر بن ہبیرہ نے عہدہ قضا قبول نہ کرنے کے وجہ سے ان کی پٹائی کروائی تھی' لیکن انہوں نے وہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: ابوحنیفہ امام تھے۔

بشر بن ولید نے امام ابویوسف کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا (انہیں دیکھ کر راستے میں کسی جگہ) ایک شخص نے دوسرے سے کہا: یہ ابوحنیفہ ہیں جو رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں' تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کر پائیں گے جو میں نہ کرتا ہوؤں' تو وہ نماز ادا کرتے ہوئے' دعا کرتے ہوئے اور گریہ و زاری کرتے ہوئے' رات بھر جاگتے (یعنی عبادت کرتے) رہتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے اس امام کے مناقب کے بارے میں ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔

آپ کا انتقال رجب کے مہینہ میں 150 ہجری میں ہوا۔

(پھر امام ذہبی نے اپنی سند کے ساتھ) ابوعبد الرحمٰن مقری - امام ابوحنیفہ - عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو صرف ایک قمیص پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کے جسم پر اس کے علاوہ کوئی چادر یا تہبند نہیں تھا' (عطا کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انہوں نے (صرف) اس (قمیص) میں نماز اس لیے ادا کی تھی تاکہ وہ ہمیں یہ دکھائیں کہ صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

••• —— ••• —— •••

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

از: امام ابن حجر عسقلانی (ماخوذ از تہذیب التہذیب)

آپ نعمان بن ثابت تیمی 'ابوحنیفہ' کوفی ہیں' بنوتیم اللہ بن ثعلبہ کے ساتھ آپ کو نسبت ولاء حاصل تھی' ایک روایت کے مطابق آپ فارسی النسل ہیں۔

آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عطاء بن ابورباح - عاصم بن ابوالنجود - علقمہ بن مرثد - حماد بن ابوسلیمان - حکم بن عتیبہ - سلمہ بن کہیل - ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) - علی بن اقمر - زیاد بن علاقہ - سعید بن مسروق ثوری - عدی بن ثابت انصاری - عطیہ بن سعید عوفی - ابوسفیان سعدی - عبدالکریم ابوامیہ - یحییٰ بن سعید انصاری - ہشام بن عروہ سمیت دیگر لوگوں سے روایت نقل کی ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے صاحبزادے حماد - (اُن کے علاوہ) ابراہیم بن طہمان - حمزہ بن حبیب زیات - زفر بن ہذیل - ابویوسف قاضی - ابویحییٰ حمانی - عیسیٰ بن یونس - وکیع - یزید بن زریع - اسد بن عمرو بجلی - حکام بن یعلی بن سلم رازی - خارجہ بن مصعب - عبدالمجید بن ابورواد - علی بن مسہر - محمد بن بشر عبدی - عبدالرزاق - محمد بن حسن شیبانی - مصعب بن مقدام - یحییٰ بن یمان - ابوعصمہ نوح بن ابومریم - ابوعبدالرحمٰن مقری - ابوعاصم اور دیگر لوگوں نے روایت نقل کی ہیں۔

عجلی بیان کرتے ہیں: ابوحنیفہ کوفی تیمی ہیں اور حمزہ زیات کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ ریشم کا کاروبار کرتے تھے' اور اس کو فروخت کرتے تھے' انہوں نے اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم فارسی النسل ہیں' اور آزاد ہیں' میرے دادا نعمان (امام ابوحنیفہ) 80 ہجری میں پیدا ہوئے' میرے پردادا (اور امام صاحب کے والد) ثابت کم سنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اور ان کی اولاد کے لیے برکت کی دعا دی تھی۔

محمد بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: امام ابوحنیفہ' ثقہ ہیں' وہ صرف اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں جو ان کو یاد ہوتی ہے' جو حدیث انہیں یاد نہ ہو اس کو وہ روایت نہیں کرتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ معلومات نوویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور محقق اور عالم ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی 852) کا شمار اکابر اہلِ علم میں ہوتا ہے انہوں نے امام مزی کی کتاب ''تہذیب الکمال'' پر مزید تحقیقاتی اضافہ جات کئے جن کا نام انہوں نے ''تہذیب التہذیب'' تجویز کیا۔ امام صاحب کے یہ حالات ان کی اسی کتاب میں سے من وعن ترجمے کی شکل میں یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔

صالح بن محمد اسدی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: امام ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ تھے۔

ابو وہب اور محمد بن مزاحم نے عبداللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوحنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں' میں نے فقہ میں ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اگر اللہ تعالیٰ نے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعے میری مدد نہ کی ہوتی' تو میں ایک عام سا فرد ہوتا' ابن ابوخیثمہ نے سلیمان بن ابوشیخ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوحنیفہ پرہیزگار اور سخی تھے۔

عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں: میں نے روح بن عبادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: 150 ہجری میں' میں ابن جریج کے پاس موجود تھا' انہیں امام ابوحنیفہ کے انتقال کی اطلاع ملی' تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا' انہیں تکلیف ہوئی اور انہوں نے فرمایا: کیسا علم رخصت ہوگیا؟ (عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں:) اسی سال میں ابن جریج کا بھی انتقال ہوگیا۔

ابونعیم فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ مسائل میں غور وخوض کرنے والے شخص تھے۔

احمد بن علی بن سعید قاضی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے ہیں' ہم نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ اچھی رائے اور کسی کی نہیں سنی ہے' اور ہم ان کے اکثر اقوال کو اختیار کرتے ہیں۔

ربیع اور حرملہ بیان کرتے ہیں: ہم نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔

امام ابویوسف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا' میں نے سنا' ایک شخص نے دوسرے سے کہا: یہ ابوحنیفہ ہیں' جو رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں' تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کر پائیں گے' جو میں نہ کرتا ہوؤں' تو اس کے بعد وہ رات بھر جاگتے (یعنی عبادت کرتے) رہتے تھے۔

اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میرے والد (امام ابوحنیفہ) کا انتقال ہوا' تو ہم نے حسن بن عمارہ سے درخواست کی کہ وہ انہیں غسل دیں' انہوں نے ایسا ہی کیا' جب انہوں نے غسل دیدیا' تو بولے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے' اور آپ کی مغفرت کرے' پچھلے تیس برس سے آپ نے کبھی کوئی (نفلی) روزہ نہیں چھوڑا' اور پچھلے چالیس برس سے آپ کے پہلو نے تکیے سے ٹیک نہیں لگائی (یعنی رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے) آپ نے اپنے بعد والوں کو مشکل میں ڈال دیا ہے' اور قرآن کے عالموں کو رسوا کر دیا ہے۔

علی بن معبد نے' عبیداللہ بن عمرو رقی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن ہبیرہ نے امام ابوحنیفہ کو عہدہ قضا کی پیشکش کی انہوں نے انکار کر دیا' ابن ہبیرہ نے انہیں 110 کوڑے لگوائے' لیکن وہ اپنے انکار پر مصر رہے' جب ابن ہبیرہ نے یہ بات دیکھی' تو انہیں چھوڑ دیا۔

ابن ابوداؤد نے نصر بن علی کے حوالے سے ابن داؤد یعنی خریبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابوحنیفہ کے بارے میں لوگ یا تو حسد کا شکار ہو جاتے ہیں' یا لاعلمی کا شکار ہوتے ہیں۔

احمد بن عبدہ' جو ''رے'' کا قاضی ہیں' انہوں نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم ابن عائشہ کے پاس موجود تھے' انہوں نے

امام ابوحنیفہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی' پھر انہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ انہیں دیکھ لیتے تو تم بھی یہی کہتے کہ تمہاری اور ان کی مثال اسی طرح ہے' جیسا کہ یہ (شعر) کہا گیا ہے:

اقلوا علیهم ویلکم لا أبا لکم ...من اللوم أو سدوا المکان الذی سدوا

''تم ان کی تھوڑی ملامت کرو' تمہارا ستیاناس ہو' تمہارا باپ نہ رہے' یا پھر تم اس جگہ کو پر کردو' جو انہوں نے پر کردی''

صغانی نے یحییٰ بن معین - عبید بن ابی قرہ کے حوالے سے یحییٰ بن ضریس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں سفیان کے پاس موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ ابوحنیفہ پر تنقید کیسے کرسکتے ہیں؟ سفیان نے دریافت کیا: کیوں کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فتویٰ دوں گا' اگر اس میں (کسی مسئلہ کا حکم) مجھے نہیں ملتا' تو میں اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق فتویٰ دوں گا' اگر اس میں (کسی مسئلہ کا حکم) مجھے نہیں ملتا' تو میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کے مطابق فتویٰ دوں گا' میں ان میں سے جس کے قول کو چاہوں گا اختیار کرلوں گا' لیکن میں ان کے اقوال سے باہر' کسی اور کے قول کی طرف نہیں جاؤں گا' لیکن جب بات ابراہیم' شعبی' ابن سیرین' عطاء تک آئے گی' تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اجتہاد کیا' تو جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا' اسی طرح میں بھی اجتہاد کروں گا۔

ابونعیم اور ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

ابوبکر بن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ بیان نقل کیا ہے: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال 151 ہجری میں ہوا۔

آپ کے بارے میں ''جامع ترمذی'' میں ایک روایت منقول ہے: عبدالحمید حمانی نے آپ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام نسائی کی کتاب ''سنن نسائی'' میں' عاصم بن ابوذر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے: جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے' اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

ابوعلی اسیوطی اور مغاربہ نے ''سنن نسائی'' کا جو نسخہ روایت کیا ہے' اس میں یہ روایت علی بن حجر - عیسیٰ بن یونس - نعمان - عاصم کے حوالے سے منقول ہے' انہوں نے یہ نام نعمان ذکر کیا' لیکن اس کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا' جبکہ ابن احمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یعنی ابوحنیفہ''۔ یہ اس روایت کے بعد ہے' جو دراوردی نے' عمرو' عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے' مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے:

''تم جس شخص کو قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے پاؤ' تو فاعل اور مفعول بہ کو قتل کردو' الحدیث

حمزہ بن سنی' یا ابن حیوۃ نے امام نسائی سے جو نسخہ نقل کیا ہے' اس میں یہ روایت نہیں ہے' عاصم سے اس روایت کو نقل کرنے میں سفیان ثوری نے نعمان کی متابعت کی ہے۔

(حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں:) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب بیشمار ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔

ابن تیمیہ کا بیان

وَمَنْ ظَنَّ بِأَبِي حَنِيفَةَ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهُمْ يَتَعَمَّدُونَ مُخَالَفَةَ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ لِقِيَاسٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَدْ أَخْطَأَ عَلَيْهِمْ وَتَكَلَّمَ إمَّا بِظَنٍّ وَإِمَّا بِهَوًى فَهَذَا أَبُو حَنِيفَةَ يَعْمَلُ بِحَدِيثِ التوضي بِالنَّبِيذِ فِي السَّفَرِ مُخَالَفَةً لِلْقِيَاسِ وَبِحَدِيثِ الْقَهْقَهَةِ فِي الصَّلَاةِ مَعَ مُخَالَفَتِهِ لِلْقِيَاسِ؛ لِاعْتِقَادِهِ صِحَّتَهُمَا وَإِنْ كَانَ أَئِمَّةُ الْحَدِيثِ لَمْ يُصَحِّحُوهُمَا .وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا فِي رِسَالَةِ "رَفْعِ الْمَلَامِ عَنْ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ "وَبَيَّنَّا أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ لَا يُخَالِفُ حَدِيثًا صَحِيحًا بِغَيْرِ عُذْرٍ

جو شخص امام ابوحنیفہ یا اُن کے علاوہ مسلمانوں کے کسی اور امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ وہ جان بوجھ کر قیاس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کی مخالفت کرتے ہیں' تو ایسے شخص نے اُن کی طرف غلط بات منسوب کی ہے' اُس نے صرف گمان یا نفسانی خواہش کی پیروی کی وجہ سے یہ بات کہی ہوگی' حالانکہ امام ابوحنیفہ تو سفر کے دوران نبیذ کے ذریعہ وضو کرنے والی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں' جو قیاس کے برعکس ہے اور وہ نماز کے دوران قہقہہ (لگانے سے نماز اور وضو ٹوٹ جانے والی) حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں' حالانکہ یہ بھی خلافِ قیاس ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان دونوں روایات کو مستند شمار کرتے ہیں' اگرچہ ائمہ محدثین نے ان دونوں روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے' ہم نے یہ بات اپنے رسالہ ''رفع الملام عن الائمۃ الاعلام'' میں بیان کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ''ائمہ اسلام میں سے کوئی بھی کسی عذر کے بغیر کسی صحیح حدیث کے برخلاف فتویٰ نہیں دیتا۔

◆◆◆ —— ◆◆◆ —— ◆◆◆

تقی الدین ابوعباس احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ حرانی (المتوفی: 728 ھ) کا شمار آٹھویں صدی ہجری کے کثیر التصانیف اہل علم میں ہوتا ہے۔ ان کے شاگردوں کی صف میں ابن کثیر اور ابن قیم جیسے محققین شامل ہیں۔ ابن تیمیہ نے کسی فتوے کا جواب دیتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے جو ان لوگوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے جو ائمہ متبوعین کے بارے میں غیر محتاط الفاظ استعمال کر لیتے ہیں۔ یہ مضمون مجموع الفتاویٰ سے نقل کیا گیا ہے۔

امام ائمۃ الفقہاء

از: شیخ عبدالفتاح ابوغدہ

70 ائمہ کی تعریف

(۱) امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر علیہ السلام) (2) حماد بن ابوسلیمان (3) مسعر بن کدام (4) ایوب سختیانی (5) اعمش (6) شعبہ بن حجاج (7) سفیان ثوری (8) مغیرہ بن مقسم ضبی (9) حسن بن صالح بن حی (10) سفیان بن عیینہ (11) سعید بن ابوعروبہ (12) حماد بن زید (12) قاضی شریک (14) ابن شبرمہ (15) یحییٰ بن سعید القطان (16) عبداللہ بن مبارک (17) قاسم بن معن (18) حجر بن عبدالجبار حضرمی (19) زہیر بن معاویہ (20) ابن جریج (21) امام عبدالرزاق (22) امام شافعی (23) وکیع بن جراح (24) خالد واسطی (25) فضل بن موسیٰ سینانی (26) عیسیٰ بن یونس (27) عبدالحمید بن عبدالرحمٰن ابویحییٰ حمانی (28) معمر بن راشد (29) نضر بن محمد (30) یونس بن ابواسحاق (31) اسرائیل بن یونس (32) زفر بن ہذیل (33) عثمان بری (34) جریر بن عبدالحمید (35) ابومقاتل حفص بن سلم (36) قاضی ابویوسف (37) سلم بن سالم (38) یحییٰ بن آدم (39) یزید بن ہارون (40) ابن ابورزمہ (41) سعید بن سالم قداح (42) شداد بن حکیم (43) خارجہ بن مصعب (44) خلف بن ایوب (45) ابوعبدالرحمٰن مقری (46) محمد بن سائب کلبی (47) حسن بن عمارہ (48) ابونعیم فضل بن دکین (49) حکم بن ہشام (50) یزید بن زریع (51) عبداللہ بن داؤد خریبی (52) محمد بن فضل (53) زکریا بن ابوزائدہ (54) اُن کے صاحبزادے یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ (55) زائدہ بن قدامہ (56) یحییٰ بن معین (57) مالک بن مغول (58) ابوبکر بن عیاش (59) ابوخالد احمر (60) قیس بن ربیع (61) ابوعاصم نبیل (62) عبیداللہ بن موسیٰ (63) محمد بن جابر (64) اصمعی (65) شقیق بلخی (66) علی بن عاصم (67) یحییٰ بن نصر (68) خلیل بن احمد نحوی (نے بھی امام صاحب کی تعریف بیان کی ہے' جس کا ذکر حاشیہ میں ہے)۔

امام حافظ ابوعمر یوسف بن عبدالبر اندلسی (متوفی 463ھ) کا شمار پانچویں صدی ہجری کے کثیر التصانیف بزرگوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ائمۂ ثلاثہ یعنی امام مالک' امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کے فضائل ومناقب کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ''الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء'' ہے۔ اس کتاب کو عالمِ عرب کے مشہور محقق عبدالفتاح ابوغدہ نے ایڈیٹ کر کے اپنے فاضلانہ حواشی کے ہمراہ شائع کیا ہے۔ لیکن شیخ عبدالفتاح کے حواشی کیونکہ اصل کتاب کے ساتھ ثانوی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ہم نے ان کے حواشی میں سے کچھ موتی اکٹھے کر کے انہیں اس مضمون کے نظم میں پرو دیا ہے۔ یاد رہے کہ اس کتاب اور اس کے حواشی کا ترجمہ ادارہ پروگریسو بکس لاہور کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ علامہ عبدالبر نے اپنی کتاب کے اسلوب کے مطابق تینوں ائمہ کے فضائل ومناقب کے بارے میں اکابر اہلِ علم کے توصیفی اقوال نقل کیے ہیں۔ دیگر ائمہ کی طرح انہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں 26 اکابر اہلِ علم کے اقوال نقل کیے ہیں اور مزید 41 اہلِ علم کے اسماء نقل کیے ہیں جنہوں نے امام اعظم کی تعریف بیان کی ہے۔ انہی حضرات کے اسماء یہاں نقل کیے گئے ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے اہلِ علم کی تعداد 68 ہے اور اگر آپ ان کے ساتھ دو جلیل القدر ائمہ، یعنی امام محمد بن حسن شیبانی اور امام حسن بن زیاد لولوی کو شامل کرلیں، تو امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے جلیل القدر اہلِ علم کی تعداد 70 ہوجائے گی اور یہ سب لوگ، یا ان میں سے اکثریت جلیل القدر بڑے اور مشہور ائمہ کی ہے۔

امام ابوحنیفہ کی فضیلت، علم، دینداری، پرہیزگاری، تزکیہ، دین میں اُن کی امامت کے اثبات کے لیے، ان حضرات میں سے پانچ، یا دس ائمہ کی تعریف ہی کافی ہوتی تھی، لیکن امام ابوحنیفہ ایک انسان ہیں، اُن سے غلطی بھی ہوجاتی ہے اور نہیں بھی ہوتی، دیگر تمام مجتہدین کی طرح، وہ اپنے اجتہاد میں ''معصوم عن الخطاء'' نہیں ہیں، آپ کیلئے ان حضرات میں سے:

دینداری کے پہاڑ

امام باقر، حماد بن ابوسلیمان، مسعر بن کدام، ایوب سختیانی، اعمش، شعبہ، سفیان ثوری، حسن بن صالح، سعید بن ابوعروبہ، حماد بن زید کی تعریف ہی کافی ہے

کیونکہ یہ دس افراد ثقاہت، دینداری اور علم میں پہاڑ کی سی حیثیت رکھتے ہیں، اگر یہ کسی معاملہ کے بارے میں گواہی دے دیں، تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی اور ان کی مخالفت کرنے والے کی گواہی کسی تردّد کے بغیر مسترد کردی جائے گی، اور تعریف کرنا، بھی ایک قسم کی گواہی ہی ہے۔

دس مزید افراد

اگر آپ چاہیں، تو ان کی گواہی کے ساتھ دس دیگر افراد کی گواہی کا اضافہ بھی کرسکتے ہیں، یہ لوگ بھی ثقاہت، دینداری اور علم میں پہاڑ کی سی حیثیت رکھتے ہیں، تو آپ:

ابن شبرمہ، یحییٰ بن سعید القطان، عبداللہ بن مبارک، زہیر بن معاویہ، ابن جریج، امام عبدالرزاق، امام شافعی، وکیع بن جراح، خالد واسطی اور سفیان بن عیینہ کی گواہی حاصل کرلیں۔

یہ دس افراد، پہلے والے دس افراد کے ساتھ مل جائیں، تو تعریف کرنے والے یہ ''بیس امام'' ہوجائیں گے۔

یہ اکابر اہلِ علم جو ہدایت دینے والے ہیں، ہدایت کا مرکز ہیں، نیک لوگ ہیں، اگر یہ کسی ضعیف راوی کی طرف توجہ کریں تو وہ حجت ہوجائے، تو جب علماءِ سلف میں سے 70 اکابر ائمہ نے جو بڑے عالم اور نیک لوگ ہیں، جن میں محدث، فقیہ، قرأۃ کے استاذ، مجاہد، عابد وزاہد، قاضی، صوفی، ادبیات میں حجت، لسانیات کے ماہر شامل ہیں، اگر وہ کسی کی تعریف کردیں (تو اُس کا عالم کیا ہوگا؟)

تعریف کا حدِ تواتر کی زیادہ سے زیادہ حد تک پہنچنا

علماء نے تواتر کیلئے جو زیادہ سے زیادہ تعداد مقرر کی ہے وہ 70 ہے، تو اس اعتبار سے امام ابوحنیفہ کی تعریف حدِ تواتر تک پہنچتی ہے اور یہ تعریف بھی کن حضرات کے حوالے سے ہے؟ جو اس اُمت کے اسلاف کے بہترین لوگ ہیں اور وہ علماء ہیں، جن کی دینداری، علم اور پرہیزگاری کے حق میں گواہی دی گئی ہے۔

لوگ اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں

صحیح مسلم صفحہ 18/7 پر مذکور ہے:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جنازہ گزرا' اُس کی تعریف بیان کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی! واجب ہوگئی! واجب ہوگئی...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایک جنازہ گزرا' اُس کی تعریف کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی! واجب ہوگئی! واجب ہوگئی! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جس کی تعریف کردو گے اُس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی...... تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو' تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو' تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو"۔ (حدیث کے الفاظ یہاں ختم ہو گئے)

تو یہ علماء (جنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے) یہ زمین میں' اللہ کے گواہ ہیں۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: جن علماء نے یہاں امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے' اُن کی تعداد 70 تک پہنچتی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے ملاقات کی' اُن سے میل جول رکھا' اُن سے استفادہ کیا' صرف امام باقر کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ نے اُن سے استفادہ کیا ہے اور امام اصمعی کا معاملہ بھی مختلف ہے کیونکہ وہ امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں' وہ بصرہ میں رہائش پذیر رہے تھے اور میں ایسی کسی روایت سے واقف نہیں ہو سکا کہ اُن کی امام ابوحنیفہ سے ملاقات ہوئی ہو' اسی طرح دو اور ائمہ کا معاملہ بھی مختلف ہے' کیونکہ ان دونوں کی پیدائش امام ابوحنیفہ کے انتقال کے بعد ہوئی' لیکن اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے اکابر تلامذہ کا زمانہ پایا ہے اور اُن سے استفادہ کیا ہے' یہ دو حضرات' امام شافعی اور جرح و تعدیل کے امام' یحییٰ بن معین ہیں' تو ان ثقہ اور عادل ائمہ نے جس چیز کا مشاہدہ کیا' اُس کی تعریف کی اور اُنہیں جس کا علم ہوا' اُس کی اُنہوں نے صفت بیان کی اور براہِ راست دیکھنا خبر سننے کی مانند نہیں ہوتا۔

ان 70 تعریف کرنے والے اہلِ علم میں سے کچھ لوگ محدثین ہیں' جو حافظانِ حدیث ہیں' جلیل القدر اہلِ علم ہیں اور علمِ حدیث کے ائمہ کے اساتذہ ہیں' اُن میں امام احمد بن حنبل' امام بخاری' امام مسلم...... کے اساتذہ' بلکہ اُن کے اساتذہ کے بھی اساتذہ شامل ہیں' جو پرہیزگار ہیں' سمجھدار ہیں اور ناقدین ہیں' اُن میں فقہاء بھی شامل ہیں' جو ذہین و فطین تھے' بصیرت رکھنے والے تھے' نیکوکار تھے' اُن میں عبادت گزار اکابرین بھی شامل ہیں' جو عقلمند تھے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے امین تھے' جیسا کہ ان کے مختصر حالات میں آپ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی ہے۔

تو ان سب حضرات نے امام ابوحنیفہ کی دینداری' نیکوکاری' عبادت گزاری' پرہیزگاری' علم' فقاہت' پختگی' ثقاہت' امامت' عقل' سمجھداری' طور طریقے' چال چلن' اخلاق' اپنی پرہیزگاری اور اپنے دین اور آخرت کے خوف کی وجہ سے عہدۂ قضاء قبول کرنے سے اجتناب اور اُس کے مقابلہ میں قید کو قبول کر لینے اور عہدۂ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے ملنے والے عذاب (یعنی تکالیف) کا سامنا کرنے' ان سب باتوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے' تو امام صاحب کے بارے میں ان سب کی گواہیاں ہیں اور یہ سب لوگ' نہ تو امام صاحب سے کوئی تعصب رکھتے ہیں' اور نہ ہی اُن کے مخالفین سے کوئی تعصب رکھتے ہیں۔

امام صاحب سے بعض محدثین کا تعصب

جہاں تک امام ابوحنیفہ کے بارے میں تعصب رکھنے والے بعض محدثین کے گمان کا تعلق ہے' ان کے بارے میں مصنف' یعنی علامہ ابن عبدالبر نے کچھ کلام کیا ہے' جو آگے آئے گا اور امام صاحب کے بارے میں اُنہوں نے ان لوگوں کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں' تو ان محدثین نے امام صاحب پر جو طعن و تشنیع کی ہے' جس میں اُنہیں ملت سے خارج قرار دیا ہے اور اُنہیں زندیق بنایا ہے تو میں اُن حضرات میں سے یہاں صرف ایک شخص کا کلام ذکر کروں گا اور وہ ایک شخص امام حافظ ابوحاتم ابن حبان بستی ہیں' تاکہ اُن کی تعریف کرنے والوں اور تنقید کرنے والوں کے کلام کا موازنہ کرنے والے شخص کے سامنے حقیقتِ حال واضح ہو جائے' کہ کیسے تعصب کسی شخص کو وہ باتیں کہنے کی طرف لے جاتا ہے' جو نہ تو عقل میں آتی ہیں' نہ قبول کی جاسکتی ہیں' نہ نقل کی جاسکتی ہیں لیکن یہ تعصب ہی ہے جو ہر کڑوی چیز کو میٹھا اور مزیدار کر کے متعصب شخص کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

ابن حبان کا تعارف

امام حافظ محدث ابوحاتم بن حبان بستی (یعنی محمد بن حاتم) اُن اکابر محدثین میں سے ایک ہیں' جنہوں نے راویانِ حدیث کی جرح و تعدیل کے حوالے سے کلام کیا ہے اور اس بارے میں کتابیں تحریر کی ہیں' یہ 280 ہجری کے آس پاس پیدا ہوئے تھے' یہ امام ابوحنیفہ کے انتقال سے تقریباً 130 سال بعد کی بات ہے' جبکہ ابن حبان کا انتقال 354 ہجری کے آس پاس ہوا' اُس وقت ان کی عمر 80 برس کے لگ بھگ تھی' اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے اور ان سے درگزر کرے! یہ مشہور کتاب ''صحیح ابن حبان'' کے مؤلف ہیں۔

اس بڑے محدث اور حافظِ حدیث نے امام ابوحنیفہ کے خلاف اور اُن پر طعن کے بارے میں تین کتابیں تحریر کی ہیں:

(1) کتاب علل مناقب ابی حنیفه ومثالبه (2) کتاب علل ما اسنده ابوحنیفه

(۳) کتاب التنبیه علی التمویه

اپنے گمان کے مطابق انہوں نے ان کتابوں میں امام ابوحنیفہ کو رسوا کرنے والی باتیں اور اُن پر جو طعن کیے گئے ہیں' اُن کا تذکرہ کیا ہے اور اُنہوں نے اپنی کتاب ''الضعفاء والمجروحین'' میں ایسے جملے نقل کیے ہیں جن سے یہ استدلال کیا ہے جو اُن کے گمان کے مطابق ہے' (کہ امام ابوحنیفہ ایک مجروح شخصیت کے مالک ہیں) اُنہوں نے اس کتاب میں وہ جملے اسانید کے ساتھ نقل کیے ہیں' حالانکہ اُن اسانید میں بذاتِ خود مجروح' ہلاکت کا شکار ہونے والے اور متعصب راوی شامل ہیں' مصنف نے اس حوالے سے انتہائی تعصب کا اظہار کیا ہے اور اس بارے میں دینداری اور فنی مہارت کی کوئی پرواہ نہیں کی' حالانکہ وہ خود ایک محدث ہیں جو کسی کو ثقہ قرار دیتے ہیں' کسی کی تعدیل کرتے ہیں' کسی پر جرح کرتے ہیں' کسی کو نیک قرار دیتے ہیں' بہرحال اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کرے! اُن سے درگزر کرے! اُن کی توبہ قبول کرے اور اُن پر رحم کرے!

امام صاحب کا تذکرہ سب سے طویل کرنا

اُنہوں نے اپنی کتاب ''المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین'' میں 1281 حضرات کے حالات ذکر کیے ہیں' اس

میں اُنہوں نے ضعیف' متروک' کذاب' حدیث ایجاد کرنے والے' زندیق' دجال' بدعتی' نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ جو گمراہ تھے اور بھٹکے ہوئے تھے' اُن کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے الگ سے حالات تحریر کیے ہیں۔ ان میں سے بعض حضرات کے حالات پانچ سطروں میں' یا اس سے بھی کم ہیں' بعض کے حالات دس سطروں یا اس سے کچھ زیادہ ہیں اور بہت تھوڑے افراد ایسے ہیں' جن کے حالات ایک یا دو صفحات پر مشتمل ہیں' لیکن جب اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کرنے شروع کیے' تو وہ اُن کی کتاب میں سب سے زیادہ طویل حالات ہیں' جو دس صفحات سے بھی زیادہ ہیں' یہ کتاب کے تیسرے جزء کے صفحہ 61 سے لے کر صفحہ 73 تک ہیں۔

اُنہوں نے امام صاحب کے حالات اس لیے طویل طور پر تحریر کیے ہیں' تاکہ اُن کے بارے میں تنقید کو طول دیا جاسکے' یہاں تک کہ امام صاحب کے حالات اُن کی مذکورہ کتاب میں سب سے زیادہ طوالت والے حالات ہیں' اُنہوں نے ان حالات میں امام ابوحنیفہ کا ذکر مذموم صفات کے ہمراہ کیا ہے' کچھ باتیں اُن کی اپنی ہیں اور کچھ نقل کی ہیں' میں اُن کا کچھ کلام اختصار کے ساتھ اُنہی کے الفاظ میں نقل کروں گا' تاکہ قاری کو اس سے واقفیت حاصل ہو جائے اور پھر اُس کا دین' اُس کا علم اور اُس کی عقل جس چیز کی طرف رہنمائی کرتے ہیں' وہ اُس کی بنیاد پر اُس چیز کے بارے میں فیصلہ دے سکے' جسے ابن حبان نے کہا ہے اور جسے اُنہوں نے نقل کیا ہے۔

ابن حبان کے الفاظ

ابن حبان صفحہ 61/3 پر تحریر کرتے ہیں:

''ابوحنیفہ کوفی' صاحب الرائے ہیں' (یعنی اپنی آراء کی پیروی کرتے تھے) ان کے والد نجد میں' بنوقفل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے غلام تھے' ان کے والد کو آزاد کر دیا گیا' وہ عبداللہ بن قفل کیلئے روٹیاں لگایا کرتے تھے' ابوحنیفہ بحث کرنے والے آدمی تھے' جو تقویٰ کو ظاہر[1] کرتے تھے' علم حدیث میں اُنہیں مہارت حاصل نہیں تھی' اُنہوں نے 130 مرفوع احادیث روایت کی ہیں' دنیا

---

1. اُن کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے باطن میں پرہیزگاری موجود نہیں تھی اور یہ نئی قسم کی جرح ہے بلکہ انوکھے الفاظ ہیں' ابن حبان نے جو کہا ہے اُن سے پہلے کسی نے بھی امام ابوحنیفہ کے بارے میں' یا کسی اور کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں کہی اور یہ بات کہنا صرف اُسی وقت جائز ہوسکتا ہے جب اس کی کوئی قطعی دلیل موجود ہو جیسا کہ میں آگے چل کر اس کی وضاحت کروں گا اور اس بات کی دلیل کہ ابن حبان کی طرف سے یہ بات جرح اور طعن ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا یہ معمول ہے کہ جب کسی ایسے شخص سے وہ لاتعلقی اختیار کرتے ہیں جس کی تعریف کی گئی ہو تو پھر وہ یہ کہتے ہیں: ''اُن میں پوشیدہ پرہیزگاری پائی جاتی ہے''۔ اس کے شواہد درج ذیل ہیں:

(۱) کتاب ''الثقات'' میں صفحہ 18/8 پر امام احمد کے حالات میں وہ یہ کہتے ہیں: ''......وہ حافظ تھے' متقن تھے' پرہیزگار تھے' فقیہ تھے اور پوشیدہ پرہیزگاری کو تھامے ہوئے تھے' باقاعدگی کے ساتھ دائمی عبادت کرتے تھے......''۔

(۲) امام بخاری کے حالات میں صفحہ 113/9 اور صفحہ 114 پر تحریر کرتے ہیں: ''اُنہوں نے روایات کی طرف زیادہ توجہ کی اور آثار کو یاد کیا' اس کے ہمراہ اُنہیں تاریخ اور لوگوں کے واقعات کا بھی علم تھا' اُنہوں نے پوشیدہ پرہیزگاری اور دائمی عبادت کو لازم رکھا......''۔

(۳) ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن نصر ہبیرہ کے حالات میں صفحہ 147/9 پر وہ تحریر کرتے ہیں: ''......یہ اُن افراد میں سے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

میں اُن کے حوالے سے ان روایات کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے اور ان میں سے بھی 120 روایات میں اُنہوں نے غلطی کی ہے' علم نہ ہونے کی وجہ سے' یا تو اُنہوں نے سند کو اُلٹ پلٹ دیا' یا پھر متن کو تبدیل کر دیا تو جب اُن کی غلطیاں اُن کی درستگی پر غالب آ گئیں' تو وہ اس بات کے مستحق قرار پائے کہ روایات نقل کرنے میں اُن سے استدلال نہ کیا جائے۔

ایک اور پہلو بھی ہے' جس کی وجہ سے اُن سے استدلال نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ ہے کہ وہ ''ارجاء'' کے عقیدہ کے داعی تھے اور ایسی بدعتوں کی طرف دعوت دیتے تھے کہ اُن سے استدلال کرنا ہمارے ائمہ کے نزدیک جائز ہی نہیں ہے' اس بارے میں اُن ائمہ کے درمیان کسی اختلاف کا مجھے علم نہیں ہے' پھر یہ بات بھی ہے کہ مسلمانوں کے ائمہ اور دین میں پرہیزگار حضرات جن کا تعلق تمام شہروں اور سب علاقوں سے ہے' اُن سب نے امام ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور اُن پر مطلق تنقید کی ہے اور ایسا یکے بعد دیگرے ہوا ہے' ہم نے ان کے بارے میں روایت ہونے والی باتیں اپنی کتاب ''التنبیه علی التمویه'' میں ذکر کر دی ہیں' تو اس کتاب میں اُن کے تکرار کی ضرورت نہیں ہے' البتہ میں یہاں کچھ جملے ذکر کروں گا جن سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ غیر مستند ہیں''۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) ایک ہیں جنہوں نے سفر کیا (اور احادیث و روایات کو) جمع کیا' اُنہوں نے علم حدیث اور اس کو جمع کرنے پر بھرپور کوشش کی اور جنگ اور اُس کے اسباب میں بھی حصہ لیا' اس کے ہمراہ ان میں پوشیدہ پرہیزگاری' محنت اور زبردست سخاوت پائی جاتی تھی.....''۔

(۴) ابن حبان نے اپنی کتاب ''المجروحین'' کے مقدمہ میں صفحہ 83/1 اور صفحہ 84 پر یہ تحریر کیا ہے: عمرو بن نضر بیان کرتے ہیں: میں مسجد انصار کے پاس سے گزرا تو وہاں عمرو بن عبید بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کون سی چیز ایسی ہے جسے آج صبح تم حسن کی مجلس سے لے کر آئے ہو؟ میں نے اُنہیں ایک مسئلہ کے بارے میں بتایا جو پیش آیا تھا اور حسن بصری نے اُس کا جواب دیا تھا' تو میں نے کہا: ہمارے اصحاب نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارے اصحاب کون ہیں؟ میں نے جواب دیا: ایوب' یونس' ہشام۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایوب' یونس' ابن عون' تیمی۔ تو وہ بولے: یہ لوگ نجس ہیں' گندگی ہیں' بُرے ہیں' مردہ ہیں' زندہ نہیں ہیں اور اُنہیں اس کا شعور بھی نہیں ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: ''اُنہوں نے یہ بات ان حضرات کے بارے میں کہی ہے' حالانکہ یہ لوگ علم کے امام ہیں' دین کے چراغ ہیں' اسلام کے سورج ہیں' ہدایت کے مینارے ہیں' ان چاروں کے زمانہ میں روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو دینداری' فقاہت' حفظِ حدیث اور سنت پر پختگی' اہلِ بدعت کے ساتھ بغض کے حوالے سے ان کی مانند ہو' اس کے ہمراہ ان میں انتہائی دینداری' عبادت میں بھرپور کوشش اور پوشیدہ پرہیزگاری پائی جاتی تھی''۔

(تو یہ پوشیدہ پرہیزگاری کی ترکیب جب اُن کی طرف سے کسی کی تعریف کیلئے ہوگی) تو لازمی طور پر ظاہری پرہیزگاری کے الفاظ امام ابوحنیفہ کے حق میں جرح اور طعن شمار ہوں گے اور اس کے ذریعہ اُن کی مراد یہ ہوگی کہ امام ابوحنیفہ کے باطن میں پرہیزگاری موجود نہیں تھی۔ حافظ ابن حبان کے حوالے سے اس نئی قسم کی جرح سے ہم تھوڑے واقف ہیں۔

انسان کے باطن کی حالت کیا ہوتی ہے؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ مخصوص کیا ہے' یہ ایک غیبی حکم ہے' اہلِ دین اور اہلِ تقویٰ اس سے لاتعلق ہیں' ابن حبان کو اس بات کا علم کہاں سے ہوا کہ امام ابوحنیفہ کا باطن اُن کے ظاہر کے برخلاف تھا۔ ابن حبان نے ایک ایسی چیز کے بارے میں دخل دیا ہے' جس کا علم ''علام الغیوب'' نے اپنی ذات کے ساتھ خاص کیا ہے اور اس کے حکم سے کوئی بھی شخص ناواقف نہیں ہے۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ ابن حبان' امام ابوحنیفہ کے انتقال کے 130 سال بعد پیدا ہوئے' اگر وہ اُن کے زمانہ میں زندہ ہوتے' اُنہیں دیکھتے' اُن کے ساتھ میل جول رکھتے' اُن کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے' اُن کی معرفت حاصل کرتے تو پھر یہ کہنا شاید درست ہوتا' جو اُنہوں نے ہر قسم کے افراد سے سن کر بیان کر دیا ہے' البتہ زمانہ گزرنے کے ساتھ اس طرح کی بات کرنا علم حدیث کی روایتی تنقید کے خلاف ہے۔ روایتی طریقہ کار اسے مسترد کرتا ہے اور اس کے برعکس ہے لیکن تعصب اور بغض آدمی سے ایسی باتیں کہلوا دیتا ہے جو کہنی نہیں چاہئیں اور جو سمجھ بھی نہیں آتی ہیں۔

ابن حبان کی نقل کردہ تنقیدی روایات

اُس کے بعد ابن حبان نے اسانید کے ساتھ درجِ ذیل عبارات نقل کی ہیں:

(1) ......معاذ عنبری بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ امام ابوحنیفہ سے دومرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی (۱)۔ 64/3

(2) ......امام ابویوسف کہتے ہیں: سب سے پہلے قرآن کے مخلوق ہونے کی بات جس نے کی وہ ابوحنیفہ ہیں اُنہوں نے کوفہ میں ایسا کیا۔ 65/3

(3) ......حماد بن ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد امام ابوحنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: قرآن مخلوق ہے ابن ابولیلی نے اُنہیں خط لکھا: یا تو تم اس موقف سے رجوع کرلو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ تو اُنہوں نے کہا: میں رجوع کرتا ہوں۔ جب وہ اپنے گھر واپس آئے تو میں نے کہا: اے اباجان! کیا آپ کی یہ رائے نہیں ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے بیٹے! میرا آج بھی یہی موقف ہے لیکن میں نے اُن کے سامنے "تقیہ" کیا تھا۔ 65/3

(4) ......یوسف بن اسباط بیان کرتے ہیں: ابوحنیفہ نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ میرا زمانہ پالیتے تو میرے بہت سے اقوال اختیار کرلیتے کیونکہ دین صرف اچھی رائے کا نام ہے۔ 65/3

(5) ......امام جعفر صادق فرماتے ہیں: اے اللہ! ہم اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس نبوت کے وارث چلے آرہے ہیں اور جدامجد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے اس گھرانے کے وارث چلے آرہے ہیں اور اپنے نانا حضرت محمد ﷺ سے اس علم کے وارث چلے آرہے ہیں تو تو میری اور میرے آباؤ اجداد کی طرف سے ابوحنیفہ پر لعنت کردے۔ 65/3

(6) ......عبدالصمد بن حسان بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں سفیان ثوری کے ساتھ میزاب کے پاس موجود تھا ایک شخص آیا اور بولا: ابوحنیفہ کا انتقال ہوگیا ہے تو سفیان ثوری نے کہا: تم ابراہیم بن طہمان کے پاس جاؤ اور اُنہیں یہ بات بتاؤ۔ قاصد واپس آیا اور بولا: میں نے اُنہیں سوئے ہوئے پایا تھا (تو بیدار نہیں کیا)۔ سفیان ثوری نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! تم جاؤ اُنہیں بیدار کرو اور یہ خوشخبری سناؤ کہ اس اُمت کو سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا کرنے والا شخص مرگیا ہے اللہ کی قسم! اسلام میں کوئی ایسا بچہ پیدا نہیں ہوا جو لوگوں کیلئے ابوحنیفہ سے زیادہ منحوس (یا نقصان دِہ) ثابت ہوا ہو اللہ کی قسم! ابوحنیفہ نے اسلام کی رسّی کو اس سے زیادہ کاٹا ہے جتنا قحطبہ طائی نے اپنی تلوار کے ذریعہ کاٹا تھا۔ قحطبہ طائی ابومسلم خراسانی کے لشکروں کا سپہ سالار تھا جس نے خراسان میں عباسیوں کی حکومت قائم کی تھی اور اُس نے اس کام میں دس ہزار لوگ قتل کیے تھے۔ 65/3

(7) ......سفیان ثوری کو ابوحنیفہ کے انتقال کی اطلاع ملی تو وہ بولے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے! جس نے مسلمانوں کو اُس سے نجات عطا کی کیونکہ اُس نے اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے تھے۔ 66/3

(8) ......محمد بن عامر طائی بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسجد دمشق کے پھاٹک کے پاس کچھ لوگوں کے ساتھ موجود ہوں ایک صاحب نکلے جنہوں نے ایک دوسرے صاحب کو پکڑا ہوا تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اے لوگو! اس شخص نے

حضرت محمد ﷺ کے دین کو تبدیل کر دیا ہے۔ میں نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص سے دریافت کیا: یہ دو حضرات کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا: یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، جنہوں نے ابوحنیفہ کو پکڑا ہوا ہے۔ 66/3

(9) ......علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ابوحنیفہ سے دریافت کیا: ابراہیم بن علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ''نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو پانچ رکعات پڑھا دیں تو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا''۔ تو ابوحنیفہ بولے: اگر آپ چوتھی رکعت کے بعد نہیں بیٹھے تھے تو آپ کی یہ نماز اس کے برابر بھی نہیں ہوگی' اُنہوں نے زمین پر موجود گندگی کی طرف اشارہ کیا اور پھر اُسے پکڑ کر ایک طرف پھینک دیا۔

(10) ......بشر بن مفضل بیان کرتے ہیں: میں نے ابوحنیفہ سے کہا: شعبہ نے ہشام بن یزید بن انس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اُس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھوا کر کچلوا دیا۔ تو ابوحنیفہ بولے: یہ ہذیان ہے۔

(11) ......ابواسحاق فزاری کہتے ہیں: میں ابوحنیفہ کے پاس موجود تھا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا' اُنہوں نے اُس کا جواب دیا تو میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں یہ یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ تو ابوحنیفہ بولے: یہ خرافہ کی حدیث ہے (یعنی خرافات ہے)۔ 70/3

(12) ......بشر بن مفضل بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن عمر نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ''خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار اُس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے''۔ تو (یہ حدیث سننے کے بعد) ابوحنیفہ بولے: یہ رجز ہے۔ 70/3

(13) ......سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوحنیفہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی تو وہ بولے: اس پر پیشاب کر دو۔ 70/3

(14) ......سوید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ایک شخص ابوحنیفہ کے پاس آیا اور دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جو خنزیر کا گوشت کھا لیتا ہے؟ تو ابوحنیفہ بولے: اُس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ 73/3

(15) ......یحییٰ بن حمزہ اور سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ہم نے ابوحنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس جوتے کی عبادت کرتا ہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ 73/3 (ابن حبان کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

۱ اس کتاب کے مطبوعہ نسخہ میں یہاں لفظ ''بغل'' تحریر ہے' (جس کا مطلب یہ ہے: اگر کوئی اس خچر کی عبادت کرتا ہے) اور یہ تحریف ہے۔

یہ اُن میں سے بعض روایات تھیں جو ابن حبان نے امام ابوحنیفہ کے حالات میں نقل کی ہیں' میں نے طوالت کے خوف سے دوسرے جملے ترک کر دیئے ہیں' ان میں' دروغ بر گردن ابن حبان' یہ منقول ہے کہ امام ابوحنیفہ' نبی اکرم ﷺ کی احادیث کا مذاق

...کرتے تھے اور تمسخر کے طور پر انہیں مسترد کر دیتے تھے۔

ابن حبان کی جرح پر ذہبی اور ابن حجر کا تبصرہ

حافظ ذہبی اور ابن حجر کہتے ہیں:

''ابن حبان بعض اوقات کسی ثقہ راوی پر ایسی جرح کرتے ہیں گویا کہ انہیں یہ سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ ان کے سر سے (یعنی منہ یا قلم سے) کیا نکل رہا ہے''۔

اور ان دونوں صاحبان نے بالکل ٹھیک کہا ہے' جیسا کہ ''میزان الاعتدال'' 274/1 اور ابن حجر کی کتاب ''القول المسدد'' صفحہ 33 پر مذکور ہے۔

شیخ ابوغدہ کا تبصرہ

تو امام ابوحنیفہ ان مزعومہ اقوال اور جھوٹی روایات کی بنیاد پر' تمام بڑے زندیق لوگوں' ملحدوں اور مشرکین پر فوقیت لے جاتے ہیں جو شریعت اور نبی اکرم ﷺ کا مذاق اڑانے' اللہ تعالیٰ کے قرب کیلئے جوتے کی عبادت جائز قرار دینے' یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ کے دین کو تبدیل کرنے کے حوالے سے ہے' اور پھر ابن حبان نے ان سب باتوں کے حوالوں سے ایک سوئے ہوئے شخص کے خواب سے استدلال کیا ہے' اس محدث اور ناقد کے نزدیک کیا جرح وتعدیل اس طرح ہوتی ہے؟ اور وہ بھی اکابر ائمہ دین میں سے ایک امام کے بارے میں' یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ نے یہ تک کہہ دیا' جیسا کہ ابن حبان نے ہی یہ بات نقل کی ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ میرا زمانہ پا لیتے' تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کر لیتے۔

اے ابوحاتم بن حبان بستی! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! ان سب باتوں کو تم نے نقل کیا اور کہا: امام ابوحنیفہ کے بارے میں؟ حالانکہ تم یہ بات یقینی طور پر جانتے ہو کہ کسی راوی کے بارے میں ایسی معمولی سی جرح جو اس راوی میں نہ پائی جاتی ہے' شدید حرام اور بہتان ہے اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ تمہارے استاد عبدالرحمٰن ابومحمد بن ابوحاتم رازی کے سامنے جب جرح کے حوالے سے غلطیوں کا ذکر کیا جاتا تو وہ رونے لگ پڑتے تھے' یہاں تک کہ ان کے ہاتھ سے کتاب گر جاتی تھی' اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے! تو یہ تمہاری وہ روایات ہیں' جو غالب ہیں' تو کسی عالم کے بارے میں' بلکہ مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے ایک امام کے بارے میں جرح کا کیا عالم ہوگا؟

ابن حبان کا یہ کلام اور اس کی مانند' یا اس کی مثل' یا اس سے ملتا جلتا' جو کلام پہلے گزر گیا ہے' اس نے شیخ جمال الدین قاسمی کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا:

''اہل الرائے کے ائمہ کے حالات کے ضمن میں بعض محدثین کے حوالے سے ایسی باتیں پائی جاتی ہیں' جو پڑھنے والے کو شرمندہ کر دیتی ہیں' چہ جائیکہ انہیں مدوّن کیا جائے''۔

(اے ابن حبان!) آپ نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ جو کچھ بھی کہا' اگر یہ سب باتیں ان میں موجود تھیں' تو پھر آپ کے امام ''شافعی مطلبی'' نے ان کی تعریف کیسے کر دی؟

اوراُن سے پہلے اُن کے استادامام مالک اصبحی مدنی نے (اُن کی تعریف کیسے کی؟ اوران دوحضرات کے علاوہ) امام یحییٰ بن سعید القطان وکیع بن جراح ابن معین...... (نے اُن کی تعریف کیسے کی؟)

حالانکہ یہ وہ طبقہ ہے جن کے علم تقویٰ پرہیز گاری اور سمجھداری کی گواہی دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو! یہ ائمۂ حدیث اور ناقدین میں بلند حیثیت رکھتے ہیں امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں یا اُن لوگوں کے معاصرین میں سے ہیں جوامام ابوحنیفہ کے ساتھ رہے ان لوگوں نے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ بھلائی اوراچھی تعریف کے ہمراہ کیا ہے۔

غفلت کا شکار مشائخ

اگرآپ کی بیان کردہ بات کودرست مان لیا جائے اور یہ درست ہوبھی نہیں سکتی تو اس سے یہ بات لازم آئے گی کہ امام شافعی امام مالک اور دیگر تمام ائمہ جنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے یہ سب غفلت کا شکار مشائخ تھے بلکہ اس سے یہ بات لازم آئے گی کہ اس اُمت کی اکثریت گمراہی پر متفق ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ کی امامت کے ظہور سے لے کرآج تک اُمتِ محمد یہ کا نصف حصہ اُنہیں اپنا پیشوا مانتا ہے اور فقہ دین اوراحکامِ شریعت میں اپنا متبوع مانتا ہے جس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لوگ عبادات معاملات نکاح وطلاق کے مسائل خواتین سے تعلق قتل وغیرہ کے مقدمات اور دیگر اُمور میں امام ابوحنیفہ کے اقوال پر اعتماد کرتا ہے تو ائمہ اوراُمت اس چیز میں ہرگز مبتلا نہیں ہوسکتے۔

اگرآپ کے گمان اورآپ کی نقل کردہ باتوں کے مطابق امام ابوحنیفہ میں مذکورہ قابلِ طعن خامیاں ہوتیں تو وہ یقینی طور پر اسلام سے خارج ہوجاتے اور وہ اس بات کے مستحق نہ رہتے کہ کسی صاحبِ فضیلت شخص کی زبانی یا کسی عقلمند کے کلام میں اُن کی تعریف کی جاتی حالانکہ امام شافعی مطلبی ہاشمی نے اُن کی تعریف کی ہے اور کیا ہی عمدہ تعریف کی ہے توصیف کی ہے اور کیا ہی عمدہ توصیف کی ہے اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کولوگوں کیلئے پیشوا قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کی سمجھ بوجھ میں ان کی پیروی کی جاتی ہے اور یہ بات امام شافعی کے اس قول میں ہے:

''لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے زیرکفالت ہیں''

اوراُن کے اس قول میں بھی ہے:

''جوشخص علمِ فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ابوحنیفہ کے زیرکفالت ہوگا''

اوراُن کے اس قول میں ہے:

''وہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کیلئے فقہ کوموافق کردیا گیا''

اورایک روایت کے مطابق:

''جوشخص اُن کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتا نہ تو وہ ماہر عالم بن سکتا ہے اور نہ ہی علمِ فقہ حاصل کرسکتا ہے''۔

(اے ابن حبان!) جیسا کہ آپ گمان کرتے ہیں اور وہ شخص گمان کرتا ہے جس کے اقوال آپ نے نقل کیے ہیں کہ یہ کسی صورت بھی ممکن نہیں ہے کہ امام شافعی نے اُن کی یہ تعریف کی ہو کیونکہ اُن کیلئے تو اس طرح کی بات اوراس طرح کی تعریف کرنا کبھی

صحیح درست نہیں ہوسکتا' وہ بھی ایک ایسے شخص کے بارے میں:

جو لوگوں کیلئے اس بات کو جائز قرار دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جوتے کی عبادت کی جاسکتی ہے'

اور جو یہ گمان کرتا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ اُس کا زمانہ پالیتے تو اُس کے قول کو اختیار کرتے

اور پھر اس طرح کی اور فضولیات اور بہتان ہیں' حالانکہ امام شافعی اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کے علم' عقل' سمجھداری اور دیانت کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

جی ہاں! امام شافعی نے امام ابوحنیفہ کی مدح کی ہے اور اُن کی ایسی تعریف کی ہے جو اُن کی سیرت سے واقفیت اور بصیرت رکھنے والا شخص کرسکتا ہے' کیونکہ اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے اکابر تلامذہ اور اصحاب سے ملاقات کی ہے اور امام ابوحنیفہ کے زندہ شاگردوں میں سے سب سے بڑے فقیہ اور امام ابوحنیفہ کے بارے میں سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے شخص سے علمِ فقہ حاصل کیا ہے اور وہ امام محمد بن حسن شیبانی ہیں' تو اُن کی تعریف اور اُن کی توصیف ہر جھوٹی بات اور باطل قول کو کالعدم کردیتی ہے' اللہ تعالیٰ آپ سے درگزر کرے اور آپ کے گناہوں کی مغفرت کرے! تعصب کی صفت نے کس طرح آپ کو حق کے راستہ سے ہٹادیا اور آپ نیک لوگوں کے بارے میں سند' متن اور روایات کی علتوں کی بحث میں اُلجھ گئے۔

امت محمدیہ' گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی

آپ نے جو کچھ کہا اور جو کچھ نقل کیا' اگر یہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں صحیح اور ثابت شدہ ہوتا تو پھر جمہور مسلمان گمراہ قرار پائیں گے جو اس امام کی پیروی کرتے ہیں اور حلال وحرام' خرید وفروخت' نکاح وطلاق' فتویٰ نویسی اور قاضی کے طور پر فیصلہ دینے' معاملات اور عبادات میں اُن کے اقوال اور مسلک پر عمل کرتے ہیں' تو اُن کی کیسی بربادی اور کیسی گمراہی ہوگی جو ایک باطل' گمراہ' فساد کرنے والے' خرابی کے شکار شخص کو امام بنا کر اُس کی پیروی کرتے ہیں اور اُس کی تقلید کرتے ہیں' اُس کے اجتہاد کے راستہ پر چلتے ہیں اور اُسے عظیم قرار دیتے ہیں' حالانکہ اے ابوحاتم! آپ کے نزدیک تو وہ سب سے زیادہ گمراہ ہے۔ کیا علم اور سنت کے بارے میں آپ کی امانت ایسی ہی ہے؟ اور ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ جمہور مسلمان اس طرح گمراہی کا شکار ہوں جبکہ رسول امین ﷺ نے اُن کے حق میں حفاظت' عنایت' سیدھے راستہ پر رہنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت نصیب ہونے کی گواہی دی ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میری اُمت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی ہے''۔

اور اگر یہ بات درست ہے' یعنی امام ابوحنیفہ کا اللہ تعالیٰ' اُس کے رسول اور اسلامی شریعت سے کوئی واسطہ نہیں ہے تو پھر حدیث شریف کی کتابوں' اصطلاحاتِ حدیث کی کتابوں' عقیدہ سے متعلق کتابوں' فقہ سے متعلق کتابوں میں اُن کے اقوال' فقہی آراء اور اجتہادات کو دیگر ائمہ' مجتہدین ومتبوعین کے ہمراہ ذکر کرنے کا کیا مطلب ہوگا؟ اُن ائمہ میں امام مالک' امام شافعی' امام احمد اور ان کے علاوہ امام اوزاعی' ابن جریج اور ان کے علاوہ دیگر جمہور ائمہ مسلمین شامل ہیں' اور پھر دیگر مقامات پر بھی ان باتوں پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کا جو گمان ہے اور جو کچھ آپ نے نقل کیا ہے اگر وہ حق اور درست ہو تو پھر امام ابوحنیفہ کے کلام اُن کی فقہی آراء اور اُن کے اجتہاد اس لائق ہوں گے کہ اُنہیں کوڑے میں پھینک دیا جائے اور اُن کا تذکرہ صرف مذمت بُرا بھلا کہنے متنفر کرنے اور لوگوں کو بچانے کے حوالے سے ہو حالانکہ مالکی شافعی حنبلی اور حنفی مسلک کے یہ تمام ائمہ جو جلیل القدر اہلِ علم ہیں اور جن کی تعداد کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے کیا یہ سب امام ابوحنیفہ کے بارے میں غلطی اور گمراہی پر ہیں اور آپ اور آپ کی موافقت کرنے والے وہ لوگ درست ہیں جو مذمت اور بُرا بھلا کہنے کے حوالے سے شاذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ہم زیادتی اور ظلم سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم تیرے نبی کے اس فرمان کے مصداق میں داخل ہو جائیں: ''تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا' اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے''۔

اے حافظ ابن حبان! آپ نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے اُس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے فیصلہ کے مطابق امام ابوحنیفہ نے دین کو اُس سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے جتنا نقصان عبداللہ بن سباء نے ملتِ اسلامیہ اور مسلمانوں کی صفوں کو پہنچایا تھا' تو ہم محبت اور دشمنی کے حوالے سے زیادتی اور سرکشی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' اگر آپ نے اس طرح کی بات کسی نامعلوم شخص کے بارے میں کی ہوتی تو شاید آپ کے اس قول کو غلط فہمی پر محمول کیا جا سکتا' لیکن بدقسمتی سے آپ نے یہ بات ایک ایسے امام کے بارے میں کہی ہے جو مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہے' آپ نے اپنی اور محدثین کی حیثیت کے بارے میں زیادتی کی ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ بعض اوقات زیادتی بھی کر جاتے ہیں۔

امامِ اعظم کے بارے میں' امام ابوداؤد کی رائے

کہاں آپ کا یہ کلام ہے اور کہاں آپ کے اساتذہ کے استاد امام ابوداؤد سجستانی کا کلام ہے' جو سنن ابوداؤد کے مصنف ہیں اور اُن کی یہ بات ابن عبدالبر نے اس کتاب میں نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے اور پھر اُن کے بارے میں ابن داسہ کا بیان ہے: میں نے امام ابوداؤد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ امام مالک پر رحم کرے! وہ امام تھے' اللہ تعالیٰ امام شافعی پر رحم کرے! وہ امام تھے' اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ پر رحم کرے! وہ امام تھے''۔

عقل کسی بھی صورت میں یہ بات قبول نہیں کر سکتی کہ مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے کوئی امام' کہ سلف صالحین کے زمانہ میں جس کے حق میں بھلائی کی گواہی دے دی گئی ہو' وہ امام اس طرح کی گمراہ کن' خراب اور کفریہ باتیں کرے' جو لوگوں کو اُس سے دور کر دیں اور اُس سے روک دیں اور پھر اُمتِ محمدیہ کے بڑے عقلمند افراد اُس کے زمانہ سے لے کر ہمارے زمانہ تک مسلسل ہر زمانہ میں اُس کے مسلک اور اجتہادات کو قبول کریں اور اُن کی پیروی کریں' جبکہ وہ امام اتنی کھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔

اگر یہ بات درست تسلیم کر لی جائے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ اُمتِ محمدیہ کی اکثریت گمراہی پر اکٹھی ہو گئی ہے اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اُمتِ محمدیہ اور اُس کے علماء ایسی صورتِ حال میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی ہے اور میں یہ بات کسی عصبیت یا مسلکی تعلق کی وجہ سے نہیں کہہ رہا' یا اُن کے مخالفین کے ساتھ بغض یا ناپسندیدگی کی وجہ سے نہیں کہہ رہا' اللہ تعالیٰ

حم اور اُن کی مغفرت کرے! میں یہ بات حق کے دفاع کیلئے اور اُس عقل کے دفاع کیلئے کہہ رہا ہوں کہ اسلام کے سائے میں کے جو چیز نصیب ہوئی ہے (اُس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے) کہ امام ابوحنیفہ اپنے زمانہ کے اکابر اہلِ علم' صاحبانِ معرفت اور ا ئے جاننے والوں کے نزدیک ایک مجتہد امام ہیں جو ہدایت اور دین کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہیں' جیسا کہ اس سے پہلے اُن حضرات کی امام ابوحنیفہ کے بارے میں تعریف گزر چکی ہے اور پھر وہ اپنے زمانہ سے لے کر آج تک مسلمانوں کے اکثریتی حصہ کے پیشوا ہیں۔ اعتقادات' اجتہادات' دینی مسائل' فقہی آراء اور حلال وحرام کے حوالے سے (مسلمانوں کی اکثریت) جن کی پیروی کرتی ہے' تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ان سب حضرات نے اُن کی تعریف کی ہو! اُمتِ محمدیہ کی اکثریت نے جن کی پیروی اور تقلید کی ہو اور اُن کے بارے میں وہ لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ یہ دین کے ائمہ میں سے ایک ہیں' اُس شخصیت میں وہ (قابلِ مذمت) صفات پائی جاتی ہوں جن کا تذکرہ ابن حبان اور دیگر حضرات نے کیا ہے' تو کیا ابن حبان نے جو بات کہی ہے' وہ درست ہوگی یا غلط ہوگی؟

میں اپنے قاری کو اسانید پر تنقید' اُن کے ضعیف یا منقطع ہونے' راویوں پر طعن یا ضعف' تعصب' جھوٹ یا ایجاد کے حوالے سے انہیں مجروح قرار دینے کی بحث میں نہیں اُلجھانا چاہتا' میں تو یہ بات کہتا ہوں:

متاخرین اہلِ علم کا طرزِ عمل

امام حافظ منذری' نووی' ذہبی' مزی' ابن تیمیہ' ابن قیم' ابن کثیر' تاج سبکی' ابن حجر' یوسف بن عبدالہادی حنبلی' سیوطی' سخاوی' حافظ صالحی دمشقی' یہ سب حضرات حنفی مسلک سے تعلق نہیں رکھتے ہیں اور پھر ان کے علاوہ نقد' جرح وتعدیل کے حوالے سے کچھ اور قابلِ اعتماد ائمہ متاخرین ہیں' امام بخاری کا کلام' ابن جارود کا کلام (جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں ہے) جس کا ذکر مصنف آگے چل کر (اصل عربی متن کے) صفحہ 278 اور 287 پر کریں گے اور ابن حبان کا یہ کلام ہے' جسے میں نے نقل کیا ہے' اس کے علاوہ خطیب بغدادی کا کلام ہے جو ''تاریخ بغداد'' اور دیگر کتابوں میں مذکور ہے اور ان حضرات سے پہلے' یا ان کے زمانہ میں' یا ان کے بعد کے زمانہ سے تعلق رکھنے والے اُن حضرات کا کلام ہے' جنہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں کلام کیا' اُن پر جرح کی' تو ان متاخرین قابلِ اعتماد ائمہ نے ان طعن کرنے والے لوگوں کا کلام کئی کئی مرتبہ دیکھا' کیونکہ ان طعن کرنے والوں کی کتابیں' اُن کے اقوال' ان متاخرین ائمہ کی نقل و روایت کے ذریعہ ہم تک منتقل ہوئے ہیں' تو یہ متاخرین ائمہ ان حضرات کے کلام سے کئی مرتبہ گزرے اور بار بار گزرے' لیکن اُنہوں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اور اس کلام سے غفلت کا اظہار کرتے ہوئے اسے ساقط الاعتبار قرار دیا اور اس سے اعراض کیا' اور یہ لوگ (یعنی متاخرین' محققین) اللہ تعالیٰ کے دین کے حوالے سے امین ہیں' وہ کسی ایسے شخص سے محبت نہیں رکھ سکتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے دین سے کھلواڑ کرتا ہو۔

اگر ان متاخرین کے نزدیک یہ کلام اور یہ طعن' مقبولیت کے کم ترین مرتبہ پر بھی ہوتا' تو یہ حضرات اُس کی طرف اشارہ کر دیتے' خواہ ایک ہی اشارہ کرتے جو امانت' دیانت اور شریعت کی حفاظت کیلئے ہوتا' لیکن ان لوگوں کا رویہ اس کے برعکس تھا' اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی دین میں امامت کے حوالے سے تعریف کی' اُن کی فضیلت کا ذکر کیا' مسلمانوں کیلئے اُن کی خیرخواہی کا ذکر کیا اور

اُن کی تعریف، تعظیم و تکریم کے بہترین الفاظ کے ساتھ کی؛ بلکہ اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے فضائل و مناقب اور امامت کے بارے میں بطورِ خاص کتابیں تالیف کیں، جو اُن کے اجتہاد کے دفاع کے بارے میں اور کتاب وسنت کو اُن کے مضبوطی سے تھامنے کے بارے میں تھی، جیسا کہ دیگر ہدایت یافتہ ائمۂ متبوعین کا معمول تھا۔

امام اعظم کے مناقب میں متاخرین کی تصانیف

آپ امام حافظ ذہبی شافعی کی کتاب ''مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ ابی یوسف ومحمد بن الحسن'' ملاحظہ فرمالیں۔

اسی طرح امام علامہ محدث فقیہ یوسف بن عبدالہادی دمشقی صالحی، پیدائش 840 ہجری، انتقال 909 ہجری کی کتاب ملاحظہ فرمالیں جس کا نام اُنہوں نے ''تنویر الصحیفۃ بمناقب الامام ابی حنیفۃ'' تجویز کیا' علامہ ابن عابدین نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے اور اپنے حاشیہ ''ردالمحتار علی الدرالمختار'' کے مقدمہ میں صفحہ 37/1 پر اس سے کچھ مواد نقل کیا ہے۔

اسی طرح امام حافظ سیوطی شافعی کی کتاب ''تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ'' ہے۔

امام حافظ محدث محمد بن یوسف صالحی شافعی کی کتاب ''عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان'' ہے'

امام فقیہ محدث ابن حجر مکی ہیتمی شافعی کی کتاب ''الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان'' ہے'

امام فقیہ محدث مرعی بن یوسف کرمی مقدسی حنبلی کی کتاب ''تنویر بصائر المقلدین فی مناقب الائمۃ المجتہدین'' ہے' ان میں سے زیادہ تر کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اہلِ علم کے درمیان متداول ہیں۔

متاخرین کا امام اعظم پر جرح سے اعراض

ان حضرات کے علاوہ دیگر ائمۂ حفاظ اور ناقدین ہیں جنہوں نے اپنی کتابوں میں امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کیے ہیں' اُن کے مناقب، فضائل اور امامت کا تذکرہ کیا ہے' جیسے امام محدث حافظ ابوسعد سمعانی شافعی نے اپنی کتاب ''الانساب'' میں' امام محدث لغوی' ابن اثیر شافعی نے اپنی کتاب ''جامع الاصول فی احادیث الرسول'' کے آخر میں صفحہ 432/15 سے 436 تک' امام فقیہ محدثِ ربانی محی الدین نووی شافعی نے اپنی کتاب ''تہذیب الاسماء واللغات'' میں صفحہ 216/2 سے 223 تک امام صاحب کے حالات تفصیل سے' آٹھ صفحات پر تحریر کیے ہیں اور اُنہوں نے اس میں جرح کے حوالے سے کوئی ایک بات بھی نقل نہیں کی ہے' حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جرح سے متعلق وہ روایات اُن کی نظر سے گزری ہوں گی' اُنہوں نے اسے پڑھا ہوگا کیونکہ اُنہوں نے ان روایت کے بارے میں کتابیں پڑھی ہیں۔ اُنہوں (یعنی امام نووی) نے اس کتاب میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں کئی جملے خطیب بغدادی کی کتاب ''تاریخ بغداد'' سے نقل کیے ہیں جیسا کہ اُنہوں نے کئی مرتبہ اس کی صراحت بھی کی ہے تو یقیناً وہ اس کتاب میں اور خطیب بغدادی کی دیگر کتابوں میں مذکور قابلِ طعن روایات اور تنقید پر مطلع ہوئے ہوں گے جن کا ذکر خطیب بغدادی نے امام ابوحنیفہ کے حالات کے ضمن میں کیا ہے اور اُن میں سے بعض باتوں کا ذکر ابن حبان اور دیگر حضرات نے کیا ہے' لیکن امام نووی نے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ان کی طرف توجہ نہیں دی اور انہیں نقل نہیں کیا بلکہ ان سے اعراض کیا اور لاتعلقی اختیار کی' اس کی طرف اُنہوں نے کوئی اشارہ بھی نہیں کیا اور یہ اُن کی طرف سے اس بات کی طرف اطلاع تھی کہ یہ روایات ساقط الاعتبار

تحصیل میں امام نووی نے صرف امام ابوحنیفہ کے فضائل، تعریف، قدر و منزلت اور مناقب کا ذکر کیا ہے۔

اسی طرح امام، محدث، ناقد، حافظ مزی شافعی ہیں، اُنہوں نے اپنی کتاب ''تہذیب الکمال فی الاسماء الرجال'' میں امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کیے ہیں اور اُن کے حالات تفصیل سے تحریر کیے ہیں جس طرح امام، فقیہ، امیر المؤمنین فی الحدیث، حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی نے اپنی کتاب ''تہذیب التہذیب'' میں امام صاحب کے حالات تحریر کیے ہیں، تو ان تمام ائمہ نے اُن باتوں میں سے کسی ایک کلمہ کا ذکر بھی نہیں کیا جن کا ذکر ابن حبان نے کیا ہے، اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت کرے! یا امام ابوحنیفہ کی تنقیص کرنے والے دیگر حضرات نے کیا ہے۔

اگر امام ابوحنیفہ اسلام میں مشکوک حیثیت کے مالک ہوتے، یا اسلام میں پیدا ہونے والے سب سے زیادہ منحوس (یا نقصان دہ) فرد ہوتے، یا اُنہوں نے اسلام کی رسّی کو توڑ دیا ہوتا، یا اُنہوں نے دینِ محمدی کو تبدیل کر دیا ہوتا، یا اُنہوں نے احادیثِ مبارکہ کا مذاق اڑایا ہوتا، یا اُن سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی ہوتی، یا وہ خنزیر کا گوشت کھانے کو حلال قرار دیتے، حالانکہ امام ابوحنیفہ حافظِ قرآن تھے، یا وہ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہوتے، یا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جوتے کی عبادت کو درست قرار دینے والے ہوتے، یا اُن کفریہ کلمات کے قائل ہوتے جو اُن کی طرف منسوب کیے گئے ہیں تو یہ جلیل القدر اہلِ علم اور ناقدین جو عالم بھی ہیں اور امین بھی ہیں، وہ اُن کے حوالے سے خاموش نہ رہتے اور اُن کی تعظیم و تکریم کا اظہار نہ کرتے اور اپنی کتابوں میں اُن کے اقوال اور اجتہادات نقل نہ کرتے۔

متاخرین کا خراجِ تحسین

میں ان حضرات میں سے چند حضرات کی امام ابوحنیفہ کے بارے میں تعریف یہاں نقل کروں گا تاکہ اس مقام کی تکمیل ہو جائے۔

سمعانی کا بیان

(۱) امام، محدث، حافظ ابوسعد سمعانی شافعی اپنی کتاب ''الانساب'' صفحہ 64/6 سے صفحہ 66 تک ''الرائی'' کے عنوان کے تحت تحریر کرتے ہیں: ''ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی، صاحب الرائے ہیں اور اصحاب الرائے کے امام ہیں، وہ اہلِ عراق کے فقیہ ہیں، اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور عطاء بن ابی رباح...... سے سماع کیا ہے، اُن سے ہشیم بن بشیر...... نے روایات نقل کی ہیں، آپ کوفہ میں پیدا ہوئے تھے، خلیفہ ابوجعفر منصور نے اُنہیں بغداد منتقل کروا دیا اور وہ اپنے وصال تک وہیں رہائش پذیر رہے۔ ابن ہبیرہ نے اُنہیں عہدۂ قضاء کی پیشکش کی تھی، اُنہوں نے انکار کر دیا تو ابن ہبیرہ نے اُنہیں ایک سو دس کوڑے لگوائے، روزانہ دس کوڑے لگائے جاتے تھے لیکن اُنہوں نے صبر سے کام لیا اور عہدۂ قضاء قبول نہیں کیا، جب ابن ہبیرہ نے یہ بات دیکھی تو اُس نے اُنہیں چھوڑ دیا، پھر وہ علم کے حصول میں مشغول ہوئے اور اس میں بھرپور کامیابی حاصل کی، یہاں تک کہ اُنہیں وہ حیثیت حاصل ہو گئی جو اُن کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی تھی، ایک دن وہ خلیفہ ابوجعفر منصور کے پاس تشریف لائے، اُس وقت خلیفہ کے پاس عیسیٰ بن موسیٰ بھی موجود تھے، اُنہوں نے خلیفہ منصور سے کہا: یہ اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم ہیں،

امام ابوحنیفہ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو کھود رہے ہیں جب یہ خواب ابن سیرین کے سامنے بیان کیا گیا تو وہ بولے: یہ خواب دیکھنے والا شخص علم کو یوں نکالے گا کہ اُس سے پہلے کسی نے اُس کو اس طرح نہیں نکالا ہوگا۔ مسعر بن کدام جو حافظ الحدیث ہیں' کوفی ہیں' محدث ہیں اور امام ہیں' وہ شیخ عراق ہیں' جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہیں' امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں اور اُن کے شہر کے رہنے والے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: کوفہ میں مجھے صرف دو افراد پر رشک آتا ہے: ابوحنیفہ پر اُن کی فقہ کے حوالے سے اور حسن بن صالح پر اُن کے زہد کے حوالے سے (رشک آتا ہے)۔ مسعر نے یہ بھی کہا ہے: جو شخص ابوحنیفہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بنائے گا مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ خوف کا شکار نہیں ہوگا اور وہ اپنی ذات کیلئے احتیاط کے حوالے سے افراط کا شکار نہیں ہوگا۔

فضیل بن عیاض کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ ایک فقیہ شخص تھے جو فقہ کے حوالے سے معروف تھے' پرہیزگاری کے حوالے سے مشہور تھے' اُن کے پاس مال بہت زیادہ تھا' جو بھی اُن کے ہاں جاتا' اُس کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتے تھے' رات اور دن طالب علموں کو تعلیم دینے کے حوالے سے صبر سے کام لیتے تھے' دین کے اعتبار سے عمدہ تھے' زیادہ تر خاموش رہتے تھے' تھوڑا کلام کرتے تھے' یہاں تک کہ جب حلال یا حرام کے بارے میں کوئی مسئلہ سامنے آتا (تو اُس کا جواب دین کیلئے کلام کرتے تھے) حق کی طرف اچھے طریقہ سے رہنمائی کرتے تھے' حکمرانوں کے مال سے دور بھاگتے تھے' جب اُن کے سامنے کوئی مسئلہ آتا اور اُس کے بارے میں کوئی مستند حدیث موجود ہوتی تو وہ اُس کی پیروی کرتے تھے' اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا تابعین (کے حوالے سے کوئی روایت منقول ہوتی تو اُس کی بھی پیروی کر لیتے تھے) ورنہ پھر قیاس کرتے تھے اور بہترین قیاس کرتے تھے۔

وہ 80 ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور اُن کا انتقال رجب میں 150 ہجری میں ہوا' اُنہیں بغداد میں بابِ طاق کے قریب خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے اُن کی نمازِ جنازہ چھ مرتبہ ادا کی گئی جن میں سے آخری مرتبہ اُن کے صاحبزادے حماد نے نمازِ جنازہ پڑھائی' اُس وقت خلیفہ منصور کے عہد خلافت میں بغداد کے قاضی حسن بن عمارہ نے اُنہیں غسل دیا اور ایک اور شخص نے غسل دیا' میں نے کئی مرتبہ اُن کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے''۔ (تلخیص کے ساتھ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی)

(شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) حافظ سمعانی نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں جرح یا تنقید سے متعلق کوئی کلمہ اُن کے حالات کے ضمن میں نقل نہیں کیا' حالانکہ اُنہوں نے اُن کے حالات تفصیلی طور پر نقل کیے ہیں' حالانکہ اُنہوں نے یقینی طور پر ابن حبان کا کلام اُن کی کتاب ''المجروحین'' میں دیکھا ہوگا کیونکہ اُنہوں نے اپنی کتاب ''الانساب'' میں مختلف لوگوں کے حالات میں ابن حبان کی کتاب ''الثقات'' اور ''المجروحین'' سے اُن کا کلام نقل کیا ہے۔ تو حافظ سمعانی نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں وہ تنقیدی باتیں دیکھی ہوں گی جو ابن حبان نے کہی ہیں' یا جو اُنہوں نے نقل کی ہیں' لیکن اُنہوں نے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ان میں سے کوئی ایک حرف بھی قبول نہیں کیا بلکہ اُن باتوں سے اعراض کیا اور صرف امام ابوحنیفہ کے مناقب و فضائل بیان کرنے پر اکتفاء کیا' گویا وہ ان روایات کو ساقط الاعتبار قرار دینا چاہ رہے تھے اور اُنہیں قبول نہ کرنے کا اظہار کر رہے تھے۔

ابن تیمیہ کا قول

(۴) حافظ امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ''منہاج السنۃ النبویہ'' میں صفحہ 259/1 اور صفحہ 619/2 پر یہ تحریر کیا ہے: ''امام ابوحنیفہ کی اگر چہ کئی لوگوں نے بعض چیزوں کے حوالے سے مخالفت کی ہے اور اُن کا انکار کیا ہے لیکن اُن کی فقاہت، اُن کے فہم اور اُن کے علم کے بارے میں کسی کو شک نہیں ہے لوگوں نے اُن کے حوالے سے کچھ ایسی باتیں نقل کی ہیں جن کا مقصد اُن کی تنقیص کرنا ہے لیکن یہ روایات قطعی طور پر جھوٹی ہیں جیسے خنزیر کا مسئلہ ہے یا اس کے علاوہ دیگر مسائل ہیں''۔ (اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی)

شاید اُنہوں نے اس جملہ کے ذریعہ اُس بات کی طرف اشارہ کیا ہے جو امام بخاری کی کتاب ''جزء القراۃ خلف الامام'' میں صفحہ 38 پر مذکور ہے: ''وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ خشکی کے خنزیر میں کوئی حرج نہیں ہے......'' اور اُن کا اشارہ ابن حبان کے اُس کلام کی طرف ہوگا جو اس سے پہلے صفحہ 236 پر رقم: 14 کے تحت گزر چکا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ''مجموع الفتاویٰ'' 20/304 پر یہ بھی تحریر کیا ہے: ''جو شخص امام ابوحنیفہ یا اُن کے علاوہ مسلمانوں کے کسی اور امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ وہ جان بوجھ کر قیاس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے حدیثِ صحیح کی مخالفت کرتے ہیں تو ایسے شخص نے اُن کی طرف غلط بات منسوب کی ہے اُس نے صرف گمان یا نفسانی خواہش کی پیروی کی وجہ سے یہ بات کہی ہوگی حالانکہ امام ابوحنیفہ تو سفر کے دوران نبیذ کے ذریعہ وضو کرنے والی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں جو قیاس کے برعکس ہے اور وہ نماز کے دوران قہقہہ (لگانے سے نماز اور وضو ٹوٹ جانے والی) حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی خلافِ قیاس ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان دونوں روایات کو مستند شمار کرتے ہیں اگر چہ ائمہ محدثین نے ان دونوں روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے ہم نے یہ بات اپنے رسالہ ''رفع الملام عن الائمۃ الاعلام'' میں بیان کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ''ائمہ اسلام میں سے کوئی بھی کسی عذر کے بغیر کسی صحیح حدیث کے برخلاف فتویٰ نہیں دیتا اور ان حضرات کے یہ عذر 20 کے لگ بھگ ہیں''۔

شیخ الاسلام نے ''مجموع الفتاویٰ'' میں صفحہ 11/4 پر یہ بھی تحریر کیا ہے وہ اُن اہلِ ایمان کی گواہی کے بارے میں بات کر رہے تھے جو زمین میں اللہ کے گواہ ہیں اور وہ گواہی مسلمانوں کے ائمہ کی دین میں امامت اور اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اُن کی تھداری کے موضوع پر بات کر رہے تھے (وہ فرماتے ہیں:)

''اسی طرح امام شافعی، اسحاق بن راھویہ اور دیگر ائمہ ہیں جنہوں نے اسلام میں حدیث وسنت کی پیروی کے حوالے سے نمایاں حیثیت حاصل کی اسی طرح امام بخاری اور اُن کی مانند افراد ہیں وہ بھی اسی حوالے سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اسی طرح امام مالک، امام اوزاعی، سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اور دیگر حضرات ہیں کہ اُمت میں عمومی طور پر نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے قول کو قبول کیا جاتا ہے کیونکہ حدیث وسنت میں ان کی رائے موافق ہوتی ہے ان میں سے جن حضرات کے بارے میں (تنقیدی طور پر) کلام کیا گیا تو یہ صرف اُس حوالے سے ہوگا جہاں بظاہر اُنہوں نے حدیث وسنت کی متابعت نہیں کی اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اُن تک وہ حدیث پہنچی نہیں ہوگی یا پھر وہ یہ اعتقاد رکھتے ہوں گے کہ اس روایت کی دلالت کمزور ہے یا پھر اُنہوں نے کسی دوسری

روایت کو اُس روایت پر ترجیح دے دی ہوگی''۔ (اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی)

تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے نزدیک امام ابوحنیفہ اُمتِ محمدیہ کے جلیل القدر افراد میں سے ایک امام ہیں' وہ ویسے نہیں ہیں' جیسا کہ اے ابن حبان! آپ نے کہا ہے اور جو آپ کا مؤقف ہے' یہ ایک ایسے جلیل القدر امام کی گواہی ہے' جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کے اور آپ جیسے افراد کے کلام سے واقف ہوا اور پھر اُس نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کے اور آپ کے علاوہ افراد کے کلام کا یہ جواب دیا ہے۔

ذہبی کا بیان

حافظ' ناقد' محدث' امام شمس الدین ذہبی اپنی کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں صفحہ 390/6 سے 403 تک میں تحریر کرتے ہیں:

''ابوحنیفہ امام ہیں' ملت کے فقیہ ہیں' عراق کے عالم ہیں اور احادیث کے علم کے حصول کے حوالے سے معروف ہیں' اُنہوں نے اس سلسلہ میں سفر بھی کیا' جہاں تک علمِ فقہ اور قیاسی مسائل میں تدقیق اور غور وخوض کا تعلق ہے' تو یہ بات اُن پر آ کر ختم ہو جاتی ہے اور اس بارے میں سب لوگ اُن کے زیر کفالت ہیں' اُنہوں نے 100 ہجری میں' اور اس کے بعد کے وقت میں علمِ حدیث حاصل کرنا شروع کیا اور اس میں بھرپور کوشش کی۔ محمد بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوحنیفہ ثقہ ہیں' وہ صرف اُسی حدیث کو بیان کرتے ہیں' جو اُنہیں یاد ہوتی ہے' جو حدیث اُنہیں یاد نہیں ہوتی ہے' اُسے وہ بیان نہیں کرتے ہیں۔ صالح بن محمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ ہیں۔

احمد بن محمد بن قاسم بن محرز نے یحییٰ بن معین کا یہ قول روایت کیا ہے: ابوحنیفہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یحییٰ بن معین کا یہ کہنا ہے: جب میں یہ کہہ دوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ راوی ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات کے حوالے اس اصطلاح کی تفصیلی وضاحت کیلئے آپ تھانوی کی کتاب ''قواعد فی علوم الحدیث'' صفحہ 250 ملاحظہ فرمائیں۔ (امام ذہبی کہتے ہیں:) ابن ہبیرہ نے عہدۂ قضاء قبول کرنے کیلئے اُن کی پٹائی بھی کروائی تھی' لیکن اُنہوں نے قاضی بننے سے انکار کر دیا تھا۔ امام شافعی فرماتے ہیں: لوگ علمِ فقہ میں ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں:) کہ فقہ اور اُس کے دقائق کے حوالے سے امامت' اِسی امام (یعنی امام ابوحنیفہ) کی طرف مسلمہ طور پر منسوب ہوتی ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے' جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

''جب دن کو کسی دلیل کی ضرورت ہو' تو پھر دماغوں میں کوئی چیز درست نہیں رہ سکتی ہے''۔

امام ابوحنیفہ کے حالات اس لائق ہیں کہ اُنہیں دو الگ جلدوں میں تحریر کیا جائے' اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو اور اُن پر رحم فرمائے۔

حافظ امام ذہبی ہی نے اپنی کتاب ''مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ ابی یوسف ومحمد بن الحسن'' صفحہ 7 پر یہ تحریر کیا ہے:

''امابعد! یہ کتاب فقیہ العصر' عالمِ وقت ابوحنیفہ کے بارے میں ہے جو بلند مرتبہ کے مالک ہیں' پاکیزہ شخصیت ہیں' بلند درجہ پر

ہیں (ان کا نام) نعمان بن ثابت ہے اور یہ اہلِ کوفہ کے مفتی ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں راضی کر دے' یہ پیدا ہوئے تو انہوں نے دینِ حنیف کو نافذ کیا' اُس کی وضاحت کی اور اسے جاری کیا' یہ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے' یہ عبدالملک بن مروان کے عہدِ خلافت کی بات ہے' یہ کوفہ میں پیدا ہوئے تھے' اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت موجود تھی' تو اگر اللہ نے چاہا تو یہ بھلائی کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والوں (یعنی تابعین کے طبقہ میں) سے ہیں''۔

اُس کے بعد امام ذہبی نے ابوحنیفہ کے مناقب کے مختلف پہلو ذکر کیے ہیں' ایک پہلو اُن کے اخلاق اور پرہیزگاری کا ذکر کیا ہے' ایک پہلو اُن کی عبادت کا ذکر کیا ہے' کچھ واقعات اس حوالے سے ذکر کیے ہیں کہ ائمہ اور محدثین اور دیگر حضرات نے علمِ فقہ کے حوالے سے اُن کی کیا تعریف و توصیف کی ہے' ایک پہلو یہ ذکر کیا ہے کہ جو اُن کی ذاتی فقہی آراء ہیں' اُن میں سے کن کو مستحسن قرار دیا گیا ہے اور کن کی مذمت کی گئی ہے' پھر اُس کے بعد انہوں نے امام ابوحنیفہ کی پرہیزگاری کے بارے میں ایک اور باب مرتب کیا ہے' پھر ایک باب میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کرنے کے حوالے سے بحث کی ہے اور یہ فرمایا ہے:

''اُن سے منقول حدیث کے بارے میں دو اقوال پائے جاتے ہیں' بعض حضرات نے اُس کی حدیث کو قبول کیا ہے اور وہ اُسے حجت شمار کرتے ہیں' بعض حضرات نے اُسے کمزور قرار دیا ہے' کیونکہ وہ حدیث نقل کرتے ہوئے غلطی زیادہ کرتے ہیں' اسی لیے علی بن مدینی یہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید القطان سے دریافت کیا گیا: ابوحنیفہ کی حدیث کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ علمِ حدیث میں نمایاں حیثیت کے مالک نہیں تھے۔ میں یہ کہتا ہوں: (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں) امام ابوحنیفہ نے اپنی توجہ کا مرکز' الفاظ کے ضبط اور اسناد کو محفوظ کرنے کو نہیں بنایا' اُن کی توجہ قرآن اور فقہ کی طرف تھی اور جو بھی شخص کسی خاص فن کی طرف متوجہ ہوتا ہے' تو اُس کی حالت یہی ہوتی ہے کیونکہ وہ دوسرے فنون کے حوالے سے کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یحییٰ بن معین یہ کہتے ہیں: ابوحنیفہ ثقہ ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ امام مالک پر رحم کرے! وہ امام تھے' اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ پر رحم کرے! وہ امام تھے''۔

حافظ ذہبی کا کلام (اُن کی کتاب) ''مناقب الامام ابوحنیفہ'' میں ختم ہو گیا اور انہوں نے یہ کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' اور ''تذکرۃ الحفاظ'' سے پہلے لکھی تھی۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: امام ذہبی نے امام ابوحنیفہ سے منقول حدیث کے بارے میں دو اقوال نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اُن کی حدیث کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس حوالے سے دو قول ہیں۔ (شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہاں پر تھوڑا سا گروہ ایسا بھی ہے' جس نے امام ابوحنیفہ کے دین کے حوالے سے اُن پر الزامات عائد کیے ہیں اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ شریعت کو اور صاحبِ شریعت کو کمتر سمجھتے تھے اور انہوں نے مختلف قسم کی بدعتیں اختیار کر رکھی تھیں' اس گروہ میں بخاری' ابن جارود' عقیلی' ابن حبان' ابن عدی اور خطیب بغدادی اور ابن جوزی ...... شامل ہیں۔ تاہم امام ذہبی نے ان حضرات کے دعوؤں کی طرف بالکل بھی کوئی توجہ نہیں کیا اور انہوں نے انہیں نقل کرنے کے قابل بھی نہیں سمجھا' کیونکہ اُن کے نزدیک یہ وہ

اقوال ہیں جنہیں پرے کیا جائے گا' یہ وہ اقوال نہیں ہیں' جن کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' اس لیے امام ذہبی نے انہیں نقل بھی نہیں کیا اور ان کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا۔

امام ذہبی نے اپنی کتاب ''تذہیب تہذیب الکمال'' جو مخطوطہ کی شکل میں ہے' اُس میں امام ابوحنیفہ کے حالات کے آخر میں اُن کے مناقب ذکر کرنے کے بعد یہ بات نقل کی ہے: ''(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہمارے شیخ ابوالحجاج (اُن کی مراد حافظ مزی تھے) نے یہ اچھا کام کیا ہے کہ اُنہوں نے ایسی کوئی روایت نقل نہیں کی ہے جس سے امام ابوحنیفہ کا ضعیف ہونا لازم آتا ہو'۔ (امام ذہبی کی بات یہاں ختم ہوگئی)

ابن کثیر کا بیان

امام' حافظ' ناقد' حافظ ابن کثیر شافعی نے اپنی کتاب ''البدایہ والنہایہ'' صفحہ 123/10 میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں یہ تحریر کیا ہے:

''یہ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ہیں' جو عراق کے فقیہ ہیں اور اسلام کے ائمہ میں سے ایک ہیں' اہلِ علم کے سرداروں میں سے ایک ہیں' علماء کے ارکان میں سے ایک ہیں اور اُن ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں' جن کے فقہی مسلک کی پیروی کی جاتی ہے' ان ائمہ میں سب سے پہلے امام ابوحنیفہ کا انتقال ہوا تھا' کیونکہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور بعض حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' البتہ انہوں نے تابعین کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جن میں حکم بن عتیبہ کوفی' حماد بن ابوسلیمان' سلمہ بن کہیل' عامر شعبی...... شامل ہیں' ان کے حوالے سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں...... یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ تھے' یہ اہلِ صدق میں سے تھے' ان پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد نہیں کیا گیا' ابن ہبیرہ نے انہیں عہدۂ قضا قبول کرنے کیلئے مارا پیٹا بھی تھا' لیکن انہوں نے قاضی بننے سے انکار کر دیا تھا۔ یحییٰ بن القطان فتویٰ دینے میں ان کے قول کو اختیار کرتے تھے' یحییٰ یہ فرمایا کرتے تھے: ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے' میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ اچھی رائے اور کسی کی نہیں سنی ہے اور ہم اُن کے زیادہ تر اقوال کو اختیار کرتے ہیں (یعنی اُن کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں)۔

عبداللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ نے ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعہ میری مدد نہ کی ہوتی' تو میں بھی ایک عام سا فرد ہوتا' امام ابوحنیفہ کے بارے میں امام مالک نے یہ کہا ہے: میں نے اُن صاحب کو دیکھا ہے' وہ ایسے ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ اس ستون کے بارے میں یہ بحث کریں کہ یہ سونے کا بنا ہوا ہے تو اپنی دلیل کے ذریعہ اُسے ثابت بھی کر دیں گے۔ امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص فقہ سیکھنا چاہتا ہو وہ ابوحنیفہ کا زیرِ کفالت ہے۔ عبداللہ بن داؤد خریبی بیان کرتے ہیں: لوگوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہ کیلئے دعا کریں' کیونکہ اُنہوں نے فقہ کو اور سنن کو لوگوں کیلئے محفوظ کر دیا۔

سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ اپنے زمانہ میں روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ ابونعیم فضل بن دکین جو محدث ہیں اور امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں' وہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ مسائل میں گہرائی میں جایا کرتے تھے۔ مکی بن ابراہیم جو امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ

...میں کے سب سے بڑے عالم تھے۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ اسد بن عمرو کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رات بھر نوافل ادا کرتے رہتے تھے اور ایک رات میں پورا قرآن تلاوت کر لیتے تھے وہ اتنا زیادہ رویا کرتے تھے کہ ان کے پڑوسیوں کو اُن پر رحم آ جاتا تھا' اُن کا انتقال رجب کے مہینہ میں 150 ہجری میں ہوا اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے بغداد میں ان کی نمازِ جنازہ چھ مرتبہ ادا کی گئی' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے''۔ (ابن کثیر کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

سبکی کا بیان

امام قاضی القضاۃ تاج الدین سبکی (عبدالوہاب بن علی) شافعی' جو فقیہ ہیں' اصولی ہیں' محدث ہیں' وہ اصولِ فقہ میں اپنی کتاب ''جمع الجوامع'' کے آخر میں صفحہ 441/2 میں عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

''ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی' امام احمد' دو سفیان' امام اوزاعی' اسحاق بن راھویہ' داؤد ظاہری' ابن جریر اور مسلمانوں کے تمام ائمہ' عقائد اور دیگر معاملات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ہدایت پر عمل پیرا تھے اور جن لوگوں نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے اُن کے کلام کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ حضرات اُس چیز سے بری الذمہ ہیں' کیونکہ ان لوگوں کو علمِ لدنی حاصل تھا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصیات حاصل تھیں' یہ دقیق فقہی استنباط رکھتے تھے' انہیں زبردست معرفت حاصل تھی' یہ دیندار تھے' پرہیزگار تھے' عبادت گزار تھے' زاہد تھے اور انہیں جلالتِ علمی حاصل تھی اور یہ ایسے مقام پر فائز تھے کہ ان کی ہمسری نہیں کی جا سکتی''۔ (اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی)

ہیتمی کا بیان

اُن کے حوالے سے امام' فقیہ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی نے اپنی کتاب ''الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان'' میں یہ بات صفحہ 12 پر نقل کی ہے جو اُن کے تین مقدموں میں سے' دوسرے مقدمہ کے اندر ہے اور اُس میں یہ عبارت شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ حافظ سخاوی پر رحم کرے! کہ جب اُنہوں نے اپنی کتاب ''الاعلان بالتوبیخ لمن ذم اہل التوریخ'' کے صفحہ 65 پر اس موضوع کو ذکر کیا جو ابن حبان اور دیگر حضرات نے ذکر کیا ہے' تو یہ فرمایا:

''جہاں تک حافظ ابوشیخ ابن حبان نے اپنی کتاب ''السنۃ'' میں اس حوالے سے جو نقل کیا ہے' جس کا تعلق بعض ائمہ کے بارے میں کلام سے ہے' جن ائمہ کی پیروی کی جاتی ہے' (یہاں مصنف کی مراد امام ابوحنیفہ ہی ہیں) تو حافظ ابواحمد بن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں اور حافظ ابوبکر خطیب بغدادی نے اپنی کتاب ''تاریخ بغداد'' میں' اور اُن سے پہلے دیگر حضرات نے' جیسے ابن ابوشیبہ نے اپنی ''مصنف'' میں' امام بخاری اور امام نسائی نے بھی اس طرح کی روایات نقل کی ہیں' تو میں اس طرح کی روایات کو نقل کرنے سے بچتا ہوں' اگرچہ یہ لوگ مجتہد تھے اور ان کے مقاصد بھی عمدہ تھے' لیکن اس حوالے سے ان کی باتوں پر اکتفاء کرنے سے اجتناب کرنا مناسب ہے' یہی وجہ ہے کہ ہمارے مشائخ میں سے ایک جلیل القدر قاضی جن کی طرف علمِ حدیث روایت کرنے کی بھی نسبت کی جاتی ہے بلکہ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر

نے تو ہمیں اس سے منع کیا' جب ہم نے اُن سے حربی کی کتاب ''ذم الکلام'' پڑھی تو اُنہوں نے ایسی روایت نقل کرنے سے منع کر دیا' کیونکہ اس میں ایسی روایات پائی جاتی ہیں''۔ (حافظ سخاوی کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

ابوزہرہ کا بیان

(شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ میں اس تعلیق کے طویل ہو جانے کے باوجود اس کے آخر میں علامہ' محقق فقیہ' اصولی' امام' شیخ محمد ابوزہرہ کے کلمات بھی شامل کروں' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! کیونکہ اُنہوں نے اپنی زبردست جامع اور جلیل القدر کتاب ''ابوحنیفہ'' میں صفحہ 6 سے 9 پر اس وجہ کا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے امام ابوحنیفہ کے خلاف اس طرح کیوں کہا؟ تو اُنہوں نے یہ بیان کیا ہے:

کتاب ''الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان'' جو ابن حجر ہیتمی کی کتاب ہے' اُس کے صفحہ 74' فصل 38 میں یہ مذکور ہے:

''زمانہ ماضی میں' کسی شخص کی عظمت پر استدلال اس بات سے بھی کیا جاتا تھا کہ اُس کے بارے میں لوگوں کے اندر کتنا اختلاف پایا جاتا ہے' کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے سے دو گروہ ہلاکت کا شکار ہوئے' کچھ وہ لوگ جو محبت میں افراط کا شکار ہو گئے اور کچھ وہ لوگ جو اُن کے ساتھ بغض رکھنے میں تفریط کا شکار ہوئے''۔ (یہاں پر ہیتمی کی بات ختم ہوگئی)

یہ بات مکمل طور پر سچ ہے اور اسے امام ابوحنیفہ پر بھی منطبق کیا جا سکتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اُن کے حوالے سے اتنا تعصب برتا کہ اُنہیں انبیاء اور مرسلین کے مرتبہ کے قریب پہنچا دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ تورات میں اُن کی بشارت موجود ہے اور کچھ لوگوں نے اُن کے خلاف تعصب کا مظاہرہ کیا تو اُن پر زندیق ہونے کا' جادۂ مستقیم سے ہٹ جانے کا' سنت سے لاتعلقی اختیار کرنے کا بلکہ سنت سے برعکس رائے دینے کا بھی الزام عائد کیا کہ وہ دینی معاملات میں کسی حجت اور واضح دلیل کے بغیر فتویٰ دیا کرتے تھے تو یہ لوگ اُن پر طعن کرنے کے حوالے سے مناسب تنقید کی حد سے تجاوز کر گئے' اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی آراء کا صحیح طریقے سے مطالعہ نہیں کیا اور حجت اور تحقیق کی بنیاد پر اُنہیں غلط قرار نہیں دیا بلکہ وہ شدید دشمنی کا شکار ہوئے اور اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے دین' اُن کی شخصیت اور اُن کے ایمان کے بارے میں الزامات عائد کیے۔

امام صاحب کی مخالفت کے اسباب

امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ اختلاف کیوں رونما ہوا؟ اس کے کئی اسباب ہیں' ہم اس موضوع پر کچھ تفصیل سے بحث کریں گے' لیکن یہاں ہم سب سے پہلے ایک اہم خبر کا ذکر کرنا چاہیں گے جو دیگر تمام اسباب کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے اندر شخصی طور پر یہ بات موجود تھی کہ اُنہوں نے علمِ فقہ میں اتنی مہارت حاصل کی کہ اُن کا حلقۂ درس بہت پھیل گیا اور اُن کے علاقہ سے نکل کر دیگر اسلامی ریاستوں تک پہنچ گیا تو اسلامی مملکت کے اکثر علاقوں میں اُن کی آراء کے بارے میں لوگوں نے بات چیت شروع کی' مخالفین اور موافقین نے اُنہیں قبول کیا' مخالفین نے اُن کا انکار کیا اور موافقین نے اُن کی تائید کی' تو جب

گروہ نے (یعنی مخالفین نے) جو اُس نص کو تھامے ہوئے تھا اور اُس سے تجاوز نہیں کرتا تھا' اس گروہ نے جب ان کی آراء میں دیکھا کہ یہ دینی مسائل میں کچھ نئی آراء بھی رکھتے ہیں تو انہوں نے ان کا شدت سے انکار کیا اور وہ یہ سمجھے کہ شاید امام ابوحنیفہ کی آراء پرہیزگاری اور تقویٰ کے خلاف ہیں' تو اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں اپنی زبان کو کھلا چھوڑ دیا کیونکہ اُن کے خیال میں امام ابوحنیفہ کے نظریات بدعتی تھے' اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی دلیل' یا اُن کے مؤقف کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی' اگر وہ لوگ امام صاحب کو دیکھ لیتے' یا اُن کے دلائل سے واقفیت حاصل کر لیتے تو شاید اُن کی زبان اتنی تیز نہ ہوتی بلکہ شاید وہ اُن کی عظمت کے قائل ہو جاتے اور ان کی موافقت کرتے۔

امام اوزاعی کا واقعہ

اس حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ شام کے فقیہ امام اوزاعی' جو امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں' انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: یہ بدعتی شخص کون ہے جو کوفہ میں ظہور پذیر ہوا ہے اور اُس کی کنیت ابوحنیفہ ہے؟ تو عبداللہ بن مبارک نے اُنہیں اس حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا' اُس کے بعد اُنہوں نے کچھ پیچیدہ مسائل ذکر کرنے شروع کیے اور پھر اُن کے مختلف پہلوؤں کی نشاندہی کی اور اس کے بارے میں مفتیٰ بہ قول کی وضاحت کی' تو امام اوزاعی نے دریافت کیا: یہ فتاویٰ دینے والا شخص کون ہے؟ تو عبداللہ بن مبارک نے جواب دیا: یہ ایک بزرگ ہیں' عراق میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ تو امام وزاعی نے کہا: یہ تو کوئی بڑا سمجھدار شیخ ہے' تم جاؤ اور اس سے زیادہ استفادہ کرو۔ تو عبداللہ بن مبارک نے کہا: یہ ابوحنیفہ ہی ہیں۔

اس کے بعد امام اوزاعی اور ابوحنیفہ کی ملاقات مکہ میں ہوئی' انہوں نے کچھ مسائل پر تبادلہ خیال کیا' جس کا ذکر عبداللہ بن مبارک نے بھی کیا ہے' تو امام ابوحنیفہ نے ان مسائل میں اپنی تحقیق بیان کی' جب یہ دونوں حضرات ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو امام اوزاعی نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: اس شخص کے علم کی کثرت اور اس کی سمجھداری کے حوالے سے' میں اس پر رشک کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں کہ میں اس شخص کے بارے میں بڑی غلطی کا شکار تھا' تم اس شخص کے ساتھ رہو' کیونکہ یہ اس کے برعکس ہے' جو اس کے حوالے سے روایات مجھ تک پہنچی تھیں''۔ یہ روایت ''الخیرات الحسان'' صفحہ 33 پر موجود ہے۔

امام ابوحنیفہ اپنی شخصی خوبیوں' اپنی گہری تاثیر اور دور کے نفوذ کے ہمراہ' استفتاء اور تخریج کے حوالے سے اور حدیث کے فہم اور اس کے مسائل کے استنباط کے حوالے سے ایک نئے طریقہ کے بانی ہیں' اُنہوں نے اس طریقہ کو اپنے تلامذہ میں رواج دیا اور تقریباً 30 سال یا اس سے زیادہ عرصہ اس کے ساتھ منسلک رہے' تو ایسے شخص کے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ بعد میں سخت تنقید کا نشانہ بنے بلکہ اُس کی شخصیت کو مجروح قرار دیا جائے' اُس کی رائے کو خراب قرار دیا جائے' اُس کے خلاف تعصب کا مظاہرہ کیا جائے۔

چوتھی صدی ہجری میں اُن کے موافقین اور مخالفین کے درمیان یہ اختلاف اور بڑھ گیا' جب مذہبی تعصب زیادہ پھیل گیا اور دو گروہوں کے درمیان فقہ تعصب کی وجہ بن گئی' تو یہ اختلاف حنفیہ اور شوافع کے درمیان زیادہ شدید ہو گیا' اسی وجہ سے یہ دونوں امام (امام ابوحنیفہ اور امام شافعی) ناگوار تنقید کا نشانہ بنے۔

امام ابوحنیفہ ؒ طعن کا شدید نشانہ اس لیے بھی بنے' کیونکہ اُن کا زیادہ تر فتاویٰ اُن کی ذاتی آراء ہیں اور یہ وہ آراء ہیں' جو اُنہوں نے حدیث میں اپنی علمیت کی وجہ سے اور اپنی پرہیزگاری کے حوالے سے اور اچھی فتویٰ نویسی کے حوالے سے نقل کی تھیں' اس کے علاوہ استنباط اور تخریج کی اور بھی خصوصیات پائی جاتی ہیں' تو متعصب لوگوں نے ان پر ہر حوالے سے تنقید کی' ہر نقص اور ہر قابلِ مذمت بات اُن کی طرف منسوب کی' یہاں تک کہ بعض شوافع نے ہی اس تنقید کا انکار کیا اور اُنہوں نے یہ سمجھا کہ یہ تنقید گناہ کے ارتکاب کے مترادف ہے اور اس طرح سے آدمی صحیح راستہ سے ہٹ جاتا ہے' جن لوگوں نے امام ابوحنیفہ کے ساتھ انصاف سے کام لیا' اُن کے مناقب کے بارے میں کتابیں تحریر کیں اور اُن متعصب شوافع کے قول کی تردید کی' اُن میں سے کچھ لوگ یہ ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ امام سیوطی' شافعی ہیں' اُنہوں نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام اُنہوں نے ''تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ'' رکھا' اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ابن حجر ہیتمی مکی' جو شافعی ہیں' اُنہوں نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام اُنہوں نے ''الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان'' رکھا' اسی طرح ہم نے امام شعرانی کو دیکھا کہ اُنہوں نے ''المیزان'' میں امام ابوحنیفہ کا تذکرہ بطورِ خاص کیا اور اُن کی طرف سے دفاع کیا اور اُن کے طریقہ کو مستقیم قرار دیا اور اپنی کتاب ''طبقات'' میں اُن کا ذکر اُن اولیاء اللہ میں کیا جو اللہ کی رسّی کو پکڑے ہوئے ہیں''۔ (یہاں پر شیخ ابوزہرہ کا کلام ختم ہو جاتا ہے)

علامہ ابن عابدین ''ردّ المختار علی الدر المختار'' نامی اپنے حاشیہ میں 37/3 میں تحریر کرتے ہیں: جب امام ابوحنیفہ کے فضائل پھیل گئے تو یہ پرانا رواج چلا آ رہا ہے کہ حاسدین کی زبانیں اُن کے بارے میں کھل گئیں' یہاں تک کہ لوگوں نے اُن کے اجتہاد اور عقیدہ کے بارے میں بھی طعن کیا' اور ایسی باتیں منسوب کیں' جن سے وہ قطعی طور پر لاتعلق ہیں' اُن کا مقصد یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کر دیا' اور اپنے نور کو برقرار رکھا' یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح بعض لوگوں نے امام مالک کے بارے میں کلام کیا' بعض لوگوں نے امام شافعی کے بارے میں کلام کیا' بعض لوگوں نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں کلام کیا' بلکہ ایک فرقہ نے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کلام کیا' ایک فرقہ نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں کلام کیا اور ایک فرقہ تو تمام صحابہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

(کسی شاعر نے کہا ہے:)

''کون ایسا شخص ہے؟ جسے لوگوں سے سلامتی سے نجات مل گئی ہے' لوگوں میں سے بہت سے لوگ اپنے گمان کی بنیاد پر بات کہتے ہیں اور بہت سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بات کہی گئی ہے''۔

امام اعظم کا عقیدہ

امام ابوحنیفہ کا عقیدہ وہی ہے' جو ''العقیدۃ الطحاویہ'' نامی کتاب میں مذکور ہے' جو مملکتِ عربیہ سعودیہ اور دیگر اسلامی ممالک کی زیادہ تر مدارس میں شریعہ اور اصول الدین کے شعبوں میں پڑھائی اور سکھائی جاتی ہے اور اس میں اُس کے برعکس صریح نص موجود ہے' جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں لوگ گمان کرتے ہیں اور اُن پر الزام عائد کرتے ہیں' بعض لوگ ائمہ کا ذکر صرف ناپسندیدہ حوالوں سے ہی کرنے سے باز نہیں آتے ہیں' جیسے حافظ ابن عساکر نے اپنی کتاب ''تبیین کذب المفتری'' کے صفحہ 96 پر یہ بات

تحریک ہے: وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ائمہ کے بارے میں طعن کا اثبات کریں اور وہ لوگ اس سے راحت حاصل کرتے ہیں' وہ بُری باتیں پھیلاتے ہیں اور اس سے فرحت اور خوشی محسوس کرتے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کی طبیعتوں کے اندر بیماری پائی جاتی ہے اور اُن کی مخصوص نفسانی اغراض ہوتی ہیں' ہم اس طرح کے امراض اور اغراض سے سلامتی کی' اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ہر قسم کی آزمائش سے عافیت چاہتے ہیں اور اس بات کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ ہم ائمہ دین اور علماء کی تعظیم کریں' جن میں امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور امام احمد شامل ہیں' اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے راضی ہو!

امام حافظ بدرالدین محمود عینی اپنی کتاب ''عقدالجمان'' میں یہ تحریر کرتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ کے بارے میں اور اُن کے حوالے سے جو روایات نقل کی گئی ہیں' اس حوالے سے جو کچھ بھی کہا گیا ہے تو وہ درست نہیں ہے' وہ اس بات سے لاتعلق ہیں' اُن کے شاگرد اُن کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے اور اُن کی حالت سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ امام ابوجعفر طحاوی' اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! جو احناف کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں اور جلیل القدر محدثین میں سے ایک ہیں' اُنہوں نے ایک کتاب مرتب کی ہے جس کا نام اُنہوں نے ''عقیدۃ ابی حنیفہ'' رکھا ہے اور اہلِ سنت والجماعت کا عقیدہ بھی یہی ہے' آپ اُس کا جائزہ لے لیں کہ کیا آپ کو اس میں کوئی ایسی چیز نظر آتی ہے؟ جو لوگ امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل تھے' یا قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتے تھے' یا ارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے' یا اس طرح کا کوئی اور عقیدہ رکھتے تھے' تو امام ابوحنیفہ کے شاگردوں نے جو کچھ اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے' اُس کی طرف رجوع کرنا' اس سے زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ اُن باتوں کی طرف رجوع کریں' جو دیگر لوگوں نے امام صاحب کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

بعض جاہل حاسدین نے امام ابوحنیفہ پر یہ الزام بھی عائد کیا ہے اور محدثین سے تعلق رکھنے والے بعض متعصبین نے بھی یہ الزام عائد کیا ہے' یہ وہ لوگ ہیں' جو ظاہر حدیث کے اردگرد ہی گھومتے ہیں' وہ حدیث کے باطن کی معرفت نہیں رکھتے تھے' اُس کے پس منظر کو نہیں سمجھتے تھے' اُس کے مبہم اور مشکل مقامات سے واقفیت حاصل نہیں کرتے تھے' اُنہوں نے صرف ان کے الفاظ نقل کرنے پر قناعت کر لی ہوئی تھی اور اس کے معانی میں غور وفکر نہیں کیا تھا اور متعارض روایات کے درمیان موافقت پیدا کرنے سے واقفیت نہیں رکھتے تھے' وہ حدیث کے پس منظر اور علت کو نہیں سمجھتے تھے' ایسے لوگوں نے امام صاحب پر تنقید کی ہے اور یہ تنقید یہاں تک لے آئی کہ وہ لوگ امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے اُنہیں ''اصحابِ رائے'' قرار دیتے ہیں حالانکہ نص کی موجودگی میں امام ابوحنیفہ نے کبھی بھی اپنی رائے بیان نہیں کی' یہاں تک کہ اُنہوں نے تو یہ کہا ہے: ''ہم کسی بھی شخص کیلئے یہ جائز قرار نہیں دیتے ہیں کہ وہ ہمارے مسائل کے مطابق فتویٰ دے' جب تک وہ یہ نہیں جان لیتا کہ ہم نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے اور ہم نے یہ حکم کس بنیاد پر دیا ہے؟''

اکابر محدثین میں سے بڑے لوگوں نے امام ابوحنیفہ کو ثقہ قرار دیا ہے' جیسے عبداللہ بن مبارک ہیں' سفیان ثوری ہیں' سفیان بن

عیینہ ہیں' یحییٰ بن سعید ہیں' یحییٰ بن معین ہیں اور ان جیسے دیگر حضرات ہیں' جن کا ذکر ہم اس سے پہلے اپنی کتاب میں کر چکے ہیں' اس لیے متاخرین کا طعن' امام ابوحنیفہ کیلئے رسوائی کا باعث نہیں ہوگا' اُن چیزوں کے حوالے سے' جو اُن متاخرین نے ذکر کی ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ حسد' حاسد شخص کو اس سے زیادہ بُری باتوں کا وزن اُٹھانے پر مجبور کر دیتا ہے اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں''۔ (علامہ بدرالدین عینی کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

اُن سے بھی ایک طویل عرصہ پہلے امام' محدث مجدالدین مبارک بن اثیر شافعی' جن کا انتقال 606 ہجری میں ہوا' وہ اپنی کتاب ''جامع الاصول فی احادیث الرسول'' میں صفحہ 432/15 سے 436 تک' میں امام ابوحنیفہ کے حالات کے بارے میں تفصیلی ترجمہ نقل کیا ہے' تو اُنہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے' وہ اُن کے الفاظ میں اختصار کے ساتھ یہ ہے:

''ابوحنیفہ نعمان بن ثابت جو امام ہیں' فقیہ ہیں' کوفہ کے رہنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو...... امام شافعی کہتے ہیں: جو شخص علم فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ ابوحنیفہ کا زیر کفالت ہوگا''۔

اگر ہم اُن کے مناقب اور فضائل کی وضاحت کرنے کی طرف چل پڑیں' تو ہماری بات طویل ہو جائے گی اور ہم اپنا مقصود حاصل نہیں کر پائیں گے' کیونکہ وہ عالم تھے' عامل تھے' زاہد تھے' عبادت گزار تھے' پرہیزگار تھے' متقی تھے' شرعی علوم میں امام کی حیثیت رکھتے تھے اور پسندیدہ شخصیت کے مالک تھے' اُن کی طرف منسوب بھی کیے گئے ہیں اور اُن کے حوالے سے نقل بھی کیے گئے ہیں کچھ ایسے اقوال جو ایجاد کیے ہوئے ہیں' (یہاں مطبوعہ نسخہ میں یہ الفاظ ہیں: جن میں اختلاف پایا جاتا ہے) حالانکہ امام ابوحنیفہ کی قدر و منزلت اتنی زیادہ ہے کہ وہ اس طرح کی بات نہیں کر سکتے اور وہ اس سے پاک ہوں گے' ان میں قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ' یا قدریہ فرقہ کا نظریہ' یا ارجاء کا عقیدہ وغیرہ شامل ہیں اور بھی اس کے علاوہ کچھ باتیں ہیں جو اُن کی طرف منسوب کی گئی ہیں' جنہیں نقل کرنے کی یا اُن کے قائلین کو ذکر کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے' بظاہر یہی ہے کہ وہ ان چیزوں سے لاتعلق تھے اور اُن کے ان چیزوں سے لاتعلق ہونے' صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے تذکرہ کو یوں پھیلایا کہ وہ آفاق میں پھیل گیا اور اُن کے علم کو یوں پھیلایا کہ وہ تمام روئے زمین پر پھیل گیا' لوگوں نے اُن کے مسلک اور اُن کی فقہی آراء کو اختیار کیا اور اُن کے قول اور اُن کے فعل کی طرف رجوع کیا اور یہ اس وجہ سے ہوا کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا پوشیدہ سرّ موجود تھا اور اُس کی رضا موجود تھی' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اس بات کی توفیق دی' کہ اہالیانِ اسلام کا نصف حصہ' یا اُس کا قریبی حصہ اُن کی تقلید کرتا ہے' اُن کی رائے اور اُن کے مسلک پر عمل کرتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت جس طرح سے کی جاتی ہے' اور اُس کے دین کی سمجھ بوجھ جس طریقہ سے حاصل کی جاتی ہے' اُس میں امام ابوحنیفہ کی رائے اور اُن کے مسلک پر عمل کیا جاتا ہے اور آج کے دن[1] تک اُن کے قول کو اختیار کیا

[1] (شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) امام مجدالدین ابن اثیر نے یہ بات کہی ہے اور اُن کا تعلق چھٹی صدی ہجری سے ہے اور ہم اس کے بعد مزید آٹھ صدیوں سے زیادہ عرصہ گزار چکے ہیں اور یہ پندرھویں صدی ہجری کا آغاز ہے اور 1416 ہجری ہے۔ استاد شیخ علی طنطاوی نے اپنی کتاب ''رجال من التاریخ'' کا صفحہ 114 پر امام اعظم کے عنوان کے تحت یہ بات تحریر کی ہے:

''آج حنفی مذہب زیادہ پھیلا ہوا ہے' اس میں زیادہ فروعی احکام اور اقوال موجود ہیں اور قاضیوں کیلئے فیصلہ کرنے کے حوالے سے یہ دیگر مکاتب کے مقابلہ میں زیادہ فائدہ بخش ہے' اُس کے بعد مالکی مسلک فروع کی کثرت کے حوالے سے آتا ہے' میں نے یہ بات اُن سالوں میں جان لی ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جائے اور یہ 450 ہجری کے آس پاس کی بات ہے۔
تو یہ اُن کے مسلک اور اُن کے عقیدہ کے صحیح ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے' البتہ اُن کے حوالے سے جو کچھ نقل کیا گیا ہے اس سے لاتعلق ہے' امام طحاوی نے جو اُن کے مسلک کو اختیار کرنے والوں میں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں' اُنہوں نے ایک کتاب بھی تحریر کی ہے' جس کا نام اُنہوں نے ''عقیدۃ ابی حنیفہ'' تجویز کیا' یہ اہلِ سنت والجماعت کے عقائد ہیں' ان میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جس کی نسبت امام ابوحنیفہ کی طرف کی گئی ہو' جو اُن کے حوالے سے نقل کی گئی ہو' اور اُن کے اصحاب اُن کی حالت کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے اور اُن کے مؤقف کے بارے میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ واقفیت رکھتے تھے' اس لیے اُن کے اصحاب نے اُن کے حوالے سے جو کچھ نقل کیا ہے اُس کی طرف رجوع کرنا اُس سے زیادہ اولیٰ ہوگا جو دوسرے لوگوں نے اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
اُن کے حوالے سے جس نے جو کچھ بھی کہا ہے' اُس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ذکر کی گئی ہے' جن لوگوں نے اُن کی طرف باتیں منسوب کر کے اُن پر تنقید کی ہے' حالانکہ ہمیں یہاں یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہم اُن باتیں کا تذکرہ کریں جو اُن لوگوں نے بیان کی ہیں' اس سب کی وجہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کا اسلام میں جو مقام ہے' وہ اس بات کی دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ اُن کی طرف جو باتیں منسوب کی گئی ہیں اُن کے حوالے سے کوئی عذر پیش کیا جائے''۔ ابن اثیر کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔
یہ بات محدث حارثی کلاباذی بخاری فقیہ حنفی نے ''الکشف عن وھم عن طائفہ الظالمہ ابا حنیفہ'' میں نقل کی ہے اور امام ذہبی نے ''تاریخ الاسلام'' میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے۔
ہمارے زمانہ میں جو مصیبتیں اور پریشانیاں ہیں' اُن میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ آپ بعض اسلامی ریاستوں میں یہ بات پائیں گے کہ امام ابوحنیفہ اُن کے مسلک اور اُن کے پیروکاروں کے بارے میں اور دیگر فقہی مسالک کے بارے میں شدید ترین مخالفت کے جذبات پائے جاتے ہیں اور ایسی کتابیں شائع کی گئی ہیں' جن میں امام ابوحنیفہ کو کافر قرار دیا گیا ہے اور اُن پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے اور اُن سے کفر سے دو مرتبہ توبہ کروائی گئی تھی اور ان کتابوں پر کوئی تعلیق نقل نہیں کی گئی' ان اقوال کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی' تو ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' مختلف علاقوں اور بندوں میں پیش آنے والی مصیبتوں کی کثرت کے حوالے سے (ہم اُسی کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتے ہیں)۔
آج لوگوں کی طبیعت نادر باتوں کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے' تو آپ ائمہ کے اقوال سے نکلنے سے بچیں اور اُن پر اعتماد نہ کرنے کے راستہ پر نہ چلیں اور اُن پر تنقید نہ کریں' کیونکہ اگر یہ لوگ قابلِ تنقید قرار پائیں گے تو پھر اُن کے بعد ہم اعتبار کس پر کریں گے کیونکہ دین صرف ان حضرات کے حوالے سے ہی ہم تک پہنچا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) جن سالوں میں' میں شخصی قوانین کی تدوین کا کام کرتا رہا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حنفی مسلک ایک طویل عرصہ تک بنو عباس اور عثمانیوں کی سلطنت میں' سرکاری مذہب رہا ہے اور یہ اسلام کی تاریخ کا تین چوتھائی عرصہ بنتا ہے' جبکہ مالکی مسلک مغربی علاقوں کا مسلک ایک طویل عرصہ تک رہا ہے اور اس میں فروعی مسائل اور نئے پیش آمدہ مسائل زیادہ ہو گئے' جہاں تک شافعی مسلک کا تعلق ہے' تو وہ صرف ایوبیوں کے عہد حکومت میں تھوڑے عرصہ تک ریاستی مذہب رہا تھا' البتہ حنبلی مسلک میں آج کل نجد اور حجاز کے علاقوں میں حنبلی مسلک پر اکتفاء کیا جاتا ہے''۔

ایک جامع اصول

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یہاں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی بصیرت رکھنے والے قاری کے سامنے اس باب کے مطالعہ سے پہلے ایک جامع اور بہترین بات تحریر کردوں' جو ایک نفع دینے والا عمومی قاعدہ ہے' جسے ہمارے شیخ الشیوخ علامہ محقق محدث فقیہ شبیر احمد عثانی نے اپنی کتاب ''فتح الملہم فی شرح صحیح مسلم'' کے مقدمہ میں تحریر کیا ہے' جو ہندی مطبوعہ نسخہ کے صفحہ 73/1 پر ہے اور کراچی سے 1393 ہجری میں شائع ہونے والے مستقل علیحدہ مقدمہ کی شکل میں شائع ہونے والی کتاب کے صفحہ 174 پر ہے' میں اُسے یہاں نقل کروں گا اور محفوظ رکھنے والے قاری سے یہ اُمید رکھوں گا کہ وہ اسے ہمیشہ ذہن میں رکھے گا اور یاد رکھے گا کیونکہ یہ چیز اقوال کا وزن کرتے ہوئے پلڑے کی حیثیت رکھتی ہے' خاص طور پر وہ اقوال جو اکابرین کے بارے میں جرح کے حوالے سے صادر ہوئے ہیں' علامہ عثانی فرماتے ہیں:

''تم لوگ یہ بات جان لو! کہ جن لوگوں نے ہمارے امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن کیا ہے اور اُن پر تنقید کی ہے' جن کا تعلق اُن کے معاصرین میں سے ہے' ہم اُن لوگوں کے بارے میں بھلائی کا گمان رکھتے ہیں' کیونکہ ایسا مؤمن جس کے مزاج میں تیزی ہو اور وہ اپنی نیت میں سچا ہو' جب کسی معروف شخصیت کے حوالے سے اُس تک کوئی چیز پہنچتی ہے' جس کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہوتا ہے کہ اُس معروف شخصیت کا مؤقف دین کو منہدم کرنے کے مترادف ہے' اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو مسترد کرنے کے مترادف ہے تو اگرچہ حقیقت میں ایسا نہ ہو' لیکن اُس مؤمن کو دینی غیرت اپنی لپیٹ میں لیتی ہے اور اسلامی حمیت اُسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے' تو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اُس کے اندر اُس قائل کے بارے میں غصہ پیدا ہوتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اُس قائل شخص کو ناپسند کرنا شروع کرتا ہے' تو یہ چیز اُسے دوسرے شخص کے بارے میں اعتراضات کرنے اور اُس کے بارے میں شدید مؤقف اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور اُس دوسرے شخص کے حق میں ایسے اقوال بیان کرنے پر مجبور کرتی ہے' جو سخت ہوتے ہیں' کیونکہ اُس کا گمان یہی ہوتا ہے' کہ دوسرے شخص نے جو طرزِ عمل اختیار کیا ہے' وہ دین سے دوری اور شریعت کے حوض سے دور کرنے کے مترادف ہے' اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' کے مقدمہ میں ملاقات کی شرط ہونے کی بحث میں' امام بخاری کے بارے میں جو کلام کیا ہے' تو اس حوالے سے امام مسلم کا گمان یہ تھا کہ وہ بنیادی اصول جو امام بخاری نے مرتب کیا ہے' اگر اُسے صحیح مان لیا جائے تو اُس سے یہ لازم آئے گا کہ احادیثِ صحیحہ کا ایک بڑا ذخیرہ مسترد کر دیا جائے اور اُسے کمزور قرار دیا جائے' اس لیے اُنہوں نے یہ گفتگو کرتے ہوئے شدت سے اس بات کا انکار کیا ہے اور اس مؤقف کے قائل کے بارے میں ممکنہ طور پر سخت ترین الفاظ استعمال کیے ہیں' اگرچہ عام شارحین نے اس بارے میں امام بخاری کے مسلک کو ترجیح دی ہے اور اُسے درست قرار دیا ہے لیکن امام مسلم کی سختی اور شدت کے حوالے سے اُنہیں کوئی ملامت نہیں کی ہے''۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ امام مسلم نے جو تنقید کی ہے وہ علی بن مدینی پر کی ہے جیسا کہ میں نے حافظ ذہبی کی کتاب "الموقظہ" کے آخر میں صفحہ 134 سے 140 تک تیسرے "تتمہ" میں بیان کیا ہے یہ کتاب اصطلاحاتِ حدیث کے بارے میں ہے۔

(علامہ عثمانی کہتے ہیں:) اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان جو اختلافات اور فتنے رونما ہوئے اُس کی بھی بنیاد تاویل اور اجتہاد تھی کیونکہ اُن میں سے ہر فریق یہ گمان کرتا تھا کہ اُس پر وہی کرنا لازم ہے جس کی طرف وہ گیا ہے اور وہی موافق ہے اور مسلمانوں کے معاملات کے لیے یہی زیادہ بہتر ہے تو یہ چیز ان حضرات کے لیے طعن کا باعث نہیں بن سکتی آپ اس حوالے سے حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے واقعہ کا جائزہ لے سکتے ہیں آپ اس میں غور و فکر کریں گے تو آپ کو اس میں وہ چیز ملے گی جو ذہن میں پیدا ہونے والے خلجان کیلئے شفاء کی حیثیت رکھتی ہے وہ خلجان جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے اور ثقہ ائمہ کے باہمی اختلافات کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے یہ ناپسندیدگی ہوتی ہے جو بڑھتی ہے اور مستحکم ہو جاتی ہے بعض اوقات یہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور یہ ایک بڑا حجاب بن جاتی ہے جو آدمی اور تحقیقِ حال کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے وہ حقیقتِ حال جو نفسِ امر میں ہوتی ہے ایسی صورت میں ناپسندیدہ کرنے والا شخص ہر اُس چیز سے اغماض برتتا ہے جو ناپسندیدہ شخصیت کی خوبیوں یا مناقب کے حوالے سے سامنے آتی ہے اور پھر وہ اُس کی کوتاہیوں کے حوالے سے تساہل سے کام لیتا ہے (یعنی اُن کی تحقیق نہیں کرتا) اور حقیقتِ حال کو جاننے کے لیے تلاش و تحقیق کی کوشش نہیں کرتا کہ حال واضح ہو سکے اور نہ ہی ناپسندیدہ شخصیت کے صحیح محمل کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ شدید ناپسندیدگی اور اسی طرح شدید محبت بھی غلو اور اسراف کی بنیاد بنتے ہیں اعتدال کو ترک کرنے کی بنیاد بنتے ہیں اور سیدھے راستہ سے لاتعلق ہونے کی بنیاد بن جاتے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعہ اہلِ ایمان کو اس بات سے منع کیا ہے:

"اے ایمان والو! تم انصاف کرنے والے بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کیلئے گواہ بن جاؤ خواہ یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو یا تمہارے ماں باپ کے خلاف ہو یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو"۔

"کوئی شخص خوشحال ہو یا تنگدست ہو تو اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے تم عدل سے کام لینے میں نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرو"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم ناانصافی کرو تم لوگ عدل سے کام لو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے"۔

یہ نعیم بن حماد ہیں جو امام بخاری کے اساتذہ میں سے ایک ہیں جن سے امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں روایات نقل کی ہیں

اور اُن پر اعتماد کیا ہے' اُنہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقیدی روایات نقل کرنے میں زیادہ تر اعتماد انہی پر کیا ہے' جیسا کہ کتاب ''الضعفاء والمتروکین'' میں دیکھا جا سکتا ہے' اس نعیم بن حماد کے بارے میں امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' 268/4 پر ازدی کے حوالے سے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ شخص سنت کو تقویت دینے کیلئے جھوٹی روایات ایجاد کیا کرتا تھا اور امام ابوحنیفہ کے بارے میں جھوٹی حکایات بیان کیا کرتا تھا' جو سب جھوٹ ہوتی تھیں''۔ محقق عثمانی کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔

علامہ شیخ طاہر جزائری کی کتاب ''توجیہ النظر الی اصول الاثر'' میں صفحہ 755/2 پر یہ تحریر ہے:

''تم لوگ یہ بات جان لو کہ روایت بالمعنیٰ کا بہت سے علماء کو شدید نقصان ہوا اور اُن کے علوم کے اختلاف کی وجہ سے اس حوالے سے شکایت کی صورتِ حال پیدا ہو گئی اور اس کا زیادہ تر نقصان حدیث اور فقہ میں ہوا' کیونکہ ان دونوں کا معاملہ نہایت اہم ہے' تو بہت سے جلیل القدر اہلِ علم کی طرف کئی ایسی باتیں منسوب کی گئیں' جو درستگی سے بہت دور تھیں اور ان باتوں کو اُن کے مخالفین نے اُن پر طعن کا باعث بنا لیا اور اُن سے دور کرنے کا ذریعہ بنا لیا' لیکن تفصیلی تحقیق اور تلاش کے بعد یہ بات ظاہر ہوئی کہ ان اہلِ علم نے تو یہ باتیں کہی ہی نہیں ہیں' بلکہ ان کی طرف جو اقوال منسوب کیے گئے ہیں وہ روایت کرنے والے شخص نے ان کے حوالے سے معنوی طور پر نقل کر دیئے تھے' تو ان حضرات نے جو کہا تھا' اُس کی وضاحت کرنے میں راوی سے کوتاہی ہوئی' جس کا نتیجہ یہ سامنے آیا۔ اس لیے ہر سمجھدار شخص کیلئے یہ مناسب ہے کہ وہ مشہور شخصیات جو سمجھداری کے حوالے سے معروف ہوں' اُن پر محض اس وجہ سے اعتراض نہ کرے کہ اُن کے حوالے سے کوئی قول اُس تک پہنچا ہو' جو کسی شخص نے اُن سے سنا تھا' بلکہ اُسے اس بارے میں تحقیق کرنی چاہیے' ورنہ یہ بات ملامت کے زیادہ لائق ہو گی (کہ اُس نے تحقیق کیوں نہیں کی)''۔

تو آپ اس چیز کو یاد رکھیں اور اس باب کو پڑھنے سے پہلے (کتاب الانتقاء کے اصل عربی متن کے) صفحہ 276 پر' مؤلف ابوعمر بن عبدالبر کے کلام کو پڑھ لیں اور میں نے اُس پر اُس کے آخر میں جو تعلیق تحریر کی ہے' اُس کا بھی مطالعہ فرما لیں۔

زاہد الکوثری کی تحقیق

یہ وہ طعن ہیں' جو ایجاد کیے ہوئے ہیں' جنہیں خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے اور اس سے کئی گنا نقل کیے ہیں' اُنہوں نے یہ سب اپنی کتاب ''تاریخ بغداد'' میں امام ابوحنیفہ کے حالات کے تحت تیرھویں جلد میں نقل کیے ہیں' ہمارے شیخ محقق علامہ زاہد الکوثری نے اس پر بھرپور تنقید کی ہے اور وافی وشافی جواب دیا ہے' اُنہوں نے یہ سب اپنی کتاب ''تانیب الخطیب'' میں تحریر کیا ہے' تو ان جھوٹی روایات کی علتوں کی تحقیق اُس کتاب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کی مغفرت کرے' ان پر بھی رحم کرے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحم کرے۔

ارجاء کی تحقیق

''ارجاء'' کا لغوی معنیٰ ''تاخیر کرنا'' ہے اور اس کا ایک مفہوم وہ ہے' جو شرعی مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور ایک مفہوم وہ ہے' جو

ممنوع مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

شرعی معنی کے اعتبار سے ''ارجاء'' سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اُن کی شہادت کے حوالے سے آپس میں لڑائی کرنے والے دو گروہوں میں سے کسی ایک کو درست قرار دینے کے قول میں تاخیر کی جائے۔

''ارجاء'' کا جو معنی مشروع ہے اُن میں سے بعض سے مراد یہ ہوتا ہے کہ آدمی اس بات کا اعتقاد رکھے کہ وہ دل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے' زبان کے ذریعہ اس کا اقرار کرتا ہے اور پھر عمل میں اُس کے خلل آ جاتا ہے' وہ یوں کہ وہ کچھ فرائض کو ترک کر دیتا ہے' یا کبائر کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو ایسا شخص گناہگار مؤمن ہوگا اور جہنم کے عذاب کا مستحق ہوگا' لیکن اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف مؤخر ہو جائے گا' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس سے درگزر فرمائے گا اور اگر چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا۔ اہل سنت والجماعت کا یہی مؤقف ہے' البتہ اس کی تعبیر کے حوالے سے ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

''ارجاء'' کا وہ مفہوم جو قابلِ مذمت اور گمراہ کن ہے' وہ یہ ہے کہ جو شخص کبائر کا مرتکب ہوتا ہے' جیسے کسی کو قتل کر دیتا ہے' یا زنا کر لیتا ہے' یا شراب پی لیتا ہے' یا فرائض کو ترک کرتا ہے جیسے نماز' روزہ یا زکوٰۃ کو ترک کر دیتا ہے تو اُس کے جہنم میں عذاب کے مستحق ہونے کا فیصلہ دینے میں تاخیر کی جائے اور یہ گمان کیا جائے کہ ایمان سے مراد تو صرف دل کے ذریعہ تصدیق کرنا اور زبان کے ذریعہ اقرار کرنا ہے' عمل کو ترک کرنا نقصان نہیں دے گا' ایسے لوگ اپنی دلیل کے طور پر حدیث کے ان ظاہری الفاظ کا سہارا لیتے ہیں: ''تو جو شخص یہ کہہ دے کہ لا الٰہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔ یہ جھوٹا مسلک ہے' جو بعض گمراہ فرقوں کی طرف سے سامنے آیا ہے اور یہ صریح ثابت شدہ نصوص کے برخلاف ہے جو قطعی ہیں' اس مؤقف کے قائلین کو مرجئہ کہا جاتا ہے' حافظ مرتضیٰ زبیدی نے اپنی کتاب ''تاج العروس'' صفحہ 69/1 پر لفظ ''رجاء'' کے تحت یہ تحریر کیا ہے: ''مرجئہ' مسلمانوں کا ایک گروہ ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف قول کا نام ہے' اس میں عمل شامل نہیں ہے' گویا کہ وہ قول کو مقدم کر دیتے ہیں اور عمل کو مؤخر کر دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر وہ نماز نہیں بھی پڑھتے' روزے نہیں بھی رکھتے تو اُن کا ایمان اُنہیں نجات دیدے گا''۔ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

تو ان مختلف اطلاقات کے حوالے سے یہ بات سامنے آتی ہے جس شخص کی طرف مطلق طور پر ارجاء کی نسبت کی گئی ہو' اُس کے دین پر الزام عائد نہیں کیا گیا ہوگا اور وہ اہل سنت سے خارج شمار نہیں ہوگا بلکہ اُس مفہوم کا جائزہ لیا جائے گا جس حوالے سے اُس پر ارجاء کا اطلاق کیا گیا ہے' اگر وہ شرعی مفہوم ہوگا تو وہ اہلِ سنت اور اہلِ ہدایت میں سے ہوگا اور اگر وہ مذموم مفہوم ہوگا' تو وہ شخص گمراہی کا شکار اور بھٹکا ہوا ہوگا۔

علامہ محقق لکھنوی نے اپنی کتاب ''الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل'' کی دوسری طباعت کے صفحہ 216 اور تیسری طباعت کے صفحہ 352 پر ایقاظ نمبر 22 کے عنوان کے تحت: سنی ارجاء اور بدعتی ارجاء کے درمیان فرق بیان کیا ہے' جو درج ذیل ہے:

''جس شخص کو علم نہیں ہوتا' وہ یہ گمان کرتا ہے کہ جب وہ ''میزان الاعتدال'' یا ''تہذیب الکمال'' یا ''تہذیب

التہذیب'' یا'' تقریب التہذیب'' یا اس کے علاوہ رجال سے متعلق دیگر کتابوں میں بہت سے راویوں کے بارے میں یہ دیکھتا ہے کہ وہ ''ارجاء'' کا عقیدہ رکھتے تھے یا اُن پر ''ارجاء'' کا الزام ہے یا وہ ''مرجئ'' تھے یا اس طرح کی دیگر عبارات دیکھتا ہے تو وہ اس گمان کا شکار ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے تو یہ اہل سنت سے خارج ہیں اور گمراہ فرقوں میں داخل ہیں اور ان کا شمار مرجئہ فرقہ میں ہوتا ہے اور اعتقادی بدعت کی وجہ سے یہ مجروح قرار پاتے ہیں اور اسی بنیاد پر بہت سے لوگوں نے امام ابوحنیفہ اُن کے شاگردوں اُن کے مشائخ پر بھی طعن کیا ہے کیونکہ ایسی معتمد کتابوں میں بھی اُن پر ارجاء کا الزام لگایا گیا ہے ان لوگوں کا گمان یہ ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ''سنی ارجاء'' سے غافل ہیں اور ان کا انتقال تیزی سے اُس ''ارجاء'' کی طرف منتقل ہوتے ہیں جو علماء کے نزدیک گمراہی ہے''۔ اُن کا کلام اختصار کے ساتھ یہاں ختم ہو گیا' اُس کے بعد علامہ لکھنوی نے سنی ارجاء اور بدعتی ارجاء کی وضاحت کرنے میں تقریباً بیس صفحات تحریر کیے ہیں' آپ اُن کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یہاں میں بعض اکابر محدثین کے حالات ذکر کروں گا' جن پر ارجاء کا الزام عائد کیا گیا ہے تا کہ غیر واقف شخص کیلئے اس مسئلہ کی زیادہ وضاحت ہو جائے' اگرچہ اس کی وجہ سے تعلیق کچھ لمبی ہو جائے گی۔

(۱) خطیب بغدادی کی ''تاریخ بغداد'' میں صفحہ 109/6 اور 110 پر' حافظ مزی کی ''تہذیب الکمال'' میں صفحہ 111/2 میں امام حافظ عالمِ خراسان ابراہیم بن طہمان ہروی نیشاپوری ثم مکی کے حالات میں یہ تحریر ہے: ''صحاح ستہ کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں' سلیمان دارمی بیان کرتے ہیں: حدیث میں یہ ثقہ ہیں اور ائمہ ہمیشہ ان کی نقل کردہ حدیث میں دلچسپی لیتے رہے ہیں' اس میں رغبت رکھتے رہے ہیں اور ان کو ثقہ قرار دیتے رہے ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہیں۔ صالح بن محمد حافظ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حسن الحدیث ہیں' البتہ ایمان کے حوالے سے یہ ارجاء کی طرف میلان رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے نزدیک ان کی نقل کردہ حدیث کو محبوب کر دیا تھا' یہ روایت میں عمدہ ہیں۔ اسحاق بن راھویہ کہتے ہیں: یہ صحیح الحدیث اور حسن الروایت ہے' کثیر السماع ہیں' خراسان میں ان سے زیادہ حدیث نقل کرنے والا اور کوئی نہیں ہے' یہ ثقہ ہیں۔ شیخ ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی' جوان کے شہر کے رہنے والے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: خراسان کا رہنے والا کوئی ایسا شخص ہمارے پاس نہیں آیا' جو عبداللہ بن واقد ہروی سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ میں نے کہا: ابراہیم بن طہمان بھی نہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ تو ''مرجئ'' تھے۔

ابوصلت کہتے ہیں: اُن کا ارجاء کا نظریہ یہ خبیث مسلک نہیں تھا کہ ایمان' عمل کے بغیر ہوتا ہے' یا عمل کو ترک کرنا ایمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا ہے' بلکہ اُن کے ارجاء کا مطلب یہ تھا کہ وہ اہلِ کبائر کے بارے میں مغفرت کی اُمید رکھتے ہیں تا کہ خارجیوں کا اور اُن دیگر فرقوں کا رد ہو جائے جو گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں' تو یہ لوگ ارجاء کا عقیدہ رکھتے ہیں اور گناہوں کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیتے ہیں اور ہم لوگ بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے وکیع بن جراح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

ہے سفیان ثوری نے آخر میں یہ کہا تھا: ہم تمام گناہ کے مرتکب افراد اور کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے یہ اُمید رکھتے ہیں جو لوگ ہمارے دین کے پیروکار ہیں' ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں' خواہ وہ کیسا ہی عمل کیوں نہ کرتے ہوں (کہ آخر کار اُن کی بخشش ہو جائے گی)''۔

(۲) امام ذہبی کی ''میزان الاعتدال'' کے صفحہ 76/1 پر حافظ کبیر امام ابراہیم بن یوسف باہلی بلخی جو ماقیانی کے نام سے معروف ہیں اور صاحبِ رائے ہیں' اُن کے حالات میں یہ تحریر ہے: یہ امام ابویوسف کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ماہر ہو گئے (یہاں تک کہ علمِ فقہ میں ماہر ہو گئے) ان سے امام نسائی نے روایات نقل کی ہیں اور انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: ان کے ساتھ مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ میں یہ کہتا ہوں: (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں) کہ یہ انکار ارجاء کے عقیدہ کی وجہ سے ہے جو اُن کے اندر پایا جاتا تھا''۔ حافظ ابن حجر نے ''تہذیب التہذیب'' صفحہ 184/1 پر اُن کے حالات میں یہ بات زائد نقل کی ہے: ''امام دارقطنی فرماتے ہیں: میں نے علیک رازی کے سامنے اُن کا ذکر کیا (اس سے مراد علی بن سعید ہیں) تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہے' ثقہ ہے۔

(۳) ''تہذیب التہذیب'' صفحہ 320/2 اور صفحہ 321 پر حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی مدنی جن کا انتقال 95 ہجری میں ہوا' جن کے والد محمد بن حنفیہ کے نام سے معروف ہیں' اُن کے حالات میں یہ تحریر ہے: ''صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایات نقل کیے ہیں' مصعب زبیری' مغیرہ بن مقسم اور عثمان بن ابراہیم حاتمی بیان کرتے ہیں: یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عقیدۂ ارجاء کے بارے میں کلام کیا تھا' میں یہ کہتا ہوں: (اس بات کے قائل ابن حجر ہیں) حسن بن محمد نے جس ارجاء کے بارے میں کلام کیا تھا' اُس سے مراد وہ والا ارجاء کا عقیدہ نہیں ہے جس پر اہل سنت کو اعتراض ہے' جس کا تعلق ایمان سے ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حسن بن محمد کی مذکورہ تحریر دیکھی ہے' اُنہوں نے اُس کے آخر میں یہ لکھا ہے: ''ہم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتے ہیں اور اُن کے بارے میں کوشش کرتے ہیں' کیونکہ اُمت نے ان کے حوالے سے آپس میں کوئی اختلاف نہیں کیا تھا اور ان کے معاملہ میں کوئی شک نہیں ہوا تھا اور ان کے بعد جو لوگ آزمائش کے شکار ہوئے' اُن کے بارے میں ہم اُمید رکھتے ہیں (کہ اُن کی بخشش ہو جائے گی) ہم اُن کے معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں''۔ اس کے بعد اُن کا پورا کلام ہے۔

تو حسن بن محمد نے جس مفہوم کے بارے میں کلام کیا تھا' وہ یہ تھا کہ آزمائش کے دوران آپس میں لڑنے والے دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات قطعی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ وہ ٹھیک ہے یا درست ہے' اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان دونوں کے بارے میں یہ اُمید رکھی جائے گی (کہ ان دونوں کو معاف کر دیا جائے گا)۔ جہاں تک اُس ارجاء کا تعلق ہے جس کا تعلق ایمان سے ہے تو اُنہوں نے تو اس موضوع کو چھیڑا ہی نہیں ہے' لہٰذا ان پر اس حوالے سے اعتراض لازم نہیں آتا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے''۔ اُن کی بات یہاں اختصار کے ساتھ ختم ہوگئی۔

(علامہ عبدالفتاح) کہتے ہیں: یہ تین مثالیں میں نے اس لیے دی ہیں' تا کہ بات زیادہ طویل نہ ہو جائے' میں نے کتاب ''الرفع والتکمیل'' ''ایقاظ نمبر:22 پر تیسری طباعت پر جو تعلیق نقل کی ہے' اُس میں اس سے زیادہ مثالیں دی ہیں' اگر آپ چاہیں تو اُس سے رجوع کر سکتے ہیں۔

اسی طرح حافظ ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' میں صفحہ 99/4 پر امام حافظ مسعر بن کدام کوفی احول' جو جلیل القدر اہلِ علم میں سے ایک ہیں' اُن کے حالات میں یہ بات تحریر کی ہے: ''صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں' وہ حجت ہیں' امام ہیں اور ان کے بارے میں سلیمانی کے اس قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ مرجئہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں مسعر' حماد بن ابوسلیمان' نعمان (یعنی امام ابوحنیفہ)' عمرو بن مرہ' عبدالعزیز بن ابورواۃ' ابومعاویہ' عمر بن زر شامل ہیں اور پھر اس کے علاوہ اُنہوں نے اہلِ علم کی ایک اور جماعت کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: (اس بات کے قائل امام ذہبی ہیں) کہ ارجاء کا مسلک جلیل القدر اہلِ علم میں سے متعدد افراد کا مسلک ہے' اس لیے اس کے قائل پر اعتراض کرنا مناسب نہیں ہے''۔ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

•••——•••——•••

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ ہمارے سردار' حضرت محمد' اُن کی تمام آل اور اصحاب پر درود نازل کرے

(يَقُوْلُ) اَضْعَفُ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَحْقَرُهُمْ وَاَحْوَجُهُمْ اِلٰى عَفْوِهٖ وَاَفْقَرُهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدِ الْعَرَبِيُّ مَحْتِدًا اَلْخَوَارْزَمِيُّ مَوْلِدًا

اللہ تعالیٰ کا ضعیف ترین' حقیر ترین' اس کے درگزر کا سب سے زیادہ محتاج' اور (اس کی بارگاہ کا) سب سے بڑا فقیر بندہ' محمد بن محمود' جو نسلی اعتبار سے عرب ہے' اور جائے پیدائش کے حوالے سے خوارزمی ہے' وہ عرض کرتا ہے:

•••——•••——•••

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَقَانَا بِطَوْلِه مِنْ اَصْفٰى شَرَائِعَ- وَكَسَانَا بِفَضْلِه مِنْ اَصْفٰى الْمَدَارِعِ الرَّوَائِعِ- وَاَطْلَعَ وَهُوَ مُطْلِعُ دَرَارِيِّ شَرَائِفِهَا مِنْ اَشْرَفِ الْمَطَالِعِ -سَيِّدَ الْاَصْفِيَاءِ- وَخَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ - وَشَفِيْعَ الْاُمَمِ يَوْمَ الْجَزَاءِ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَنْجُمِ الظُّلَمَاءِ- وَسُيُوْفِ الْاَوْلِيَاءِ -وَحُتُوْفِ الْاَعْدَاءِ

اللہ تعالیٰ کے لیے' ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جس نے ہمیں اپنے کرم سے' پاکیزہ ترین شریعت کے ذریعے سیراب کیا' اور اس نے اپنے فضل کے ذریعے' ہمیں صاف اور عمدہ ترین لباس پہنایا' وہی تمام معزز' چمکدار چیزوں کو طلوع (ظاہر) کرنے والا ہے' اُس نے سب سے زیادہ معزز مطلع سے' طلوع (یعنی ظاہر کیا' انہیں جو) اصفیاء کے سردار ہیں' انبیاء (کی بعثت) کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں' یوم جزاء (یعنی قیامت کے دن' تمام) امتوں کی شفاعت کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ اُن پر' اُن کی آل پر' اور اُن کے اصحاب پر درود نازل کرے' جو تاریکیوں کے لیے ستارے ہیں' اولیاء کی تلواریں ہیں' اور دشمنوں کے لیے موت ہیں۔

•••——•••——•••

(حمد وصلوٰۃ کے) بعد! بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا کی ہے' اور آپ ﷺ کی امت میں علماء مجتہدین' اور متبحر فقہاء پیدا کیے ہیں' جن کا وصف بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

فُقَهَاءُ كَاَنَّهُمْ مِنَ الْفِقْهِ اَنْبِيَاءُ

''فقہاء (دین کی) سمجھ بوجھ کے حوالے سے انبیاء کی طرح ہیں''

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

''بیشک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں''

اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو یہ شرف عطا کیا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مقام پر ان کی تعریف بیان کی ہے اور ان حضرات کو اپنے نبی کی زبانی ان انبیاء کی مانند قرار دیا ہے جو اہل تورات وانجیل والے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

''میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں''

امام اعظم کی تعریف

ان (علماء اور فقہاء) میں سے اجتہاد کے حوالے سے سبقت لے جانے والے اعتقاد کے حوالے سے پاکیزہ ترین رہنمائی کے حوالے سے سب سے زیادہ واضح (رہنمائی کرنے والے) راستے اور میانہ روی کے حوالے سے سب سے زیادہ مضبوط اماموں کے امام اس امت کے چراغ ''ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی'' ہیں جنہوں نے شریعت کے چہرے سے پوشیدگی کے نقاب کو ہٹایا اور فقہ کی پیشانی سے تاریکیوں کے بادل کو دور کیا (مخالف کو بحث میں) ساکت کرنے کے حوالے سے وہ اپنے زمانہ کے علماء کے تمام حلقوں پر فوقیت حاصل کر گئے اور جس مقام پر پاؤں پھسل جایا کرتے ہیں وہاں انہوں نے اپنے قدم مضبوطی سے جما کر رکھے احکام شریعت کی مضبوطی کے لیے انہوں نے اپنی پوری کوششیں صرف کیں تو ان کے بعد آنے والے افراد نے نعمان (کے علوم ومعارف) کے سمندر میں غوطے لگائے اور اس میں سے ان کے فوائد کے جواہرات کو نکالا اور ان کے یکتا موتیوں میں سے پاکیزہ ترین کے ذریعے وہ سیراب ہوئے اور ان کے دسترخوان کی دقیق اور اشتہا انگیز غذاؤں کو انہوں نے حاصل کیا تو جس نے ان سے کھانے کے لیے کچھ مانگا یا ان سے عظمت (یا ہڈی) مانگی تو اس نے حلال چیز کو حاصل کیا اور لوگ فقہ میں ان کے زیر کفالت ہیں۔

امام شافعی کے کلمات

جیسا کہ امام معظم صدر مفخم (امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس) شافعی مطلبی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے یہ فرمایا ہے:

اَلنَّاسُ عَيَالُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ

''لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں''

اسی مفہوم کو مشرق ومغرب کے سب سے بڑے خطیب ابوموید مکی خوارزمی نے شعر کی شکل میں موزوں کیا ہے جیسا کہ صدر کبیر شرف الدین احمد بن موید بن موفق مکی نے خوارزم میں مجھے یہ شعر سنایا انہوں نے بتایا: میرے دادا صدر علامہ مشرق ومغرب کے

سب سے بڑے خطیب' صدرالائمہ ابومؤید موفق بن احمد مکی خوارزمی نے مجھے اپنے کچھ اشعار سنائے' جن میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف بیان کی تھی: (ان میں سے ایک شعر یہ ہے:)

اَئِمَّةُ هٰذِهِ الدُّنْيَا جَمِيْعًا ... بِلَا رَيْبٍ عَيَالُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

"اس دنیا کے تمام ائمہ' بلاشبہ امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں"

مسلک حنفی کا پھیلاؤ

اللہ تعالیٰ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کو وہاں تک پہنچایا' جہاں تک صبح کی روشنی جاتی ہے' اور جہاں تک ہوا پہنچتی ہے' جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے' وہاں سے لے کر جہاں غروب ہوتا ہے' وہاں تک (امام صاحب کے پیروکار موجود) ہیں' مشرق سندھ' ہندوستان' روم کی اکثریت' جبکہ اہل عراق و شام میں سے ایک گروہ اُن کے مذہب' طریقے اور ان سے محبت (رکھنے کے راستے پر) گامزن ہے' خواہ بغاوت اور سرکشی کی وجہ سے' ان کے مقدم ہونے کا انکار کرنے والے حاسد اور منکر کو یہ بات کتنی ہی بری لگے۔

•••——•••——•••

وجہ تالیف

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے شام میں' بعض ایسے افراد کو سنا' جو امام صاحب کی عظمت سے واقف نہیں تھے' وہ امام صاحب کی تنقیص کرتے ہوئے' انہیں کمتر قرار دیتے ہوئے' دوسروں کو اُن سے بڑا قرار دیتے تھے' وہ انہیں حقیر سمجھتے تھے اور اُن کی نسبت قلت حدیث کی طرف کرتے تھے' اور وہ (اپنے مؤقف کی تائید میں) اس بات سے استدلال کرتے تھے' کہ امام شافعی کی "مسند" مشہور ہے' جس کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے جمع کیا ہے' اسی طرح امام مالک کی "مؤطا" ہے' امام احمد بن حنبل کی "مسند" ہے' اور وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ امام ابوحنیفہ (سے منقول روایات کی) کوئی "مسند" نہیں ہے' اور امام ابوحنیفہ نے صرف چند روایت ہی نقل کی ہیں' تو دینی ربانی حمیت' اور حنفی نعمانی عصبیت مجھے لاحق ہوئی اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں ان 15 مسانید کو جمع کروں' جو علم حدیث کے ماہرین نے جمع کی ہیں (جن کا اجمالی تعارف درج ذیل ہے:)

مسانید کا اجمالی تعارف

۞۞ پہلی مسند: امام حافظ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری' المعروف بہ "عبداللہ الاستاذ" نے' اسے جمع کیا ہے۔

۞۞ دوسری مسند: امام حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل نے اس کو جمع کیا ہے۔

۞۞ تیسری مسند: امام حافظ ابوالخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد نے اس کو جمع کیا ہے۔

۞۞ چوتھی مسند: امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد اصفہانی نے اس کو جمع کیا ہے۔

5ویں مسند: شیخ' امام' ثقہ' عدل' ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری نے اس کو جمع کیا ہے۔

6ویں مسند: امام' حافظ' صاحبِ جرح وتعدیل' ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی نے اس کو جمع کیا ہے۔

7ویں مسند: امام حسن بن زیاد لؤلؤی نے امام ابوحنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

8ویں مسند: امام' حافظ عمر بن حسن اشنانی نے اس کو جمع کیا ہے۔

9ویں مسند: حافظ' امام ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے اس کو جمع کیا ہے۔

10ویں مسند: امام' حافظ ابوعبداللہ محمد بن حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے اس کو جمع کیا ہے۔

11ویں مسند: امام' قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری نے اس کو جمع کیا ہے' اور امام ابوحنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے' اس کو ''نسخہ ابی یوسف'' بھی کہتے ہیں۔

12ویں مسند: امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو جمع کیا ہے' اور امام ابوحنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے' اس کو ''نسخہ امام محمد'' بھی کہتے ہیں۔

13ویں مسند: امام ابوحنیفہ کے صاحبزادے ''حماد'' نے اس کو جمع کیا ہے' اور اپنے والد سے اس کو روایت کیا ہے۔

14ویں مسند: امام محمد بن حسن نے اس کو بھی جمع کیا ہے' اس میں زیادہ تر روایات تابعین کے بارے میں ہیں' اس کو انہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' اور اس کا نام ''الآثار'' رکھا ہے۔

15ویں مسند: امام' حافظ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوالعوام سعدی نے اس کو جمع کیا ہے۔

——————***

طرز تالیف وترتیب

تو میں نے اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کی کہ میں ان مسانید کو' ممکنہ حد تک فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق جمع کروں اور انہیں اختصار کے ساتھ مرتب کروں' جس میں مکرر روایات کو حذف کر دیا جائے اور اسناد کے تکرار کو ترک کر دیا جائے' البتہ اگر کوئی ایک حدیث مختلف ابواب کے احکام سے تعلق رکھتی ہو' یا اس کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہو' تو اس کو ذکر کر دیا ہے' تاکہ اس کی دلیل کے ذریعے کوشش کرنے والے عالم کو غلبہ حاصل ہو اور جاہل معاند کے شبہ کو دور کیا جا سکے۔

یہاں عبداللہ بن مبارک کا قول اس کے لئے صحیح صادق آئے کہ جب انہوں نے ایک شخص کو امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن کرتے ہوئے سنا' تو انہوں نے یہ دو اشعار موزوں کر کے سنائے:

حَسَدُوْا الْفَتٰى اِذْ لَمْ يَنَالُوْا سَعْيَهٗ ... فَالْقَوْمُ اَعْدَاءٌ لَّهٗ وَخَصُوْمُ
كَضَرَائِرِ حَسْنَاءَ قُلْنَ لِوَجْهِهَا . . . حَسَدًا وَّبُغْضًا اِنَّهٗ لَذَمِيْمُ

''جب لوگ ان کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکے' تو انہوں نے حسد شروع کر دیا اور ان کے دشمن اور مخالف ہو گئے' جیسے کسی خوبصورت خاتون کی سوکنیں حسد اور بغض کی وجہ سے اس کے چہرے کے بارے میں کہتی ہیں کہ یہ بدصورت ہے''۔

خلیفہ مامون الرشید کا خراج تحسین

قاضی ابوعبداللہ صیمری نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات تحریر کی ہے: خلیفہ مامون الرشید کے زمانے میں ایک کتاب تحریر کی گئی اور مامون کو پیش کی گئی تو کچھ لوگوں نے کہا: امام ابوحنیفہ کے فلاں فلاں شاگرد جو آپ کی بارگاہ میں مقرب سمجھے جاتے ہیں وہ ان روایات سے واقف نہیں ہیں۔ (اس کے بعد راوی نے طویل واقعہ تحریر کیا ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ تحریر کرتے ہیں:) تو شیخ عیسیٰ بن ابان نے ایک کتاب تحریر کی جس کا نام "الحجۃ الصغیرۃ" تھا اس میں انہوں نے روایات کے مختلف طرق بیان کیے اور یہ بیان بیان کیا کہ کون سی روایت کو قبول کرنا لازم ہے؟ کون سی روایت کو قبول نہ کرنا لازم ہے؟ کون سی روایت کی تاویل لازم ہے اور جب متضاد روایات سامنے آ جائیں تو کس پر عمل لازم ہوگا؟ اس کتاب میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کے دلائل بھی تحریر کئے جب مامون نے اس کتاب کو پڑھا تو اس نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں دعائیہ کلمات کہے اور پھر مثال کے طور پر عبداللہ بن مبارک کے یہ دو شعر پڑھے: "حَسَدُوا الْفَتٰی"

مناقب تحریر کرنے والے اکثر مصنفین نے اپنی سند کے ساتھ مکرم بن احمد کے حوالے سے علی بن حسین کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: محدثین کے ائمہ کے امام جن کے ہاتھ میں جرح وتعدیل کی لگامیں ہیں یعنی یحییٰ بن معین اگر کوئی شخص ان کے سامنے امام ابوحنیفہ پر طعن کا ذکر کرتا تو وہ بھی مثال کے طور پر عبداللہ بن مبارک کے یہی دو اشعار پڑھا کرتے تھے۔

صدر کبیر شرف الدین احمد بن موید بن موفق مکی خوارزمی بیان کرتے ہیں: میرے دادا صدر علامہ مشرق ومغرب کے سب سے بڑے خطیب ابوالمؤید موفق بن احمد مکی خوارزمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا یہ شعر سنایا:

اَیَا جَبَلَیْ نُعْمَانَ اَنَّ حِصَاکُمَا — لَتُحْصٰی وَلَا تُحْصٰی فَضَائِلُ نُعْمَانَ

جَلَائِلَ کُتُبِ الْفِقْهِ طَالِعْ تَجِدْبِهَا — دَقَائِقَ نُعْمَانَ شَقَائِقَ نُعْمَانَ

"اے نعمان نام کے دو پہاڑو! تمہاری کنکریوں کا شمار کیا جا سکتا ہے لیکن نعمان (یعنی امام ابوحنیفہ) کے فضائل شمار نہیں کیے جا سکتے ہیں (اے سامع!) تم فقہ کی بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرو تمہیں ان کتابوں میں امام ابوحنیفہ (کی بیان کی ہوئی) دقیق اور تحقیقی باتیں ملیں گی"۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے اپنی نعمت کو پھیلایا ہے اور جس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے (اس سے یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ ہم گناہگار لوگوں پر اپنے کرم کی بارش کر دے اور اس کے ذریعے ہماری سیاہیوں کو دھو دے اور اس کے ذریعے ہمارے گناہوں کی مغفرت کر دے بیشک وہ جواد کریم احسان کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

چالیس ابواب پر تقسیم کی وجہ

میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ان مسانید کے "اختصار" کو چالیس ابواب میں مرتب کروں گا اس حوالے سے میری نیت صرف ثواب کا حصول ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کی چالیس احادیث نقل کر کے امت تک پہنچاتا ہے اس کی

فضیلت کے بارے میں حدیث منقول ہے' جسے حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابودرداء' حضرت انس بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے' ان تمام روایات کے الفاظ میں' کچھ اختلاف پایا جاتا ہے' البتہ ان کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب' قریب ہے۔ ان حضرات نے نبی اکرم کے حوالے سے یہ حدیث اس شخص کے بارے میں نقل کی ہے' جو چالیس احادیث روایت کرتا ہے یا امت کے لئے چالیس احادیث محفوظ کر لیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی پہلی سند

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے: تو اس کی سند درج ذیل ہے:

۞۞ سلطان الطریقہ' برہان الحقیقہ نجم الدین ابوالجناب احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خیوقی خوارزمی

اُن کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں اُس وقت اِس کو سن رہا تھا' یہ جرجانیہ خوارزم کی بات ہے' اللہ تعالیٰ اس شہر کو دوبارہ آباد کرے' اور اس کی تعمیر نو کرنے والے کو اس کا امیر بنائے' یہ وہاں مدرسہ نظامیہ میں' 615 ہجری کی بات ہے

۞۞ شیخ' عادل' ثقہ' معمر' صالح بن شجاع بن محمد مدلجی' ان سے ''مصر'' میں (اس روایت کا سماع کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اُس (مصر) کی حفاظت کرے۔

۞۞ شیخ' معمر' ابونصر الاغر بن ابوالفضائل بن ابونصر بن علیق' اُن کے سامنے مدینۃ السلام میں' جامع المنصور میں یہ روایت پڑھی جارہی تھی' اور میں اس کا سماع کر رہا تھا' اِن تینوں حضرات نے یہ روایت:

۞۞ امام' حافظ شیخ الاسلام ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی (سے روایت کی ہے)

(پہلے بزرگ یعنی شیخ نجم الدین نے ''سماع'' کے طور پر اور بقیہ دو حضرات نے ''اذن'' کے طور پر اس کو روایت کیا ہے۔)

۞۞ ابوعبداللہ قاسم بن فضل بن محمود ثقفی' یہ اصفہان کے رئیس ہیں' یہ روایت 488 ہجری میں (ابوطاہر سلفی نے اُن سے) روایت کی تھی' (شیخ قاسم بن فضل کا) انتقال 489 ہجری میں ہو گیا تھا' ان کی پیدائش 398 ہجری میں ہوئی تھی۔

(اس کے بعد کی سند درج ذیل ہے:)

۞۞ شیخ ابواحمد عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کرخی --- شیخ ابوبکر محمد بن حسین آجری --- ابوعبداللہ بن محمد بن مخلد عطار --- ابومحمد جعفر بن محمد خندفی --- محمد بن ابراہیم سائح --- عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد --- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے --- عطاء بن ابی رباح --- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ --- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ *

''جو شخص میری امت کے دینی معاملات سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو فقہاء کے گروہ میں اُٹھائے گا''۔

* اوردہ المتقی الهندی فی "الكنز" (29182) - وابن الجوزی فی "العلل المتناهية" - 1/120 (163)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی دوسری سند

۞۞ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین اور مشائخ نے بھی مجھے اس روایت کے بارے میں بتایا ہے:

(i) شیخ ابوالدر یاقوت بن عبداللہ جوہری (میں نے ان کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

(ii) شیخ ثقہ عادل محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابوالفضل سلمی

(iii) شیخ معمر حسن بن محمد بن محمد (انہوں نے مصر میں یہ روایت سنائی تھی)

۞۞ امام تاج الدین ابوالقاسم منصور بن عبدالمنعم بن عبداللہ بن محمد بن صاعد فزاری (شاذ باخ نیشا پور میں ان کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی تھی وہ بیان کرتے ہیں:)

۞۞ شیخ ابومحمد بن صاعد فزاری کے دادا نے ہمیں یہ روایت سنائی ہے:

۞۞ شیخ زکی ابوحسن عبدالقاہر بن محمد فارسی نے تحریری طور پر یہ روایت نقل کی:

۞۞ شیخ ابوحمزہ محمد بن احمد بن حمدان جیری نے ہمیں بتایا -- حسن بن سفیان -- علی بن حجر -- اسحاق بن نجیح -- ابن جریج -- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنَ السُّنَّةِ کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ*

''جو شخص میری امت کے لیے سنت (یعنی شرعی احکام) سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا قیامت کے دن میں اُس کا شفیع ہوؤں گا''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے:

۞۞ شیخ شیوخ الطریقۃ امام ائمۃ الحقیقۃ نجم الدین ابوالجناب احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خوارزمی خیوقی (نے مجھے اس کے بارے میں بتایا میں نے 616 ہجری میں جرجانیہ خوارزم میں اُن کے سامنے اِس کو پڑھا تھا)

۞۞ حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی (انہوں نے اسکندریہ میں اس کو روایت کیا وہ بیان کرتے ہیں:)

۞۞ قاضی ابونصر محمد بن علی بن عبداللہ بن احمد بن صالح بن سلیمان بن ودعان یہ موصل کے حکمران ہیں یہ ہمارے پاس بغداد آئے تھے تو میں ان کے سامنے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت پڑھی:

۞۞ شیخ امام ابوالفتح احمد بن عبداللہ بن احمد بن ودعان -- ابوسعید آملی -- قاضی ابومحمد عبداللہ بن احمد -- انہوں نے اپنے والد سے -- ابوعلی حسن بن صباح بزار -- سفیان بن عیینہ -- عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

*اورده المتقی الهندی فی "الکنز" (29188)-وابن الجوزی فی "العلل المتناهیة" 122/1-وابن عدی فی الکامل

مَنْ نَقَلَ عَنِّیْ اِلٰی مَنْ لَمْ یَلْحَقْنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا کُتِبَ فِیْ زُمْرَۃِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِیْ جُمْلَۃِ الشُّھَدَاءِ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ*

''میری امت کا جوشخص مجھ تک نہیں پہنچ پایا' جوشخص میری چالیس احادیث اُس تک پہنچادے' تو اُس (پہنچانے والے) کا نام علماء کے گروہ میں نوٹ کیا جائے گا اور اُس کو شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا' اور جوشخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' تو اس کو جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے' تو مذکورہ شیخ نے' شیخ ابوالفتح احمد بن عبداللہ بن احمد بن ودعان تک اپنی مذکورہ بالا سند کے ساتھ یہ روایت مجھے بیان کی ہے (اس سے آگے کی سند درج ذیل ہے:)

ابوالعباس احمد بن حسن مؤدب -- علی بن شعیب بزار -- اسماعیل بن ابراہیم اسدی -- عباد بن اسحاق -- عبدالرحمٰن بن معاویہ -- حارث مولیٰ ابن سباع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ سُنَّتِیْ اَدْخَلْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ شَفَاعَتِیْ**

''جوشخص میری امت کے لیے میری سنت (یعنی شرعی احکام) سے تعلق رکھنے والی' چالیس احادیث حفظ کرے گا' قیامت کے دن' میں اس کو اپنی شفاعت میں داخل کروں گا''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے:

تین مشائخ نے مجھے اس کے بارے میں خبر دی ہے:

(i) شیخ نجم الدین ابوالجناب احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خوارزمی خیوقی' (جرجانیہ خوارزم میں اُن کے سامنے یہ روایت پڑھی جارہی تھی اور میں اس کا سماع کررہا تھا)

(ii) شیخ 'معمر' نیک' صالح بن محمد مدلجی (ان سے مصر میں یہ روایت سنی ہے)

(iii) شیخ 'معمر' ابونصر الاغر بن ابوالفصائل فضائل ابن ابونصر بن علیق' (ان حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

---

*اوردہ المتقی الھندی فی ''الکنز'' (29191)-وابن الجوزی فی ''العلل المتناھیۃ''-124/1 (177)

** اوردہ العجلونی فی ''کشف الخفاء'' 322/2(2465)-وابن الجوزی فی ''العلل المتناھیۃ'' 121/1(166)-و المتقی الھندی فی ''الکنز'' (29184)-

ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی --ابومظفر سعد بن حسن بصاص --ابوسہل احمد بن احمد صیرفی --عبداللہ بن احمد بن عبدالوہاب --محمد بن عمر بن حفص --عبداللہ بن الہیثم --سہل بن جعفر --اسحاق بن نجیح --ابن جریج --عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوٰی عَنِّیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا حُشِرَ فِیْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ*

''جو شخص میرے حوالے سے چالیس احادیث روایت کرے' قیامت کے دن اُس کو علماء کے گروہ میں اٹھایا جائے گا''

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے: تو تین مشائخ نے مجھے (درج ذیل سند کے ساتھ) اس کے بارے میں بتایا ہے: شیخ ابوطاہر سلفی --ابوسعد ہبۃ اللہ بن علی بن فضل شیرازی --ابوطالب محمد بن محمد بن ابراہیم بن غیلان --ابوبکر محمد بن ابراہیم شافعی --عبداللہ بن ابوالدنیا --فضل بن غانم --عبدالملک بن ہارون --اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَشَهِیْدًا**

''جو شخص میری امت کے دینی معاملات سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا' اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو فقیہ کے طور پر زندہ کرے گا' اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوؤں گا''۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تو میں یہ کہتا ہوں: ویسے توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے حاصل ہوسکتی ہے' وہ میرے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

•••——•••——•••

ابواب کا اجمالی تعارف

(ہم نے اپنی اس کتاب کو درج ذیل چالیس ابواب میں تقسیم کیا ہے:)

(پہلا باب) امام صاحب کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ' (جن کی انفرادیت پر) اجماع ہے

*اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" 270/2(1726)-وابن الجوزی فی "العلل المتناهیة" (122/1)170-والحافظ فی لسان المیزان(232/6)

**اخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" 270/2(1726)- وابن الجوزی فی "العلل المتناهیة" 120/1 -وابن حبان فی "المجروحین" 132/2(731)

(دوسراباب) ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ
(تیسراباب) ایمان سے متعلق وہ روایات جنہیں عام طور پر فقہ میں ذکر نہیں کیا جاتا ہے
(چوتھاباب) طہارت کے بارے میں روایات
(5واں باب) نماز کے بارے میں روایات
(6واں باب) زکوۃ کے بارے میں روایات
(7واں باب) روزے کے بارے میں روایات
(8واں باب) حج کے بارے میں روایات
(9واں باب) خرید وفروخت کے بارے میں روایات
(10واں باب) بیع صرف کے بارے میں روایات
(11واں باب) رہن کے بارے میں روایات
(12واں باب) حجر (تصرف سے روکنے) کے بارے میں روایات
(13واں باب) اجارہ کے بارے میں روایات
(14واں باب) شفعہ کے بارے میں روایات
(15واں باب) مضاربت اور شراکت داری کے بارے میں روایات
(16واں باب) کفالت کے بارے میں روایات
(17واں باب) صلح کے بارے میں روایات
(18واں باب) ہبہ کے بارے میں روایات
(19واں باب) غصب کے بارے میں روایات
(20واں باب) قرض ودیعت اور عاریت کے بارے میں روایات
(21واں باب) ماذون (غلام) کے بارے میں روایات
(22واں باب) مزارعت اور مساقات کے بارے میں روایات
(23واں باب) نکاح کے بارے میں روایات
(24واں باب) طلاق کے بارے میں روایات
(25واں باب) نفقات (خرچ فراہم کرنے) کے بارے میں روایات
(26واں باب) عتاق (غلام آزاد کرنے) کے بارے میں روایات
(27واں باب) مکاتب (غلام) کے بارے میں روایات

(28واں باب) (غلام کی) ولاء کے بارے میں روایات

(29واں باب) جنایات کے بارے میں روایات

(30واں باب) حدود کے بارے میں روایات

(31واں باب) چوری کے بارے میں روایات

(32واں باب) قربانی' شکار اور ذبیحہ کے بارے میں روایات

(33واں باب) قسموں کے بارے میں روایات

(34واں باب) دعویٰ کے بارے میں روایات

(35واں باب) گواہیوں کے بارے میں روایات

(36واں باب) قاضی کے آداب کے بارے میں روایات

(37واں باب) سیر (قانون بین الاقوام) کے بارے میں روایات

(38واں باب) ممنوع اور مباح کے بارے میں روایات

(39واں باب) وصیت اور وراثت کے بارے میں روایات

(40واں باب) ان مسانید میں مذکور مشائخ (یعنی راویان حدیث) کی معرفت

••• —— ••• —— •••

40ویں باب کی مزید وضاحت

یہ باب حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے ہوگا' اور اس باب میں کچھ فصول ہیں:

(فصل) اُن اصحابِ رسول کی معرفت' جن کا ذکر اِن مسانید میں ہوا ہے

(فصل) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ کا تذکرہ' جن کی تعداد 300 کے لگ بھگ ہے

(فصل) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اُن شاگردوں کا تذکرہ' جنہوں نے اس کتاب میں امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں یہ 500 (کے لگ بھگ) یا اس سے بھی زیادہ ہیں' اس میں اُن حضرات کا بھی ذکر آجائے گا جن سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "مسند" میں روایات نقل کی ہیں' (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی) وہ "مسند"، جس کو ابوعباس محمد بن یعقوب اصم رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے' اس "مسند" میں اُن کے تمام مشائخ' جن میں امام ابوحنیفہ کے اصحاب سمیت' دیگر مشائخ بھی شامل ہیں' ان کی تعداد 302 ہے' اور اس (فصل میں) یہ بھی ذکر ہوگا' کہ امام ابوحنیفہ کے اصحاب میں سے کن حضرات سے امام احمد بن حنبل' امام بخاری' امام مسلم' یا اُن کے مشائخ نے روایات نقل کی ہیں؟

پہلا باب

امام اعظم کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ

(جن کی انفرادیت پر) اتفاق ہے

ان کے مناقب اور فضائل کنکریوں کی طرح ہیں' جنہیں نہ تو گنا جاسکتا ہے اور نہ ہی شمار کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کا مکمل احاطہ کیا جاسکتا ہے' لیکن ان کے فضائل میں سے کچھ ایسے مخصوص فضائل بھی ہیں جو ان کی انفرادی خصوصیت ہیں' اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ ان کے بعد آنے والوں میں سے کوئی بھی ان فضائل میں ان کا شریک نہیں ہے اور اِن فضائل کو شمار بھی کیا جاسکتا ہے' تو ان فضائل کو دس انواع (یعنی اقسام) میں جمع کیا گیا ہے۔

دس انواع کا اجمالی تعارف

(پہلی نوع) جو ان روایات کے بارے میں ہے' جن میں ان کی تعریف ہوئی ہے اور ایسی تعریف بعد میں کسی کی نہیں ہوئی۔

(دوسری نوع) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اور اس صدی میں پیدا ہوئے جس کے بارے میں (بھلائی موجود ہونے) کی گواہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے' بعد کے کسی زمانے کے بارے میں (یہ خوشخبری نہیں ہے)۔

(تیسری نوع) امام صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(چوتھی نوع) آپ کا ظہور تابعین کے زمانے میں ہوا اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(پانچویں نوع) تابعین اور علمائے مسلمین میں سے' اکابر اہل علم نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(چھٹی نوع) آپ نے چار ہزار تابعین اور ان کے علاوہ دیگر حضرات کی شاگردی اختیار کی اور ان سے استفادہ کیا اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(ساتویں نوع) آپ کے شاگردوں میں' ایسے جلیل القدر فقہاء شامل ہوئے' جو بعد میں کسی اور امام کے حصے میں نہیں آئے۔

(آٹھویں نوع) آپ نے احکام کے استنباط' اجتہاد کے قواعد کی بنیاد سازی اور فروعی مسائل کی وضاحت کا آغاز کیا اور یہ چیز آپ کے بعد والے ائمہ میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

(نویں نوع) آپ خلفاء سے عطیات قبول نہیں کرتے تھے' بلکہ آپ نے اپنی حلال ذاتی آمدن کو فقہاء کی جماعت پر خرچ کیا

صحیح بعد والے ائمہ کے حصے میں نہیں آئی۔

(دسویں نوع) آپ کی وفات اور شہادت کی بنیادی وجہ یہ بنی کہ آپ نے دنیا اور اس کے مرتبہ و مقام سے اجتناب کیا اور یہ بات بعد والے حضرات میں سے کسی کے حصے میں نہیں آئی۔

چھٹی قسم:

صدر کبیر' شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق بن احمد مکی نے ''خوارزم'' میں--اپنے دادا' صدر' علامہ' ابومؤید موفق بن احمد مکی--شیخ' زاہد' محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی--ابوجعفر عمر بن احمد کرابیسی--امام ابوالفضل محمد بن حسن ناصحی--ابومحمد حسن بن علی--ابوسہل عبدالحمید بن محمد طوانی--اُن کے والد--ابوالقاسم یونس بن طاہر بصری--ابویوسف احمد بن محمد واعظ سے ''رباط'' میں--ابراہیم بن ادہم--ابوعبداللہ محمد بن نصیر وراق--ابوعبداللہ مامون بن احمد بن خالد--ابوعلی بن احمد بن علی حنفی--فضل بن موسیٰ سینانی--محمد بن عمرو--ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''میری امت میں ایک شخص ہوگا' جس کا نام ابوحنیفہ ہوگا' قیامت کے دن وہ میری امت کا چراغ ہوگا''

اس روایت کے بارے میں' پانچ مشائخ نے عالی سند کے ساتھ مجھے خبر دی ہے:

شیخ' معمر' احمد بن مفرج بن مسلمہ--شیخ' معمر' ابوالفضل اسماعیل بن احمد بن حسین عراقی' ان دونوں حضرات نے ''دمشق'' میں--شیخ' معمر' ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر--شیخ' فقیہ' شرف الدین عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن' ان دونوں حضرات نے ''حلب'' میں--شیخ' معمر' عیسیٰ بن سلامہ بن سالم خیاط حرانی نے ''حران'' میں--(ان سب حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابوالفتح محمد بن عبدالباقی بن احمد المعروف بہ ''ابن البطی''--ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون--قاضی ابوالعلاء محمد بن علی ہاشمی اور ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی قصری--ابوزید حسین بن حسن بن علی بن عامر کندی--ابوعبداللہ محمد بن سعید مروزی--سلیمان بن جابر بن سلیمان بن یاسر بن جابر--بشر بن یحییٰ--فضل بن موسیٰ سینانی--محمد بن عمر' جو ابن علقمہ بن وقاص لیثی ہیں--ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ فِيْ اُمَّتِيْ رَجُلاً (وَفِيْ حَدِيْثِ الْقَصْرِيِّ) يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ رَجُلٌ اِسْمُهُ النُّعْمَانُ وَكُنْيَتُهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ

''میری امت کا ایک شخص (یہاں قصری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:) میری امت میں ایک شخص ہوگا' جس کا نام نعمان ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی' وہ میری امت کا چراغ ہے' وہ میری امت کا چراغ ہے' وہ میری امت کا چراغ

ہے''

ابوالعلاء واسطی بیان کرتے ہیں: قاضی ابوعبداللہ صیمری نے مجھ سے یہ روایت نوٹ کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے اپنی ''مسند'' میں -- ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون -- ابوالعلاء واسطی اور ابو عبداللہ قصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے اپنی تصنیف ''تاریخ بغداد'' میں -- ابوالعلاء واسطی اور ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی قصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری نے -- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب -- ابو العلاء (واسطی) اور ابوعبد اللہ (قصری) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے تین مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسین بن یوسف ب نے ''دمشق'' میں

(ii) شرف الدین ابومحمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالحسن انصاری نے شام کے علاقے ''حماۃ'' میں

(iii) عزالدین عبدالرزاق ابن رزق اللہ (ان حضرات نے ''اذن'' کے طور پر' خبر دی ہے:)

ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی -- ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد قزاز -- احمد بن علی -- ابوحسن احمد بن عمر بن روح نہروانی -- ابوبکر محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسیٰ قطیعی -- ابواحمد محمد بن حامد بن محمد بن ابراہیم -- محمد بن یزید بن عبداللہ سلمی -- سلیمان بن قیس -- ابومعلات مہاجر -- ابان بن ابوعیاش کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سَيَاْتِـيْ مِـنْ بَـعْـدِيْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَيُكْنٰى اَبَا حَنِيْفَةَ لَيُحْيِيَنَّ دِيْنُ اللهِ وَسُنَّتِيْ عَلٰى يَدَيْهِ

''عنقریب میرے بعد ایک شخص آئے گا' جس کا نام نعمان ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی' اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دین اور میری سنت کا احیاء ہوگا''۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے -- ابوحسن احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے اپنی ''تاریخ'' میں ابوحسن احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی -- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے -- احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے' اپنی سند کے ساتھ' یہ روایت نقل کی ہے' جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

یہ دونوں روایات حافظانِ حدیث کی ایک جماعت نے بھی نقل کی ہیں، جن کا (تمام) طرق کا ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔
خطیب نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: احمد بن روح 'صدوق تھے' ادبیات میں دسترس رکھتے تھے' (علمی) مذاکرہ کرتے تھے' (تحقیقی) محاضرہ میں بہترین تھے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) صدر الکبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق ابن احمد مکی خوارزمی نے --اپنے دادا' صدر ابو مؤید موفق بن احمد مکی --عبدالحمید بن احمد براتقینی --امام محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی --ابوحفص عمر بن احمد کرابیسی --شیخ محمد بن حسن ناصحی --صوفی ابومحمد حسن بن محمد-- ابوسہل عبد الحمید بن محمد طوانی --اُن کے والد-- ابوالقاسم یونس بن طاہر نصری--ابونصر احمد بن حسین ادیب--ابوسعید احمد بن محمد بن بشر--محمد بن یزید--سعید بن بشر--حماد--ایک شخص--نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَظْهَرُ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ يُعْرَفُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ يُحْيِي اللّٰهُ سُنَّتِيْ عَلٰى يَدَيْهِ

"میرے بعد ایک شخص ظاہر ہوگا جو ابوحنیفہ کے نام سے پہچانا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری سنت کا احیاء کرے گا"۔

یونس بن طاہر نصری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ --ابوعلی حسن بن محمد رازی --احمد بن یحییٰ قزوینی --حسین بن اسماعیل بن حسن بن قحطبہ --محمد بن سعید قاضی --حجاج بن بسطام کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبیداللہ بن حسن بن عبد اللہ بن مغفل بیان کرتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ رَجُلٌ مِنْ كُوْفَانِ مِنْ بَلْدَتِكُمْ هٰذِهٖ اَوْ مِنْ كُوْفَتِكُمْ هٰذِهٖ يُكْنٰى بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ قَدْ مُلِيءَ قَلْبُهٗ عِلْمًا وَحِكَمًا وَسَيَهْلِكُ بِهٖ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ الْغَالِبِ عَلَيْهِمِ التَّنَابُزُ يُقَالُ لَهُمُ الْبُنَانِيَّةُ كَمَا هَلَكَتِ الرَّافِضَةُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا"

"کیا میں تمہیں تمہارے اس شہر کوفہ کے ایک شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی' اس کا دل علم اور حکمت سے بھرا ہوا ہوگا' اس کے حوالے سے' آخری زمانے میں ایک قوم' جن پر بُرے القاب دینے کا غلبہ ہوگا' ان کا نام "بنانیہ" ہوگا' وہ اسی طرح ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' جس طرح حضرت ابوبکر t اور حضرت عمر t کے حوالے سے "روافض" ہلاکت کا شکار ہوئے"۔

یونس بن طاہر نصری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن طور--اپنے والد--محمد بن علی--یوسف بن محمد--محمد بن عبد الملک مروزی -- ابوقتادہ حرانی --عبد اللہ بن واقد --جعفر بن محمد-- جویبر بن سعید--ضحاک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَطْلُعُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَدْرٌ عَلٰى جَمِيْعِ خُرَاسَانَ يُكْنٰى بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ

''نبی اکرم ﷺ (کا زمانہ اقدس گزرنے) کے بعد پورے خراسان پر چودھویں کا چاند طلوع ہوگا' جس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی''۔

حماد بن ابوسلیمان کا بیان

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ --ابوعلی حسن بن محمد رازی --احمد بن یحییٰ قزوینی-- حسن بن سماعیل بن حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن ہزباز بیان کرتے ہیں:

شَهِدْتُّ حَمَّادًا وَجَاءَهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ لَهُ حَمَّادٌ يَا اَبَا حَنِيْفَةَ اَنْتَ النُّعْمَانُ الَّذِىْ ذَكَرَ لَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَقَى اللّٰهُ زَمَانًا يَكُوْنُ فِيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ يُكْنٰى بِاَبِىْ حَنِيْفَةَ يُحْيِى اَحْكَامَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ وَتَجْرِىْ بَعْدَهُ اَبَدًا مَا بَقِىَ الْاِسْلَامُ وَلَا يَهْلِكُ مَنْ اِتَّخَذَهَا وَعَمِلَ بِهَا فَاِنْ اَنْتَ لَقِيْتَهُ فَاقْرَاْهُ مِنِّى السَّلَامَ

''(ایک مرتبہ) میں حماد کے پاس موجود تھا' ابوحنیفہ ان کے پاس آئے' تو حماد نے ان سے کہا: اے ابوحنیفہ تم ہی وہ نعمان ہو جس کے بارے میں' ابراہیم (نخعی) نے ہمارے سامنے ذکر کیا تھا' اللہ تعالیٰ ایسے زمانے کو سیراب کرے جس میں ایک شخص ہوگا جس کا نام نعمان اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی' وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کا احیاء کرے گا' اور اس کے بعد وہ اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک اسلام باقی رہے گا' جو شخص انہیں حاصل کرے گا اور ان پر عمل کرے گا وہ ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا' (ابراہیم نخعی نے حماد سے کہا تھا:) اگر تمہاری اس سے ملاقات ہو جائے' تو تم اسے میرا سلام کہنا''۔

کعب احبار کا بیان

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ جرجانی --ابوعلی حسن بن محمد رازی --احمد بن یحییٰ قزوینی --حسن بن اسماعیل --ابوعبدالرحمٰن مقری --مسعودی --محمد بن خالد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ اِنِّىْ لَاَجِدُ اُسَامِىَ الْعُلَمَاءِ وَاَهْلِ الْعِلْمِ مَكْتُوْبَةً بِصِفَاتِهِمْ وَاَنْسَابِهِمْ اَهْلَ زَمَانٍ زَمَانٍ وَاِنِّىْ لَاَجِدُ اِسْمَ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُكْنٰى بِاَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَجِدُ لَهُ شَاْنًا عَظِيْمًا فِى الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ وَالْعِبَادَةِ وَالزَّهَادَةِ وَقَدْ سَادَ اَهْلَ زَمَانِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَشْبَهُهُمْ وَهُوَ بَدْرُهُمْ يَعِيْشُ مَغْبُوْطًا وَيَمُوْتُ مَغْبُوْطًا

''کعب احبار فرماتے ہیں: میں نے (اپنی مقدس کتاب میں) علماء اور اہل علم کے نام ان کی صفات اور نسب کے حوالے سے پائے ہیں جو مختلف زمانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور میں نے ان میں ایک شخص کا نام پایا ہے جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی میں نے علم' فقہ' دانائی' عبادت' زہد کے حوالے سے اس کی عظیم شان

بیان ہے: وہ اپنے زمانے کے اہلِ علم کا سردار ہوگا اور وہ ان کا چودھویں کا چاند ہوگا' وہ قابلِ رشک زندگی بسر کرے گا اور اس کا انتقال بھی قابلِ رشک ہوگا''۔

یونس بن طاہر نصری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن طور -- اپنے والد -- محمد بن عباد -- محمد بن علی -- محمد بن ناصر -- سعد بن آدم مروزی -- عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

فِیْ كُلِّ قَرْنٍ مِنْ اُمَّتِیْ سَابِقُوْنَ وَاَبُوْ حَنِیْفَةَ سَابِقُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

"میری امت کی ہر صدی میں سبقت لے جانے والے لوگ ہوں گے اور ابوحنیفہ اس امت کا سبقت لے جانے والا ہے''۔

امام اعظم کا خواب اور اس کی تعبیر

اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے:

رَاٰی اَبُوْ حَنِیْفَةَ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّهٗ نَبَشَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَجَمَعَ عِظَامَهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ فَهَالَهٗ ذٰلِكَ فَارْتَحَلَ اِلَی الْبَصْرَةِ فَسَاَلَ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ عَنْ هٰذِهِ الرُّؤْیَا وَقِیْلَ نَفَذَ رَجُلاً فَقَالَ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ لَسْتَ بِصَاحِبِ هٰذِهِ الرُّؤْیَا صَاحِبُ هٰذِهِ الرُّؤْیَا اَبُوْحَنِیْفَةَ فَحَضَرَ اَبُوْحَنِیْفَةَ فَقَالَ اَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ فَقَالَ اِكْشِفْ عَنْ ظَهْرِكَ وَیَسَارِكَ فَكَشَفَ فَرَاٰی بَیْنَ كَتِفَیْهِ اَوْ عَضُدَ یَسَارِهٖ خَالاً فَقَالَ لَهٗ ابْنُ سِیْرِیْنَ صَدَقْتَ اَنْتَ اَبُوْحَنِیْفَةَ الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَقِّهٖ یَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْحَنِیْفَةَ وَبَیْنَ كَتِفَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَلٰی یَسَارِهٖ خَالٌ یُحْیِی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی یَدَیْهِ سُنَّتِیْ

"امام ابوحنیفہ نے خواب دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود رہے ہیں اور آپ کی ہڈیاں جمع کر کے اپنے سینے کے ساتھ لگا رہے ہیں۔ وہ اس سے پریشان ہو گئے وہ سفر کر کے بصرہ گئے اور وہاں محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر کے بارے میں دریافت کیا۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے کسی اور شخص کو یہ خواب بیان کرنے کے لئے کہا تھا تو محمد بن سیرین نے اس شخص سے کہا: تمہیں یہ خواب نہیں آیا ہوگا' یہ خواب ابوحنیفہ کو آ سکتا ہے۔ امام ابوحنیفہ بھی وہاں موجود تھے انہوں نے کہا: میں ابوحنیفہ ہوں۔ تو محمد بن سیرین نے کہا: تم اپنی پشت سے بائیں طرف سے کپڑا ہٹاؤ۔ امام ابوحنیفہ نے کپڑا ہٹایا تو محمد بن سیرین نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان یا بائیں بازو پر ایک تل دیکھا تو ابن سیرین نے ان سے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔ تم ہی وہ ابوحنیفہ ہو جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

"میری امت میں ایک شخص آئے گا' جس کا نام ابوحنیفہ ہوگا' اس کے دونوں کندھوں کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے بائیں کندھے پر ایک تل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری سنت کو زندہ کرے گا''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی ''مسند'' میں مختصر روایت کے طور پر --- ابراہیم بن اسحاق --- اسماعیل بن بہرام --- اسباط بن محمد بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے:

عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنِّیْ اَنْبُشُ قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اَلرَّائِیْ لِهٰذَا عَالِمٌ یَفْحَصُ عَنْ عِلْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود رہا ہوں' (تو اس خواب کے بارے میں) ابن سیرین نے یہ کہا: یہ خواب دیکھنے والا شخص نبی اکرم ﷺ (سے منقول دین کے) علم کی تحقیق کرے گا۔''

امام جعفر صادق کی پیش گوئی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) واعظین کے سردار اسماعیل بن محمد حجی نے ''خوارزم'' میں اجازت کے طور پر مجھے یہ روایت سنائی:

صدر' علامہ' صدر الائمہ' ابومؤید موفق بن احمد مکی --- امام ابوالحاسن حسن بن علی --- ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل الزاہد الصفار --- ابوعلی حسین بن علی الصفار --- ابونصر محمد بن مسلم --- ابوعبداللہ محمد بن عمر --- استاذ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری --- ابو بختری تک اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

دَخَلَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَلٰی جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَیْهِ جَعْفَرٌ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْكَ وَاَنْتَ تُحْیِیْ سُنَّةَ جَدِّیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا اِنْدَرَسَتْ وَتَکُوْنُ مَفْزِعًا لِکُلِّ مَلْهُوْفٍ وَغِیَاثًا لِکُلِّ مَهْمُوْمٍ بِكَ یَسْلُكُ الْمُتَحَیِّرُوْنَ اِذَا وَقَفُوْا وَتَهْدِیْهِمْ اِلَی الْوَاضِحِ مِنَ الطَّرِیْقِ اِذَا تَحَیَّرُوْا فَلَكَ مِنَ اللّٰهِ الْعَوْنُ وَالتَّوْفِیْقُ حَتّٰی یَسْلُكَ بِكَ الرَّبَّانِیُّوْنَ الطَّرِیْقَ

''امام ابوحنیفہ' امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: میں گویا تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے جد امجد ﷺ کی سنت کو' اس کے مٹ جانے کے بعد زندہ کرو گے' تم (مذہبی حوالے سے) ہر پریشان حال شخص کی جائے پناہ اور ہر غمگین شخص کے لیے سیرابی کے حصول کا ذریعہ ہو گے' حیران (یعنی بھٹکے ہوئے لوگ) جب رک جائیں گے تو وہ تمہاری مدد سے آگے چلیں گے' تم واضح راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرو گے' جب وہ حیران (یعنی بھٹکے ہوئے) ہوں گے' تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور توفیق حاصل ہوگی' یہاں تک کہ ربانیین (یعنی صوفیاء کرام) بھی تمہارے وسیلے سے راستے پر چلیں گے''۔

ابوالحاسن حسن بن علی تک' اسی (مذکورہ بالا) سند کے حوالے سے منقول ہے: محمد بن حسن فقیہ --- ضحاک تک اپنی سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ الرَّاْیَ حَسَنٌ یُغْنِیْ صَاحِبَهٗ وَاِنَّهٗ سَیَکُوْنُ مِنْ بَعْدِنَا رَاْیٌ

حَنِيْفٌ تَجْرِيْ بِهِ الْاَحْكَامُ مَا بَقِيَ الْإِسْلَامُ وَاِنَّهُ كَرَاْيِنَا وَاَحْكَامِنَا يَقُوْمُ بِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَيُكْنٰى بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جَهْبَذٌ فِي الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ يَصْرِفُ الْاَحْكَامَ عَلٰى وُجُوْهِهَا حَنِيْفِيِّ الدِّيْنِ وَالرَّاْيِ الْحَسَنِ ٭

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رائے اچھی چیز ہے' یہ صاحب رائے شخص کو بے نیاز کر دیتی ہے' عنقریب ہمارے بعد ایک بالکل ٹھیک رائے آئے گی' اسلام کے باقی رہنے تک اس کے مطابق احکام جاری ہوں گے' وہ ہماری رائے اور ہمارے حکم بیان کرنے کی مانند ہوگی' اس رائے کو ایک شخص قائم کرے گا جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی' اس کا تعلق اہل کوفہ سے ہوگا' اور وہ علم اور فقہ کا ماہر ہوگا' وہ احکام کو ان کی اصل صورت کی طرف پھیر دے گا' اس کا دین حنیف ہوگا اور رائے عمدہ ہوگی''۔

امام شافعی کا حصول تبرک

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ' ثقہ' تاج الدین ابواحمد بن ابوحسین عربی حنبلی -- (انہوں نے تین مشائخ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:) ابوعلی عبد السلام بن ابوخطاب، ابوبکر عتاب بن حسن بن سعید بن البناء، ابومحمد عبد اللہ بن احمد بن ابوالمجد -- (ان حضرات نے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری -- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب -- ابوعبداللہ صیمری -- قاضی حسین بن علی بن محمد -- محمد بن ابراہیم مقری -- مکرم بن احمد -- محمد بن اسحاق بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: علی بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

اِنِّيْ لَاَتَبَرَّكُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَجِيْءُ اِلٰى قَبْرِهٖ فَاَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى الْحَاجَةَ عِنْدَهُ فَمَا تَبْعُدُ عَنِّيْ حَتّٰى تَنْقَضِيَ ٭

''میں امام ابوحنیفہ کے وسیلے سے برکت کے حصول کا طلبگار رہتا ہوں' میں ان کی قبر پر جاتا ہوں' اور ان کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرتا ہوں' تو وہ حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔''

صدر الائمہ کے اشعار

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) صدر' کبیر' شرف الدین احمد بن مؤید مکی نے خوارزم میں مجھے سنایا: میرے دادا صدر' علامہ' صدر الائمہ ابومؤید موفق بن احمد مکی نے اپنے یہ اشعار سنائے:

رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ سِرَاجُ دِيْنِيْ ۔۔۔ وَاُمَّتِيْ الْهُدَاةِ اَبُوْحَنِيْفَهْ
غَدَا بَعْدَ الصَّحَابَةِ فِي الْفَتَاوٰى ۔۔۔ لِاَحْمَدَ فِيْ شَرِيْعَتِهٖ خَلِيْفَهْ
سَدٰى دِيْبَاجِ فُتْيَاهُ اجْتِهَادٌ ۔۔۔ وَلُحْمَتُهُ مِنَ الرَّحْمٰنِ خِيْفَهْ

''اللہ کے رسول نے یہ فرمایا ہے: میرے دین اور میری ہدایت یافتہ امت کا چراغ ابوحنیفہ ہے' (شاعر کہتا ہے: شرعی

مسائل کے بارے میں فتویٰ دینے کے حوالے سے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد یہ (امام ابوحنیفہ ہی) احمد (مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلیفہ ہیں ان کی فتویٰ نویسی کے ریشم کا تانا اجتہاد ہوتا ہے اور اس کا بانا رحمٰن کا خوف ہوتا ہے''

دوسری قسم:

(دوسری نوع) آپ کے وہ مناقب اور فضائل جن میں آپ کے بعد آنے والے ارباب مذاہب (یعنی فقہی مسالک کے پیشوا ائمہ) میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں ہے (ان مناقب اور فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں پیدا ہوئے۔

امام اعظم کا سن پیدائش

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ معمر رشید الدین احمد بن مفرج بن مسلمہ نے دمشق میں -- امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ شافعی -- ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی -- ابوحسین اسکاف -- ابوعبداللہ بن مندہ اصفہانی -- استاذ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری -- احمد بن محمد کوفی -- عبداللہ بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حسن خلال بیان کرتے ہیں: میں نے مزاحم بن ذواد بن علیہ کو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

وُلِدَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَمَاتَ سَنَةَ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ

''امام ابوحنیفہ 61 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال 150 ہجری میں ہوا''

حسن خلال اس قول کے حوالے سے منفرد ہے مشہور قول یہ ہے کہ آپ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ (درج ذیل) تین مشائخ نے مجھے اس کی خبر دی ہے:

شرف الدین حسن ابن ابراہیم بن حسن بن یوسف نے دمشق میں -- شرف الدین بن ابومحمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالمحسن نے حماۃ میں -- عزالدین بن عبدالرزاق -- رزق اللہ نے موصل میں (یہ روایت بیان کی:) تاج الدین ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی -- ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد قزاز -- حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب -- تنوخی -- ان کے والد -- محمد بن حمدان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: احمد بن صلت بیان کرتے ہیں: میں نے ابونعیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

وُلِدَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ

''ابوحنیفہ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے''

قاضی ابوعبداللہ حسین بن علی صیمری نے اسی طرح نقل کیا ہے جیسا کہ اس کے بارے میں مجھے خبر دی ہے:

احمد بن مفرج بن مسلمہ -- ابن البطی -- ابوالفضل حسن بن خیرون -- قاضی صیمری -- احمد بن محمد صیرفی -- علی بن عمر اور حریری -- علی بن محمد نخعی -- حارث بن ابواسامہ -- محمد بن سعد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے واقدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: (وہ کہتے ہیں:) میں نے امام ابوحنیفہ کے صاحبزادے حماد کو یہ بیان کرتے ہوئے

وَلَدَ اَبِیْ سَنَةَ ثَمَانِیْنَ

"میرے والد 80ہجری میں پیدا ہوئے تھے"

حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر نعار نے اپنی "مسند" میں اسی طرح نقل کیا ہے'انہی ایام میں حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب' حضرت ابوامامہ باہلی' حضرت واثلہ بن اسقع' حضرت عمرو بن حریث' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا انتقال ہوا تھا۔

آپ کی پیدائش' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوئی

اللہ تعالیٰ کا ضعیف ترین بندہ محمد عربی خوارزمی عرض کرتا ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام صاحب' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے'اور آپ کا تعلق اس زمانے کے افراد سے ہے جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی کی گواہی دی تھی'اور انہیں عدل کی صفت سے متصف قرار دیا ہے'اس حوالے سے محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے'ان میں سے بعض حضرات نے امام ابوحنیفہ کا شمار دوسرے زمانے سے تعلق رکھنے والے افراد میں کیا ہے'اور بعض حضرات نے اس کا انکار کیا ہے' لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ کا تعلق اس تیسرے زمانے سے ہے' جس کے بارے میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہے' ان کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ان کی پیدائش پہلے دور کے آخر میں ہوئی' ان کی نشوونما دوسرے دور میں ہوئی اور انہوں نے دوسرے دور کے آخر میں اور تیسرے دور کے ابتدائی حصے میں فتویٰ دینا شروع کیا۔

صدر کبیر' شرف الدین' احمد بن مؤید نے مجھے یہ بتایا: صدر' علامہ' صدر الائمۃ' ابوالمؤید موفق بن احمد مکی خوارزمی نے مجھے اپنے یہ اشعار سنائے:

غَدَا مَذْهَبُ النُّعْمَانِ خَيْرَ الْمَذَاهِبِ ۔۔۔ كَذَا الْقَمَرُ الْوَضَّاحُ خَيْرُ الْكَوَاكِبِ

تَفَقَّهَ فِيْ خَيْرِ الْقُرُوْنِ مَعَ التُّقٰى ۔۔۔ فَمَذْهَبُهُ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

"نعمان (یعنی امام ابوحنیفہ) کا مسلک' تمام مسالک سے بہتر ہے' جس طرح روشن چاند تمام ستاروں سے بہتر ہوتا ہے' انہوں نے سب سے بہتر زمانے میں' پرہیزگاری کے ہمراہ علم فقہ حاصل کیا' تو بلاشبہ ان کا مسلک' تمام مسالک میں سب سے بہتر ہے"۔

تیسری قسم

(تیسری نوع) آپ کے وہ مناقب اور فضائل' جن میں آپ کے بعد آنے والے (فقہی مسالک کے پیشوا ائمہ) میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں ہے' (ان مناقب اور فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ) آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایات نقل کی ہیں۔

امام اعظم کا صحابہ کرام سے روایت کرنا

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے' اگر چہ اُن صحابہ کرام کی تعداد کے بارے میں' علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 6 ہیں' اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں' بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 5 ہیں' اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں' بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 7 ہیں' اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں۔

پہلا قول

اس کے بارے میں مجھے -- شیخ' امام' ابوبکر عبداللہ بن محمد بن مبارک بن محمد بن ابوالمعالی بن محمد بن حسن بن علی بن عبداللہ بن حسن بن علی بن احمد بن علی بن حسن بن محمد بن عقیل بن عثمان بن ابوبکر بن ابوعبداللہ قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود ہذلی نے -- مدینہ منورہ میں رُوضہ مبارک کے سامنے بتایا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی عظمت اور ہیبت میں اضافہ فرمائے۔

انہوں نے اس کو امام ابوعبداللہ محمد بن عمر قرطبی کے حوالے سے شیخ' صالح' ابوالفتح محمود بن احمد بن علی محمودی سے نقل کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ' معمر' عبدالقادر بن عبدالجبار قزوینی (نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:)

عبدالرحمٰن بن احمد بن ابوغالب عمری -- ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبدالواحد بن محمد بن عبداللہ بن (عباسی خلیفہ) ابوعیسیٰ محمد بن (عباسی خلیفہ) متوکل بن (عباسی خلیفہ) معتصم بن (عباسی خلیفہ' ہارون) الرشید بن (عباسی خلیفہ) مہدی بن (عباسی خلیفہ' ابوجعفر) منصور بن محمد بن علی بن حضرت عبداللہ بن حضرت عباس بن جناب عبدالمطلب بن جناب ہاشم -- ابوحسن احمد بن ابوحسن سمنانی -- ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی -- ابواحمد محمد بن عبداللہ بن خالد ابن احمد ذہلی -- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرویہ بن عبدالرحمٰن مروزی -- ابوالعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی -- قاضی بشر بن ولید -- قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(9)(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يقول سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

﴿ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ﴾

(9) کتاب جامع المسانید کی احادیث کی تحقیق و تخریج کی خدمت شیخ نجم الدین درکانی نامی محقق نے سرانجام دی۔ انہوں نے کتاب کے مقدمے میں سے چندہ روایات حذف کر دیں جو علامہ خوارزمی نے نقل کی تھیں۔ اور پھر ان کی جگہ شیخ نجم الدین درکانی نے اپنی طرف سے آٹھ روایات شامل کیں جو ابنائے فارس کی فضیلت کے بارے میں تھیں۔ لیکن ہم نے علامہ خورازمی کی ترتیب کو برقرار رکھا ہے اور نجم الدین درکانی کے اضافے کو حذف کر دیا ہے اس لئے تخریج میں ترقیم کا آغاز اصل مطبوعہ نسخے کے مطابق حدیث نمبر 9 سے ہو رہا ہے۔

(9) اخرجه أبو يعلى فى المسند (2837)، وابن ماجه (224) فى المقدمة: باب فضل العلماء والحثّ على طلب العلم، و ابونعيم فى حلية الأولياء 8:323، والخطيب فى تاريخ بغداد 4:207-208، و9:111، وفى الرّحلة فى طلب الحديث (1-2-3)، والطّبرانى فى الصّغير 1:16

امام ابوحنیفہ نے -حضرت انس بن مالک انصاری خزرجی نجاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''علم حاصل کرنا' ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابوحسن علی بن احمد نہفقنی --ابوعلی حسن بن علی بن محمد بن اسحاق یمانی دمشقی --ابوحسن علی بن یحییٰ اسواری --جعفر بن محمد بن علی اصفہانی --یونس بن حبیب --ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

(**10**) وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَقَدِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَنِيْسٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْكُوْفَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَرَاَيْتُهُ وَسَمِعْتُ مِنْهُ وَاَنَا ابْنَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

﴿ حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ ﴾

''میں 80 ہجری میں پیدا ہوا' حضرت عبد اللہ بن انیس 94 رضی اللہ عنہ ہجری میں کوفہ تشریف لائے' تو میں نے ان سے سماع کیا اس وقت میری عمر 14 برس تھی' میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت

ابوحسن علی بن احمد نہفقنی تک اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابوعلی حسن بن دمشقی --ابوذر عبدالعزیز بن حسین طبری --ابوبکر مکرم بن احمد بن مکرم بغدادی --محمد بن احمد بن سماعہ --قاضی بشر بن ولید --قاضی ابویوسف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(11)(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ سَنَةَ سِتٍّ وَّتِسْعِيْنَ وَاَنَا ابْنُ سِتُّ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَاَيْتُ حَلْقَةً عَظِيْمَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيْدِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

﴿ مَنْ تَفَقَّهَ فِيْ دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾

(10) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (481)، والحافظ ابن عساكر في تاريخ دمشق 234:4،و يشهد له حديث أبي الدرداء: اخرجه أبو داود (5130)في الأدب : باب في الهوى، واحمد 194:5،والبيهقي في شعب الايمان 368(411)و(412)، والبخارى في التاريخ الكبير 172:1:3 .

(11) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (33)، والخطيب في تاريخ بغداد 32:3، والعراقي في تخريج أحاديث احياء علوم الدين 6:1، وذكره المتقي الهندي في كنز العمّال(28855)

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، 96 ہجری میں، میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا، اس وقت میری عمر 16 سال تھی، جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا' تو وہاں میں نے ایک بڑا حلقہ دیکھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ ہے۔ میں آگے بڑھا تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) حاصل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کر دیتا ہے، اور اس کو وہاں سے رزق عطا کرتا ہے، جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا ہے۔''

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: -- ابوحسن علی بن احمد نہفقنی -- ابوعلی حسن بن علی دمشقی -- قاضی ابوحسن علی بن غیاث بغدادی -- محمد بن موسیٰ -- جلودی -- محمد بن عیاش -- تمتام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(12) اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدَ لِيْ قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهِمَا وَلَدٌ

قَالَ جَابِرٌ فَكَانَ رَجُلٌ يُكْثِرُ الصَّدَقَةَ فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةُ ذُكُوْرٍ

امام ابوحنیفہ نے -حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اولاد نصیب نہیں ہوئی، میرا کوئی بچہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بکثرت استغفار اور بکثرت صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو؟ ان دونوں کی وجہ سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے بکثرت صدقہ کرنا شروع کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے 9 بیٹے عطا کئے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: -- ابوحسن علی بن احمد نہفقنی -- ابوعلی حسن بن علی دمشقی -- قاضی ابوحسن علی بن غیاث بغدادی -- محمد بن موسیٰ -- جلودی -- محمد بن عیاش -- تمتام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(12) اخرجه الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطي في جزء جمعه، قاله الحافظ بدر الدين العيني في العمدة 3:481 في ذيل حديث (450).

عَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًا وَلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ

امام ابوحنیفہ نے -حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، خواہ وہ ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادیتا ہے۔''

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: --ابوحسن علی بن احمد نہفقنی --ابوعلی حسن بن علی دمشقی --ابومحمد عبداللہ بن محمد بن حسین حنی --طلحہ بن سنان یامی --ہناد بن سری --ابوسعید جندی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(13) (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ:
لَا تُظْھِرَنَّ شَمَاتَۃً لِاَخِیْکَ فَیُعَافِیَہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ

امام ابوحنیفہ نے -حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم اپنے بھائی کی شماتت ظاہر نہ کرو (یعنی اس کا مذاق نہ اڑاؤ) ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کردے گا اور تمہیں اُس (خرابی) میں مبتلا کردے گا۔''

سیدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: --ابوحسن علی بن احمد نہفقنی --ابوعلی حسن بن علی دمشقی --ابومحمد عبداللہ بن کثیر رازی --عبدالرحمن بن ابوحاتم رازی --عباس بن محمد دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(14) عَنْ یَحْیٰی بْنِ مُعَیْنٍ اَنَّ اَبَا حَنِیْفَۃَ صَاحِبَ الرَّاْیِ سَمِعَ عَائِشَۃَ اِبْنَۃَ عَجْرَدٍ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:
اَکْثَرُ جُنْدِ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ الْجَرَادُ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابوحنیفہ' جو صاحب رائے ہیں' انہوں نے سیدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

---

(13) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (482)، والترمذي (2506) في صفة القيامة، والطبراني في الكبير: 22(127)، وابونعيم في الحلية 5:186، والخطيب في تاريخ بغداد 95-9:96 .

(14) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (404)

☆☆قلت: وقد اخرج ابوداود (3813) في الاطعمة: باب في اكل الجراد، وابن ماجة (3219) في الصيد: باب صيد الحيتان والجراد، والخطيب في "تاريخ بغداد" 72/14، واللفظ لابي داود،

عن سلمان، قال: سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الجراد، فقال: "اكثر جنود الله، لا آكله ولا احرّمه" .

''زمین میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے میں اس کو کھاتا نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں ہوتا ہوں''
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تو یہ 6 صحابہ کرام اور صحابیات میں سے ایک خاتون ہو گئیں رضی اللہ عنہم۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی تحقیق

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ 5 صحابہ کرام اور ایک خاتون ہیں تو انہوں نے ان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو شمار نہیں کیا ہے اس کی دو بنیادی وجوہ ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ اکثر اہل علم کے نزدیک امام ابوحنیفہ کی پیدائش 80 ہجری میں ہوئی تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال 79 ہجری میں ہو گیا تھا تو یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ان سے روایت نقل کی ہو گی؟

دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث (جو امام صاحب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ) ''عن'' کے صیغہ کے ساتھ منقول ہے جس کا شمار ان روایات میں ہوتا ہے جن میں تدلیس داخل ہو جاتی ہے تو روایت کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ متعلقہ فرد نے اپنے سے پہلے والے راوی سے سماع کیا ہو گا حالانکہ اُس نے سماع نہیں کیا ہوتا اس کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے (صحابہ کرام سے جن روایات کا سماع کیا ہے) ان سب میں انہوں نے یہ لفظ روایت کیا ہے ''سمعت (یعنی میں ان سے یہ سنا ہے)'' لیکن انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں لفظ ''سمعت'' استعمال نہیں کیا انہوں نے لفظ ''عن جابر'' استعمال کیا ہے جیسا کہ کسی بھی حدیث کو ''مرسل'' کے طور پر روایت کرنے میں تابعین عظام کی عادت ہے۔

ابراہیم نخعی کا قول

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''جب میں تم سے یہ کہوں: مجھ کو فلاں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی ہے تو (اس کا مطلب یہ ہو گا) اس شخص نے مجھے ان کے حوالے سے خبر دی ہے لیکن جب میں یہ کہوں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ایک جماعت نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے میرے سامنے روایت کیا ہے (خوارزمی کہتے ہیں:) باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

دیگر صحابہ کرام سے روایت کی تحقیق

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ امام صاحب نے سات صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے انہوں نے ان 6 حضرات کے ساتھ حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کیا ہے لیکن اس میں بھی کلام پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت معقل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہو گیا تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 60 ہجری میں ہوا تھا تو امام صاحب کا حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو دیکھنا یا ان سے روایت کرنا کیسے متصور ہو سکتا ہے؟

جہاں تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر (5 صحابہ کرام) کا تعلق ہے تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ اس بارے

روایات مشہور ہیں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سن وفات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جو ایک روایت کے مطابق 91 ہجری' ایک روایت کے مطابق 92 ہجری' اور ایک روایت کے مطابق 93 ہجری ہے' تو اُن کے انتقال کے وقت امام ابوحنیفہ کی عمر بالاتفاق 10 برس سے زیادہ ہوگی' اور بعض (مورخین کے بیان کے مطابق) 30 برس ہوگی' تو ان کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کے درست ہونے میں کون سی چیز رکاوٹ ہوگی۔

چوتھی قسم

(چوتھی نوع) جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے' جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں اور آپ کے ہم عصر (ائمہ) میں سے کوئی اِن میں آپ کا شریک نہیں ہے' (اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تابعین عظام کے زمانے میں اجتہاد کیا اور فتویٰ نویسی کی۔

اعمش کا امام اعظم کی طرف رجوع کرنا

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ' معمر' احمد بن مفرج بن مسلمہ نے ''دمشق'' میں ''اجازۃ'' کے طور پر مجھے خبر دی: حافظ ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ -- ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی -- ابورجاء حسین بن احمد بن محمد اسکاف -- ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن مندہ -- استاذ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری -- حسن بن معروف -- ابوبکر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَحْيٰى بْنِ مُعِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ يَقُوْلُ خَرَجَ الْاَعْمَشُ اِلَى الْحَجِّ فَشَيَّعَهُ اَهْلُ الْكُوْفَةِ وَاَنَا فِيْهِمْ فَلَمَّا اَتَى الْقَادِسِيَّةَ رَاَوْهُ مَغْمُوْمًا فَقَالُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ شَيَّعْنَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُدْعُوْهُ لِيْ فَدَعَوْنِيْ وَكَانَ يَعْرِفُنِيْ بِمُجَالَسَةِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ لِيْ اِرْجِعْ اِلَى الْمِصْرِ وَسَلْ اَبَاحَنِيْفَةَ اَنْ يَّكْتُبَ لِيَ الْمَنَاسِكَ فَرَجَعْتُ فَسَاَلْتُهُ فَاَمْلَا عَلَيَّ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهَا اِلَى الْاَعْمَشِ*

''یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن مسہر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اعمش حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے' تو اہل کوفہ انہیں رخصت کرنے کے لیے کچھ دور تک ساتھ گئے' ان میں' میں بھی شامل تھا' جب وہ قادسیہ پہنچے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ کچھ مغموم ہیں' لوگوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے پوچھا: ہمارے ساتھ آنے والوں میں علی بن مسہر بھی موجود ہے؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ! (علی بن مسہر کہتے ہیں:) وہ یہ بات جانتے تھے کہ میں امام ابوحنیفہ کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہوں' انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم شہر واپس جاؤ اور امام ابوحنیفہ سے کہو: وہ مجھے حج سے متعلق احکام لکھ کر دیدیں' میں نے واپس آکر امام صاحب سے یہ درخواست کی تو انہوں نے مجھے وہ مسائل املاء کروائے' تو میں انہیں لے کر اعمش کے پاس آیا''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابومحمد بخاری حارثی فرماتے ہیں: محمد بن احمد بن موسیٰ -- ابراہیم بن محمد بن سلام نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرَ يَقُوْلُ كَانَتْ اَشْيَاخُنَا يُفْتُوْنَ وَيُهَابُوْنَ فَاِذَا وَافَقَ فُتْيَاهُمْ فُتْيَا

اَبِیْ حَنِیْفَۃَ سَرُّوْا بِذٰلِکَ قُلْتُ مَنْ ھُمْ قَالَ مِنْھُمُ الْاَعْمَشُ

''میں نے ابومعاویہ ضریر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہمارے مشائخ فتویٰ دیا کرتے تھے اور وہ بارعب شخصیت کے مالک تھے (لیکن اس کے باوجود ان کا یہ عالم تھا) کہ جب ان کا فتویٰ امام ابوحنیفہ کے فتویٰ کے مطابق ہوتا تو وہ اس بات پر مسرور ہوتے تھے (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: وہ مشائخ کون حضرات ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ان میں سے ایک اعمش ہیں''۔

اعمش اور امام ابویوسف کا مذاکرہ

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابومحمد بخاری حارثی فرماتے ہیں: محمد بن حسن --بشر بن ولید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام ابویوسف بیان کرتے ہیں: اعمش کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو وہ بولے: ان کے ساتھی (یعنی امام ابوحنیفہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے برخلاف فتویٰ دیتے ہیں' امام ابویوسف کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: امام ابوحنیفہ نے کس مسئلہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے؟ تو اعمش نے جواب دیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار ہوگا جبکہ تمہارے استاد یہ کہتے ہیں کہ کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار نہیں ہوگا تو میں نے اُن سے کہا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز کی فروخت کو اُس کی طلاق شمار نہیں کیا ہے' اعمش نے دریافت کیا: یہ حدیث کہاں ہے؟ تو میں نے اُن سے کہا: آپ نے ابراہیم نخعی اور اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا تھا۔ امام ابویوسف نے کہا: اگر کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار ہوتو پھر اختیار دینے کا کوئی مطلب نہیں بنتا کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس کنیز کو خرید لیا تھا' اگر اُس کنیز کی فروخت اُس کی طلاق شمار ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے اختیار نہ دیتے۔ اعمش نے دریافت کیا: اے یعقوب! کیا یہ حکم اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے؟ تو امام ابویوسف نے جواب دیا: جی ہاں!

اعمش کے توصیفی کلمات

ابومحمد حارثی بخاری فرماتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

اَنَّ الْاَعْمَشَ قَالَ اِنَّ اَبَاحَنِیْفَۃَ یُحْسِنُ الْمَعْرِفَۃَ بِمَوَاضِعِ الْفِقْهِ الدَّقِیْقَۃِ وَغَوْرِ غَوَامِضِ الْعُلُوْمِ الْخَفِیَّۃِ رَآھَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ فِیْ ظُلْمَۃِ اَمَاکِنِھَا مِنْ فَسِیْحِ ضَوْءِ سِرَاجِ قَلْبِهٖ حَیْثُ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ

اعمش فرماتے ہیں: ابوحنیفہ فقہ کے دقیق مسائل اور علوم کے گہرے مسائل کی بخوبی معرفت رکھتے تھے' انہوں نے اپنے دل کے چراغ کی بھرپور روشنی سے تاریکی میں موجود ان مسائل کو دیکھ لیا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: وہ میری اُمت کا چراغ ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابومحمد حارثی بخاری -- اپنے والد اور محمد بن عبداللہ بن سہل -- محمد بن احمد بن حفص -- بشر بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ عَلَيْكَ بِاَهْلِ تِلْكَ الْحَلْقَةِ فَاِنَّهُمْ اِذَا وَقَعَتْ لَهُمْ مَسْئَلَةٌ لَا يَزَالُوْنَ يُدِيْرُوْنَهَا حَتّٰى يُصِيْبُوْنَهَا يَعْنِیْ حَلْقَةَ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

جریر بیان کرتے ہیں: میں نے اعمش کو سنا' ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے اس ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس حلقہ والے افراد کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب اُن کے سامنے کوئی مسئلہ آ جائے تو وہ مسلسل اُس کی تحقیق کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ (اُس کے درست نتیجہ) تک پہنچ جاتے ہیں۔ اعمش کی مراد امام ابوحنیفہ کا حلقہ تھی۔

امام شعبی کا امام اعظم سے مذاکرہ

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابومحمد حارثی بخاری -- ابراہیم بن علی -- حسین بن عمرو عبقری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ الشَّعْبِیَّ فِی السَّفِيْنَةِ فَقَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ وَلَا كَفَّارَةَ فِيْهِ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ ﴿وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا﴾ وَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَفَّارَةَ فَقَالَ اَقِيَاسٌ اَنْتَ

''ابوبکر بن عیاش بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میں امام شعبی کے ساتھ ایک کشتی میں موجود تھا' اُنہوں نے فرمایا: معصیت سے متعلق نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اُس میں کفارہ بھی لازم نہیں ہوتا' تو میں نے اُن سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ ایک منکر اور جھوٹی بات کہتے ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ نے تو اس میں کفارہ لازم قرار دیا ہے' تو شعبی نے کہا: کیا تم بہت زیادہ قیاس کرنے والے فرد ہو''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابومحمد حارثی بخاری -- ابوصالح سرخسی -- یحییٰ بن آدم -- جریر بن عبدالحمید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(15) عَنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِلشَّعْبِیِّ مَا تَقُوْلُ فِیْ حُرَّةٍ تَحْتَ عَبْدٍ كَمْ طَلَاقُهَا فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ فَاَخْبَرْتُ حَمَّادًا فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے دریافت کیا: ایسی آزاد عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے

(15) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفی فی "مسند الامام" (294)، وابن حبّان (4271)، والبخاری (6754)، واحمد 186/6، وابو داود (2916) فی الفرائض: باب فی الولاء .

ہے جو کسی غلام کی بیوی ہو تو اُس کی طلاق کا حکم کیا ہوگا؟ تو شعبی نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق اور عدت کے احکام خواتین کی حیثیت کے حوالے سے ہوں گے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے حماد کو یہ بات بتائی تو اُنہوں نے بتایا کہ ابراہیم نخعی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

اعمش کو تلقین

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) احمد بن مفرج بن مسلمہ -- ابوالفتح محمد بن عبدالباقی -- فضل بن خیرون -- ابوبکر خیاط -- ابوعبداللہ علاف -- قاضی عمر اشنانی -- ابواسحاق بن محمد بن ابان نخعی -- یحییٰ بن عبدالحمید حمانیکے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(16) حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْاَعْمَشِ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَابْنُ شُبْرُمَةَ فَالْتَفَتَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَكْبَرُهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِتَّقِ اللهَ فَاِنَّكَ فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ اَيَّامِ الْآخِرَةِ وَآخِرِ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَقَدْ كُنْتَ تُحَدِّثُ فِيْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِاَحَادِيْثٍ لَوْ سَكَتَّ عَنْهَا كَانَ خَيْراً لَكَ فَقَالَ الْاَعْمَشُ اَلِمِثْلِيْ يُقَالُ هٰذَا اَسْنِدُوْنِيْ اَسْنِدُوْنِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى لِيْ وَلِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ اَحَبَّكُمَا وَاَدْخِلِ النَّارَ مَنْ اَبْغَضَكُمَا فَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ﴾

قَالَ فَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ قُوْمُوْا لَا يَجِيْءُ بِاَظْهَرَ مِنْ هٰذَا قُوْمُوْا لَا يَجِيْءُ بِاَحْكَمَ مِنْ هٰذَا فَوَاللهِ مَا خَرَجْنَا مِنَ الْبَابِ حَتّٰى مَاتَ الْاَعْمَشُ

"شریک بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جس بیماری کے دوران اعمش کا انتقال ہوا اس کے دوران ہم اعمش کے پاس موجود تھے ابوحنیفہ ابن ابولیلیٰ اور ابن شبرمہ ان کے ہاں آئے ابوحنیفہ جو عمر میں ان (آنے والے افراد) میں سے سب سے بڑے تھے انہوں نے اعمش کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابومحمد! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں آپ آخرت کی طرف کے پہلے دن کے قریب پہنچ چکے ہیں اور دنیا کے دنوں میں سے آخری دن میں موجود ہیں آپ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ ایسی روایات بیان کیا کرتے تھے کہ اگر آپ وہ نہ بیان کرتے تو یہ آپ کے لیے زیادہ بہتر ہوتا تو اعمش نے کہا: کیا میرے جیسے شخص کو یہ بات کہی جائے گی؟ تم لوگ مجھے سہارا دو تم لوگ مجھے سہارا دو (یعنی مجھے بٹھاؤ پھر انہوں نے کہا:) ابومتوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

(16) اخرجه الامام عبدالرحمان ابن الجوزی فی "الموضوعات" 400/1-وقال: هذا حديث موضوع و كذب على الاعمش، والواضع له اسحاق النخعی، و كذا قال عبد الرحمان السيوطی فی "اللآلی المصنوعة فی الاحاديث الموضوعة" 381/1:موضوع- و"ترتيب الموضوعات" للامام شمس الدين الذهبی: 121-و "الفوائد المجموعة فی الاحاديث الموضوعة"382/1 للشوكانی .

ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سے اور علی سے فرمائے گا' تم دونوں ہر اس شخص کو جنت میں داخل کردو' جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور اُسے جہنم میں داخل کردو' جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

﴿أَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ﴾

"تم دونوں ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو"۔

شریک بیان کرتے ہیں: تو امام ابوحنیفہ نے کہا: آپ لوگ اٹھ جائیں' یہ اس سے زیادہ بڑی روایت بیان نہیں کرسکتے' یہ اس سے زیادہ محکم روایت بیان نہیں کرسکتے' شریک کہتے ہیں: تو ہم لوگ ابھی دروازے سے باہر نہیں نکلے تھے کہ اعمش کا انتقال ہوگیا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے' اس سے یہ ثابت ہوجاتا ہے' کہ امام ابوحنیفہ تابعین کے زمانے میں بھی فتویٰ دینے میں مقدم تھے' اور عظمت کے مالک تھے۔

پانچویں قسم

(پانچویں نوع) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے' جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں اور آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے' (اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ اکابرین نے آپ سے روایت نقل کی ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے: جس کے بارے میں مجھے خبر دی ہے: شیخ' معمر' احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے "دمشق" میں "اجازۃ" کے طور پر -- حافظ ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبۃ اللہ شافعی -- ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی -- ابوحسین اسکاف -- ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ' ابن مندۃ اصفہانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام اعظم سے اکابرین کا روایت کرنا

استاذ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بخاری حارثی اپنی کتاب "کشف" میں تحریر کرتے ہیں:

"اگر امام ابوحنیفہ کے فضائل کے بارے میں صرف اس حوالے سے استدلال کیا جائے کہ اکابرین نے ان سے روایات نقل کی ہیں: جیسے عمرو بن دینار ہیں' یہ امام ابوحنیفہ کے مشائخ اور اکابر اہل علم میں سے ایک ہیں' انہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں' اسی طرح امام صاحب سے ان لوگوں نے بھی روایات نقل کی ہیں' جو ان کی نظیر اور مثال ہیں' جیسے عبداللہ بن مبارک اور یزید بن ہارون ہیں' محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری فرماتے ہیں: عباد بن عوام' ہشیم' وکیع' ہمام بن خالد' ابومعاویہ ضریر نے' ان سے روایات نقل کی ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کے علاوہ) عبدالعزیز بن ابورواد -- عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد -- سفیان بن عیینہ -- فضیل بن عیاض -- داؤد طائی -- ابن جریج -- عبداللہ بن یزید مقری' انہوں نے اُن سے نو سو روایات نقل کی ہیں' سفیان

ثوری --- ابن ابویلیٰ --- ابن شبرمہ انہوں نے اُن سے ایک روایت نقل کی ہے --- مسعر بن کدام --- اسماعیل بن ابوخالد --- شریک بن عبداللہ --- حمزہ بن حبیب مقری انہوں نے ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

عاصم بن ابوالنجو د کی تعریف

عاصم بن ابوالنجو د جوقراء کے امام ہیں اور امام ابوحنیفہ کے استاد بھی ہیں وہ امام ابوحنیفہ سے مسائل دریافت کرتے تھے ان کے قول کو اختیار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اے ابوحنیفہ! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے۔

وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: تم (ہم سے استفادہ کے لیے) کم عمری میں ہمارے پاس آتے تھے اور ہم (تم سے استفادہ کے لیے) عمر رسیدگی میں تمہارے پاس آتے ہیں۔

730 مشائخ کا تذکرہ

خوارزم کے سب سے بڑے خطیب صدرالائمہ ابومؤید موفق بن احمد مکی نے اپنی تصنیف ''مناقب ابوحنیفہ'' میں مختلف بلاد وامصار سے تعلق رکھنے والے 730 ایسے مشائخ مسلمین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں۔

چھٹی قسم

(چھٹی نوع) جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں اور آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چار ہزار ائمہ تابعین سے شرف تلمذ حاصل کیا ہے ان میں وہ افراد شامل نہیں ہیں جو تابعین کے بعد کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ثقہ مشائخ کی ایک جماعت نے صدر علامہ اخطب خطباء خوارزم صدرالائمہ ابوالمؤید موفق بن احمد مکی کے حوالے سے - ابوحفص عمر بن امام بکر بن محمد بن علی زرنجری کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے:

اَنَّـهُ قَـالَ وَقَعَتْ مُنَازَعَةٌ بَيْنَ اَصْحَابِ الْإِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابِ الْإِمَامِ الْمُعَظَّمِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَـهُ اللّٰهُ عَنْـهُ فَفَضَّلَ كُلُّ طَائِفَةٍ صَاحِبَهَا فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ حَفْصِ الْكَبِيْرِ وَهُوَ اِمَامُ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ لِاَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ عَدُّوْا مَشَائِخَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَمْ هُمْ فَعَدُّوْهُمْ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ بَلَغُوْا ثَمَانِيْنَ شَيْخًا فَقَالَ لَهُمْ فَعَدُّوْا مَشَائِخَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ فَعَدُّوْهُمْ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ بَلَغُوْا اَرْبَعَةَ آلَافٍ

ایک مرتبہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام معظم شافعی کے اصحاب کے درمیان اس بارے میں بحث ہوگئی ان میں سے ہر فریق نے اپنی متعلقہ شخصیت کو افضل قرار دیا تو شیخ ابوعبداللہ بن ابوحفص کبیر جو امام شافعی کے اصحاب کے حدیث میں امام الائمہ ہیں انہوں نے فرمایا: تم لوگ امام شافعی کے مشائخ شمار کرو کہ وہ کتنے ہیں؟ ان لوگوں نے ان کا شمار کیا اور بتایا: اُن کی تعداد 80 ہے پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ امام ابوحنیفہ کے مشائخ شمار کرو ان لوگوں نے ان حضرات کا شمار کیا اور بتایا: ان کی تعداد 4000 ہزار تک پہنچتی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) علماء کی ایک جماعت نے اس بارے میں کتابیں بھی تحریر کی ہیں اور ان مشائخ کا ذکر حروف

ترتیب کے حساب سے کیا ہے۔

ابوجعفر منصور کا واقعہ

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین مشائخ نے مجھے خبر دی ہے: محی الدین ابومحمد یوسف بن ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن ---ابومحمد ابراہیم بن ابوالثناء محمود بن سالم---ابوعبداللہ محمد بن علی بن بقا---ان تینوں نے تین مشائخ سے یہ روایت نقل کی ہے---ذاکر بن کامل---ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن یونس---قاضی عبدالرحمٰن بن عمری---(انہوں نے اس سند کے ساتھ یہ نقل کیا ہے)

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ يُونُسَ يَقُولُ دَخَلَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ جَعْفَرَ الْمَنْصُوْرَ وَعِنْدَهُ عِيْسٰى بْنُ مُوْسٰى فَقَالَ لِلْمَنْصُوْرِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا عَالِمُ الدُّنْيَا الْيَوْمَ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُوْرُ يَا نُعْمَانُ مِمَّنْ اَخَذْتَ الْعِلْمَ فَقَالَ عَنْ اَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ اَصْحَابِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا كَانَ فِىْ وَقْتِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَعْلَمُ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُوْرُ لَقَدِ اسْتَوْثَقْتَ لِنَفْسِكَ

ربیع بن یونس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ (عباسی خلیفہ) امیرالمؤمنین ابوجعفر کے پاس تشریف لائے اس وقت خلیفہ کے پاس عیسیٰ بن موسیٰ بھی موجود تھے انہوں نے خلیفہ منصور سے کہا: اے امیرالمؤمنین! یہ اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عالم ہیں خلیفہ منصور نے امام صاحب سے دریافت کیا: اے نعمان! آپ نے علم کس سے حاصل کیا ہے؟ امام صاحب نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پوری روئے زمین پر ان سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا۔ منصور نے کہا: آپ نے اپنے آپ کو بہت مضبوط کرلیا ہے۔

ساتویں قسم

(ساتویں نوع) جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں اور آپ کے بعد (ائمہ) میں سے بالاتفاق کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ آپ کو ایسے اصحاب نصیب ہوئے جو آپ کے بعد کسی امام کو نصیب نہیں ہوئے۔

امام اعظم کے ارشد تلامذہ

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ثقہ مشائخ نے صدرالائمہ ابوالمؤید موفق ابن احمد مکی خوارزمی --- امام علامہ رکن الاسلام ابو

الفضل عبدالرحمٰن بن محمد بن امیرویہ -- قاضی القضاۃ ابوبکر عتیق بن داؤد یمانی سے روایت کی ہے انہوں نے دیگر فقہی مسالک پر مسلک حنفی کو ترجیح حاصل ہونے کے موضوع پر بات کرتے ہوئے فصیح و بلیغ طویل کلام کیا ہے: وہ کہتے ہیں:

''وہ ائمہ کے امام امت کے چراغ' بھرے (علمی) دسترخوان والے شریعت (کے احکام) کی تدوین میں سبقت لے جانے والے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ نے توفیق اور عصمت کے ہمراہ ان کی تائید بھی کی' کہ ان کے لیے ایسے شاگرد اور ائمہ جمع کر دیئے' کہ اطراف واکناف (یعنی کسی بھی جگہ پر)' کسی بھی زمانے میں (کسی بھی امام کے لیے اتنے عالم و فاضل تلامذہ جمع نہیں ہوئے)' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عصمت تھی' جو اس امت کے لیے تھی''۔

(ان میں سے ایک) فقہ اور درایت والے' علم حدیث و روایت میں (جن کی قابلیت کا) اعتراف کیا گیا ہے' مسلمانوں کے امام' اور اہل ایمان کے قاضیوں کے سربراہ' امام ابویوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری ہیں۔

(ان میں سے ایک) فہم اور بیان والے' فقہ اور لسانیات دونوں علوم کے ماہر' عالم ربانی' محمد بن حسن شیبانی ہیں۔

(ان میں سے ایک) زبردست سمجھ بوجھ اور روشن علم والے' زفر بن ہذیل تمیمی عنبری ہیں۔

(ان میں سے ایک) پاک دامن فاضل اور کامل فقیہ حسن بن زیاد لؤلؤی ہیں۔

(ان میں سے ایک) بصیرت رکھنے والے فقیہ' جن کی علم تفسیر میں (قابلیت کا) اعتراف کیا گیا ہے' پرہیزگار' فصیح' وکیع بن جراح ہیں۔

(ان میں سے ایک) کامل فقیہ' معزز' پرہیزگار' صوفی' عبداللہ بن مبارک مروزی ہیں۔

(ان میں سے ایک) ائمہ میں سے سب سے بڑے زاہد' اور اس امت کے راہب' داؤد بن نصیر طائی ہیں۔

(ان میں سے ایک) حدیث نبوی کے امام الائمہ' حفص بن غیاث نخعی ہیں۔

(ان میں سے ایک) امام معظم' عالم مقدم' محمد بن زکریا ابن ابی زائدہ ہیں۔

(ان میں سے ایک) امام ابن امام حماد بن ابوحنیفہ ہیں۔

(ان سب حضرات کے علاوہ) یوسف بن خالد سمتی - عافیہ بن یزید اودی - حبان اور مندل (یہ دونوں علی کے صاحبزادے ہیں) - علی بن مسہر - قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود (یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں) - اسد بن عمرو بجلی' جو واسط کے قاضی رہے - نوح بن ابومریم اور ان کے علاوہ دیگر کئی حضرات ہیں' جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔

میں نے اپنے سردار' استاد اور والد کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے' امام سیف الائمہ سائلی فرماتے ہیں: یہ بات مشہور و معروف ہے' کہ امام ابوحنیفہ نے چار ہزار تابعین ائمہ و مشائخ سے شرف تلمذ حاصل کیا' اور چار ہزار افراد سے علم فقہ حاصل کیا' اور آپ نے اپنی زبان یا قلم کے ذریعے اس وقت تک کوئی فتویٰ نہیں دیا' جب تک ان حضرات نے آپ کو اس کا حکم نہیں دیا (یعنی اجازت نہیں دی)۔

امام اعظم کا طرزِ تحقیق

(ان حضرات سے اجازت ملنے کے بعد) امام صاحب نے جامع مسجد کوفہ میں حلقہ درس قائم کیا' تو آپ سے ایک ہزار افراد نے استفادہ کیا' جن میں چالیس افراد جلیل القدر اور فاضل تھے' جو مرتبہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے' امام صاحب نے انہیں اپنے قریب کیا اور ان سے یہ فرمایا: تم میرے اصحاب میں سے جلیل القدر ہو' میرے دل کا چین ہو' اور میری پریشانی کا مداوا ہو' میں نے اس فقہ (کی سواری) کو لگام ڈال دی ہے' اور اس پر زین ڈال دی ہے' لوگوں نے مجھے جہنم پر سے گزرنے کے لیے پل بنا دیا ہے' اس کی سہولت دوسروں کو حاصل ہوگی' اور اس کا وزن مجھ پر ہوگا۔

امام صاحب کا یہ معمول تھا جب کوئی نیا مسئلہ پیش آتا تھا' تو آپ اپنے شاگردوں سے مشورہ لیتے تھے' ان کے ساتھ بحث کرتے تھے' ان کے ساتھ بات چیت کرتے تھے' ان سے (ان کے پاس موجود معلومات کے بارے میں) دریافت کرتے' ان کے پاس جو روایات اور آثار موجود ہوتے' ان کو سنتے' اپنی معلومات ان کے سامنے بیان کرتے' اور بعض اوقات ایک ماہ' یا اس سے زیادہ وقت تک اس بارے میں ان حضرات کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے تھے' یہاں تک کہ کسی ایک قول پر اتفاق ہو جاتا' تو امام ابو یوسف اس کو نوٹ کر لیتے' یہاں تک کہ اسی شورائی طریقے کے مطابق اصولی مسائل کو نوٹ کر لیا گیا' ایسا نہیں ہے کہ دیگر ائمہ کی طرح انہوں نے انفرادی طور پر (ان مسائل کے جوابات دیے ہوں)

امام صاحب غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟

اس بات کی دلیل وہ روایت ہے: جو تین مشائخ نے -- شرف الدین حسن بن ابراہیم' دمشق میں - شرف الدین ابومحمد عبد العزیز بن محمد بن عبدالمحسن انصاری نے ''حماۃ'' میں -- عزالدین عبدالرزاق رزق اللہ نے ''موصل'' میں ''اجازۃ'' کے طور پر بیان کی' ان حضرات نے اس کو -- ابو یمن زید بن حسن بن زید کندی -- ابو منصور عبدالرحمٰن بن محمد قزاز -- حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب -- خلال -- جریری -- علی بن محمد نخعی -- یحییٰ بن ابراہیم سے روایت کیا ہے:

ابن کرامہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم وکیع بن جراح کے پاس موجود تھے' ایک شخص بولا: ابو حنیفہ نے غلطی کی ہے' تو وکیع بولے: ابو حنیفہ غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟ جبکہ ان کے ساتھ ابو یوسف' زفر' محمد' جیسے قیاس اور اجتہاد والے افراد تھے' یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ' حفص بن غیاث' حبان اور مندل' یہ دونوں علی کے صاحبزادے تھے' جو حدیث کے حافظ تھے' اور اس کی معرفت رکھتے تھے' قاسم بن معن' یعنی ابن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود تھے' جو لغت اور عربیت کے ماہر تھے' داؤد بن نصیر طائی اور فضیل بن عیاض تھے' جن کا زہد اور پرہیزگاری (طے شدہ ہے)' تو جن صاحب کے شاگرد اور ہم نشیں ان حضرات جیسے افراد ہوں' وہ غلطی نہیں کر سکتے' اگر وہ غلطی کریں بھی' تو یہ حضرات اُن کو درست بات کی طرف لوٹا دیں گے۔

پھر وکیع نے کہا: جو شخص یہ بات کہتا ہے: (یعنی امام صاحب کو غلط قرار دیتا ہے) اس کی مثال یوں ہے' کہ وہ جانوروں کی طرح (بے عقل) ہے' بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

جو شخص یہ گمان کرے کہ حق اس شخص کے ساتھ ہے جس نے امام صاحب کے برخلاف رائے دی ہے' اور تنہا فقہی مذہب تشکیل

دیا ہے میں اس شخص کو وہی کہوں گا' جوفرزدق (نامی شاعر) نے جریر (نامی شاعر) سے کہا تھا:

أُولَئِكَ آبَائِي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ ... إِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعَ

''یہ میرے آباء واجداد ہیں' اے جریر! جب تم ہمارے ساتھ خوبیوں کا مقابلہ کرو گے تو ان کی مانند (آباء واجداد) لاکر دکھاؤ''

آٹھویں قسم

(آٹھویں نوع) جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے' جن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں اور آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے' کوئی اِن میں آپ کا شریک نہیں ہے۔

علم شریعت کی تدوین

(اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ آپ نے سب سے پہلے علم شریعت کو مدون کیا' اور اس کو ابواب کے حساب سے ترتیب دیا' پھر امام مالک نے ''مؤطا'' کو مرتب کرتے ہوئے اسی ترتیب بندی کی پیروی کی' امام ابوحنیفہ سے پہلے یہ کام کسی نے نہیں کیا' کیونکہ صحابہ کرام اور بھلائی کے ہمراہ ان کی پیروی کرنے والے (تابعین) حضرات میں سے کسی نے بھی علم شریعت کے لیے کتاب (یعنی مرکزی باب) اور (ذیلی) ابواب کی ترتیب بندی نہیں کی تھی' یہ حضرات اپنے حافظے کی قوت پر اعتماد کرتے تھے' جب امام ابوحنیفہ نے علم کو منتشر حالت میں دیکھا' تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں لوگ اس کو ضائع نہ کر دیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(17) إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ وَإِنَّمَا يَقْبِضُهُ بِمَوْتِ الْعُلَمَاءِ فَيَبْقَى رُؤُسًا جُهَّالاً فَيُفْتُوْنَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ

''اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اس کو (لوگوں سے) الگ کر دے' بلکہ وہ علماء کو موت دے کر اس کو قبض کر لے گا' پھر جاہل لوگ بڑے بن کر رہ جائیں گے' وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے' وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

اِسی لیے امام ابوحنیفہ نے اس کی تدوین کی' انہوں نے اس کی ابواب بندی کی' اس کو کتب (یعنی مرکزی ابواب) کے تحت مرتب کیا' انہوں نے پہلے طہارت کو رکھا' پھر نماز کو' پھر روزے کو' پھر (باقی کی) عبادات کو' پھر معاملات کو رکھا' پھر انہوں نے اس ترتیب کو وراثت سے متعلق احکام (پر مشتمل باب) پر ختم کیا' انہوں نے طہارت اور نماز سے آغاز اس لیے کیا' کیونکہ عبادات میں یہ سب سے اہم ہیں اور زیادہ تر ان ہی سے واسطہ پڑتا ہے' اور اس کو وراثت سے متعلق احکام پر اس لیے ختم کیا' کیونکہ یہ لوگوں کی آخری حالت ہوتی ہے (جس میں کسی انسان سے متعلق شرعی احکام متعلق ہوتے ہیں)۔

---

(17) اخرجه ابن حبان 6791، واحمد2/162، والبخاری (100) فی العلم: باب كيف يقبض العلم، ومسلم (2673) فی العلم: باب العلم و قبضه، عن عبدالله ابن عمرو

...جانی کا واقعہ

آپ وہ پہلے فرد ہیں، جنہوں نے فرائض (یعنی وراثت کے احکام) سے متعلق باب بندی کی اور جس نے (سب سے پہلے) ...سے متعلق باب بندی کی۔

...س کی دلیل وہ روایت ہے، جو شیخ ثقہ احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے "دمشق" میں مجھے بیان کی -- یہ روایت ابوالفتح محمد ...باقی سے "اجازۃ" کے طور پر -- ابوالفضل بن خیرون -- قاضی صیمری -- عمر بن ابراہیم -- مکرم -- احمد بن عطیہ کے ...سے نقل کی ہے: ابوسلیمان جوزجانی بیان کرتے ہیں:

قَالَ لِیْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَاضِی الْبَصْرَةِ نَحْنُ اَبْصَرُ بِالشُّرُوْطِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ الْاِنْصَافِ بِالْعُلَمَاءِ اَحْسَنَ اِنَّمَا وَضَعَ هٰذَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاَنْتُمْ زِدْتُّمْ وَنَقَصْتُمْ وَحَسَّنْتُمْ الْاَلْفَاظَ وَلٰكِنْ هَاتُوْا شُرُوْطَكُمْ وَشُرُوْطَ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَبْلَ اَبِیْ حَنِيْفَةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ اَلتَّسْلِيْمُ لِلْحَقِّ اَوْلٰى مِنَ الْمُجَادَلَةِ فِی الْبَاطِلِ *

بصرہ کے قاضی احمد بن عبداللہ نے مجھ سے کہا: شرائط کے بارے میں ہم (اہلِ بصرہ) اہلِ کوفہ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں تو میں نے اُن سے کہا: علماء کو انصاف سے کام لینا چاہیے' یہ شرائط سب سے پہلے امام ابوحنیفہ نے طے کی تھیں' پھر آپ لوگوں نے ان میں کمی وبیشی کی' اُن کے الفاظ کو بنا سنوار دیا' آپ امام ابوحنیفہ سے پہلے کے زمانے میں' اپنی یا اہلِ کوفہ کی شرائط پیش کر دیں تو وہ خاموش ہو گئے اور بولے: حق کو تسلیم کرنا باطل کے بارے میں بحث کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

...ابن سریج کا واقعہ

اس بات کی دلیل کہ علماء نے امام ابوحنیفہ کے بعد اُن کی پیروی کی اور اس میں کمی واضافہ کیا' وہ واقعہ ہے' جو مشہور ومعروف ہے جو امام کامل منصف بن سریج کے حوالے سے منقول ہے' جو امام شافعی کے ارشد اصحاب میں سے ایک ہیں' اُنہوں نے ایک شخص ...امام ابوحنیفہ پر تنقید کرتے ہوئے سنا' تو اُس سے فرمایا: اے شخص! کیا تم امام ابوحنیفہ پر تنقید کرتے ہو؟ جبکہ علم کا تین چوتھائی حصہ ...نصیب ہوا' جبکہ دیگر لوگوں کو صرف ایک چوتھائی حصہ ملا' اُس شخص نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: علم سوال اور ...ب پر مشتمل ہوتا ہے۔ امام ابوحنیفہ نے سب سے پہلے سوالات پیش کیے' یوں اُنہیں نصف علم مل گیا' پھر اُنہوں نے اُن سوالات کے جوابات دیئے' تو اُن کے مخالفین نے بعض جوابات کے بارے میں یہ کہا کہ یہ درست ہیں اور بعض کے بارے میں یہ کہا کہ ...نہوں نے غلطی کی ہے' جب ہم اُن کے درست جوابات کا غلط جوابات سے موازنہ کرتے ہیں' تو وہ ایک چوتھائی بن جاتے ہیں' یوں ...کے تین چوتھائی حصے اُنہیں نصیب ہو گئے اور بقیہ ایک چوتھائی کے بارے میں ایک اُن کا مؤقف ہے اور ایک اُن کے مخالفین کا مؤقف ہے' تو ان (مخالفین) کے پاس تو ایک چوتھائی بھی مکمل نہیں ہے۔

ابوبکر رازی کا بیان

ابوبکر رازی نے ''شرح الجامع الکبیر'' میں یہ بات ذکر کی ہے: میں نے ''الجامع الکبیر'' کے کچھ مسائل علم نحو کے ایک ماہر کے سامنے بیان کیے (یہ بات بیان کی جاتی ہے یہاں مراد شیخ ابوعلی فارسی ہیں) تو اس کتاب کے مصنف یعنی امام محمد بن حسن شیبانی کی علم نحو میں مہارت پر حیران رہ گئے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) حالانکہ انہوں نے بھی یہ مسائل امام ابوحنیفہ کے علم سے نقل کیے ہیں' تو امام ابوحنیفہ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے علم احکام کا استنباط کیا اور احکام بیان کرنے کے لیے اجتہاد کے قواعد کی بنیاد رکھی۔

امام شافعی کا قول

اس بات کی دلیل وہ مشہور و معروف قول ہے' جو امام شافعی سے منسوب ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے کہ لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔

خطیب بغدادی نے یہ قول اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ ابوعبید کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد بن ادریس شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَعْرِفَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزِمْ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابَهُ فَاِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَيَالٌ عَلَيْهِ فِي الْفِقْهِ

''جو شخص علم فقہ حاصل کرنا چاہتا ہے' وہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب (کے بیان کردہ افادات) کو لازم پکڑے' کیونکہ سب لوگ فقہ میں اُن کے زیر کفالت ہیں''۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین مشائخ نے مجھے خبر دی' شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسن نے ''دمشق'' میں--شرف الدین ابومحمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالمحسن انصاری نے ''حماۃ'' میں--عز الدین عبدالرزاق بن رزق اللہ نے ''موصل'' میں ''اجازۃ'' (کے طور پر خبر دی):

ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی نے--ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد قزاز--ابوبکر احمد بن علی بن ثابت--عتیقی--عبدالرحمٰن دمشقی--انہوں نے اپنے والد (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:)

یحییٰ بن سعید قطان کا قول

احمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا نُكَذِّبُ عَلَى اللّٰهِ مَا سَمِعْنَا بِاَحْسَنِ مِنْ رَاْيِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَدْ اَخَذْنَا بِاَكْثَرِ اَقْوَالِهِ

''ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے' ہم نے امام ابوحنیفہ کی رائے سے زیادہ عمدہ رائے (کسی کی بھی) نہیں سنی ہے' ہم نے ان کے اکثر اقوال کو اپنایا ہے''۔

امام ائمۃ الحدیث یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

وَكَانَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ يَذْهَبُ فِي الْفَتْوٰى اِلٰى قَوْلِ الْكُوْفِيِّيْنَ وَيَخْتَارُ قَوْلَهٗ مِنْ اَقْوَالِهِمْ

یحییٰ بن سعید فتویٰ دیتے ہوئے اہل کوفہ کے قول کو اختیار کرتے تھے اور اہل کوفہ میں سے بھی اُن (یعنی امام ابوحنیفہ) کے قول کو اختیار کرتے تھے۔

نویں قسم

(نویں نوع) جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی آپ کا شریک نہیں ہے (وہ خصوصیت یہ ہے) کہ آپ اپنی ذاتی حلال آمدن سے گزر بسر کرتے تھے اور اضافی رقم کو مشائخ کی جماعت پر خرچ کرتے تھے آپ تحائف اور عطیات قبول نہیں کرتے تھے۔

علماء پر خرچ کرنا

پہلی بات کی دلیل وہ روایت ہے جو حسن بن ابراہیم بن حسن نے ''دمشق'' میں -- ابومحمد عبدالعزیز بن محمد نے ''حماۃ'' میں -- عبدالرزاق بن رزق اللہ نے ''موصل'' میں ''اذن'' کے طور پر مجھے بیان کی: -- یہ روایت ابوالیمن زید بن حسن -- قزاز -- ابوبکر خطیب احمد بن علی بن ثابت -- محمد بن علی اصفہانی (سے ''اذن'' کے طور پر) -- ابواحمد حسین بن عبداللہ عکبری سے ان کی سند کے ساتھ منقول ہے: مسعر بن کدام فرماتے ہیں:

امام ابوحنیفہ جب بھی کوئی چیز اپنے گھر والوں کیلئے خریدتے تھے تو وہ اُتنی ہی رقم علماء و مشائخ پر بھی خرچ کرتے تھے جب وہ لباس خریدتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے جب پھل یا کھجوریں خریدتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے غرضیکہ جب بھی وہ اپنے لیے یا اپنے گھر والوں کیلئے کوئی چیز خریدتے تھے تو اُس کی مانند چیزیں علماء و مشائخ کیلئے بھی خرید لیتے تھے اسی طرح لباس خریدنے کا معاملہ تھا (وہ پہلے علماء کو لے کر دیتے تھے) اور بعد میں اپنے لیے لیتے تھے۔

یہ ایک طویل حکایت ہے جسے قاضی صیمری نے بھی روایت کیا ہے۔

امام اعظم حقیقی زاہد ہیں

خطیب تک اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: اسماعیل بن بشر نے اسلم بن یحییٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے شقیق بن ابراہیم بلخی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ کسی بیمار کی عیادت کرنے کیلئے جا رہا تھا ایک شخص نے دور سے انہیں دیکھا تو اُن سے چھپنے کیلئے دوسرے راستہ پر ہولیا لیکن جب اُسے اندازہ ہوا کہ امام ابوحنیفہ اُسے دیکھ چکے ہیں تو وہ شرمندہ ہوا اور ٹھہر گیا امام ابوحنیفہ نے اُس سے دریافت کیا: تم نے راستہ کیوں تبدیل کیا تھا؟ تو اُس نے کہا: میں نے آپ کے دس ہزار درہم دینے ہیں خاصا طویل عرصہ گزر چکا ہے میں ابھی تک اُنہیں ادا نہیں کر سکا تو امام ابوحنیفہ نے اُس سے فرمایا: سبحان اللہ! (اس وجہ سے) یہ صورتِ

حال پیدا ہوگئی کہ تم نے مجھے دیکھ کر مجھ سے چھپنے کی کوشش کی' میں نے وہ ساری رقم تمہیں ہبہ کر دی اور مجھے دیکھ کر تمہارے ذہن میں جو پریشانی پیدا ہوئی تھی' اُس کا تم مجھ سے جو چاہو بدلہ لے لو۔

شقیق بلخی فرماتے ہیں: اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ امام اعظم "حقیقی صوفی" ہیں۔

دسویں قسم

(دسویں نوع) جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے' جن میں' آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے' کوئی آپ کا شریک نہیں ہے' (وہ خصوصیت یہ ہے) کہ آپ کا انتقال مظلوم ہونے کے طور پر' قید کے دوران ہوا' آپ کو زہر دیا گیا تھا۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے' جو شیخ 'معمر' احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے 'دمشق' میں-- ابوالفتح محمد بن عبدالباقی --- ابو الفضل بن خیرون-- قاضی صیمری--عمر بن ابراہیم--مکرم بن احمد بن عبدالوہاب بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے:

عہدہ قضا کی پیشکش

عبید بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: خلیفہ ابوجعفر منصور نے امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری اور شریک بن عبداللہ کو بلوایا' ان تینوں حضرات کو اُس کے پاس لایا گیا' تو اُس نے ان تینوں سے کہا: میں نے آپ لوگوں کو اچھے مقصد کے تحت بلایا ہے' وہ اس سے پہلے تین فرامین تحریر کروا چکا تھا' اُس نے سفیان سے کہا: یہ حکم نامہ آپ کیلئے ہے جو بصرہ کے قاضی کے عہدہ کے حوالے سے ہے' آپ اسے لیں اور وہاں چلے جائیں' اُس نے شریک سے کہا: یہ کوفہ کے قاضی کے عہدہ کا حکم نامہ ہے' آپ اسے لیں اور وہاں چلے جائیں' پھر اُس نے امام ابوحنیفہ سے کہا: یہ حکم نامہ آپ کیلئے ہے جو میرے اس شہر (کے عہدۂ قضاء) کے حوالے سے ہے' پھر اُس نے اپنے دربان سے کہا: تم ان کے ساتھ جاؤ' ان میں سے جو انکار کرے اُسے ایک سو کوڑے لگانا۔ تو قاضی شریک نے وہ حکم نامہ لیا اور چلے گئے' سفیان ثوری نے وہ حکم نامہ حاصل کیا' اُسے اپنے گھر میں چھوڑا اور بھاگ کر یمن چلے گئے جبکہ امام ابوحنیفہ نے اُس حکم نامہ کو قبول نہیں کیا' تو اُنہیں ایک سو کوڑے لگائے گئے اور قید کر دیا گیا' تو اسی قید کے دوران اُن کا انتقال ہوا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابوحنیفہ کو عہدۂ قضاء کی پیش کش کی گئی تھی اور اُسے قبول نہ کرنے کی وجہ سے آپ کو ایک سو کوڑے مارے گئے اور آپ کو قید کر دیا گیا اور اسی قید کے دوران آپ کا انتقال ہوا' البتہ انتقال کے سبب کے بارے میں اختلاف ہے' بعض نے یہ کہا ہے کہ پٹائی کی وجہ سے آپ کا انتقال ہوا' بعض نے یہ کہا ہے کہ آپ کو زہر پلایا گیا' بعض لوگوں نے بعض دوسری باتیں بھی ذکر کی ہیں۔ حقیقتِ حال کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

خطیب بغدادی کے نقل کردہ مطاعن اور جوابات

اگر یہ بات بیان کی جائے کہ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے تاریخ بغداد میں امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن' عیب' نقص اور بُرائی سے متعلق روایات نقل کی ہیں' جو اُن روایات کے برخلاف ہیں' جو آپ نے اُن کے فضائل اور مناقب کے بارے میں بیان کی ہیں۔

اس کا جواب پانچ طرح سے دیا جا سکتا ہے' جن میں سے چار قسم کے جواب اجمالی ہوں گا اور پانچویں قسم کا جواب تفصیلی ہوگا۔

پہلا جواب

پہلا جواب یہ ہے کہ جب روایات کے درمیان تعرض آ جائے تو دونوں قسم کی روایات ساقط اور کالعدم شمار ہوتی ہیں اور وہ یوں ہو جاتی ہیں جیسے وہ وارد ہی نہیں ہوئی ہیں اور کسی سے روایت ہی نہیں کی گئی ہیں' حاسد خطیب' اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے نے امام محسود (یعنی امام ابوحنیفہ) کی تعریف وتوصیف کے بارے میں بھی روایات نقل کی ہیں' جن روایات کو ہر زمانہ کے اہلِ علم نے نقل کیا ہے اور تمام علاقوں کے افراد اور شام اور عراق سے تعلق رکھنے والے نیک اہلِ علم نے امام ابوحنیفہ اور اُن کے فضائل کا ذکر کیا ہے (کسی شاعر نے کہا ہے:)

''یہ سورج کی مانند ہیں' جو آسمان کے کلیجہ میں ہوتا ہے اور اُس کی روشنی مشرق ومغرب کے تمام علاقوں کو ڈھانپ لیتی ہے''۔

تو امام صاحب کے فضائل میں منقول یہ روایات اُن روایات سے کئی گنا زیادہ ہیں' جو اُن کے حاسدین اور طاعنین نے نقل کی ہیں تو جب روایات کے درمیان تعارض اور اختلاف آ جائے تو پھر وہ ساقط الاعتبار اور کالعدم شمار ہوتی ہیں' تو یوں طے پائے گا' جیسے خطیب نے اُن کو بیان ہی نہیں کیا' اپنی تاریخ میں اُن کا ذکر ہی نہیں کیا اور اُن کو روایت ہی نہیں کیا' تو اب وہ روایات باقی رہ جائیں گی جو ہم نے ذکر کی ہیں اور ائمہ اسلام اور جلیل القدر اہلِ علم نے اُنہیں روایت کیا ہے۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے' اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جب تعدیل کو جرح پر ترجیح حاصل ہو' تو پھر وہ جرح یوں شمار ہوگی' جیسے وہ تھی ہی نہیں۔

تحقیق کے ائمہ کے امام' ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی کتاب ''التحقیق فی احادیث التعلیق'' میں کئی مقامات پر یہ بات ذکر کی ہے' اُنہوں نے کُلّی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے متعلق اُس روایت کے بارے میں یہ کہا ہے' جسے جابر جعفی نے حضرت عبداللہ بن عباس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اَلْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوْءِ الَّذِي لَا يَتِمُّ الْوُضُوْءُ اِلَّا بِهِمَا

''کُلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کا ایسا حصہ ہیں کہ وضو ان کے بغیر مکمل نہیں ہوتا''۔

تو اگر ہمارا مخالف فریق یعنی امام شافعی یہ کہیں' وہ امام شافعی جو ان دونوں کو سنت قرار دیتے ہیں (وہ یہ کہیں:) کہ اس روایت میں جابر جعفی پایا جاتا ہے جسے ایوب سختیانی اور زائدہ نے جھوٹا قرار دیا ہے' تو ہم یہ کہیں گے: سفیان ثوری اور شعبہ نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے تو ان دونوں حضرات کا بیان ہی کافی ہے۔

اسی طرح اُنہوں نے ''دونوں کان سر کا حصہ ہیں'' کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس روایت کو سنان بن ربیعہ نے شہر بن حوشب کے حوالے سے حضرت ابوامامہ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(18) اَنَّهُ قَالَ: اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

(18) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار"(3)، وابوداود (134) في الطهارة: باب صفة وضوء النبي e، والترمذي (37) في الطهارة: باب الاذنان من الرأس

''دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

تو اگر ہمارا مقابل فریق' یعنی امام شافعی' جو دونوں کانوں کیلئے نئے سرے سے پانی لیتے ہیں' وہ یہ کہیں کہ سنان بن ربیعہ مضطرب الحدیث ہے اور شہر بن حوشب کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا' تو ہم جواب میں یہ کہیں گے: جہاں تک شہر کا تعلق ہے تو امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے جہاں تک سنان کا تعلق ہے تو اُس کی حدیث کا اضطراب' اُس کے ثقہ ہونے میں رکاوٹ نہیں ہوگا۔

اسی طرح شرمگاہ کو چھونے والی روایت جسے اسحاق بن محمد فروی نے عبیداللہ بن عمر' نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے (آپ نے ارشاد فرمایا ہے:)

(19) مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْئَهُ لِلصَّلَاةِ

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا چاہیے''۔

اگر ہمارا مقابل فریق یہ کہے: اسحاق نامی راوی ثقہ نہیں ہے' کیونکہ امام نسائی یہ فرماتے ہیں: اسحاق ثقہ نہیں ہے' تو ہم یہ کہیں گے: یحییٰ اور شعبہ نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

علمِ حدیث کے دیگر ماہرین نے بھی ایسا ہی کیا ہے کہ جب تعدیل کو ترجیح حاصل ہو تو جرح کو یوں قرار دیا جائے گا جیسے وہ تھی ہی نہیں' بعض محدثین کے حوالے سے جس راوی کی توثیق کے بارے میں روایت منقول ہے اُس کے بارے میں طعن کرنے والوں کے طعن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' تو مسلمانوں کے وہ امام' جن کی پیروی زمین کے مختلف حصوں کے رہنے والے افراد نے کی ہے' وہ اس بات کے زیادہ لائق ہوں گے کہ اُن کے بارے میں حسد کرنے والے معاندین کے طعن کا اعتبار نہ کیا جائے۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص خود عادل نہ ہو اُس کی گواہی اور اُس کی روایت مقبول نہیں ہوتی ہے' محدثین نے خود خطیب کے بارے میں طعن کیا ہے اور اُس کی ایسی خامیوں کا ذکر کیا ہے' جو اُس کی روایت کو قبول نہ کرنے کے واجب ہونے کو ثابت کرتی ہیں' اگر تین باتیں رکاوٹ نہ ہوتیں تو ہم (خطیب کی اُن خامیوں کا تذکرہ کرتے)۔

پہلی رکاوٹ یہ ہے کہ ہمارے وہ امام' جن کی ہم تقلید کرتے ہیں' یعنی امام ابوحنیفہ' اُن کے حوالے سے یہ بات نقل نہیں ہوئی ہے کہ اُنہوں نے اپنے کسی دشمن کا ذکر بُرے الفاظ میں کیا ہے' یا مرحومین میں سے کسی کو بُرا کہا ہو' بلکہ اُن کا مسلک تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھا جائے' یہاں تک کہ تہمت بھی موجود ہو' تو اُس کے ذکر کے بعد یہ کہا جائے کہ اگر اس حوالے سے کوئی اور دلیل پائی گئی' تو حکم مختلف ہوگا۔

اُن کا مسلک یہ ہے کہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کوئی شخص ایمان سے خارج نہیں ہوتا ہے' اسی طرح ہمارے اصحاب کی

(19) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 74/1' فی الطهارة: باب مس الفرج- والبزار (148/1 کشف) (285)- والدار قطنی 147/1 فی الطهارة: باب ما روی فی لمس القبل- والحاکم فی "المستدرك" 1381

تکمیل میں ہر امام کا ذکر بھلائی کے حوالے سے ہی ہے ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: ہم لوگوں پر یہ لازم ہے کہ اُن کی پیروی کریں اور اُن کے طریقہ کی اقتداء کریں۔

دوسری رکاوٹ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(20) لَاتَذْكُرُوْا اَمْوَاتَكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ

''تم لوگ اپنے مرحومین کا ذکر صرف بھلائی کے حوالے سے کرو''۔

خطیب سے اللہ تعالیٰ درگزر کرے' اُس نے ہمارے ساتھ یہ زیادتی کی کہ اُس نے ہمارے امام کے بارے میں طعن و تشنیع کی ہے' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ

''اللہ تعالیٰ بُری بات کو بلند آواز میں کرنے کو پسند نہیں کرتا ہے' البتہ اُس شخص کا حکم مختلف ہے' جس کے ساتھ ظلم ہوا ہو''۔

ہم پر تو یہ لازم ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیروی کریں کہ اُنہوں نے ایک شخص کو عید کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو اُسے منع نہیں کیا' اُن سے کہا گیا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ عید کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں کہیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا مصداق نہ بن جاؤں:

اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى

''کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا' جو بندے کو روکتا ہے' جب وہ (بندہ) نماز ادا کرتا ہے''۔

تیسری رکاوٹ یہ ہے کہ خطیب کا بُرا کہنا اور اُس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے' اُس کا تذکرہ کرنا' ایک غیر ضروری کام میں مشغول ہونے کے مترادف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

(21) مِنْ حُسْنِ الْاِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ

''آدمی کے سالم کی خوبیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لایعنی کاموں کو ترک کردے''

جو شخص خطیب کی خامیوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ ''تاریخ کبیر دمشق'' میں اُن کے حالات کا مطالعہ کر لے' اس کتاب کو ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ شافعی نے مرتب کیا ہے' اس کے علاوہ کتاب ''الانتصار لامام ائمۃ الامصار'' کا مطالعہ کر لے' جسے حافظ یوسف سبط ابن جوزی نے جمع کیا ہے' تو آپ کو خطیب کی سیرت اور عادات و اطوار کے بارے میں وہ کچھ پڑھنے کو ملے گا کہ آپ حیران ہوں گے کہ اُس جیسا شخص امام ابوحنیفہ کے بارے میں کوئی کلام کیسے کرسکتا ہے۔

---

(20) اورده المتقی الهندی فی ''كنز العمال'' (42712)- والمرتضى الزبيدى فی ''اتحاف سادة المتقين'' 7/490- والسنی 52/4

(21) اخرجه احمد 201/1-والطبرانی فی الكبير (2886)-وفی الصغير (1080)-والقضاعی فی مسند الشهاب (194)-وهناد فی الزهد (1117) من حديث حسين بن علی رضی الله عنهما

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے کہ جوشخص بکثرت غلطی کرتا ہواور پھسلتا ہو وہ اگرچہ پرہیز گار بھی ہو پھر بھی اُس کی روایت مقبول نہیں ہوتی' خطیب بغدادی کی ان تمام خامیوں کے ہمراہ وہ تقریر ہی کافی ہے' جو حافظ ابن جوزی نے اپنی کتاب ''السہم فی المصیب فی رد الخطیب'' میں اور دیگر علماء نے بھی (اپنی کتابوں میں تحریر کی ہے) سابقہ موانع کی وجہ سے ہم اُن کا ذکر نہیں کریں گے۔

چوتھا جواب

چوتھا جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں مختلف لوگوں کے حوالے سے جو طعن آمیز باتیں روایت کی گئی ہیں' اُن لوگوں نے وہ باتیں حسد کی وجہ سے کی ہیں' کیونکہ جو شخص صاحبِ فضیلت ہو' اُس سے حسد کیا جاتا ہے اور حسد کرنے والے کو ہمیشہ پرے کیا جاتا ہے' مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! حسد سے کم ہی کسی کو نجات ملتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اُس جیسا کوئی اور فرد اُس سے اوپر جائے' جب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اُس سے زیادہ نمایاں ہو رہا ہو' تو اپنے باطن میں اُس کے خلاف جذبات محسوس کرتا ہے' اگر آدمی عقلمند اور پرہیز گار ہو' تو وہ اپنے نفس کو مغلوب کر لیتا ہے اور اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی ذات کیلئے ویسی نعمت کے حصول کی آرزو کرتا ہے' لیکن وہ یہ آرزو نہیں کرتا کہ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہو جائے اور یہ چیز رشک ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(**22**) لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اِثْنَیْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

''حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اُس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو''۔ الحدیث

لیکن اگر آدمی پرہیز گار نہ ہو' تو اُس کا نفس امارہ بُرائی کو غالب کر دیتا ہے اور ایسا آدمی محسود کے خلاف ہو جاتا ہے۔

پھر ان لوگوں کے مراتب ہیں' ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں' جو تلوار و تفنگ کے ذریعہ دوسرے فریق پر حملہ آور ہوتے ہیں بعض لوگ زبانی طور پر حملہ آور ہوتے ہیں' کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو نفس امارہ بُرائی کے حوالے سے مغلوب کر لیتا ہے اور کبھی وہ لوگ نفس امارہ پر غالب آ جاتے ہیں' وہ علماء جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے حسد کیا' وہ کبھی اُن کی تعریف کرتے ہیں اور کبھی اُن پر تنقید کرتے ہیں' مؤمن کی حالت اسی طرح ہوتی ہے' کبھی شیطان اُس پر غالب آ جاتا ہے اور کبھی وہ شیطان پر غالب آ جاتا ہے' ان علماء نے اس بات کی صراحت بھی کی ہے اور اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے (کہ وہ حسد کی وجہ سے امام صاحب پر تنقید کرتے ہیں) اُن علماء میں سے ایک ابن ابولیلیٰ بھی ہیں' وہ بعض اوقات امام ابوحنیفہ پر تنقید کرتے ہیں اور بعض اوقات اُن کی تعریف کرتے ہیں' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو وہ بولے: یہ نوجوان (یعنی امام ابوحنیفہ) محسود ہے۔

---

(22) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الاثار" 191/1 – والحمیدی (617) – وابن ابی شیبه 557/10 – والبخاری (7529) فی التوحید – والبیهقی فی "السنن الکبریٰ" 188/4 .

پانچواں جواب

خطیب نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس کے حوالے سے پانچواں جواب تفصیلی ہے۔

خطیب اور دیگر حضرات نے امام ابوحنیفہ پر جو تنقید کی ہے اُن میں سے ایک بات یہ ہے کہ وہ حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وہ رائے پر عمل کرتے ہیں یہ بات وہ شخص کہہ سکتا ہے جو فقہ کی کوئی سمجھ بوجھ نہ رکھتا ہو جس شخص نے فقہ کا ذائقہ سونگھا ہو اور وہ عقل سے بھی کام لے وہ یہ اعتراف کرے گا کہ امام ابوحنیفہ احادیث کے سب سے بڑے عالم تھے اور آثار کی سب سے زیادہ پیروی کرنے والے تھے اُن لوگوں نے جو اعتراض کیا ہے اُس کے باطل ہونے کی دلیل کئی حوالے سے دی جاسکتی ہے۔

اُن میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ ''مرسل'' روایات کو بھی حجت سمجھتے ہیں اور ''مرسل'' روایات کو قیاس پر مقدم قرار دیتے ہیں جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

قیاس کی اقسام

دوسرا پہلو یہ ہے کہ قیاس کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم قیاسِ مؤثر ہے یہ وہ قیاس ہے کہ جب اصل اور فرع کے درمیان کوئی ایسا مشترک معنی ہو جو اثر انداز ہوسکتا ہو۔

دوسری قسم قیاسِ مناسبت ہے اور وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان کوئی معنوی مناسبت پائی جاتی ہو۔

تیسری قسم قیاسِ شبہ ہے وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان شرعی احکام میں شکل وصورت کے اعتبار سے مشابہت پائی جاتی ہو۔

چوتھی قسم قیاسِ طرد ہے اور وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان دوری ہو۔

امام ابوحنیفہ اور اُس کے اصحاب یہ کہتے ہیں: قیاسِ شبہ اور قیاسِ مناسبت باطل ہے۔

قیاسِ طرد کے بارے میں امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات نے اسے بھی منکر قرار دیا ہے۔

شیخ ابوزید کبیر فرماتے ہیں: صرف قیاسِ مؤثر حجت ہے (قیاس کی باقی اقسام) باقی حجت نہیں ہیں۔

امام شافعی کا موقف

امام شافعی فرماتے ہیں: قیاس کی یہ چاروں اقسام حجت ہیں اور امام شافعی بہت زیادہ قیاسِ شبہ کا استعمال کرتے ہیں جس کی مثال یہ ہے کہ وہ کھانے پینے کی چیزوں کو منصوص چیزوں پر قیاس کر لیتے ہیں کیونکہ کھانے کے حوالے سے اُن کے درمیان ظاہری مشابہت پائی جاتی ہے اگرچہ کھانا اضافہ میں اثر انداز نہیں ہوتا اور ماپنے اور وزن کرنے کی طرح مقدار میں اثر انداز نہیں ہوتا۔

اسی طرح امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ اگر آدمی کا جرم تھوڑا ہو تو اُس کا خاندان اُس کا تاوان ادا کرے گا کیونکہ تھوڑا جرم بھی زیادہ جرم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

اسی طرح امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: سرکہ مائع ہوتا ہے تو اس کی جنس پر قطرہ قائم نہیں ہوسکتا اس لیے یہ تیل کی طرح

نجاست کوزائل نہیں کرے گا' اگر چہ یہ اثر انداز ہونے والی چیز نہیں ہے' تو یہاں امام شافعی نے سرکہ اور تیل کو ظاہری مشابہت کی وجہ سے اکٹھا کر دیا ہے' جبکہ امام ابوحنیفہ سرکہ کو پانی کے ساتھ جمع کرتے ہیں' کیونکہ اُس کے اندر اثر انداز ہونے والا مفہوم پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سرکہ بھی پانی کی طرح رقیق ہوتا ہے اور نجاست کو زائل کر دیتا ہے' جبکہ اس کے ساتھ اُس چیز کو ملا بھی جائے اور قطرے بھی ٹپکا دیئے جائیں اور نچوڑ بھی لیا جائے۔ اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں' پھر حیرانگی کی بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ صرف ایک یا دو قسمیں استعمال کرتے ہیں' جبکہ امام شافعی کی قیاس کی یہ چاروں قسمیں استعمال کرتے ہیں اور وہ انہیں حجت بھی قرار دیتے ہیں۔

امام صاحب پر الزام بے بنیاد ہے

خطیب اور اُن جیسے افراد یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ حدیث کو چھوڑ کر قیاس کو استعمال کرتے ہیں' اُن کا یہ کہنا نفسانی خواہشات کے غلبہ کی وجہ سے ہے اور فقہ سے عدم واقفیت کی وجہ سے ہے' وہ جو کہتے ہیں اُس کے باطل ہونے کی صورت یہ ہے' یعنی اُن کا یہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ روایات کی پیروی نہیں کرتے ہیں' یہ اس وجہ سے باطل ہوگا کہ جو شخص امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کے دلائل سے واقف ہوگا وہ خطیب کے بیان کردہ اعتراض کے باطل ہونے سے بھی واقف ہو جائے گا۔

ترک قیاس کی پہلی مثال

اس کو تفصیلی طور پر یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نماز کے دوران قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' اُس کی دلیل نابینا شخص والی وہ روایت ہے جو ایک گڑھے میں گر گیا تھا (تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے) بعض لوگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

(**23**) اَلَا مَنْ قَهْقَهَ مِنكُمْ فَلْيُعِدْ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

''تم میں سے جس شخص نے قہقہہ لگایا ہے' وہ وضو اور نماز کو دُہرائے''۔

یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے' لیکن امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور نماز کے دوران قہقہہ لگانے کو نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے پر قیاس نہیں کیا' جبکہ امام شافعی کی رائے مختلف ہے' اُنہوں نے اس میں قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ترک قیاس کی دوسری مثال

اسی طرح امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: کھجور کی نبیذ کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے' کیونکہ جنات کی حاضری والی رات سے متعلق روایت جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے' اُس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' یہ روایت اگر چہ ضعیف ہے لیکن امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور اُنہوں نے نبیذ کو دیگر تمام مشروبات پر قیاس نہیں کیا ہے جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے کیونکہ اُنہوں نے قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے' اس سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ ''ضعیف'' حدیث کو قیاس پر مقدم قرار دیتے ہیں۔

(23) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (164)- والدار قطنی فی "السنن" 166/1 فی الطهارة: باب احادیث القهقهة فی الصلاة- وعبدالرزاق (3760) فی الصلاة: باب التبسم والضحك فی الصلاة.

روایت میں ترک وترجیح

لیکن خطیب اور اُن جیسے افراد یہ کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے اُن بعض روایات کوترک کیا ہے' جنہیں امام شافعی نے اختیار کیا ہے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اُن روایات کوترک کیا ہے' وہ یہ نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اُن روایت کو اُن احادیث کی بنیاد پر ترک کیا ہے' جو اُن روایات سے زیادہ مستند ہیں۔

قلے والی روایت

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(24) اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خُبْثًا

"جب پانی دو قلّے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا"۔

امام ابوحنیفہ نے اس حدیث کو اس لیے ترک کیا ہے' کیونکہ یہ صحیحین میں نہیں ہے اور لفظ "قُلّہ" ایک ایسا لفظ ہے' جو مشترک ہے پھر اس حدیث کی سند بھی مضطرب ہے' امام ابوحنیفہ نے اُس حدیث کوترک کیا ہے' جس پر شیخین' یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا اتفاق ہے' اُن دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں اسے نقل کیا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(25) لَايَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

"کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ بعد میں اُس سے وضو کرلے"۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

"پھر وہ اُسی پانی سے غسل کرلے"۔

پانی کا حکم

اُن میں سے ایک روایت سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتی تھی کہ کسی ایسے پانی سے وضو کیا جائے جس میں کوئی چیز گیلی ہو' امام ابوحنیفہ نے اسے ترک کر دیا ہے' کیونکہ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے ہی نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے' جو اس روایت کے برخلاف ہے' اور وہ حدیث صحیح ہے' جس پر شیخین' یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا اتفاق ہے' ان دونوں حضرات نے اسے نقل کیا ہے اور وہ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث ہے' سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(26) تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اِغْسَلْنَهَا بِسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِيْ الْاٰخِيْرَةِ كَافُوْرًا

---

(24) اخرجه ابو داؤد (63) في الطهارة: باب ماينجس الماء- والترمذي (50) في الطهارة، والشافعي في "الام" 18/1 في الطهارة: باب الماء الراكد- واحمد 27/2- وابن ماجة (517) في الطهارة: باب مقدار الماء الذي لاينجس.

(25) اخرجه ابن حبان (1251)- واحمد 492/2- وعبدالرزاق (300)- وابو عوانة 276/1- وابن الجارود في "المنتقى" (54)- والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 14/1 .

''نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوگیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم اسے بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دینااورآخر میں تھوڑا سا کافور شامل کردینا''۔

اس صحیح حدیث کی بنیاد پرامام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: جب مطلق پانی کسی پاک چیز کے ملنے کی وجہ سے زائل ہوجائے' جیسے بیری کے پتے یا کافور یااشنان نام بوٹی یا صابون یازعفران نامی بوٹی' تو ایسے پانی کے ذریعہ وضوکرنا جائز ہے' جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضوکرنا

اُن میں سے کچھ روایات وہ ہیں' جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے ذریعہ وضوکرنا (مرد کیلئے) جائز نہیں ہے' ان میں سے کوئی بھی روایت ''صحاح'' میں نہیں ہے اورامام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل اس لیے ترک کیا ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں ایک مستند حدیث ہے' جسے امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں ذکر کیا ہے اوروہ سیدہ میمونہ ﷺ سے منقول حدیث ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

(**27**) قَالَتْ اَجْنَبْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْتُ فِيْ جُفْنَةٍ فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا قُلْتُ اِنِّيْ اِغْتَسَلْتُ مِنْهَا قَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ وَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاغْتَسَلَ مِنْهُ

''مجھے اور نبی اکرم ﷺ کو جنابت لاحق ہوگئی' میں نے ایک بڑے ٹب میں موجود پانی کے ذریعہ غسل کیا' تو کچھ پانی بچ گیا' نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تا کہ اُس ٹب کے ذریعہ غسل کرلیں' تو میں نے عرض کی: میں اس سے غسل کرچکی ہوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: پانی پر جنابت اثرانداز نہیں ہوتی ہے اوراسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے ذریعہ غسل کرلیا''۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے: ایسے پانی کے ذریعہ وضوکرنا جائز ہے' البتہ بعض محدثین کا مؤقف اس سے مختلف ہے۔

جانور کے مرنے سے پانی کا نجس ہونا

اُن روایات میں سے ایک وہ حدیث ہے' جواس بارے میں منقول ہوئی ہے کہ جانور کے مرجانے کی وجہ سے پانی نجس ہوجاتا

(26) اخرجه احمد 408/6- وابن سعد فی " الطبقات" 455/8- والشافعی فی "المسند" 203/1- وعبد لرزاق (4090)، والبخاری (1262)- وابو داؤد (4144)- وابن الجارود فی " المنتقی" (520) .

(27) اخرجه البخاری (253) فی الغسل: باب الغسل بالصاع ونحوه- ومسلم (47) فی الحیض: باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة- والترمذی (62) فی الطهارة: باب ماجاء فی وضوء الرجل والمرأة من اناء واحد

ابوحنیفہ نے ایسے جانوروں کے بارے میں ان کے حکم کو ترک کیا ہے' جن میں بہتا ہوا خون نہ ہو' جیسے: مکھی' مچھر' بھڑ' بچھو

اس کی دلیل وہ حدیث ہے' جو اس بارے میں ''صحیح بخاری'' میں منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(28) اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءٌ وَفِيْ الْاٰخَرِ دَاءٌ

''جب مکھی کسی چیز کے برتن میں گر جائے' تو آدمی اُسے پوری طرح ڈبو کر پھر نکال کر باہر پھینکے' کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے''۔

مردار کی کھال کا حکم

ان روایات میں سے ایک' وہ عمومی روایات ہیں' جو مردار کے بارے میں منقول ہیں' امام ابوحنیفہ نے اُنہیں ترک کیا ہے کہ مردار کی کھال کو دباغت کے ذریعہ پاک کیا جاسکتا ہے' اس کی دلیل بھی وہ صحیح حدیث ہے' جسے نقل کرنے میں شیخین' یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

(29) مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ اَلَا اِنْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کر لیتے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مردار ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے''۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: مردار کی کھال دباغت کے ذریعہ پاک ہو جاتی ہے' جبکہ (محدثین کی) ایک جماعت کا موقف اس سے مختلف ہے۔

ان روایات میں سے کچھ وہ روایات بھی ہیں جو مردار کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں' امام ابوحنیفہ نے اس ''صحیح'' حدیث کی وجہ سے اُنہیں ترک کیا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا

''اس کو کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے''۔

---

(28) اخرجه الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" (3290) - والنسائی فی "المجتبى" 178/7 - وابو يعلى (986) - وابن حبان (1247) - وابن عبدالبر فی "التمهيد" 337/1

(29) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 469/1 - وابن حبان (1283) - ومسلم (364) فی الحيض: باب طهارة جلود الميتة بالدباغ - والبيهقی فی "السنن الكبرى" 23/1 - والحميدی (491) - وابو عوانة 211/1 - والطبرانی فی "الكبير" (11383)

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: مردار کے بال' اُس کی ہڈیاں' اُس کے سینگ اور اُس کی اُون پاک ہوتی ہے' جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

منی کا نجس ہونا

اُن روایات میں سے بعض روایات وہ ہیں' جو منی کو دھونے کے لازم نہ ہونے کے بارے میں منقول ہیں اور یہ کہ اُسے کھرچ کر صاف کیا جا سکتا ہے' لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید امام ابوحنیفہ نے ان روایات کو اس لیے ترک کیا ہے کہ وہ منی کے نجس ہونے کے قائل ہیں' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس روایت کو ترک نہیں کیا' بلکہ وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: اگر منی خشک ہو چکی ہو تو اُسے کھرچنا جائز ہے اور اگر وہ تر ہو' تو اُسے دھونا لازم ہے' اس کی دلیل وہ مستند حدیث ہے' جسے نقل کرنے میں شیخین' یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں' ان دونوں نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اُسے نقل کیا ہے اور وہ عطاء بن یسار کی نقل کردہ حدیث ہے' وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے:

(**30**) اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ وَيُصَلِّيْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْبُقَعِ فِيْ ثَوْبِهٖ مِنْ اَثَرِ الْغُسْلِ

''وہ نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیتی تھیں' تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے تھے اور دھونے کی وجہ سے پانی کا نشان کپڑے پر مجھے نظر آ رہا ہوتا تھا''۔

اس بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: یہ نجس ہوتی ہے' اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے۔

قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا

اُن میں سے ایک روایت وہ ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' (وہ بیان کرتے ہیں:)

(**31**) رَقِيْتُ يَوْمًا عَلٰى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ

''ایک دن میں' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا' آپ کا رُخ قبلہ کی طرف تھا اور آپ کی پشت شام کی طرف تھی''۔

لوگ یہ سمجھتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل ترک کیا ہے' جبکہ امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کیلئے بیٹھے ہوں گے' تو اس کے آغاز میں آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف پشت کی ہوگی' اس طرح

(30) اخرجه ابن حبان (1381)- وابو داؤد الطيالسي 44/1- والبخاري (229) في الوضوء- ومسلم(289)- وابن خزيمة في "صحيحه"(287)- وابن ماجة(536)- والبيهقي في" السنن الكبرى"428/2-419

(31) اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 234/4-وابن حبان (1418)-واحمد 41/2-والبخاري(149)في الوضوء:باب التبرز في البيوت- وابن ماجة(322)-وابو عوانة 201/1 .

روایت میں اور اُس حدیث کے درمیان تطبیق ہو جائے گی' جسے نقل کرنے میں شیخین' امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں' ان دونوں نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(32) لَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا

''پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ نہ کرو' بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رُخ کرو''۔

تو اس حدیث کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کرنا جائز نہیں ہے' خواہ کھلی جگہ ہو یا عمارت کے اندر آدمی موجود ہو' اس بارے میں امام شافعی اور بعض محدثین کا مؤقف مختلف ہے۔

وضو میں' سر کے مسح میں تکرار

اُن روایات میں سے کچھ روایات وہ ہیں' جو اس بارے میں منقول ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین' تین مرتبہ وضو کرتے تھے (یعنی وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو تین مرتبہ دھوتے تھے) تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں' کیونکہ وہ (تین مرتبہ) مسح کی تکرار کو مستحب نہیں سمجھتے ہیں' حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: وضو سے مراد دھونا ہے' تو دھونے میں تکرار مستحب ہے' لیکن مسح' دھونے میں شمار نہیں ہوتا' اس لیے اس میں بھی تکرار مستحب نہیں ہوگی اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے' جسے امام ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی:

اَنَّهٗ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا تھا۔

پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا

اُن روایات میں چند ایک روایات وہ ہیں' جو مغرب کی نماز جلدی ادا کرنے کے بارے میں منقول ہیں اور اس میں تاخیر کے مکروہ ہونے کے بارے میں ہیں' تو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے ان احادیث پر عمل نہیں کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں کہ دیگر تمام نمازوں کی طرح مغرب کی نماز کے بھی دو اوقات ہیں (یعنی ایک اُس کا ابتدائی وقت ہے اور ایک انتہائی وقت ہے) حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: ان روایات کی بنیاد پر مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مکروہ ہے' لیکن اس کو تاخیر سے ادا کرنے کا مکروہ ہونا

(32) اخرجه الطحاوی فی ''شرح معانی الآثار'' 234/4-واحمد 421/5- وابو عوانة: 199/1- والطبرانی فی ''الکبیر''(3935)- والشافعی فی ''المسند'' 25/1-والحمیدی(378)، والبخاری(394) فی الصلاة:باب قبلة اهل المدینة واهل الشام والمشرق- عن ابی ایوب الانصاری .

اس بات پر دلالت نہیں کرتا ہے کہ اس کی ادائیگی کے جائز ہونے کا وقت ہی باقی نہیں رہا ہے' جس طرح عصر کی نماز کو سورج کے زرد ہونے تک مؤخر کرنا مکروہ ہے (لیکن اگر اُس وقت تک نماز ادا کی جائے تو ادا ہو جاتی ہے) اسی طرح مغرب کی نماز کو شفق کے غائب ہونے سے پہلے ادا کر لیا جائے' تو یہ درست ہوگی' اس کی دلیل وہ حدیث ہے' جسے نقل کرنے میں شیخین' امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں' ان دونوں نے اپنی' اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(**33**) اِذَا قَدِمَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ

''جب رات کا کھانا آ جائے' تو پہلے اُسے کھالو اس سے پہلے کہ تم مغرب کی نماز ادا کرو' تم اپنے کھانے کو چھوڑ کر نہ جاؤ''۔

اس حدیث کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ نے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا

اُن روایات میں وہ روایات بھی شامل ہیں' جو نمازوں کو اُن کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کے بارے میں اور ابتدائی وقت میں ادا کرنے کے بارے میں منقول ہیں' تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اُن روایات میں اور صحیح' صریح روایت کے درمیان تطبیق دی ہے' جسے امام ابوعیسیٰ ترمذی نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(**34**) اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

''صبح کی نماز روشنی میں ادا کرو' کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی بنیاد پر اُنہوں نے یہ کہا ہے: صبح کی نماز روشنی میں ادا کرنا مستحب ہے' تاکہ اس روایت اور دوسری صحیح روایت کے درمیان تطبیق ہو جائے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے کہ نماز کو اُس کے مخصوص وقت میں ادا کیا جائے''۔

اس کی وجہ یہ ہے' نماز کا آخری وقت بھی نماز کا مخصوص وقت ہوتا ہے۔

ایک موضوع روایت

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

''ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوتا ہے اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کا درگزر ہوتا ہے''۔

---

(33) اخرجه الطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" (1986)-والبيهقى فى "السنن الكبرىٰ" 457/1-وابو داؤد (3757)-واحمد 20/2- والبخارى (673)-ومسلم(559)-والطبرانى فى "الصغير" (995)-عن ابن عمر رضى الله عنه

(34) اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 179/1- والبيهقى فى "السنن الكبرىٰ" 457/1- والطيالسى (959)- والترمذى (154) فى الصلاة: باب ماجاء فى الاسفار بالفجر- والطبرانى فى "الكبير" (4286)

-- عن رافع بن خديج رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "اسفروا بالفجر، فانه اعظم للاجر".

تو یہ ''موضوع'' روایت ہے' جس کی طرف ابن جوزی نے اپنی کتاب ''التحقیق'' میں اشارہ کیا ہے' لیکن اُنہوں نے اس حدیث کے ''موضوع'' ہونے کی صراحت نہیں کی ہے' دیگر حضرات نے اس کے ''موضوع'' ہونے کی صراحت کی ہے۔

نمازِ وسطیٰ سے مراد کیا ہے؟

اُن روایات میں' وہ احادیث بھی ہیں' جو اس بارے میں منقول ہیں کہ نمازِ وسطیٰ سے مراد فجر کی نماز ہے' لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اس پر عمل نہیں کیا' وہ یہ کہتے ہیں: نمازِ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس قول کو اختیار کرتے ہوئے اُس حدیثِ صحیح پر عمل کیا ہے' جس کے نقل کرنے میں شیخین' امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں' ان دونوں نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر یہ ارشاد فرمایا:

(**35**) مَلَأَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

''اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں کو اور اُن کی قبروں کو آگ سے بھر دے' کیونکہ انہوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ' یعنی عصر کی نماز ادا نہیں کرنے دی' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا''۔

تو اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نمازِ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے' وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

نماز میں ''بسم اللہ'' کو پست آواز میں پڑھنا

ان روایات میں' وہ روایات بھی ہیں' جو اس بارے میں منقول ہیں کہ بسم اللہ شریف بلند آواز میں پڑھی جائے' لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اس بارے میں امام ابوحنیفہ نے قیاس کی بنیاد پر مخالفت کی ہے اور اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس پر عمل اس لیے نہیں کیا ہے' کیونکہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ منقول نہیں ہے' بعض صحابہ کرام سے کچھ منقول ہے' تاہم وہ مستند روایات نہیں ہیں اور بڑی حیرانگی امام دارقطنی پر ہوتی ہے کہ جنہوں نے بسم اللہ بلند آواز میں پڑھنے کے بارے میں کتاب تصنیف کی ہے اُس میں اُنہوں نے تعصب سے کام لیتے ہوئے موضوع روایات بھی نقل کر دی ہیں' محدثین نے اس حوالے سے اُن پر اعتراض کیا اور ایک ہی کمان کے ذریعہ اُن پر تیر اندازی کی' جب وہ مصر آئے' تو ایک مالکی نے اُن سے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' کیا نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کوئی ایسی روایت منقول ہے' جو بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بارے میں ہو؟ تو امام دارقطنی نے جواب دیا: جی نہیں!

(35) اخرجه الطحاوی فی " شرح معانی الآثار" 173/1 – واحمد 79/1 – وابو یعلی (384) – ومسلم (627)(203) فی المساجد – والنسائی (474) فی الصلاة: باب المحافظة علی صلاة العصر – والبخاری (2931) فی الجهاد: باب الدعاء علی المشرکین بالحضریمة

اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے اس روایت پر عمل نہیں کیا' اُنہوں نے اُس صحیح حدیث پر عمل کیا ہے' جسے نقل کرنے میں شیخین متفق ہیں' امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں اُسے نقل کیا ہے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَكَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی ہے' یہ حضرات بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے''۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقُوْلُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا''۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(36) كَانُوْا لَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''یہ لوگ قرأت کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے نہیں کرتے تھے''۔

اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے: بسم اللہ کو بلند آواز میں نہیں پڑھا جائے گا' اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت

ان روایات میں سے کچھ احادیث وہ ہیں' جو سورۂ فاتحہ کے بارے میں منقول ہوئی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

(**37**) لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

''سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے''۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

(**38**) كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِىَ خُدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ

---

(36) اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 202/1-والبخارى فى "القراءة خلف الامام" (121)، وابو ليلى (2981)-وابو عوانة 122/2-وابن حبان (1798) -ابن ماجة (491) ؛

(37) اخرجه ابن حبان (1782)- وابن ابى شيبة 360/1- ومن طريقه اخرجه مسلم (394) فى الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة فى كل ركعة- والشافعى فى "المسند" 75/1-والحميدى (386)- واحمد 314/5- والبخارى (756) فى الاذان: باب وجوب القراءة للامام والمأموم فى الصلوات كلها- عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه

(38) اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 216/1-واحمد 241/2- والحميدى (973)- ومسلم (395)(38) فى الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة فى كل ركعة- والبيهقى فى "السنن الكبرى" 40/2- عن ابى هريرة رضى الله عنه

"ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے' وہ ادھوری ہوتی ہے' مکمل نہیں ہوتی ہے"۔

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر بھی نماز درست ہوتی ہے' جبکہ آدمی نے سورۂ فاتحہ کے علاوہ قرآن کے کسی اور حصہ کی تلاوت کی ہوئی ہو' حالانکہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے' اُنہوں نے اس بارے میں منقول تمام روایات کے درمیان تطبیق دی ہے' وہ یہ کہتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز ادھوری ہوتی' مکمل نہیں ہوتی ہے' اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کر دیتا ہے تو اُس کی نماز ناقص ہوگی' مکمل نہیں ہوگی' لیکن اگر وہ بھول کر اسے ترک کر دیتا ہے' تو وہ سجدۂ سہو کے ذریعہ اس نقصان کو پورا کر لے گا۔ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: نماز مکمل اور فضیلت والی سورۂ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی ہے' البتہ سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کے نتیجہ میں نماز باطل نہیں ہوتی ہے' اس کی دلیل وہ مستند حدیث ہے جسے اُمت نے نقل کیا ہے اور جسے نقل کرنے میں شیخین' یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں' ان دونوں نے اپنی اپنی "صحیح" میں اسے نقل کیا ہے:

(39) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَّمَ الْاَعْرَابِيَّ الصَّلَاةَ فَرَائِضَهَا كُلَّهَا فَقَالَ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

"نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی کو نماز کے تمام فرائض کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: تم تکبیر کہو اور پھر جو قرآن تمہیں آتا ہو' اُسے پڑھ لو"۔

تو اس حدیث پر عمل کرنا واجب بھی ہے' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

"جو قرآن آتا ہو' اُسے تم پڑھ لو"۔

اس بنیاد پر امام ابوحنیفہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ سورۂ فاتحہ ترک کرنے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی' اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

تشہد کے کلمات

اُن روایات میں سے ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تشہد کے بارے میں روایت ہے' لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس روایت کو ترک کیا ہے' وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نقل کردہ تشہد کے کلمات کو اختیار کیا ہے' کیونکہ وہ اس بارے میں منقول تمام روایات میں سب سے زیادہ مستند ہیں' جیسا کہ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: تشہد کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے جو روایات نقل کی ہیں اُن میں

(39) اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 233/1 - وابن حبان (1890) - والبخاري (757) في الاذان: باب وجوب القراءة للامام والمأموم في الصلوات كلها - والبيهقي في "السنن الكبرى" 122/2 - واحمد 437/3 - من حديث ابي هريرة رضي الله عنه

سے سب سے زیادہ مستند روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ہے۔ پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: صحابہ کرام اور تابعین میں سے اکثریت کا عمل اسی روایت پر ہے۔

نماز میں (رکعات کی تعداد میں) شک ہونا

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

(**40**) اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ

"جب کسی شخص کو نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ یقین پر بناء قائم کرے"۔

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اس روایت پر اُس صورت میں عمل کرتے ہیں' جب آدمی کا کوئی غالب گمان نہ ہو' لیکن جب وہ غالب گمان ہو' تو پھر وہ حدیثِ صحیح پر عمل کرتے ہوئے صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا اور وہ صحیح حدیث شیخین نے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(**41**) اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ

"جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' تو وہ درست نتیجہ کے بارے میں کوشش کرے"۔

اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

قنوت نازلہ پڑھنا

اُن روایات میں' وہ احادیث بھی ہیں' جو فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنے کے بارے میں منقول ہوئی ہیں' لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کے ذریعہ انہیں ترک کر دیا ہے' وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ کو یہ بات پتا چلی تھی کہ یہ روایات منسوخ ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے "صحیحین" میں (اُن کے مؤلفین نے) نقل کیا ہے:

(**42**) قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی تھی'

(40) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 233/1-وابن حبان(2664)-وابن خزيمة (1023)- وابو داؤد (1024)- وابن ماجة(1210) فی اقامة الصلاة:باب فيمن شك فی صلاته فرجع الی اليقين- وابن ابی شيبة 25/2-من حديث ابی سعيد الخدری رضی الله عنه

(41) اخرجه ابن حبان (2656)- واحمد 419/1-والحميدی (96)- والبخاری(6671) فی الايمان:باب اذا حنث ناسياً فی الايمان- ومسلم(572)[9] فی المساجد:باب السهو فی الصلاة والسجود له -وابن ماجة(1211) فی اقامة الصلاة:باب ما جاء فيمن شك فی صلاته فتحری الصواب- عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه

(42) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 245/1- وابن حبان(1982)-والبخاری(4089) فی المغازی:باب غزوة الرجيع-ومسلم(677)(304) فی المساجد:باب استحباب القنوت فی جميع الصلاة .

جس میں آپ نے عرب کے کچھ قبائل کے بارے میں دعائے ضرر پڑھی تھی' پھر آپ نے اسے ترک کر دیا تھا''۔

مکروہ اوقات میں نمازِ جنازہ کی ادائیگی

ان روایات میں نمازِ جنازہ کے بارے میں منقول عمومی روایات ہیں' جن کے بارے میں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کے تحت ان کے برخلاف فتویٰ دیا ہے' وہ تین مکروہ اوقات میں نمازِ جنازہ ادا کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس حکم کو ''صحیح'' حدیث کی بنیاد پر خاص قرار دیا ہے' جو صحیح حدیث صحیح مسلم میں امام مسلم نے نقل کی ہے' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(43) ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَاَنْ نَّقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا

''تین اوقات ایسے ہیں' جن میں نماز ادا کرنے سے اور ان میں اپنے مُردوں کو دفن کرنے سے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں منع کیا ہے''۔

گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(44) عَفَوْتُ عَنْ اُمَّتِيْ صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ

''میں نے اپنی اُمت سے گھوڑے اور غلام کے صدقہ کو معاف کر دیا ہے''۔

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اپنی رائے کی بنیاد پر اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں وہ ''صحیح'' حدیث اختیار کی ہے جسے شیخین' یعنی امام بخاری اور امام مسلم نقل کرنے میں متفق ہیں' اُنہوں نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

(45) اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَمْنَعْ حَقَّ اللهِ تَعَالٰى فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ

''نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک شخص اس کو پاکدامنی اختیار کرنے کیلئے باندھتا ہے

---

(43) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 155/1 - وابن حبان (1546) - واحمد 152/4 - والنسائی 82/4 فی الجنائز: باب الساعات التی نهی عن اقبار الموتی فیها - والبغوی فی "شرح السنة" (778).

(44) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 29/2 - واحمد 121/1 - والحمیدی (54) - وابن ابی شیبة 152/3 - وابن خزیمة (1813) - وابو یعلی (299) - والخطیب فی "تاریخ بغداد" 141/7 - والبیهقی فی "السنن الکبری" 118 - من حدیث علی بن ابی طالب رضی الله عنه

(45) اخرجه البخاری (1402) - ومسلم (987) - والعثمانی فی "اعلاء السنن" 33/9 (2362) فی الزکاة: باب الزکاة فی العین وعدمه .

اور پھر وہ اُس کی گردن اور پشت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو روکتا نہیں ہے تو یہ گھوڑا اُس کیلئے رکاوٹ (یعنی جہنم سے بچاؤ کا باعث) ہوگا''۔

اسی لیے امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے: گھوڑے میں زکوٰۃ لازم ہوگی' اس بارے میں امام شافعی کا مؤقف مختلف ہے۔

روزے کی حالت میں پچھنے لگانا' یا لگوانا

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(**46**) اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''۔

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس حدیث پر عمل ترک کیا ہے' وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اس کے معنی کا علم حاصل کیا اور اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کی' تو اُنہوں نے اس کے مفہوم پر عمل کیا' پچھنے لگوانا روزہ نہیں توڑتا ہے۔ اس کی دلیل وہ صحیح حدیث ہے جسے امام ابوعیسیٰ ترمذی نے نقل کیا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(**47**) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَھُوَ صَائِمٌ

''نبی اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حج قران کا افضل ہونا

اُن روایات میں سے ایک وہ روایت ہے' جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے:

(**48**) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ

---

(46) اخرجه الطحاوی فی"شرح معانی الآثار" 95/2-والحاکم فی"المستدرك"427/1-واحمد 280-وابن خزیمة (1963) -والبیهقی فی"السنن الکبری" 265/4-وعبدالرزاق(7522)-والطیالسی(989)- والدارمی 14/2-وابو داؤد(۲۳۶۷) فی الصوم:باب فی الصائم یحتجم

(47) اخرجه الطحاوی فی" شرح معانی الآثار"101/2-وابو یعلی(2474) -والشافعی 255/1- وعبد الرزاق (7541) - والحمیدی(501)-وابن ماجة(1682)-والطبرانی فی"الکبیر"(12138)-والبیهقی فی"السنن الکبری"263/4 .

(48) اخرج الطحاوی فی"شرح معانی الآثار"140/2-واحمد 394/3-ومسلم(1213)(136)-وابو داؤد (1785)-والنسائی 164/5-وابن خزیمة (3025)- والحاکم فی"المستدرك" 480/1-والبغوی فی"شرح السنة"(1888)

☆☆عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال:اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم مهلین بالحج مفردا......

"نبی اکرم ﷺ نے حج اِفراد کیا تھا"۔

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس حدیث کوترک کر دیا ہے' کیونکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حج قران زیادہ فضیلت رکھتا ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اُس "صحیح" حدیث کوترجیح دی ہے' جسے نقل کرنے میں شیخین' یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(49) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ

"میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ کرنے کیلئے حاضر ہوں"۔

حالت احرام میں نکاح

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(50) لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ

"احرام والا شخص نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے' نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے سکتا ہے"۔

امام مسلم اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں' لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث پر عمل کو ترک کر دیا ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اُس حدیث پر عمل کیا ہے' جس کی صحت پر امام بخاری اور امام مسلم' دونوں کا اتفاق پایا جاتا ہے اور ان دونوں حضرات نے یہ حدیث اپنی اپنی "صحیح" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' (وہ بیان کرتے ہیں:)

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

"نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی' تو اُس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے"۔

شفعہ کے احکام

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(51) اَلشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ

---

(49) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 153/2-واحمد 99/3- وابوداؤد(1795)- ومسلم(1251)-وابن خزيمة (2619)- وابن ماجة(2969)-وابويعلى(3684) .

(50) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 286/2-واحمد 57/1-والشافعی فی "المسند" 316/1- ومسلم 1409) (41)-وابوداؤد(1841)-وابن ماجة(1966)-وابن خزيمة(2649)- وابن الجارود(444)-من حديث عثمان بن عفان رضی الله عنه

(51) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 121/4-وابن حبان(5185)-والبيهقی فی "السنن الكبرىٰ" 103/6- وابن ماجة (2497)فی الشفعة:باب اذا وقعت الحدود فلا شفعة- وابوداؤد(3515)فی البيوع:باب فی الشفعة-من حديث ابی هريرة رضی الله عنه

''شفعہ اُن چیزوں میں ہوتا ہے' جو تقسیم نہ ہو سکیں''۔

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث کو ترک کر دیا ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ''صحیح'' حدیث کو اختیار کیا ہے' جسے نقل کرنے میں شیخین' یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں' اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ

''پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے''۔

نکاح اور نوافل

اُن روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں' جو نوافل کی ترغیب دینے کے بارے میں منقول ہوئی ہیں' اُس کے بارے میں لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے انہیں ترک کر دیا' جیسے وہ یہ کہتے ہیں کہ نکاح میں مشغول ہونا' زیادہ فضیلت رکھتا ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں ''صحیح'' حدیث کو اختیار کیا ہے' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

(52) وَلٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ

''تاہم میں (نفلی) روزے رکھتا بھی ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہے' تو جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

نکاح میں ولی کا حکم

اُن روایات میں سے چند وہ روایات ہیں' جو نکاح میں ولی کی موجودگی شرط ہونے کے بارے میں منقول ہیں' جیسے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(53) لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''۔

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس پر عمل کو ترک کر دیا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ بالغہ لڑکی کا نکاح ولی کے بغیر بھی درست ہوتا ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس مستند حدیث پر عمل کیا ہے جو بطورِ خاص اس بارے میں وارد ہوئی ہے' جسے امام ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(52) اخرجه ابن حبان (14)– واحمد 241/3–ومسلم(1401) فی النكاح:باب اسحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه ووجد المؤونة– والنسائی60/6 فی النكاح: باب النهی عن –والبيهقی فی"السنن الكبری" 77/7–من حديث انس رضی الله عنه

(53) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 9/3–وابن حبان(4077)–وابن الجارود(703)– والحاكم فی"المستدرك" 171/2–والبيهقی فی"السنن الكبری"107/7–والترمذی(1101) فی النكاح:باب ماجاء لانكاح الا بولی– وابن ماجة(1881) فی النكاح:باب لا نكاح الا بولی– من حديث ابی موسی الأشعری رضی الله عنه

54 اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا

"ثیبہ عورت اپنی ذات کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہوتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اُس کی اجازت اُس کی خاموشی ہوگی"۔

اسی طرح امام ابوحنیفہ نے اُس "صحیح" حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جسے امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے:

55 اَنَّ خَنْسَاءَ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا وَهِیَ کَارِهَةٌ وَکَانَتْ ثَیِّبَةً فَرَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نِکَاحَهُ

"سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا کے والد نے اُن کی شادی کروادی' اُس خاتون کو یہ رشتہ پسند نہیں تھا' وہ خاتون ثیبہ تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے نکاح کو کالعدم قرار دیا"۔

اس بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: ثیبہ عورت اپنی ولی کے مقابلہ میں اپنی ذات کا زیادہ حق رکھے گی اور کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی' اس بارے میں امام شافعی کا موقف اس کے برخلاف ہے۔

نکاح میں مہر کا تعین

ان روایات میں سے وہ عمومی روایات ہیں' جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نکاح میں مہر کا تعین شرط ہے' لوگوں نے یہ گمان کیا: امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث پر عمل کو ترک کیا ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس صحیح حدیث پر عمل کیا ہے' جسے امام ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی "جامع" میں نقل کیا ہے:

56 اَنَّ اِمْرَاَةً اَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَدْ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ یَفْرُضْ لَهَا صِدَاقًا وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَرٰی لَهَا مِثْلَ صِدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِیْرَاثُ وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقَلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ بِرْوَعِ بِنْتِ وَاشِقٍ الْاَشْجَعِیَّةِ مِثْلَ مَا قَضٰی بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ

ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی' ایک شخص نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی تھی' پھر اُس شخص

54- اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 11/3- واحمد 219/1- ومالك 524/2- ومن طریقه اخرجه الشافعی فی "المسند" 12/2- وعبد الرزاق (10282)- وسعید بن منصور (556)- وابن ابی شیبة 136/4- وابن حبان (4084)- من حدیث ابن عباس

55- اخرجه احمد 328/6- ومالك فی "الموطأ" 535/2- ومن طریقه اخرجه الشافعی فی "المسند" 12/2- وابن سعد فی "الطبقات" 456/8- والبخاری (5138)- وابو داؤد (2101)- والنسائی فی "المجتبی" 86/6- وابن الجارود فی "المنتقی" (710)

56- اخرجه ابن حبان (4098)- وابن ابی شیبة 300/4- وابو داؤد (2114) فی النکاح: باب فیمن تزوج ولا یفرض لها صداقا حتی مات علی ذلك- والحاکم فی "المستدرك" 180/2- والبیهقی فی "السنن الکبری" 245/7

کا انتقال ہو گیا اور اُس شخص نے اُس عورت کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور رخصتی بھی نہیں کروائی تھی' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس عورت کو اُس جیسی دیگر عورتوں کی مانند مہر مثل ہو گا' اُسے وراثت میں سے حصہ بھی ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہو گی' تو حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ بروع بنت واشق اشجعیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں وہی فیصلہ دیا تھا' جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ایسا نکاح درست ہوتا ہے' حالانکہ اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

طلاق کا حکم

اُن روایات میں سے چند وہ روایات ہیں' جو طلاق کے مباح ہونے کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں' لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے ان پر عمل کو ترک کیا ہے' اس طرح کہ وہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کو حرام قرار دیتے ہیں' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ''صحیح'' حدیث میں اعتماد کیا ہے' جسے شیخین نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

(**57**) اَنَّـهُ طَـلَّقَ اِمْرَاَتَهُ فِيْ حَالِ الْحَيْضِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضُ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ تَبِيْنَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّطَلِّقَ لَهَا النِّسَاءُ

''اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس سے رجوع کر لے اور پھر وہ اُسے اپنے ساتھ رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' پھر اُسے حیض آئے اور پھر وہ پاک ہو جائے' پھر اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس روکے رکھے اور اگر چاہے تو اُسے طلاق دیدے' یہ وہ عدت ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے''۔

دانت کا قصاص

اُن روایات میں چند وہ روایات ہیں' جو دانت توڑنے پر قصاص لازم ہونے کے بارے میں ہیں' اس بارے میں امام شافعی

(57) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 3/53-52-واحمد 6/2-ومسلم (1471)(3)-وعبد الرزاق (10954)-والطبرانی فی "الاوسط" (1646)-والدار قطنی فی "السنن" 4/10-9-وابو یعلی (5650)-وابن حبان (4264)-والنسائی فی "المجتبی" 6/141

بارے مختلف ہے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے یہ مؤقف قیاس کی روشنی میں اختیار کیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ''صحیح'' حدیث پر اعتماد کیا ہے جسے امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

اَنَّ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ عَمَّتُهُ لَطَمَتْ جَارِیَةً فَکَسَرَتْ سِنَّهَا فَعَرَضُوْا عَلَیْهِمُ الْاَرْشَ فَاَبَوْا فَاَعْرَضُوْا عَلَیْهِمُ الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ...... اَلْحَدِیْثُ بِطُوْلِهٖ

سیدہ ربیعہ بنت نضر رضی اللہ عنہا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں انہوں نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا تو اُس کا دانت توڑ دیا پھر انہوں نے دوسرے فریق کے سامنے دیت کی پیشکش کی تو دوسرے فریق نے اس بات کو نہیں مانا وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں قصاص لینے کا حکم دیا اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

مشرکین کا قتل

ان روایات میں وہ روایات ہیں جو مشرکین کو قتل کرنے کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہیں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے ان پر عمل نہیں کیا اور قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: عورت کو بوڑھے مرد کو راہب کو نابینا شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا اس بارے میں امام شافعی کا مؤقف مختلف ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ''صحیح'' حدیث پر اعتماد کیا ہے جسے امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں نقل کیا ہے:

(58) اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ مَقْتُوْلَةً فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ

''ایک مرتبہ کسی جنگ میں ایک خاتون مقتول پائی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین اور بچوں کے قتل کو ناپسندیدہ قرار دیا''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

کتے کے شکار کا حکم

ان روایات میں سے چند روایات وہ ہیں جو کتے کے ذریعہ شکار کرنے کے مباح ہونے میں عمومی طور پر منقول ہیں لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے ان پر عمل نہیں کیا بلکہ انہوں نے قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کتا خود اس میں سے کچھ کھالے تو اُس شکار کو نہیں کھایا جاسکتا ایک قول کے مطابق اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ''صحیح'' حدیث پر عمل کیا ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے:

(59) اَنَّ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ الْمُعَلَّمَ

(58) اخرجه الطحاوی فی ''شرح معانی الآثار'' 220/3–واحمد 22/2–وابن ابی شیبة 381/12–وابوعوانة 93/4–والدارمی 222/2–والبخاری(3015)–ومسلم(1744)(25)– من حدیث عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنه

فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِذَا اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ

''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑو اور وہ جانور کو مار دے' تو تم اُسے کھالو' لیکن اگر وہ خود اُس میں سے کچھ کھالے' تو تم اُسے نہ کھاؤ' کیونکہ وہ شکار اُس نے اپنے لیے کیا ہوگا''۔

ذوی سہام

ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ تمام ذوی سہام کو (میت کے ترکہ میں سے بچا ہوا مال) لوٹایا جائے گا' البتہ (میت کے) شوہر یا بیوی کا حکم مختلف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ایسی صورت میں وہ مال بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا۔ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے یہ حکم قیاس کے مطابق دیا ہے' حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ''صحیح'' حدیث پر عمل کیا ہے' جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

(**60**) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰى فِىْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِىْ لِحْيَانٍ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِىْ قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پیٹ میں مر جانے والے بچہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُس کے تاوان کے طور پر ایک غلام یا کنیز ادا کیے جائیں گے' پھر اُس خاتون کا انتقال ہوگیا' جسے تاوان کی رقم دینے کا فیصلہ دیا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا کہ اُس کی وراثت اُس کے بیٹوں اور اُس کے شوہر کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی اُس کے خاندان پر لازم ہوگی''۔

یہاں اور احادیث بھی ہیں' جنہیں امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

خطیب کا بیان' محض افتراء ہے

ان سب باتوں سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ خطیب اور دیگر حضرات نے جو یہ کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ قیاس اور رائے پر عمل کرتے تھے' احادیث پر عمل نہیں کرتے تھے' یہ ایک بہتان اور افتراء ہے۔ امام ابوحنیفہ اور اُس کے شاگرد اس سے بری الذمہ ہیں۔

(59) اخرجه ابن حبان (5881)–ومسلم (1929)(1) فى الصيد: باب الصيد بالكلاب المعلمة–والبيهقى فى "السنن الكبرى" 235/9– وابو داؤد (2847) فى الصيد: باب فى اتخاذ الكلاب للصيد، واحمد 258/4–عن عدى بن حاتم رضى الله عنه

(60) اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 205/3–وابو يعلى (5917)–واحمد 438/2–وابو داؤد (4579) فى الديات: باب ما جاء فى دية الجنين–وابن ماجة (2639) فى الديات: باب دية الجنين– ومالك (5) فى العقول: باب عقل الجنين– والبخارى (5759) فى الطب: باب الكهانة–من حديث ابى هريرة رضى الله عنه

حدیث کی عدم موجودگی میں قیاس پر عمل کرتے ہیں اور تمام مجتہدین اسی طرح کیا کرتے ہیں' تو بقدرِ استطاعت یہ وہ جواب تھا خطیب کے اس قول کے جواب میں دیا گیا ہے۔

امام اعظم کی عربیت دانی

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ امام ابوحنیفہ کی عربی میں غلطیاں پائی جاتی تھیں' جس طرح اُنہوں نے بھاری چیز کے ذریعہ قتل کرنے کے مسئلہ میں یہ کہا ہے ولو رماه بابا قبيس تو اس کا جواب تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔
پہلا جواب یہ ہے کہ یہ مشہور لغت ہے' ابن انباری بیان کرتے ہیں: یہ حارث قبیلہ کی لغت ہے' جیسے اُن کے شاعر نے یہ شعر کہا ہے

ان اباها وابا اباها قد بلغا فی المجد غایتاها

''بے شک اُن کا باپ اور اُن کے باپ کا باپ بزرگی میں انتہاء درجہ تک پہنچے ہوئے تھے''۔
بندۂ فقیر عرض کرتا ہے: میں نے امام المسلمین امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تحریر ''مصر'' میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس دیکھی ہے' جو اُنہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں منتقل ہوئی ہیں' یہ تحریر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت تحریر کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیرون اور فلاں' فلاں شام کی بستیاں' جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بستی بھی شامل ہے' وہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اور اُن کے بھائیوں کے نام کر دی ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس تحریر کے آخر میں یہ لکھا ہے: اسے علی بن ابوطالب نے تحریر کیا ہے اور ابوبکر بن ابوقحافہ اور فلاں بن فلاں اور معاویہ بن ابوسفیان اس کے گواہ ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عربوں کے سب سے بڑے فصیح شخص ہیں' تو اُنہوں نے یہاں لفظ: ابوطالب' ابوقحافہ اور ابوسفیان لکھا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات کے نام اسی طرح مشہور ہیں' اسی لیے اُنہوں نے ان کو تبدیل نہیں کیا' تو اگر امام ابوحنیفہ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اُنہوں نے لفظ: ''ابا قبیس'' کیوں استعمال کیا تھا؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پہاڑ اسی نام سے مشہور ہے' اسی لیے عامل کے آنے کی وجہ سے اسے متغیر نہیں کیا گیا۔

ابن جوزی کا جواب

اس کا دوسرا جواب وہ ہے' جسے حافظ سبط ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ یہ امام ابوحنیفہ پر الزام ہے' اُن سے لفظ ابا قبیس منقول ہے' نقل کرنے والوں میں سے ثقہ راویوں نے اُن سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

جامع الکبیر کے مسائل کی شہادت

تیسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص علمِ نحو اور علمِ اعراب میں امام ابوحنیفہ کی قابلیت کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہو اور وہ اس حوالے سے اُن کا اور دیگر ائمہ کا موازنہ کرنا چاہتا ہو' وہ الجامع الکبیر کے ''قسم'' سے متعلق ابواب کا مطالعہ کر لے' وہ علمِ نحو میں امام ابوحنیفہ کی قابلیت کا معترف ہو جائے گا' کیونکہ امام محمد نے ان مسائل کو امام ابوحنیفہ کے سمندر سے چنا اور حاصل کیا ہے۔

ائمہ نحو کی گواہی

ائمہ نحو میں سے ابن جنی' قاضی ابوسعید سیرافی' ابوعلی فارسی نے اس کتاب کی شرح تحریر کی ہے اور ان سب حضرات نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ اس کتاب کا مصنف علم نحو میں بلند مرتبہ پر فائز ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خطیب بغدادی نے "دفتم" سے متعلق ان مسائل کا اور اس سے متعلق نحوی معاملات کا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے اور وہ اس سے واقف بھی نہیں ہو سکے ہیں' کیونکہ اگر وہ اس سے واقف ہوتے' تو وہ اس طرح کی بات کرنے کی جرأت نہ کرتے' خواہ نفسانی خواہش اُن پر غالب بھی آ گئی ہوتی' کیونکہ کوئی عالم شخص کسی دوسرے عالم کے مقابلہ میں صرف طبیعت کی خرابی اور اپنی بڑائی کی وجہ سے اس طرح کی حرکت نہیں کر سکتا' البتہ جاہل شخص اپنی جہالت کی وجہ سے یہ جرأت کر سکتا ہے۔

سلطان' فاضل' کامل' بادشاہ' معظم' عیسیٰ بن ملک عادل ابوبکر بن ایوب' جو شام کے حکمران تھے' اُنہوں نے اپنی اُس کتاب میں اس بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے جو اُنہوں نے خطیب بغدادی کی تردید میں تحریر کی ہے' جو اس تنقید کے بارے میں ہے جو خطیب نے امام الائمہ' سراج الائمہ امام ابوحنیفہ پر کی ہے اور اس میں اُنہوں (یعنی عیسیٰ بن عادل) نے موزوں اور مناسب بحث کر دی ہے' تو اللہ تعالیٰ تمام عالم اسلام کی طرف سے اُنہیں جزائے خیر دے!

ابن عیاش کی روایت

جہاں تک اُن کے یہ کہنے کا تعلق ہے' اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! کہ اُنہوں نے ابن عیاش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ امام ابوحنیفہ کو عہدۂ قضاء کی وجہ سے نہیں مارا گیا تھا' بلکہ اس وجہ سے مارا گیا تھا کہ وہ ریشم کا کام کرنے والوں کے چیئر مین بن جائیں۔

اس کا جواب تین حوالے سے دیا جا سکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے کہ خطیب بغدادی نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کو رسوا کرنے کا ارادہ کیا اور حقیقت میں اس کے ذریعہ خود کو رسوا کر لیا' کیونکہ یہ بات حدِ تواتر تک مستند ہونے کے قریب منقول ہے کہ امام ابوحنیفہ کو عہدۂ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے مارا گیا تھا اور یہی بات خود خطیب بغدادی نے بھی نقل کی ہے اور اُنہوں نے یہ بات ایک جماعت کے حوالے سے روایت کی ہے' تو پھر وہ اس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں؟ •

جو شخص بھی خطیب بغدادی کی بات کو دیکھے گا' تو وہ اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرے گا کہ اُن کے اندر نفسانی خواہشات کی پیروی اور حیاء کی کمی کتنی زیادہ ہے۔

ابن عیاش پر طعن

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے اپنی کتاب میں کئی جگہ پر ابن عیاش نامی راوی پر طعن نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا اور یہ بات اُنہوں نے حافظ ابونعیم اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کی ہے' تو پھر آپ خود ہی اندازہ لگا لیں کہ جس شخص کو اُنہوں نے مجہول قرار دیا ہے' یہاں اُسے عادل قرار دے رہے ہیں' حالانکہ عقلمند آدمی کا سب سے کمتر

...یہ ہے کہ اُس کے کلام میں تناقض نہیں پایا جاتا ہے۔

آلِ رسول سے محبت

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے ''عریف'' کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا' اس کی وجہ یہ ہے کہ بنومروان کے حکمرانوں نے اُنہیں یہ پیشکش اس لیے کی تھی کیونکہ وہ آلِ رسول ﷺ سے محبت کرتے تھے' تو یہ بات امام ابوحنیفہ کے نقص پر دلالت نہیں کرتی ہے بلکہ اُن پر ظلم کرنے والے شخص کے ظلم کے قبیح ہونے پر دلالت کرتی ہے اور خطیب بغدادی اس روایت کو کیسے نقل کر سکتے ہیں؟ حالانکہ اُنہوں نے خود یہ بات بیان کی ہے کہ ابن ہبیرہ نے عہدۂ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کو مارا تھا۔

امام صاحب کا مسائل میں رجوع

جہاں تک خطیب بغدادی کی اس بات کا تعلق ہے کہ پہلے امام ابوحنیفہ نے کچھ روایات پر عمل کیا اور پھر اُن سے رجوع کر لیا' تو اس کا جواب بھی تین حوالے سے دیا جا سکتا ہے۔

حق کی طرف رجوع بہتر ہے

پہلا جواب یہ ہے کہ حق کی طرف رجوع کر لینا' باطل پر جمے رہنے سے زیادہ بہتر ہے' جب اُن کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ روایات منسوخ ہیں' یا مؤول ہیں' یا مرجوح ہیں' یا اللہ کی کتاب کے حکم کے برخلاف ہیں' تو اب اُن سے رجوع کرنا لازم ہو جانا تھا اور باطل پر اصرار کرتے ہوئے اُن کی بنیاد پر فتویٰ دینا درست نہیں ہونا تھا' جبکہ مقصد صرف یہ ہو کہ اپنی علمی قابلیت کو بچایا جا سکے۔

خطیب بغدادی نے اس کے ذریعہ اُن کی مذمت کرنے کا ارادہ کیا تھا' حالانکہ اس کے ذریعہ اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی پرہیزگاری' دیانت اور باطل پر اصرار نہ کرنے کی صفت بیان کر دی ہے۔

امام شافعی سے موازنہ

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اگرچہ اپنے بعض اقوال سے رجوع کیا ہے' لیکن امام شافعی نے اپنے جن قدیم اقوال سے رجوع کیا ہے' اُن کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے اور دیگر ائمہ نے بھی اسی طرح کیا ہے' تو یہ چیز اُن حضرات کی دیانت' پرہیزگاری اور حق کو ترجیح دینے کی دلیل ہے' اللہ تعالیٰ ان سب حضرات سے راضی ہو۔

رجوع' قابلِ مذمت نہیں ہے

اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ (فقہی) موقف اور قول سے رجوع کر لینا' جب اس کے ساتھ کوئی دنیاوی غرض وابستہ نہ ہو' بلکہ اس کی وجہ سے دنیاوی اُمور میں کمی آ رہی ہو' تو پھر اس چیز کو مذمت کے طور پر کیسے ذکر کیا جا سکتا ہے اور اس وجہ سے تنقید کیسے کی جا سکتی ہے؟

وکیع سے منسوب روایت

جہاں تک خطیب بغدادی کے اُس قول کا تعلق ہے' جو اُنہوں نے وکیع بن جراح کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: ہم مؤمن ہیں' لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری حالت کیا ہے؟ وکیع کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: جو شخص سفیان ثوری کے قول کے مطابق بات کہے گا: وہ اپنے ایمان میں شک کرنے والا شمار ہوگا' ہم لوگ یہاں بھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی مؤمن ہی شمار ہوتے ہیں۔ تو وکیع نے یہ کہا: ہم تو سفیان ثوری کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا قول اللہ تعالیٰ کے بارے میں جرأت ہے۔

اس اعتراض کا جواب چار حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

علم کلام میں مہارت

پہلا جواب یہ ہے: اگر تو خطیب نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کی مذمت کرنے کا ارادہ کیا ہے' تو در حقیقت اُنہوں نے اُن کی تعریف کر دی ہے' کیونکہ اُنہوں نے یہ حکایت نقل کی ہے کہ اُن کے اور دیگر حضرات کے درمیان اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اُس کی صفات کی معرفت کے درمیان کتنا فرق پایا جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ علمِ کلام میں کتنی مہارت رکھتے ہیں؟

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اس مسئلہ کا تعلق علمِ کلام سے ہے اور علماء سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہوگی کہ خطیب کا کلام اُن جاہل لوگوں میں رائج ہوسکتا ہے' جن کا علمِ کلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے' وہ صرف الفاظِ حدیث کو روایت کرنا جانتے ہیں۔

دین کی اصل میں شک

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: ایمان کے بارے میں شک کرنا' دین کی اصل کے بارے میں شک کرنے کے مترادف ہے' یعنی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں شک کرنے کے مترادف ہے کہ کیا وہ حق ہیں یا حق نہیں ہیں؟ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا تھا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو اُنہوں نے عرض کی تھی: میری یہ حالت ہے کہ میں حقیقی طور پر مؤمن ہوں۔ یہ بات اُن لوگوں کے خلاف حجت ہے' جو ایمان میں شک کرتے ہیں۔

سفیان ثوری کے حوالے سے یہ حکایت بھی منقول ہے: وہ یہ کہا کرتے تھے: اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن ہوں! یہاں تک کہ جب اُنہیں امام ابوحنیفہ کا قول پہنچا' تو اُنہوں نے اپنے قول سے رجوع کرلیا۔

اسی طرح سفیان ثوری کے زیادہ تر مسائل وہ ہیں' جو انہوں نے امام ابوحنیفہ سے حاصل کیے ہوئے ہیں۔

وکیع پر جرح

اس کا چوتھا جواب یہ ہے کہ خطیب بغدادی نے خود وکیع کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وکیع کے علاوہ (کوئی بھی دوسرا) راوی' میرے نزدیک زیادہ ثبت ہوگا۔ تو خطیب بغدادی پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ کیسے ایک شخص کو خود ہی ضعیف قرار دیتے ہیں اور پھر اُس سے امام ابوحنیفہ پر طعن بھی نقل کر دیتے ہیں' گویا کہ وہ اُس شخص کے بارے میں

روایت کر رہے ہیں' امام ابوحنیفہ پر تنقید ثابت نہیں کر رہے ہیں۔

وکیع سے منسوب ایک اور روایت

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے' جو انہوں نے وکیع کے حوالے سے نقل کیا ہے: ایک مرتبہ سفیان ثوری' محمد بن عبدالرحمن بن ابولیلیٰ' قاضی شریک' حسن بن صالح اور امام ابوحنیفہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے' ان لوگوں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جو اپنے باپ کو قتل کر دیتا ہے اور اپنی ماں سے زنا کر لیتا ہے اور اپنے باپ کے سر میں شراب پی لیتا ہے؟ تو امام ابوحنیفہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو قاضی ابن ابولیلیٰ نے اُن سے کہا: میں تمہاری گواہی کبھی قبول نہیں کروں گا۔ سفیان ثوری نے اُن سے کہا: میں تمہارے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔ قاضی شریک نے اُن سے کہا: اگر میرے پاس اختیار ہوتا تو میں یہ کر دیتا اور وہ کر دیتا۔ حسن بن صالح نے کہا: اب میرا آپ سے تعلق رکھنا حرام ہے۔

اس کے جواب چار حوالوں سے دیئے جا سکتے ہیں۔

پہلا جواب

پہلا جواب یہ ہے کہ خطیب نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ پر تنقید کرنے کا ارادہ کیا اور اُنہوں نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کی فضیلت ظاہر کر دی' اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کو حق پر ثابت کر دیا اور اس حوالے سے دیگر چار افراد پر تنقید کر دی' کیونکہ کبیرہ گناہ کے مرتکب شخص کا کبیرہ گناہ کی وجہ سے ایمان سے خارج ہو جانا' یہ خارجیوں کا مسلک ہے' جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ایسا شخص مطلق ایمان سے خارج نہیں ہوتا ہے اور کافر نہیں ہوتا ہے' تو جو بات امام ابوحنیفہ نے ارشاد فرمائی ہے' وہ درست ہے اور جو بات اُن لوگوں نے کی ہے' وہ خارجیوں کا مسلک ہے (یا اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے)۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی خود وکیع کو ضعیف قرار دے چکے ہیں' تو وہ اپنے کلام کے برخلاف کیسے کہہ سکتے ہیں؟ جس شخص کو اُنہوں نے ضعیف قرار دیا ہے' پھر اُسی شخص کو امام ابوحنیفہ پر تنقید کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے: یہ روایت اُس کے بھی برخلاف ہے' جو وکیع اور خطیب سے منقول ہے' جیسا کہ خطیب بغدادی نے وکیع کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف بیان کی اور وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

چوتھا جواب

اس کا چوتھا جواب یہ ہے: ان چاروں حضرات کا امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن' دو حوالوں سے معتبر نہیں ہوگا' پہلی وجہ یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ ان حضرات سے بڑے عالم اور ان سے بڑے فقیہ تھے' دوسری بات یہ ہے کہ یہ لوگ امام ابوحنیفہ سے حسد کرتے تھے اور اپنے حسد کا (بعض اوقات) اظہار بھی کر دیتے تھے' بعض اوقات یہ لوگ اس کا اعتراف

کر لیتے تھے تو ان لوگوں کا امام ابوحنیفہ پر طعن کیسے معتبر ہوگا؟

حدیث کے مطابق فتویٰ نہ دینا

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو اُنہوں نے علی بن عاصم کے حوالے سے نقل کیا ہے: امام ابوحنیفہ کو ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس کے مطابق فتویٰ نہیں دوں گا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جا سکتا ہے۔

یحییٰ بن معین کی تنقید

ایک پہلو یہ ہے: خطیب نے خود علی بن عاصم کے بارے میں طعن کیا ہے اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب اُن سے یہ کہا گیا: امام احمد بن حنبل یہ فرماتے ہیں: علی بن عاصم میں کوئی حرج نہیں ہے وہ کذاب نہیں ہے تو یحییٰ بن معین نے کہا: اللہ کی قسم! وہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی اُس کے حوالے سے کوئی حدیث نقل کی جائے گی تو پھر یہ شخص آج کیسے ثقہ ہو سکتا ہے؟

دوسری بات یہ ہے: ہم نے امام ابوحنیفہ کے مسلک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ وہ تو ''مرسل'' اور ''ضعیف'' روایات بھی اختیار کر لیتے ہیں وہ مستند روایات سے بھلا کیسے اجتناب کریں گے؟ تو وہ اس بارے میں اپنے مسلک کو کیسے ترک کر سکتے ہیں؟

نسخ یا تاول کا احتمال

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ بات اُن سے صحیح طور پر منقول بھی ہو تو حق بات وہی ہوگی جو اُنہوں نے کہی ہے کہ میں اس کو اس لیے اختیار نہیں کروں گا کیونکہ یہ منسوخ ہے یا مؤول ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مقابل ہے یا مستند نہیں ہے اور کتنی ہی روایات ایسی ہیں جن کے مطابق امام شافعی امام مالک اور دیگر اہلِ علم نے فتویٰ نہیں دیا ہے تو اُن کے بارے میں صرف یہی گمان کیا جا سکتا ہے کہ اُنہوں نے ان روایات کے مطابق فتویٰ اس لیے نہیں دیا ہوگا کیونکہ وہ اس روایت کے بارے میں یہ جانتے ہوں گے کہ ان میں (مذکورہ بالا صورتوں میں سے) کوئی ایک صورت پائی جاتی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

حدیث قلتین

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو اُنہوں نے موسیٰ بن سینانی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا: حدیث قلتین مشہور ہے تو امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اس پر اعتماد نہیں کرتا ہوں۔

اس کا جواب بھی تین حوالے سے دیا جا سکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے جو فرمایا ہے وہ دلیل کے ذریعہ ثابت ہونے والا حق ہے کیونکہ حدیثِ قلتین کو ''صحیحین'' میں نقل نہیں کیا گیا بلکہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے بھی نقل نہیں کیا پھر یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے

...میں یہ روایت منقول ہے، جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے کہ اُس میں بعد میں غسل کرنے کا اور بخاری کی روایت میں: بعد میں ...نے کا ذکر ہے۔

...''قلہ'' اسم مشترک ہے

دوسرا جواب یہ ہے: جسے امام طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ لفظ ''قلہ'' اسم مشترک ہے امام شافعی نے اس سے مراد ''حجر کے گھڑے ...'' لیے ہیں اس بارے میں کوئی مستند حدیث منقول نہیں ہے اور کوئی عقلی دلیل بھی موجود نہیں ہے تو مشترک لفظ پر عمل کرنا صرف اُسی وقت جائز ہوتا ہے جب کوئی خارجی دلیل موجود ہو اور وہ یہاں پائی نہیں جاتی ہے۔ تو اس طرح کی روایت پر امام ابوحنیفہ جیسا شخص کیسے اعتماد کرسکتا ہے؟ جنہیں احادیث اور اُن کے معانی سے تمسک کا بخوبی علم ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے: اُنہوں نے اس بارے میں اپنی ذات کی حالت کی اطلاع دی ہے کہ میں اس پر اعتماد نہیں کرتا ہوں اور یہ ...چیز کے برخلاف نہیں ہے کہ امام شافعی نے اس پر اعتماد کیا ہے کیونکہ ایک دلیل بعض مجتہدین کے نزدیک باقی دلائل پر ترجیح رکھتی ہے اور بعض کے نزدیک ترجیح نہیں رکھتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں ان سب کا ذکر علم اصولِ فقہ میں کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُمت کا اس بات پر اتفاق ہے: دونوں طرف کے فریقوں کو گناہ نہیں ہوتا ہے۔

رفع یدین سے متعلق روایت

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: اُنہوں نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے حکایت کے طور پر نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کے بارے میں امام ابوحنیفہ سے کہا کہ اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے تو امام ابوحنیفہ نے کہا: کیا وہ اُڑنا چاہ رہے تھے؟

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رفع یدین کے بارے میں جو منقول ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین نے اپنی ''تاریخ'' میں یہ کہا ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رفع یدین کے بارے میں منقول حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے تو جب امام ابوحنیفہ کو اس حدیث کی علت کا علم ہوگیا تو اُنہوں نے ...ہوئے راویوں کا ذکر بُرے الفاظ میں کرنے کو اچھا نہیں سمجھا اور عبداللہ بن مبارک کو بطور خوش طبعی کے جواب دیا جو اُن کی ...ت افزائی بھی تھی اُنہوں نے یہ ارادہ نہیں کیا کہ اُن کے منہ میں پتھر ڈال دیں (یعنی انہیں لاجواب کردیں) جیسا کہ اُنہوں نے ...ئی کے بارے میں کیا تھا کہ جب انہوں نے اُن سے رفع یدین کے بارے میں دریافت کیا تھا جیسا کہ سفیان بن عیینہ نے اس ...ے میں حکایت نقل کی ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مالی اراکم ترفعون ایدیکم فی الصلاۃ کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ

''کیا وجہ ہے کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تم نماز کے دوران یوں ہاتھ بلند کرتے ہو کہ جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں' تم نماز میں پُرسکون رہا کرو''۔

تیسرا جواب یہ ہے: جو نماز سے متعلق باب میں آگے چل کر آئے گا کہ امام ابوحنیفہ اس بارے میں مستند احادیث اور آثار نقل کیے ہیں' جن سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ رفع یدین کرنا بدعت ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ رفع یدین کی جو حدیث ہے اُسے روایت کرنے والے تمام لوگ مدنی ہیں اور امام مالک نے خود اس حدیث کو اختیار نہیں کیا ہے اور اس پر عمل نہیں کیا' حالانکہ وہ اہلِ مدینہ کی روایت کے' دوسرے کسی بھی شخص سے زیادہ عالم تھے۔

چار سو روایات کو مسترد کرنے کا الزام

جہاں تک خطیب بغدادی کی اُس روایت کا تعلق ہے' جو اُنہوں نے یوسف بن اسباط کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے چار سو' یا اس سے زیادہ احادیث مسترد کر دیا تھا' اور اس میں اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کا یہ قول شامل کروایا ہے کہ گھڑ سوار شخص کو دو حصے ملیں گے اور پیدل شخص کو ایک حصہ ملے گا اور امام ابوحنیفہ نے یہ کہا: میں کسی جانور کا حصہ کسی مؤمن کے حصہ سے زیادہ نہیں کروں گا' حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اُن کے گھوڑے کے دو حصے دیئے تھے اور ایک حصہ اُنہیں دیا تھا۔

اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جا سکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: کسی حدیث کو قبول نہ کرنا لازم آئے گا' یا تو اس کی وجہ یہ ہو گی کہ وہ حدیث منسوخ ہو گی' یا یہ ہے کہ اُس کی تاویل کی گئی ہو گی' یا پھر یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ہو گی اور نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی بات کا حکم دیا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(61) سَيَاْتِيكُمْ عَنِّي اَحَادِيْثُ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا يَكُوْنُ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مِنِّيْ' وَمَا يَكُوْنُ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاَنَا مِنْهُ بُرِیٌّ

''عنقریب تمہارے پاس میرے حوالے سے ایسی روایات آئیں گی' جن میں آپس میں اختلاف پایا جاتا ہو گا' تو اُن میں سے جو بھی اللہ کی کتاب کے موافق ہو' وہ میری طرف سے ہو گی اور جو اللہ کی کتاب کے مخالف ہو' میں اُس سے لاتعلق ہوؤں گا''۔

اکابر مجتہدین نے ایسا ہی کیا ہے' جو کتاب و سنت کے عارف تھے' البتہ جو لوگ علوم سے ناواقف ہیں اور جو محض روایات کو نقل کر دیتے ہیں' جیسے سنتے ہیں' اُنہیں یہ پتا نہیں ہوتا کہ یہ حدیث ناسخ ہے' یا منسوخ ہے' اللہ کی کتاب کی موافق ہے' یا مخالف ہے؟

محدثین کا طرزِ عمل

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اُن کا یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو دو حصے دیئے تھے'

(61) اخرجه الديلمي في "مسند الفردوس" 321/2(3456)-من حديث ابي هريرة

نے اپنی کتاب ''مغازی'' میں اسی طرح نقل کیا ہے' تو محدثین نے اُس پر تنقید کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: واقدی نے نبی اکرم ﷺ کی طرف بیس ہزار احادیث منسوب کی ہیں۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: واقدی اسانید کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا کرتے تھے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول واقدی کی نقل کردہ روایت کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام شافعی فرماتے ہیں: واقدی نے جھوٹی باتیں لکھی ہیں۔ تو اگر امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے' تو اُنہوں نے واقدی کو اس طرح برا نہیں کہا ہے' جس طرح دوسرے لوگوں نے کہا ہے' تو اس حدیث کا ماخذ کیا ہوگا؟

جہاں تک تیسرے جواب کا تعلق ہے: تو وہ یہ ہے کہ ''سیر'' سے متعلق باب میں امام ابوحنیفہ کی مسانید میں یہ بات آئے گی جس کے ذریعہ اس مسئلہ کے بارے میں امام ابوحنیفہ کے مسلک کا درست ہونا ظاہر ہو جائے گا' لیکن ہم یہاں طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے کچھ چیزیں ذکر کر دیتے ہیں۔

اشعار کا حکم

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے' اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے جانوروں کا اشعار کیا تھا' جبکہ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اِشعار کرنا مثلہ ہے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

امام اعظم کے مسلک سے عدم واقفیت

اُس میں سے ایک جواب یہ ہے: اس کا انکار وہ شخص کرے گا' جو امام ابوحنیفہ کے مسلک سے واقفیت نہیں رکھتا ہوگا' کیونکہ امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اُن کے زمانہ میں جس طریقہ سے اِشعار کیا جاتا تھا' وہ مثلہ تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے اِشعار کے طریقہ کے برخلاف تھا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے جانور کی کوہان کے بائیں حصہ کو معمولی سا چیرا لگاتے تھے' جو جانور کیلئے تکلیف دہ نہیں ہوتا تھا اور اُسے عذاب کا شکار نہیں کرتا تھا' حالانکہ جاہل لوگ اس بارے میں' بعد میں مبالغہ کرنے لگے' وہ کوہان کو چیر دیا کرتے تھے اور اس طریقہ سے چیر دیا کرتے تھے' جو نبی اکرم ﷺ کے چیرا لگانے کے طریقہ سے مختلف ہوتا تھا۔ اس طرح پہلی بات یہ ہے کہ وہ جانور کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے' پھر یہ تھا کہ گرمی کی شدت میں وہ زخم بگڑ جایا کرتا تھا' تو وہ مثلہ کرنے کے مترادف ہو جاتا تھا' جب امام ابوحنیفہ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی' تو اُنہوں نے اس طرح کے اِشعار کو مکروہ قرار دیا' کیونکہ یہ سنت کے مخالف ہے اور مثلہ کرنے کے مترادف ہے۔

اگر خطیب بغدادی اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے مسلک سے واقف نہیں تھے' تو کیا اُنہوں نے اُن کے الفاظ کو نہیں دیکھا ہے کہ وہ جو فرماتے ہیں: اِشعار کرنا مثلہ ہے' اس میں اُنہوں نے ''الف لام'' داخل کیا ہے اور یہ اصل عہد کیلئے ہوتا ہے' یعنی وہ مخصوص اشعار جو سامنے نظر آ رہا ہے' پھر اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ مثلہ ہے' حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا کیا ہوا مثلہ نہیں ہوتا ہے۔

اس طعن کے ذریعہ خطیب بغدادی نے اپنی رسوائی کا سامان کیا ہے' اُنہوں نے یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ وہ اس بارے میں امام ابوحنیفہ کے مسلک سے واقف نہیں تھے اور پھر اُنہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقید کی ہے' جس سے وہ خود واقف نہیں ہیں' یہ بات

عدل سے تعلق نہیں رکھتی ہے کہ آدمی تنقید کرتے ہوئے جلد بازی سے کام لے۔

امام طحاوی نے اس بارے میں نص کی ہے اور فرمایا ہے: جہاں تک مسنون اِشعار کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اشعار ابتدائے اسلام میں ہوا کرتا تھا' جب مثلہ کرنا مباح تھا جیسا کہ عرینہ قبیلہ کے افراد سے متعلق واقعہ میں بات منقول ہے' اُس کے بعد مثلہ کرنے کو منسوخ کر دیا گیا تو اِشعار کو بھی منسوخ کر دیا گیا' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کفار کا مثلہ کرنے سے منع کیا ہے' جو عناد رکھنے والے اور جنگ کرنے والے لوگ ہیں' تو پھر جانور کا مثلہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ جو پابند ہی نہیں ہے' تو اِشعار کا بنیادی مقصد علامت مقرر کرنا ہے اور یہ چیز مشکیزہ یا جوتے لٹکانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے: ابتدائے اسلام میں کفار لوگ قربانی کے جانوروں سے تعرض نہیں کرتے تھے' دوسرے جانوروں سے تعرض کرتے تھے' تو اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ اس بات کی علامت مقرر کی جائے' تاکہ کفار ان سے تعرض نہ کریں' لیکن جب اسلام ظاہر ہو گیا اور امن حاصل ہو گیا' تو اشعار کی سنت باقی نہیں رہی۔

امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت پر اعتماد کیا ہے' وہ فرماتی ہیں:

ان شئت فاشعر وان شئت فلا تشعر

''اب اگر تم چاہو' تو اِشعار کرو اور اگر چاہو' تو اشعار نہ کرو''۔

ابومقاتل رازی بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اہلِ عراق میں سے اِشعار سے متعلق حدیث کو قتادہ کے حوالے سے ابوحیان کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا ہے۔

سودا ختم کرنے کا اختیار

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(62) المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا عن مجلس العقد

''خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار رہتا ہے' جب تک وہ مجلسِ عقد میں' ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں''۔

جبکہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: جب بیع لازم ہو جائے' تو پھر اختیار باقی نہیں رہتا۔

اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جا سکتا ہے۔

امام مالک کا مسلک

پہلا جواب یہ ہے: امام مالک نے یہ حدیث نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور پھر وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے' حالانکہ وہ نافع کی نقل کردہ روایات' اُن کی صحت اور اُن کی علت کا زیادہ علم رکھتے ہیں' تو اُن کا اس پر عمل نہ کرنا' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ روایت مستند نہیں ہے۔

(62) اخرجه ابن حبان (4916)- واحمد 56/1- والبخاری (2111) فی البيوع: باب البيعان بالخيار مالم يتفرقا- ومسلم (1531) فی البيوع: باب ثبوت خيار المجلس- وابوداؤد (3454) فی البيوع: باب خيار المتبايعين

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: امام مالک فرماتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ کو اس کے برخلاف کرتے ہوئے پایا ہے اگر یہ حدیث مستند ہوتی تو اہلِ مدینہ سے مخفی نہ رہتی۔

تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ مستند طور پر بھی منقول ہو تو اس سے مراد خیارِ قبول ہوگا' تا کہ اس حدیث پر اور دیگر تمام روایات پر عمل کیا جائے اور ان کے درمیان تطبیق ہو جائے۔

قرعہ اندازی کا حکم

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے' اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر پر جاتے تھے' تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کیا کرتے تھے' حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: قرعہ اندازی کرنا جوا ہے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے:

پہلا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر اُس حوالے سے عمل کیا ہے' جس حوالے سے یہ منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی سفر پر جانے لگے' تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرے' اسی طرح وہ تقسیم' جس میں سفر کا مفہوم پایا جاتا ہے اور جس میں کسی کے حق کو باطل قرار نہ دیا جا رہا ہو' اُس کا بھی یہی حکم ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے یہ اندازہ لگالیا کہ کسی بیوی کو ساتھ لے کر سفر کرنے اور دو دعویداروں میں سے کسی ایک کے حق میں فیصلہ دینے کے حکم میں فرق ہے' تو اُنہوں نے قیاس سے اجتناب کیا اور اُس حدیث عمل کیا' جو اس بارے میں وارد ہوئی ہے۔

تیسرا جواب آگے چل کر تفصیل کے ساتھ آئے گا' جو "مسانید" کے درمیان آئے گا۔

امام صاحب پر ایک الزام کی تحقیق

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے' اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اگر نبی مجھے دیکھ لیتے' تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کرتے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے:

پہلا جواب یہ ہے: یہ خطیب نے لفظوں میں ہیرا پھیری کی ہے اور اس کے ذریعہ اُنہیں رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ہے' کیونکہ وہ روایت جسے امام ابو یوسف نے نقل کیا ہے' وہ یہ ہے کہ جب عثمان بتی کا ظہور ہوا اور اُس نے اصول کے بارے میں اپنے مسلک کو ظاہر کیا اور امام ابوحنیفہ کو اس بات کا پتا چلا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر بتی مجھے دیکھ لے' تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کرے' تو یہاں خطیب نے "ب" اور "ت" میں حرفوں کی ہیرا پھیری کر دی ہے (یعنی لفظ "بتی" کو لفظ "نبی" کہہ کر نقل کر دیا)۔

دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے ہی یہ بات روایت کی ہے: امام ابوحنیفہ عقلمندی اور سمجھداری کے حوالے سے مخصوص ہے کوئی بھی عقلمند شخص اس طرح کی بات نہیں کہہ سکتا۔

تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ بات درست بھی ہو تو اس سے مراد دنیاوی اُمور ہیں اور نبی اکرم ﷺ دنیاوی اُمور میں اپنے

اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اُن کے اقوال کو اختیار کر لیا کرتے تھے اور بعض اوقات اس میں کوئی غلطی بھی ظاہر ہو جاتی تھی۔ کیونکہ وحی اور عصمت کا تعلق شرعی احکام سے ہے اس بارے میں بحث اصولِ فقہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

مشروبات کا حکم

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! جو اُنہوں نے ابومطیع کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُن سے مشروبات کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو امام ابوحنیفہ سے جس بھی مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے یہی فرمایا: یہ حلال ہے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جا سکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: جو بات امام ابوحنیفہ نے کہی ہے' اکابر صحابہ اور تابعین کا مسلک بھی یہ ہے' تو امام ابوحنیفہ آثار کے برخلاف رائے کیسے دے سکتے ہیں؟ اور صحابہ کرام کو فاسق کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ اُن کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: اُن سے کھجور کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا اور اُس چیز کے مباح ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا' جو نشہ آور نہ ہو' تو اُنہوں نے جواب دیا تھا: میں اُسے کیسے حرام قرار دے سکتا ہوں؟ اور ستر صحابہ کرام کو کیسے فاسق قرار دے سکتا ہے (کیونکہ اُن حضرات کا بھی یہی مسلک ہے)۔

دوسرا جواب جو ''مسانید'' کے درمیان تفصیل سے آئے گا وہ یہ ہے: اس بارے میں مختلف اخبار اور روایات منقول ہیں' جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس بارے میں امام ابوحنیفہ کا جو مسلک ہے' وہی درست ہے۔

یحییٰ بن معین کا موقف

تیسرا جواب یہ ہے: جو یحییٰ بن معین نے بیان کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: تین روایات نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر منقول نہیں ہیں' (یہ روایت) ''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' اور یہ روایت: ''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ وضو کرے'' اور یہ روایت: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔

عباس دوری بیان کرتے ہیں: جب میں نے یحییٰ بن معین کی زبانی یہ بات سنی' تو میں امام احمد بن حنبل کے پاس گیا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: تم واپس اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں منقول روایت مستند حدیث ہے اور یہ مکحول کی نقل کردہ روایت ہے' جو اُنہوں نے عنبسہ کے حوالے سے سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ عباس دوری بیان کرتے ہیں: میں یحییٰ بن معین کے پاس گیا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا' تو یحییٰ نے کہا: تم اُن سے کہو کہ مکحول کی تو عنبسہ سے ملاقات ہی نہیں ہوئی تھی۔

طلاء کا شرعی حکم

ابن منذر نے اپنی کتاب ''الاشراف'' میں یہ بات نقل کی ہے: طلاء کے بارے میں علماء کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اکثر اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں: جب اس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے' تو اسے پینا مباح

حضرت عمر بن خطاب ٗ حضرت علی بن ابوطالب ٗ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ٗ حضرت معاذ بن جبل ٗ حضرت ابوطلحہ انصاری ٗ حضرت انس بن مالک ٗ حضرت عبداللہ بن مسعود ٗ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہم ٗ اور تابعین میں سے حسن بصری ٗ امام شعبی ٗ ابراہیم نخعی ٗ عکرمہ اور لیث بن سعد کا یہی مسلک ہے۔

خطیب بغدادی پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اس حوالے سے امام ابوحنیفہ پر کیسے تنقید کرتے ہیں؟ حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں صرف اکابر صحابہ کی پیروی کی ہے ٗ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نبیذ پی لے اور اُس کا یہ ارادہ پختہ ہو کہ وہ اس کو پیے گا یہاں تک کہ اُسے نشہ ہو جائے تو پہلا گھونٹ حرام ہوگا ٗ اس طرح اگر کوئی لہو ولعب کیلئے اسے پی لیتا ہے ٗ یا عیش ونشاط کیلئے اسے پیتا ہے تو بھی یہی حکم ہوگا ٗ لیکن جب وہ اس کا اتنا حصہ پی لے ٗ جس کے بارے میں اُسے غالب گمان ہو کہ اس سے اُسے نشہ نہیں ہوگا اور یہ لہو اور طرب کیلئے نہ ہو ٗ تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے ٗ لیکن جہاں تک خمر کا تعلق ہے ٗ تو اس کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام ہے ٗ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صراحت کی ہے اور امام ابوحنیفہ کا مسلک بھی یہ ہے: خمر کی تھوڑی اور زیادہ مقدار کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر مشروب کی نشہ آور مقدار حرام ہوگی۔

خطابی کہتے ہیں: لفظ سکر میں سین پر زبر پڑھنا غلط ہے ٗ کیونکہ صحیح لفظ سُکر ٗ یعنی سین پر پیش کے ساتھ ہے۔

ایک خواب کا تذکرہ

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: جو اُنہوں نے احمد بن حسن ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ٗ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کس چیز کے بارے میں؟ میں نے عرض کی: امام ابوحنیفہ ٗ امام مالک اور امام شافعی کے درمیان جو اختلاف ہے ٗ اُس کے بارے میں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ابوحنیفہ کا تعلق ہے ٗ تو میں اُس سے واقف نہیں ہوں ٗ جہاں تک مالک کا تعلق ہے ٗ تو اُس نے علم تحریر کیا ہے اور جہاں تک شافعی کا تعلق ہے ٗ تو وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہے۔

اس کے دو جواب

اس کا جواب دو حوالوں سے دیا جا سکتا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے: اس روایت کا متن ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ روایت کتنی کمزور اور جھوٹ ہے ٗ کیونکہ صحیح حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی اُمت کے اعمال پیر اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں ٗ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٗ امام ابوحنیفہ سے واقف نہ ہوں؟ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نیک اور گناہگار شخص سے واقف ہوتے ہیں ٗ بلکہ اُن کے اعمال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں ٗ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امام ابوحنیفہ سے کیسے واقف نہیں ہوں گے؟ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی اکثریت اُن کے مسلک کے مطابق عمل کرتی ہے۔

امام صاحب کی تعریف میں خواب

دوسرا جواب یہ ہے: یہ خواب اُن روایات کے برخلاف ہے' جو نیک لوگوں کی جماعت کے حوالے سے اور مسلمان علماء کے حوالے سے منقول ہے: اُنہوں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے امام ابوحنیفہ کو پاکیزہ قرار دیا ہے۔

اُن میں سے ایک روایت وہ ہے: جو فضل بن خالد کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں پہلے امام ابوحنیفہ سے بغض رکھتا تھا' میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوحنیفہ کا کلام لقمان کے کلام کی مانند ہے' بلکہ اُس سے زیادہ (حکمت آمیز ہے)۔

تو میں نے توبہ کی اور امام ابوحنیفہ سے محبت رکھنے لگا۔

میت کا کفن حاصل کرنا

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس قول کا تعلق ہے' اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو اُنہوں نے محمد بن غالب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر میت کو دفن کر دیا جائے اور پھر اُس کے ورثاء کو اُس کے کفن کی ضرورت پیش آئے' تو اُنہیں یہ حق حاصل ہوگا کہ میت کی قبر کو کھود دیں۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا گیا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: یہ راوی جس کی کنیت ابوجعفر شباخ ہے' یہ متروک الحدیث اور کذاب ہے' یہ بات خطیب نے بھی ذکر کی ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب وہ امام ابوحنیفہ پر طعن روایت کرنے لگتے ہیں' تو جھوٹے راویوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ کا مسلک اس بارے میں اس کے برخلاف ہے' کیونکہ اُن کا مسلک یہ ہے کہ جب قبر کو کھود کر کفن نکال لیا گیا ہو' تو میت کے ورثاء پر یہ بات لازم ہوگی کہ میت کو دوبارہ کفن دیں۔

تیسرا جواب یہ ہے: جب میت کے جسم پر کوئی ایسا کفن ہو' جو اُس کی ضرورت سے زیادہ ہو اور وہ کفن ورثاء کی اجازت کے بغیر دیا گیا ہو اور وہ لوگ اس کے محتاج بھی ہوں' تو اب اُن لوگوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اسے حاصل کر لیں کیونکہ یہ اُن کا حق ہے۔

کفر سے توبہ کروایا جانا

جہاں تک خطیب بغدادی کے اُس بیان کا تعلق ہے' جو اُنہوں نے سفیان ثوری کے حوالے سے حکایت کے طور پر نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ' کفر سے توبہ کروائی گئی۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا گیا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: سفیان ثوری' امام ابوحنیفہ کے ساتھ واضح عداوت رکھتے تھے' کیونکہ امام ابوحنیفہ نے کئی مواقع پر اُنہیں خاموش کیا اور لاجواب کر دیا' تو وہ لوگ اس بات کی قدرت ہی نہیں رکھتے تھے کہ اس بارے میں بات چیت کر سکیں' سفیان ثوری اور

... مگر حضرات کا نفس امارہ اُن کے بھی ساتھ تھا' وہ بعض اوقات اُنہیں بُرائی کی تلقین کرتا تھا' تو وہ اس طرح کی باتیں بشری ... کے تحت کر دیتے تھے' یہ بالکل اُسی طرح ہے' جس طرح اللہ کے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد' حضرت یوسف علیہ ... کے بھائیوں نے کیا تھا' اور پھر جب وہ نصیحت حاصل کر لیتے تھے' تو اُن کی تعریف کرنا شروع کر دیتے تھے۔

... کی تعریف

ہم نے جو بات بیان کی ہے: اُس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ پر طعن کرنے والے جس بھی صاحب کے ... کوئی روایت نقل کی گئی ہے (جس میں اُنہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقید کی ہو) اُس شخص کے حوالے سے ایسی روایت بھی ... ہے' جس میں اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف وتوصیف کی ہوگی' تو پہلی چیز بشری تقاضوں کے مطابق اور نفس امارہ کے ... ہوگی اور دوسری چیز اُن لوگوں کی پرہیز گاری اور تقویٰ کی وجہ سے ہوگی اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اشارہ ... ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ۝

"بے شک وہ لوگ جو پرہیز گاری اختیار کرتے ہیں' جب شیطان کی طرف سے آنے والا کوئی اُنہیں چھو لیتا ہے تو وہ نصیحت حاصل کر لیتے ہیں اور اُنہیں سمجھ آ جاتی ہے''۔

البتہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے' وہ اپنے آپ کو غصہ سے بچا کر رکھتا ہے اور کسی کی غیبت نہیں کرتا ہے' جیسا کہ امام ابوحنیفہ ... کی ہے' اُن کے حوالے سے یہ بات نقل نہیں کی گئی ہے کہ اُنہوں نے ان میں سے کسی کا ذکر بھی بُرائی کے ساتھ کیا ہو۔

... ثوری کا واقعہ

جیسا کہ عبداللہ بن مبارک نے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سفیان ثوری کے پاس موجود تھا تو اُنہوں ... امام ابوحنیفہ پر تنقید کی۔ میں نے اُن سے کہا: امام ابوحنیفہ غیبت سے کتنے دور ہیں' میں نے تو کبھی اُنہیں کسی کی غیبت کرتے ... نہیں دیکھا۔ تو سفیان نے کہا: وہ اس سے زیادہ عقلمند ہیں کہ اپنی نیکیوں پر کسی اور کو مسلط کریں۔

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابو یوسف نے اس کی وضاحت کی ہے اور یہ فرمایا ہے: جب ابن ہبیرہ نے امام ابوحنیفہ کو قضاء کے ... کے لیے بلایا اور اُنہوں نے انکار کر دیا' تو ابن ہبیرہ کا مسلک یہ تھا کہ جو شخص حاکمِ وقت کی اطاعت نہیں کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے' ... نے امام ابوحنیفہ سے کہا: تم نے کفر کیا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو' تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں ہر بُرائی سے اللہ تعالیٰ ... بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر اُس نے دوسری مرتبہ بلایا' ایسا تین مرتبہ ہوا' پھر اُس نے امام ابوحنیفہ کو قید کر دیا' امام ابوحنیفہ نے ... یہاں تک کہ میرے ساتھیوں نے مجھے مشورہ دیا' وہ میرے پاس میرے معاملہ کے سلسلہ میں آئے' پھر اُنہوں نے اُن کا راستہ ... دیا اور سواری پر سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ مکہ چلے گئے' پھر مسلسل وہاں رہے یہاں تک کہ مروانیہ خاندان کی حکومت ختم ہوگئی ... حکومت عبداللہ سفاح کی طرف منتقل ہوئی' تو پھر یہ لوگ امام ابوحنیفہ کے پاس وفد کی شکل میں گئے' تو سفیان ثوری کے بیان کا یہ ... مطلب ہوگا کہ امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

خارجیوں کا توبہ کروانا

تیسرا جواب یہ ہے: یہ بات بیان کی گئی ہے: جب خارجی لوگ کوفہ میں داخل ہوئے اور اُنہوں نے تلواریں سونت کر امام ابوحنیفہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا اور یہ کہا: کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ کوئی شخص گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کافر نہیں ہوتا ہے' یہ حکایت مشہور ہے جس میں آگے چل کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں ہر گناہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ تو اُن کے دشمنوں نے یہ کہہ دیا: امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی ہے' اُن کی مراد اس کے ذریعہ یہ واقعہ ہوتا ہے۔

کرخی کا نقل کردہ واقعہ

یہ واقعہ امام کرخی سے بھی نقل کیا گیا ہے اور اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ لوگ وہاں سے نکلے' تو اُن کے بڑے سے کہا گیا: امام ابوحنیفہ نے کفر کے ذریعہ مراد وہ چیز لی ہے' جو تمہارا عقیدہ ہے' تو تم اُن سے دوبارہ توبہ کرواؤ۔ تو امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اُس کفر سے توبہ کرتا ہوں کہ جس کا تم اعتقاد رکھتے ہو کہ میں معاذ اللہ اُس پر ہوں۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کی وجہ سے کہہ رہے ہو؟ یا علم کی وجہ سے کہہ رہے ہو؟ تو اُس نے کہا: گمان کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں''۔

تو یہ تمہاری طرف سے گناہ ہو گیا' تو یہ کفر ہو گا' اس لیے اب تم کفر سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اُس نے کہا: تم بھی توبہ کرو! امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر قسم کے کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ تو اُن لوگوں کے بیان کا یہ مطلب ہو گا کہ امام ابوحنیفہ سے' دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

امام احمد کا واقعہ

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے' اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو اُنہوں نے امام احمد بن حنبل کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُن سے امام ابوحنیفہ کی کتابوں کے مطالعہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: کہ کیا یہ جائز ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جا سکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے ابراہیم حربی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ امام احمد نے دقیق مسائل بیان کیے' میں نے اُن سے دریافت کیا: یہ کہاں سے آئے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: محمد بن حسن کی کتابوں سے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام احمد بن حنبل' امام محمد کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے اور ان سے استفادہ کیا کرتے تھے' تو پھر وہ کسی دوسرے کو اس سے کیسے منع کر سکتے ہیں؟

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ کی تحریروں کی مخالفت امام احمد بن حنبل نے صرف چند مسائل میں کی ہے اور یہ اُس سے تعداد میں ہیں' جن مسائل میں امام شافعی اور دیگر حضرات نے مخالفت کی ہے' کیونکہ مسائل کے اصول سے تعلق رکھنے والے ایک

مسائل ایسے ہیں جن کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے امام ابوحنیفہ کی مخالفت کی ہے اور اُن مسائل کے بارے میں امام ... رائے ان دونوں حضرات سے مختلف ہے تو یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ مسائل جو امام احمد بن حنبل کا مسلک ہوں وہ اُن سے استفادہ کرنے والے شخص کی مخالفت کریں۔

تیسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی سے اللہ تعالیٰ درگزر کرے اُنہوں نے امام احمد بن حنبل پر اس سے بھی زیادہ طعن کیا ہے ... یہ ہے: امام احمد بن حنبل نے حریز بن عثمان کو ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے ثقہ ہے ثقہ ہے۔ حالانکہ حریز بن عثمان امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا حالانکہ ایسے شخص اور اُس شخص کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھتا ہو۔ پھر خطیب بغدادی نے یہ کہا ہے: حریز کذاب اور فاسق تھا۔

پھر ابن عیاش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی تھی: اُس کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت ... سے تھی۔ یہ روایت غلط ہے۔ ابن عیاش کہتے ہیں: وہ کیسے؟ اُنہوں نے کہا: میں نے ولید بن عبدالملک کو یہ روایت منبر پر ... ہوئے سنا ہے اُس نے کہا تھا: علی کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

پھر امام احمد بن حنبل پر تنقید کو پختہ کرتے ہوئے خطیب بغدادی نے یہ کہا: یزید بن ہارون کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رب العزت کی زیارت کی تو اُس نے فرمایا: اے یزید! کیا تم حریز بن عثمان کے حوالے سے روایات نوٹ کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! مجھے اُس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے۔ ... نے فرمایا: اے یزید! تم اُس کے حوالے سے روایات نوٹ نہ کرو کیونکہ وہ علی بن ابوطالب کو بُرا کہتا ہے۔

امام احمد بن حنبل کے بارے میں بھی یہ بات نقل کی ہے: وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کیا کرتے تھے۔ خطیب ... کا اس سے مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے دلوں کو اُن سے متنفر کیا جائے اس میں اُنہوں نے حد سے تجاوز کیا بالکل اسی طرح امام ... پر بھی تنقید کرنے کا اُن کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ لوگوں کے دلوں کو اُن سے متنفر کیا جائے۔

خطیب بغدادی نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات بھی بیان کی ہے: اُنہوں نے کئی مقام پر وہم کیا ہے جس کا ذکر ... عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی نے اپنی کتاب "السہم فی المصیب فی الرد علی الخطیب" میں کیا ہے اور اس کا جواب بھی دیا ...

تو (امام اعظم پر لگائے جانے والے الزامات کے جوابات میں سے) یہ پانچواں جواب وہ تھا جو تفصیل کے ساتھ تھا یہ اُس ... میں تھا جو خطیب بغدادی نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں ذکر کیا ہے اب ہم اس مقام سے کلام کا رُخ موڑتے ہیں تاکہ ہم ... کی غیبت میں واقع نہ ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرمان پر عمل کرنے والوں میں سے بنائے:

"اے ایمان والو! تم بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تم لوگ تجسس نہ کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے"۔

امام ابوحنیفہ کے اخلاق

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام ابوحنیفہ کی پیروی کرنے والا بنائے کہ وہ لوگوں سے مختلف طرح کی باتیں سنتے تھے' لیکن اس کے باوجود خود پر قابو رکھتے تھے' اُن کے بارے میں یہ بات نقل نہیں کی گئی کہ اُنہوں نے دوسرے لوگوں میں سے کسی کا ذکر بھی بُرائی کے ساتھ کیا ہو' بلکہ وہ ہمیشہ درگزر سے کام لیتے تھے' معاف کر دیتے تھے' درگزر کا مظاہرہ کرتے تھے اور تحمل اختیار کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق کا بیان

یوسف بن عبداللہ سبط ابن جوزی نے اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق بن ہمام کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ بردبار کوئی شخص نہیں دیکھا' ہم لوگ مسجد خیف میں بیٹھے ہوئے تھے' ایک شخص اُن کے پاس آیا' اُس نے منہ ڈھانپا ہوا تھا' اُس نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں دریافت کیا اور بولا: اے حماقت کا کام کرنے والی عورت کے بیٹے! تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اے شخص! اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت عطا کرے! تم کیا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: فلاں مسئلہ! میں نے اس بارے میں دریافت کیا تھا' تو آپ نے اس بارے میں وہ فتویٰ دیا تھا' جو حسن بصری کے اس بارے میں فتویٰ کے برخلاف ہے۔ تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: حسن بصری نے غلط فتویٰ دیا' تو اُس شخص نے کہا: اے کافر! اے زندیق! تم حسن بصری کو غلط قرار دے رہے ہو؟ امام ابوحنیفہ کے ساتھی اُٹھے تاکہ اُس کی پٹائی کریں' تو امام ابوحنیفہ نے اُن لوگوں کو اس بات سے منع کیا اور فرمایا: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ٹھیک ہے اور حسن بصری کا فتویٰ غلط ہے۔

ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: اُس نے امام ابوحنیفہ کو بہت بُرا بھلا کہا' تو امام ابوحنیفہ نے اُس سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے! وہ میرے بارے میں اس کے برخلاف جانتا ہے' جو تم نے میرے بارے میں بیان کیا ہے' جب سے میں نے اُس کی معرفت حاصل کی ہے' میں نے اُس سے عدول نہیں کیا اور میں نے صرف اُس کی معافی کی اُمید رکھی ہے اور مجھے صرف اُس کی سزا سے ڈر لگتا ہے۔ پھر وہ رونے لگے' یہاں تک کہ اُن کی کنپٹیاں پھڑ کنے لگیں' ایک شخص اُٹھ کر اُن کے پاس گیا اور بولا: میں اللہ کی ذات کے حوالے سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں' میں نے غلطی کی ہے اور میں اپنی جہالت کا اعتراف کرتا ہوں۔ تو امام ابوحنیفہ کے رونے میں اضافہ ہو گیا' یہاں تک کہ اُن کے کندھے بھی حرکت کرنے لگے' اُنہوں نے فرمایا: اے شخص! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں وکیل بناتا ہوں۔ اُس شخص نے کہا: میں اس سے بھی آگے کی چیز چاہتا ہوں۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: تمہیں ہر قسم کی اجازت ہے اور ہر وہ شخص جو مجھے بُرا کہتا ہے' وہ بھی میری طرف سے آزاد ہے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی! مشہور ہونا کتنی نقصان دہ چیز ہے' مشہور ہونا کتنی نقصان دہ چیز ہے۔

مذکورہ سند کے ساتھ احمد بن منصور رمادی کا یہ بیان منقول ہے: یزید بن ہارون نے مجھ سے کہا: میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ بُردبار اور کوئی شخص نہیں دیکھا' جب اُنہیں کسی شخص کے بارے میں یہ پتا چلتا کہ اُس نے اُن پر تنقید کی ہے' یا اُن کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا ہے' تو وہ نرمی کے ساتھ اُسے جواب بھجواتے تھے اور فرماتے تھے: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے' میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل بناتا ہوں' جسے میرے بارے میں اُس کے برخلاف کا علم ہے' جو تم نے کہا ہے۔

(علامہ خوارزمی کہتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' اُن کی پاکیزہ آل اور اصحاب پر درود نازل فرمائے

تیسرا باب:

اِن مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ

پہلی مسند: ''مسند حارثی''

یہ امام ابو محمد حارثی بخاری کی مرتب کردہ ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے چار ائمہ حضرات کے سامنے اِس کو پڑھ کر اُن سے اِسے نقل کیا ہے:

(i) امام اقضی قضاۃ الانام (مخلوق میں سب سے بڑے قاضی) اخطب خطباء الشام (شام کے سب سے بڑے خطیب) شیخ جمال الدین ابوالفضائل عبدالکریم بن عبدالصمد بن محمد بن ابوالفضل انصاری حرستانی

(ii) شیخ ثقہ صفی الدین اسماعیل بن ابراہیم بن یحییٰ درجی قرشی مقدسی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے ''جامع دمشق'' میں اِن حضرات کے سامنے اس کتاب کو پڑھا تھا۔

(iii) شیخ امام شمس الدین یوسف بن عبداللہ قزاغلی - یہ امام حافظ ابوالفرج (ابن) جوزی کے پوتے ہیں۔

دمشق سے باہر ''جبل الصالحین'' کے پاس میں نے ان کے سامنے اس کتاب کو پڑھا تھا۔

(iv) امام ابوبکر بن محمد بن عمر فرغانی

''جامع دمشق'' میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام (کے مزار مبارک) کے سرہانے (میں نے ان کے سامنے اس کتاب کو پڑھا تھا)۔

ان سب (یعنی ان میں سے تین) حضرات کا یہ بیان ہے:

قاضی امام شیخ الاسلام جمال الدین ابوالقاسم عبدالصمد بن محمد ابوالفضل انصاری حرستانی

ان کے سامنے ''جامع دمشق'' میں یہ کتاب پڑھی گئی اور ہم اس کا سماع کر رہے تھے البتہ شیخ شمس الدین جو ابن جوزی کے پوتے ہیں: انہوں نے یہ کہا ہے: ''اجازۃ'' (کے طور پر) وہ اس کتاب کو روایت کرتے ہیں۔)

اُن (یعنی شیخ الاسلام جمال الدین ابوالقاسم عبدالصمد) کا یہ کہنا ہے:

دو اماموں نے ''اجازۃ'' کے طور پر ہمیں خبر دی ہے: (وہ دو امام درج ذیل ہیں:)

(i) ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی

(ii) ابوالخیر محمد بن احمد باغبانی

باغبانی کہتے ہیں: ابو عمرو عبدالوہاب بن محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ اصفہانی نے ہمیں خبر دی ہے:

صیرفی کہتے ہیں: ابوبکر احمد بن فضل باطرقانی نے ہمیں خبر دی ہے:
یہ دونوں حضرات (یعنی باغبانی اور صیرفی) فرماتے ہیں:
۞۞ شیخ امام ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ بن اسحاق ابن مندہ اصفہانی نے ہمیں خبر دی ہے:
وہ (یعنی محمد بن یحییٰ بن اسحاق ابن مندہ اصفہانی) فرماتے ہیں:
۞۞ حافظ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری نے ہمیں خبر دی ہے جو اس ''مسند'' کے مرتب ہیں۔

دوسری مسند: ''مسند طلحہ''

یہ ''طلحہ'' کی مرتب کردہ ہے۔
۞۞ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کے بارے میں مجھے تین مشائخ نے خبر دی ہے:
(i) صدر کبیر، عالم متبحر نحریر، علامہ، دارالخلافہ کے استاذ (اللہ تعالیٰ اس کی عظمت کو دگنا کرے اور سب پر اس کے سائے کو پھیلا دے) شیخ محی الدین ابومحمد یوسف -- ابن شیخ الاسلام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی -- نے مجھے خبر دی، اس طریقے سے کہ میں نے دارالخلافہ میں، (اس کتاب کو) ان کے سامنے پڑھا:
(ii) قاضی امام فخر الدین نصر اللہ بن علی بن عبدالرشید -- جو حافظ ابوالعلاء حسن بن احمد ہمدانی کے پوتے ہیں -- انہوں نے ''اذن'' کے طور پر مجھے خبر دی:
اِن دونوں حضرات (یعنی شیخ محی الدین ابومحمد یوسف اور قاضی امام فخر الدین نصر اللہ) کا یہ کہنا ہے:
۞۞ امام ابن امام، امیر المؤمنین مستضیء بامر اللہ ابومحمد حسن - ابن امام ابومظفر یوسف المستنجد باللہ نے ''اجازۃ'' کے طور پر ہمیں خبر دی:
وہ (یعنی امیر المؤمنین مستضیء بامر اللہ ابومحمد حسن) فرماتے ہیں:
۞۞ شیخ عبدالمغیث بن زہیر حربی نے ''اجازۃ'' کے طور پر مجھے خبر دی: (یہاں تحویل سند ہے:)
۞۞ عالی سند کے ساتھ اس (مسند) کے بارے میں، مجھے دو معمر بزرگوں نے بتایا ہے:
(i) ابومنصور عبدالقادر بن ابونصر قزوینی -- میں نے اُن کے سامنے بھی (اِس کی) قرأت کی ہے
(ii) شیخ یوسف بن احمد -- ان سے ''مناولۃ'' کے (طور پر یہ کتاب روایت کی ہے۔)
۞۞ ان دونوں صاحبان (یعنی ابومنصور عبدالقادر بن ابونصر قزوینی اور شیخ یوسف بن احمد) نے شیخ عبدالمغیث بن زہیر بن زہیر -- سے ''اجازۃ'' کے طور پر اسے روایت کیا ہے۔
۞۞ وہ (یعنی شیخ عبدالمغیث بن زہیر) فرماتے ہیں:
شیخ ابوالبرکات عبدالوہاب بن مبارک بن احمد انماطی نے ہمیں خبر دی ہے:
۞۞ وہ (یعنی شیخ ابوالبرکات) فرماتے ہیں:
شیخ ابوالحسن احمد بن محمد بن عبداللہ ابن النقور نے ہمیں خبر دی ہے:

وہ (یعنی شیخ ابوالحسن) فرماتے ہیں:
شیخ ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست العلاف نے ہمیں خبر دی ہے:
وہ (یعنی شیخ ابوعبداللہ احمد) فرماتے ہیں:
امام حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر العدل المعروف بہ "الغار" نے ہمیں خبر دی ہے جو اس "مسند" کے مرتب ہیں۔

تیسری مسند: "مسند ابن مظفر"

یہ "ابن مظفر" کی جمع کردہ ہے۔
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کے بارے میں مجھے چار مشائخ نے خبر دی ہے:
(i) صدر صاحب کبیر معظم ابن جوزی -- جن کا ذکر ہو چکا ہے میں نے دارالخلافہ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی۔
(ii) شیخ ابومظفر یوسف بن علی بن حسن
(iii) شیخ علی بن معالی
(iv) شیخ عبداللطیف المعروف بہ "خیمی"
ان سب حضرات سے "اذن" کے طور پر اس (مسند) کو روایت کیا ہے۔
ان سب حضرات نے -- قاضی امام شمس الدین عبیداللہ بن محمد بن عبدالجلیل ساوی -- سے "اجازۃ" (کے طور پر اس مسند کو روایت کیا ہے۔)
وہ (یعنی قاضی امام شمس الدین عبیداللہ) فرماتے ہیں:
شیخ ابوالبرکات عبدالوہاب بن مبارک بن احمد انماطی نے ہمیں خبر دی ہے:
وہ (یعنی شیخ ابوالبرکات عبدالوہاب) فرماتے ہیں:
شیخ ابوالحسن مبارک بن عبدالجبار بن احمد صیرفی نے ہمیں خبر دی ہے:
وہ (یعنی شیخ ابوالحسن مبارک) فرماتے ہیں: ابومحمد حسن بن علی بن محمد جوہری (نے ہمیں اس کی خبر دی ہے)
وہ (یعنی ابومحمد حسن) فرماتے ہیں:
امام ابوحسن محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد نے ہمیں خبر دی ہے جو اس "مسند" کے مرتب ہیں۔

چوتھی مسند: "مسند ابونعیم اصفہانی"

یہ وہ مسند ہے جسے امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد اصفہانی نے مرتب کیا ہے:
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:
(i) ابوعبداللہ محمد بن عثمان بن عمر
(ii) قاضی القضاۃ شہاب الدین ابوعلی حسن ابن قاضی القضاۃ عبدالقاہر شہرزوری نے "موصل" میں
(iii) شیخ ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر نے "حلب" میں

(iv) نجیب الدین ابواسحاق ابراہیم بن خلیل بن عبداللہ نے ''دمشق'' میں ''اذن'' کے طور پر ہمیں خبردی:

۞۞ یہ سب حضرات فرماتے ہیں: شیخ ابوالفرح یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے ''اذن'' کے طور پر ہمیں خبردی:

۞۞ وہ (یعنی شیخ ابوالفرح یحییٰ) فرماتے ہیں:

شیخ ابوعلی حسن بن احمد حداد نے مجھے خبردی:

۞۞ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد اصفہانی کے حوالے سے (خبردی) جواس ''مسند'' کے مرتب ہیں۔

5ویں مسند: ''مسند ابوبکر محمد بن عبدالباقی''

اس ''مسند'' کو شیخ' ثقہ' عدل ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ المعروف بہ ''قاضی مارستان'' نے مرتب کیا ہے۔

۞۞ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبردی ہے:

(i) شیخ' ثقہ' تاج الدین بن احمد بن ابوحسن بن احمد بن عربی' میں نے ''مدینۃ السلام'' میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی' اس کے مالک پر ہزاروں تحیت وسلام ہوں۔

انہوں نے اس کو تین مشائخ سے روایت کیا ہے:

۞۞ ابوعلی عبدالسلام بن ابوخطاب

۞۞ ابوبکر عتاب بن حسن بن سعید بن البنا

۞۞ ابومحمد عبداللہ بن احمد بن ابوالمجد

ان تینوں حضرات نے اس کتاب کو اس کے مرتب -- قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی -- سے روایت کیا ہے۔

(ii) شیخ ابومحمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) صاحب صدر کبیر' علامہ' استاذ دارالخلافۃ والامامۃ' محی الدین ابومحمد یوسف بن عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی

(iv) ابوعبداللہ محمد بن علی بن بقاء

ان حضرات نے ''اذن'' کے طور پر مجھے خبردی ہے۔

ان تینوں حضرات نے یہ کتاب تین حضرات سے روایت کی ہے:

۞۞ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی

۞۞ ابوالقاسم ذاکر بن کامل

۞۞ ابوالقاسم یحییٰ بن سعد بن نوش

ان تینوں حضرات نے اس کتاب کو اس کے مرتب -- قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ انصاری -- سے روایت کیا ہے۔

6ویں مسند: ''مسند جرجانی''

یہ وہ ''مسند'' ہے جس کو امام' حافظ' جرح وتعدیل کے ماہر' ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی نے جمع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے اس کے بارے میں:

شیخ ابومحمد حسن بن احمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ -- نے ''اذن'' کے طور پر خبر دی (اس کی سند یہ ہے:)

ابوالمحاسن محمد بن عبدالخالق جوہری

سید ظفر بن داعی علوی

ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی

حافظ ابواحمد عبداللہ بن عدی (جو اس ''مسند'' کے مرتب ہیں)۔

آٹھویں مسند: ''مسند لؤلؤی''

اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حسن بن زیاد لؤلؤی نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) محیی الدین ابومحمد یوسف بن عبدالرحمٰن بن علی جوزی (میں نے دارالخلافہ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی)

(ii) شیخ ابومحمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابونصر الاغر ابن ابوالفضائل بن ابونصر

(iv) ابوعبداللہ محمد بن علی بن بقا (ان تین حضرات نے ''اذن'' کے طور پر مجھے خبر دی)

حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی -- نے ایک صاحب کو سماع کے طور پر اور باقی صاحبان کو ''اذن'' کے طور پر خبر دی' بشرطیکہ سماع نہ ہو۔

ابوالقاسم اسماعیل بن احمد بن عمر بن احمد سمرقندی

ابوالقاسم عبداللہ بن حسن بن محمد خلال

ابوحسن عبدالرحمٰن بن عمر بن احمد

ابوحسن محمد بن ابراہیم بن حبیس بغوی

ابوعبداللہ محمد بن شجاع بلخی

حسن بن زیاد لؤلؤی -- جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید ہیں' ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

نویں مسند: ''مسند ابوالحسن''

اس کو قاضی ابوالحسن اشنانی نے جمع کیا ہے' یہ ''مسند'' اور میں نے اس کتاب (جامع المسانید) میں' جو بھی (اضافی) اطلاعات جمع کی ہیں:

انہیں تین مشائخ نے نقل کیا ہے:

(i) تقی الدین یوسف بن احمد بن ابوالحسن الاسکاف -- میں نے بغداد میں ان کے سامنے قرأت کی تھی۔

(ii) شیخ ابومحمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی بن بقاء (ان دو صاحبان نے ''اذن'' کے طور پر مجھے خبر دی ہے:)

✿✿ ان تینوں صاحبان کا یہ کہنا ہے: ہمیں درج ذیل تین مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفاف

(ii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش

(iii) قاضی عبدالرحمٰن عمری (انہوں نے ''اذن'' کے طور پر خبر دی ہے:)

✿✿ یہ حضرات فرماتے ہیں: حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے:

✿✿ وہ فرماتے ہیں: شیخ ابوالفضل احمد بن حسین بن خیرون -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے:

✿✿ وہ فرماتے ہیں: میرے ماموں شیخ ابوعلی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

✿✿ وہ فرماتے ہیں: قاضی ابوالحسن اشنانی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

9ویں مسند: ''مسند کلاعی''

اس کو شیخ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے جمع کیا ہے۔

✿✿ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) عبداللطیف بن عبدالمنعم بن علی بن نصر حرانی

(ii) شیخ شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد بن عبدالوہاب بن علی بن علی
(میں نے مدینۃ السلام میں متفرق مجالس میں ان کے سامنے اس کتاب کی قرأت کی تھی)

(iii) ابومنصور عبدالقادر بن ابونصر قزوینی

(iv) یوسف بن احمد بن ابوالحسن (ان دونوں صاحبان نے ''اذن'' کے طور پر خبر دی)

✿✿ یہ سب (یعنی چاروں) حضرات یہ فرماتے ہیں: (اس کتاب کی سند درج ذیل ہے:)

✿✿ عبدالوہاب بن علی بن علی بن سکینہ

✿✿ ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد بشری

✿✿ ابوالحسن محمد بن عبدالرحمٰن بن جعفر بن خشنام

✿✿ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی (یہ اس ''مسند'' کے جامع ہیں)

10ویں مسند ''مسند ابن خسرو''

اس ''مسند'' کو شیخ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے جمع کیا ہے۔

✿✿ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے تین مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر معظم ابن جوزی (جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، میں نے بغداد میں اُن کے سامنے اِس کی قرأت کی تھی)

(ii) شیخ ابومحمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی بن بقا (ان دونوں صاحبان نے ''اذن'' کے طور پر مجھے اس کی خبر دی ہے:)

یہ تینوں حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درجِ ذیل) تین مشائخ نے ''اذن'' کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفاف

(ii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش خباز

(iii) ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی

یہ حضرات فرماتے ہیں: شیخ ابوعبداللہ حسین ابن محمد بن خسرو بلخی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے جو اس ''مسند'' کے جامع ہیں۔

11 ویں مسند: ''مسند قاضی ابو یوسف''

اس کو امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے اسے ''نسخہ ابی یوسف'' بھی کہا جاتا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے متعدد مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والامامۃ ابو محمد یوسف بن ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی بن بقا

یہ حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درجِ ذیل) تین مشائخ نے ''اذن'' کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی

(ii) ابوالقاسم ذاکر بن کامل

(iii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسد بن نوش

یہ حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درجِ ذیل بزرگ نے) ''اجازۃ'' کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ انصاری (اس کے آگے کی سند یہ ہے:)

ابو محمد حسن جوہری

ابوبکر محمد ابہری

ابوعروبہ حسین ابن محمد بن مودود حرانی

عمرو بن ابوعمرو

امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم

12 ویں مسند: ''مسند امام محمد''

اس ''مسند'' کو امام محمد بن حسن شیبانی نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے اور اس کو ''نسخہ امام محمد'' بھی کہا جاتا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے (مذکورہ بالا) تینوں مشائخ نے اس کی خبر دی ہے: جو اُن کی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ (درجِ ذیل مشائخ سے منقول ہے)۔

۞۞ ابومحمد جوہری

۞۞ ابوبکر ابہری

۞۞ ابوعروبہ حرانی

۞۞ ان کے دادا (عمرو بن ابوعمرو)

۞۞ امام محمد بن حسن شیبانی

13 ویں مسند: ''مسند حماد''

اس ''مسند'' کو امام ابوحنیفہ کے صاحبزادے حماد نے اپنے والد امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

۞۞ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے متعدد مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) تقی الدین یوسف بن احمد بن ابی حسن اسکاف --- نے ''مدینۃ السلام'' میں (اس کی خبر دی)

(ii) موفق الدین ابوعبداللہ محمد بن ہارون بن محمد ثعلبی

(iii) جمال الدین ابوالفتح نصر اللہ بن محمد بن الیاس انصاری

(iv) ان کے بھائی --- نجم الدین ابوغالب مظفر بن محمد بن الیاس

اور (ان کے علاوہ) دیگر حضرات نے دمشق میں ''اذن'' اور ''کتابۃ'' کے طور پر اس کی خبر دی:

ان سب حضرات نے (درج ذیل سند سے اس کو روایت کیا ہے:)

۞۞ ابوطاہر بن برکات بن ابراہیم بن طاہر بن برکات خشوعی

۞۞ ابوالحسن علی بن مسلم بن محمد سلمی

۞۞ ابونصر احمد بن محمد بن سعید صوفی

۞۞ ابوالحسن علی بن ابوربیعہ

۞۞ ابوعبداللہ محمد بن حفص طالقانی

۞۞ صالح بن محمد ترمذی

۞۞ امام حماد بن ابوحنیفہ

14 ویں مسند: مسند امام محمد (مسند ثانی)

اس کو امام محمد بن حسن شیبانی نے جمع کیا اور اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

۞۞ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر علامہ استاذ دارالخلافۃ والامامۃ محیی الدین ابومحمد یوسف بن عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی

(میں نے دارالخلافہ مدینۃ السلام میں ان کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

(ii) ابومحمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) ابوعبداللہ محمد بن علی بن بقا

(iv) ابومظفر یوسف بن علی بن حسن

(ان مؤخر الذکر تین مشائخ نے ''اذن'' کے طور پر مجھے اس کی اجازت دی ہے)

ان چاروں حضرات نے (درج ذیل) چار حضرات سے ''اذن'' کے طور پر اس کو روایت کیا ہے:

(i) ابوالفرج عبدالمنعم بن عبدالوہاب بن کلیب

(ii) ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین

(iii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش

(iv) ابوالسعادات نصر اللہ بن عبدالرحمٰن القزاز

ان سب حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے:

ابوسعد احمد بن عبدالجبار صیرفی (اذن کے طور پر)

قاضی ابوالقاسم علی بن محسن تنوخی

ابواسحاق ابراہیم بن احمد طبری

محمد بن احمد رازی

ابوعامر عمر بن تمیم بن سیار

ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان جوزجانی

امام محمد بن حسن شیبانی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: میرے مشائخ میں سے) پہلے شیخ محی الدین ابن جوزی نے (درج ذیل) سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے:

امام حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن جوزی (اذن کے طور پر)

ابوالفتح محمد بن عبدالباقی المعروف بہ ''ابن البطی''

ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون

قاضی ابوعبداللہ حسین بن علی صیمری

ابواسحاق ابراہیم ابن احمد طبری

ابوبکر محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی

ابوعامر بن تمیم بن سیار

ابوسلیمان جوزجانی

امام محمد بن حسن شیبانی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میرے چار مشائخ نے ایک اور عالی سند کے ساتھ بھی اس کو روایت کیا ہے۔

(i) ضیاءالدین صفر

(ii) شرف الدین عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن (ان دونوں صاحبان نے "حلب" میں اس کو روایت کیا)

(iii) رشیدالدین احمد بن مفرج بن مسلمہ -- نے دمشق میں

(iv) ابومحمد ابراہیم بن محمود بن سالم -- نے بغداد میں

ان چاروں نے -- شیخ ابوالفتح محمد بن عبدالباقی المعروف بہ "ابن البطی" -- کے حوالے سے صاحب کتاب امام محمد بن حسن شیبانی تک ان کی مذکورہ بالا سند کے حوالے سے اس کو روایت کیا ہے۔

15ویں مسند: "مسند سعدی"

اس کو امام حافظ ابن ابی العوام سعدی نے جمع کیا ہے ان کی کنیت "ابوالقاسم" ہے جبکہ ان کا نام "عبداللہ بن محمد بن ابی العوام" ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) پانچ مشائخ نے مجھے عالی سند کے ساتھ اس کی اطلاع دی ہے۔

(i) شیخ شیوخ ارباب الطریقۃ امام ائمۃ اصحاب الحقیقۃ نجم الدین ابوالجناب احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خوارزمی خیوقی (انہوں نے "جرجانیہ خوارزم" میں اس کی خبر دی اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ آباد کرے اور اس کا امیر کسی تعمیر کرنے والے کو بنائے)

(ii) نجم الدین ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوبکر احمد بن خلف بلخی

(iii) رشیدالدین ابوالفضل اسماعیل بن احمد بن حسن عراقی (ان دونوں صاحبان نے "دمشق" میں اس کی خبر دی اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے)

(iv) ضیاءالدین صفر بن یحییٰ بن صفر (انہوں نے "حلب" میں اس کی خبر دی)

(v) ابونصر الاغر بن ابوالفضائل فضائل بن ابونصر (انہوں نے "بغداد" میں اس کی خبر دی)

ان سب حضرات نے (درج ذیل سند کے ساتھ) اس کو روایت کیا ہے:

امام حافظ شیخ الاسلام ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد بن محمد سلفی اصفہانی (اگر ان سے "سماع" نہ ہو تو پھر "اجازۃ" کے طور پر روایت ہوگی)

احمد بن ابوعباس رازی

قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامہ قضاعی

ابوالعباس احمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابوالعوام

ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوالعوام (جنہوں نے یہ مسند جمع کی ہے)

•••——•••——•••

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِالْاِيْمَانِ مِمَّا لَا يُذْكَرُ فِي الْفِقْهِ غَالِباً

تیسرا باب: ایمان کے بارے میں روایات

جن کا ذکر عام طور پر فقہ (سے متعلق ابواب) میں نہیں کیا جاتا

وَاَنَّهٗ يَشْتَمِلُ عَلٰى اَرْبَعَةِ فُصُوْلٍ

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ التَّحْرِيْضُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِيْرُ عَنِ السَّيِّئَاتِ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْاِيْمَانِ وَالتَّصْدِيْقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَيْرِهَا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالتَّاَسِّيْ وَالتَّخَلُّقِ بِاَخْلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْفَضَائِلِ

پہلی فصل: نیکیوں کی ترغیب دینے اور برائیوں سے روکنے کے باب میں ہے۔

دوسری فصل: ایمان کے بارے میں قضاوقدر (یعنی تقدیر) کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کے بارے میں ہے۔

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے اخلاق کی پیروی کرنے اور ان کے اخلاق کو اختیار کرنے کے بارے میں ہے۔

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ اَلتَّحْرِيْضُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِيْرُ عَنِ السَّيِّئَاتِ

پہلی فصل: نیکیوں کی ترغیب دینا اور برائیوں سے منع کرنا

(63)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَنِيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ- صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابوانیس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متنِ روایت: حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِىْ وَيُصِمُّ

''تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔''

*** —— *** —— ***

[(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) یہ روایت ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے اپنی ''مسند'' میں- شیخ فقیہ ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون- قاضی عبدالملک بن عبدالرحمٰن بن محمد ابوبکر سرخسی- اُن کے والد قاضی امام ابوبکر عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن محمد سرخسی- ابواحمد محمد بن عبداللہ بن بنت وزیر ابوعباس اسفرائنی- ابوعلی حسن بن علی- علی بن بابویہ اسواری- جعفر بن محمد بن علی بن حسن- یونس بن حبیب- ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انه قال ولدت سنة ثمانين وقدم عبد الله بن انيس الكوفة سنة اربع وتسعين وسمعت منه وانا ابن اربع عشرة سنة سمعته يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: حبك للشىء يعمى ويصم

''وہ بیان کرتے ہیں: میں 80 ہجری میں پیدا ہوا' حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ 94 ہجری میں کوفہ تشریف لائے' تو میں نے ان سے سماع کیا' اس وقت میری عمر 14 برس تھی' میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔''

انہوں نے یہ روایت معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع- قاضی امام مؤتمن ابوجعفر محمد بن احمد بن حامد- ابوسعد اسماعیل بن علی سمان رازی- ابوعلی حسن بن علی- علی بن بابویہ- جعفر بن محمد بن علی بن حسن- یونس بن حبیب- ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت ابوالعلاء صاعد بن یسار بن محمد دہان ہروی- قاضی ابومحمد عبداللہ بن ابوحفص عمر بن محمد انصاری- قاضی ابوالعلاء محمد بن ابوالفضل حمدانی- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی- ابوسعید سمان رازی- حسن بن علی بن محمد بن اسحاق- ابوحسن علی بن بابویہ- جعفر بن محمد بن علی بن حسن- یونس ابن حبیب- ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(63) قد تقدم فی (10) .

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے اپنی ''مسند'' میں -ابوالسعادات احمد ابن احمد ابن عبدالواحد متوکلی- ابوحسین احمد بن محمد بن احمد -ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی -حسن بن علی بن اسحاق تمار- ابوحسن علی بن بابویہ اسواری -جعفر بن محمد بن علی بن حسن - حبیب -ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

متن روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے -سیّدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ فِي الْاَرْضِ الْجَرَادُ لَا آكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ

''زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے، میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالعلاء صاعد بن سیار بن محمد دہان ہروی- قاضی ابوالعلاء ابوالفضل ہمدانی -ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی -ابوسعید اسماعیل بن حسن سمان -ابوعلی حسن بن علی دمشقی -ابومحمد عبداللہ بن کثیر -عبدالرحمٰن بن ابوحاتم رازی -عباس ابن محمد دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں -یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں:

ابا حنیفة رضی الله عنه سمع عائشة بنت عجرد تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول:

اكثر جند الله في الارض الجراد لا آكله ولا احرمه

امام ابوحنیفہ نے سیّدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے، میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں۔''

انہوں نے یہ روایت ابونصر معمر بن محمد بن حسین -قاضی ابوجعفر بن محمد بن احمد بن حامد -ابوسعید رازی -علی بن حسین دمشقی - عبداللہ بن کثیر رازی -عباس بن محمد دوری کے حوالے سے نقل کی ہے -یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے سیّدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کو سنا ہے: (اس کے بعد پوری روایت ہے)۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالسعادات احمد بن عبدالواحد متوکلی -ابوحسین احمد بن احمد بن احمد سمانی -ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ -ابوعلی حسن بن علی دمشقی -ابومحمد عبداللہ بن کثیر رازی -عبدالرحمٰن بن ابوحاتم رازی -

(14) ... فی

عباس دوری کے حوالے سے نقل کی ہے- یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ جو صاحب الرائے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کو سنا ہے: (اس کے بعد پوری روایت ہے)۔

(65)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ

متن روایت: وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِىْ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِيْنَ وَاَنَا ابْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَاَيْتُ حَلْقَةً عَظِيْمَةً فَقُلْتُ لِاَبِىْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيْدِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَنْ تَفَقَّهَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، 96 ہجری میں، میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا، اس وقت میری عمر 16 سال تھی، جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک بڑا حلقہ دیکھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ ہے۔ میں آگے بڑھا تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کر دیتا ہے، اور اس کو وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- شیخ فقیہ ابوالفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون- ابوعبدالملک بن عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی- ان کے والد قاضی ابوبکر عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی- ابواحمد محمد بن عبداللہ ابن بنت وزیر ابو اسفرائینی- ابوعلی حسین بن علی دمشقی- ابوذر عبدالعزیز بن حسن طبری- ابوبکر مکرم بن احمد بن مکرم بغدادی- محمد بن احمد بن سماعہ بن ولید قاضی- قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی- قاضی ابوعبداللہ صیمری- ابوبکر ہلال بن ہلال جو ہلال رازی کے ہیں- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- محمد بن حمدان طنافسی- احمد بن صلت- محمد بن شجاع- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

اور انہوں نے یہ روایت تین شیوخ (یعنی) ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ (اور) ابومنصور محمد بن عبدالملک بن حسن ابومنصور عبدالرحمٰن بن زریق سے اور ان سب نے- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب- قاضی ابوالعلاء واسطی- ابوقاسم علی بن

(65) قد تقدم فی (11)

ابوعباس محمد بن عمر بن حسین ابن حسین ابن خطاب - جعفر بن علی حافظ - احمد بن محمد حمانی - محمد بن سماعہ قاضی - بشر بن ولید قاضی - قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالسعادات احمد بن عبدالواحد متوکلی - ابوحسین احمد بن محمد سمنانی - ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ بہقنی - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابوذر عبدالعزیز بن حسن طبری - ابوبکر مکرم بن احمد - محمد بن احمد بن سماعہ - بشر بن ولید قاضی - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - قاضی ابوالعلاء واسطی - ابوقاسم علی بن حسین عدنی - ابوعباس محمد بن حسین - جعفر بن علی حافظ - احمد بن محمد حمانی - محمد بن سماعہ قاضی - بشر بن ولید - قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

امام ابوحنیفہ نے - حضرت ابومعاویہ عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

متن روایت: مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَی اللهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، خواہ وہ ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔''

••• ——— ••• ——— •••

حافظ ابوعبداللہ حسین ابن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شیخ عدل ابوالفضل احمد ابن حسن بن محمد بن خیرون - عبدالملک بن عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی - ان کے والد قاضی ابوبکر عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی - ابواحمد محمد بن عبداللہ ابن بنت وزیر ابوبکر اسفرائنی - ابوعلی حسین بن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمتام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابونصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع - ابوجعفر محمد بن احمد بن طاہر - ابوسعید بن علی رازی سمان - حسن بن حسن - حسن بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمتام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوالعلاء صاعد بن یسار بن محمد دہان ہروی - قاضی ابومحمد عبداللہ بن ابوحفص عمر بن محمد انصاری - قاضی امام

اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في " مسند الامام"(93)وقال الحافظ بدرالدين العيني في " عمدة ... 480/3 .الطبع الجديد .:وحديث عبدالله ابن ابی ا وفى اخرجه الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطى فى "جزء" جمعه فى فضل المسجد .

ابوالعلاء محمد بن ابوالفضل حمدانی - قاضی فقیہ ابوقاسم عبدالجبار بن زید بن احمد' ان دونوں نے - ابوبکر محمد بن احمد بن محمد - ابوسعید اسماعیل بن حسن سمان - ابوعلی حسین بن علی بن محمد بن اسحاق دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمتام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبدالواحد متوکلی - ابوحسین احمد بن محمد بن احمد سمنانی - ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی - ابوعلی دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمتام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**67**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يقول سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

امام ابوحنیفہ نے - حضرت انس بن مالک انصاری خزرجی نجاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

متنِ روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

"علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

*** ——— *** ——— ***

ابوعبداللہ حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - شیخ ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ (اور) ابومنصور بن عبدالملک بن حسن' ان دونوں نے - احمد بن علی بن ثابت - ابواسحاق ابراہیم بن محمد ارموی - ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ - ابواسحاق ابراہیم بن محمد واعظ معروف بالعبد ذلیل - ابوعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی - بشر بن ولید قاضی - قاضی ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابومحمد عبداللہ بن علی انصاری - ابوبکر احمد ابن علی بن ثابت - قاضی ابوالعلاء واسطی محمد بن یعقوب ابوعثمان بن ابوسعید' اور یہ سعید بن احمد بن محمد بن جعفر نیشاپوری - ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرویہ مروزی - ابوعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالعلاء صاعد بن یسار بن محمد ہروی - قاضی ابومحمد بن عبداللہ بن ابوحفص عمرو بن محمد - قاضی ابوالعلاء بن ابوالفضل - ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی - اسماعیل بن حسن رازی - ابوحسن احمد بن محمد بن محمود تستری - ابوسعید حسن بن احمد صلت - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - اسحاق بن ابراہیم بن محمد مہدی

(67) اخرجه ابو يعلى - وابو نعيم فى "الحلية" 323/8 - والخطيب فى "تاريخ بغداد" 207/4 وفى "الرحلة فى طلب الحديث" (1)، والطبرانى فى "الصغير" 16/1، وابن ماجة (224) فى "المقدمة" - والبيهقى فى "شعب الايمان" (1664)، والبغوى "شرح السنة" فى ذيل (135) .

...محمد بن عبداللہ حافظ - ابواسحاق ابراہیم بن محمد واعظ - ابوعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی - بشر بن ولید - امام ابویوسف ...کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبدالواحد متوکلی - ابوحسین احمد بن محمد بن احمد سمنانی - ابوحسن علی بن احمد بن ... - ابواحمد محمد بن عبداللہ بن خالد ذہلی - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عمرو یہ - ابوعباس احمد بن صلت - بشر بن ولید - امام ابویوسف ...کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ ...بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ وَاللّٰهُ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ

''بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی اُس (بھلائی) کو کرنے والے کی مانند ہے، اور اللہ تعالیٰ ضرورت مند کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے۔''

••• ——— ••• ——— •••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - قاضی امام ابوعبداللہ حسن ...صیرفی - ہلال بن محمد بن محمد جو ہلال رازی کے بھتیجے ہیں انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حمدان طنافسی - احمد بن ...بن مغلس حمانی - بشر بن ولید قاضی - قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ...

(انہوں نے روایت کا پہلا حصہ یعنی یہ الفاظ:) اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ - ابونصر معمر بن علی بن حسن بن جامع - قاضی ابوجعفر ...احمد بن حامد - ابوسعید اسماعیل بن ابوعلی رازی سمان - احمد بن محمد - حسین بن احمد - ابوعباس احمد بن صلت بن مغلس - بشر بن ...حمانی - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے روایت کا آخری حصہ یعنی یہ الفاظ: وَاللّٰهُ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے (اور انہوں نے ...مندرج ذیل سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے:)

ابوالعلاء صاعد بن یسار - قاضی عبداللہ بن ابوحفص - قاضی ابوالعلاء محمد بن ابوالفضل حمدانی - ابوبکر محمد بن احمد بن محمود طالقانی - ...اسماعیل بن حسن رازی - ابوحسین احمد بن محمد بن محمود تستری - ابوسعید حسن بن احمد بن مبارک طوسی - احمد بن صلت - بشر بن ...ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (انہوں روایت کا پہلا حصہ بھی اس سند کے ساتھ نقل کیا ...)

اخرجه الترمذي (2670) في العلم: باب الدال على الخير كفاعله، وابن عبدالبر في "جامع بيان العلم" 13 .

(69)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: لَا تُظْهِرَنَّ شَمَاتَةً لِاَخِيْكَ فَيُعَافِيَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ

امام ابوحنیفہ نے- حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے بھائی کی شماتت ظاہر نہ کرو (یعنی اس کا مذاق نہ اڑاؤ) ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کر دے گا اور تمہیں اُس (خرابی) میں مبتلا کر دے گا۔''

*** —— *** —— ***

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل احمد بن حسن ابن خیرون- ان کے والد قاضی ابوسعید عبدالملک بن عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی- ان کے والد قاضی ابوبکر عبدالرحمٰن بن محمد- ابواحمد محمد بن عبداللہ ابن بنت وزیر ابوعباس اسفرائنی- ابوعلی حسین بن علی دمشقی- ابومحمد عبداللہ بن محمد بن حسن حنفی- طلحہ بن سنان- ہناد بن سری- ابوسعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث ہے)۔

انہوں نے یہ روایت ابونصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع- قاضی امام مؤتمن ابوجعفر محمد بن احمد بن حامد بن عبیداللہ بخاری -ابوسعید اسماعیل بن علی رازی سمان- علی بن احمد بن عبیداللہ بن حزام- مظفر بن سہل- موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر- ان کے والد (عیسیٰ بن منذر)- اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبدالواحد متوکلی- ابوحسین احمد بن محمد بن احمد سمنانی- ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ- ابوعلی حسن بن علی دمشقی- ابومحمد عبداللہ بن محمد بن حسین- طلحہ بن سنان یامی- ہناد بن سری- ابوسعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(70)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رُزِقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدَ لِيْ قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهِمَا وَلَدٌ

امام ابوحنیفہ نے- حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اولاد نصیب نہیں ہوئی، میرا کوئی بچہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بکثرت استغفار اور بکثرت صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو؟ ان دونوں کی وجہ سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔

(69) قد تقدم فی (13)

...جابرٌ فَكَانَ رَجُلٌ يُكْثِرُ الصَّدَقَةَ فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةٌ ...

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے بکثرت صدقہ کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے 9 بیٹے عطا کئے۔

••• —— ••• —— •••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالسعادات احمد بن عبدالواحد متوکلی - ابوحسین احمد بن محمد بن ...سمانی - ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن ...- تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

... - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ...براهيم

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

...روایت: قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وُضِعَتْ حَسَنَاتُ الرَّجُلِ فِيْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ وَوُضِعَتْ سَيِّئَاتُهُ فِيْ كَفَّةٍ أُخْرٰى فَشَالَتْ سَيِّئَاتُهُ حَسَنَاتَهُ حَتّٰى إِذَا ...سَ فَظَنَّ النَّارَ جَاءَهُ شَيْءٌ مِثْلُ السَّحَابِ فَيَقَعُ فِيْ حَسَنَاتِهِ فِيْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ فَتَشِيْلُ حَسَنَاتُهُ ...تَهُ فَيُقَالُ أَتَدْرِيْ مَا هٰذَا فَيَقُوْلُ مَا أَعْرِفُ هٰذَا ...نْ عَمَلِيْ فَيُقَالُ هٰذَا مَا عَلَّمْتَ لِلنَّاسِ مِنَ الْخَيْرِ ...عَمِلُوْا بِهِ بَعْدَكَ

''قیامت کے دن، آدمی کی نیکیاں میزان کے ایک پلڑے میں رکھی جائیں گی اور اس کی برائیاں دوسرے پلڑے میں رکھی جائیں گی، تو اس کی برائیوں کا پلڑا نیکیوں پر بھاری ہوگا، یہاں تک کہ وہ شخص مایوس ہو کر جہنم کے بارے میں گمان کرے گا، پھر وہاں بادل کی مانند ایک چیز آئے گی، تو دریافت کیا جائے گا: کیا تم جانتے ہو، یہ کیا ہے؟ وہ جواب دے گا: میں اس کو اپنے عمل کے طور پر نہیں پہچانتا، تو اس سے کہا جائے گا: یہ وہ ہے جو تم نے لوگوں کو بھلائی کی (یعنی دین کی) تعلیم دی تھی، تو انہوں نے تمہارے بعد اس پر عمل کیا تھا۔''

••• —— ••• —— •••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد ابوطاہر عبدالباقی انصاری - ابوقاسم عبیداللہ بن محمد بن عثمان صیرفی - عبیداللہ بن عثمان دقاق - ابوحسین علی بن محمد بن یحییٰ مصری - مالک بن یحییٰ بن مالک بن غسان ہمدانی - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن محمد بن علی مہتدی باللہ - ابوحفص عمر بن احمد بن شاہین - علی بن محمد مصری - مالک بن یحییٰ - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

... - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

...خرجه احمد 414/2، والطيالسي (2387)، وابو داؤد (4090)، وابن حبان (328)

السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ صَاحِبِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

کے شاگرد ابومسلم اغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْكِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَلْقَیْتُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری (اوڑھنے والی) چادر ہے، عظمت میرا تہبند ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے بھی میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا، میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شیخ ابوسعود احمد بن علی بن محمد - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن احمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**73**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دَثَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اِیَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

''ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابراہیم ابن عمروس ہمدانی - عباس بن یزید - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**74**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

متن روایت: اِنَّ اللّٰهَ یَكْتُبُ لِلْاِنْسَانِ الدَّرَجَةَ الْعُلْیَا فِی الْجَنَّةِ وَلَا یَكُوْنُ لَهٗ مِنْ عَمَلٍ مَا یُبَلِّغُهَا فَلَا یَزَالُ

''(بعض اوقات ایسا ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے لئے جنت میں ایک بلند درجہ طے کر دیا ہوتا ہے، اور اس شخص کا

---

(73) اخرجه ابن حبان (5176)، والطیالسی (2272)، واحمد 195/2، والحاکم فی "المستدرک 11:1، والبیهقی فی "السنن الکبری" 243/10، والدارمی 240/2 .

حَتّٰی یُبَلِّغَهَا

ایسا عمل نہیں ہوتا' جو اسے اُس (بلند درجے) تک پہنچا دے، تو اللہ تعالیٰ اس (بندے کو مختلف طرح کی) آزمائشوں میں مسلسل مبتلا رکھتا ہے، یہاں تک کہ اُسے اُس (درجے) تک پہنچا دیتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن صالح ابن ابوصالح - احمد بن یعقوب بلخی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت علی - علی بن فتح بن عبداللہ عسکری - حمید بن ربیع - قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نعال نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن عبید - حسن بن محمد ہمدانی اور قاسم بن حسن ہمدانی سے اور ان دونوں نے - یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شیخ ابومحمد بن سراج - احمد بن علی - ابوطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطی - محمد بن احمد بن یعقوب مدنی - محمد بن ایوب بلخی - یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شیخ ابومحمد بن سراج - احمد بن علی - ابوطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطی - محمد بن احمد بن یعقوب مدنی - محمد بن ایوب بلخی - یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین محمد ابن علی بن مہتدی باللہ - ابوقاسم عبداللہ بن احمد بن علی بن حسین صیدلانی - ابن مخلد بن جعفر عطار - احمد بن حسن ہمدانی - یحییٰ بن ہاشم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۔۔ - سندِروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَحَمَّادٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ

متنِ روایت: کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هَجْرًا

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد اور حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میں نے پہلے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، اب تم اس کی زیارت کرو' لیکن کوئی نامناسب (یعنی غیر شرعی) بات (وہاں) نہ کرنا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن اسماعیل - ابوصالح - لیث - ابوعبدالرحمٰن خراسانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اخرجه احمد 356/5، ومسلم(977)، والترمذی(1054)، وابو عوانة(7879)، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 186/4 وفی "شرح مشكل الآثار"(4745)، والحازمی فی "الاعتبار" 228، والطیالسی(807)، وابن حبان(3168) .

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قیاس سندی انطاکی - ابوصالح - لیث - ابوعبدالرحمٰن خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن جریر بن میتب لؤلؤی بلخی - یحییٰ بن اکثم - عبداللہ بن صالح - لیث - ابوعبدالرحمٰن خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**76**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْخٍ لَهُ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - اپنے ایک بزرگ (یعنی استاد) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

متن روایت: اِرْحَمُوْا الضَّعِيْفَيْنِ اَلصَّبِيُّ وَالْمَرْاَةُ

"دو قسم کے ضعیف افراد یعنی بچے اور خواتین پر، رحم کرو۔"

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**77**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْتَشِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ بَلَغَهُ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے:

متن روایت: اَنَّ الْمُتَكَبِّرِ رَاْسُهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فِيْ تَابُوْتٍ مِنْ نَّارٍ مُقَفَّلٍ عَلَيْهِ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ التَّابُوْتِ اَبَدًا فِى النَّارِ

"متکبر شخص کا سر دونوں ٹانگوں کے درمیان میں ہوگا، وہ آگ سے بنے ہوئے صندوق میں (بند) ہوگا، جس پر قفل لگا ہو گا، اور وہ جہنم میں، اس تابوت سے کبھی بھی باہر نہیں نکل سکے گا۔"

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**78**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: اَسِرُّوْا مَا شِئْتُمْ وَاَعْلِنُوْا مَا شِئْتُمْ فَمَا

"تم لوگ جو چاہو اسے پوشیدہ رکھو اور جو چاہو اُسے ظاہر

---

(76) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (923) .الطبع الجديد .فى الادب: باب من عمل عملاً البسه الله رداء ه -- فارحموا الضعيفين: المراة والصبى" .

(77) اخرجه الحكفى فى "مسندالامام" (455)

(78) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (922) - الطبع الجديد .فى الادب: باب من عمل عملاً البسه الله رداء ه - فارحموا الضعيفين المرأة والصبى - وابونعيم فى "الحلية" 36/5 - وابن الشجرى فى "اماليه" 221/2

...عبد يسرّ شيئًا اِلَّا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رِدَاءَهُ

کرو، کوئی بندہ جو بھی چیز پوشیدہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس (بندے) کو اُسی کی چادر پہنا دیتا ہے۔"

••• —— ••• —— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: لَوْ اَنَّ الرِّفْقَ خَلْقٌ يُرٰى لَمَا رُئِيَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَحْسَنُ مِنْهُ وَلَوْ اَنَّ الْخُرْقَ خَلْقٌ يُرٰى لَمَا رُئِيَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَقْبَحُ مِنْهُ

"اگر نرمی، دکھائی دینے والی کوئی مخلوق ہوتی' تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں' کوئی بھی اس سے زیادہ خوبصورت نظر نہ آتا' اور اگر سختی، دکھائی دینے والی کوئی مخلوق ہوتی' تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں' کوئی بھی اس سے زیادہ بدصورت نظر نہ آتا۔"

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -علی بن حسن بن سعید-عمر بن حمید-نوح بن دراج کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں' ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست ... - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ مُجَاهِدٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے-ایوب بن عائذ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: لَوْ نَظَرَ النَّاسُ اِلٰى صُوْرَةِ الرِّفْقِ لَمَا رَاَوْا اَحْسَنَ مِنْهُ وَلَوْ نَظَرُوْا اِلٰى صُوْرَةِ الْخُرْقِ

"اگر لوگ نرمی کی صورت دیکھ سکتے' تو انہوں نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی اور چیز نہ دیکھی ہوتی اور اگر لوگ سختی کی

اخرجه الحافظ صدرالدين الحصكفي في " مسند الامام" (457)-والشهاب في "المسند" 1/1-وعبد بن حميد 433-... العجلوني في "كشف الخفاء" 161/2-والخرائطي في " مكارم الاخلاق" 6-
وفيه: "لو كان حسن الخلق رجلاً يمشي في الناس لكان رجلاً صالحاً" .

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (897) في الادب: باب الرفق والخرق-وهو الاثر المتقدم .

لَمَا نَظَرُوْا اَقْبَحَ مِنْهُ

صورت دیکھ سکتے' تو انہوں نے اس سے زیادہ بدصورت کوئی اور چیز نہ دیکھی ہوتی۔"

••• ——— ••• ——— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- احمد بن محمد بن سعید- یحییٰ بن اسماعیل- حسین ابن اسماعیل- محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔-

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو- یحییٰ بن اسماعیل جریری- حسین بن اسماعیل جریری -محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔-

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ علاف- قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**81**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَيَاسٍ عَنْ اَبِى عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ

متن روایت: لَـمَّـا خَـرَجَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِتَّبَعْتُهُ فَـقُـلْـتُ لَهُ اَوْصِنِىْ فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَلُـزُوْمِ الْـجَـمَـاعَةِ وَاِنَّ اللهَ تَـعَـالـىٰ لَنْ يَّجْمَعَ اُمَّةَ مُـحَـمَّـدٍ عَـلَـى الضَّلَالَةِ وَاصْبِرْ حَتّٰى تَسْتَرِيْحَ اَوْ يُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن ایاس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوعمر وشیبانی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے روانہ ہونے لگے' تو میں ان کے پیچھے گیا' میں نے ان سے کہا: آپ مجھے کوئی وصیت (یعنی نصیحت یاہدایت) کیجئے! تو انہوں نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا' (کیونکہ) اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا' اور تم صبر سے کام لیتے رہنا' جب تک (تم دنیا سے رخصت ہوکر) راحت حاصل نہیں کر لیتے' یا پھر فاجر (یعنی ظالم حکمران) سے راحت (یعنی نجات) حاصل نہیں ہوجاتی۔

••• ——— ••• ——— •••

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- فضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی- منذر بن محمد- حسن بن محمد بن علی- ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

---

(81) قلت: وقد اخرج ابن حبان (2101)- واحمد 196/5- وابوداؤد (547) فی الصلاة: باب فی التشدید فی ترك الجماعة- والحاكم فی "المستدرك" 211/1- والبیهقی فی "السنن الكبریٰ" 54/3- والبغوی فی "شرح السنة" (793)-

-- عن ابی الدرداء- قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: "مامن ثلاثة فی قریة- ولا بدوی- لاتقام فیهم الصلاة الا استحوذ علیهم الشیطان- فعلیك بالجماعة فانما یاكل الذئب القاصیة".

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نَهٰى عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ وَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا

امام ابوحنیفہ نے - سفیان ثوری - منصور بن صفیہ - ان کی والدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحومین کو بُرا کہنے سے منع کیا ہے، اور یہ ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کو مبارک ہو جو اپنے صحیفے میں بکثرت استغفار پائے گا۔''

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - ابونعیم - محمد بن اسماعیل وراق - سعید بن قاسم حافظ - محمد بن یحییٰ بن مندہ - ہذیل بن معاویہ - ابراہیم بن ایوب کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ مَغْمُوْمًا مَهْمُوْمًا مِنْ سَبَبِ الْعِيَالِ كَانَ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص عیال (زیرِ کفالت افراد یعنی بال بچوں) کی وجہ سے غم اور پریشانی کے عالم میں انتقال کر جائے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اللہ کی راہ میں تلوار کی ایک ہزار ضربیں لگنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ہشام بن ہمام شیرازی - محمد بن یحییٰ بن یزید نیشاپوری - مقری کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ غَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - ابوغسان - حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اخرجه النسائي 52/4 - والمرتضى الزبيدي في "الاتحاف" 491/7 - والمتقي الهندي في "الكنز" (42712) - والسيوطي في الجامع الصغير "394/6 مع فيض القدير (9765).

اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (302).

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (925) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (489) - ومسلم (1825) في الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة - واحمد ٥: ١٧٣.

وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
متن روایت: اَنَّہٗ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلْاِمَارَۃُ اَمَانَۃٌ وَھِیَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ خِزْیٌ وَنَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَ بِحَقِّھَا وَاَدّٰی الَّذِیْ عَلَیْہِ مِنَ الْحَقِّ فِیْھَا وَاَنّٰی لَہٗ ذٰلِکَ یَا اَبَا ذَرٍّ

''اے ابوذر! امارت (یعنی حکومتی عہدہ) ایک امانت ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی' البتہ اس شخص کے لئے (رسوائی کا باعث) نہیں ہوگی' جس نے اس کے حق کے ہمراہ اس کو حاصل کیا اور اس میں اپنے ذمہ لازم فرائض کو پورا کیا، اور اے ابوذر! یہ بھلا کہاں ہو پاتا ہے؟''

——————***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**85**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
متن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابووائل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

——————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن ابورمیح- عباس بن محمد- معاویہ- عمر- داؤد بن علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**86**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ
متن روایت: ثَلَاثَۃٌ یُوْجَرُ فِیْھِنَّ اَلْمَیِّتُ بَعْدَ مَوْتِہٖ وَلَدٌ یَدْعُوْ لَہٗ بَعْدَ مَوْتِہٖ فَھُوَ یُوْجَرُ فِیْ دُعَائِہٖ وَرَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا یُعْمَلُ بِہٖ وَیُعَلِّمُہُ النَّاسَ فَھُوَ یُوْجَرُ عَلٰی مَا عَمِلَ وَعَلَّمَ وَرَجُلٌ تَرَکَ اَرْضًا صَدَقَۃً

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:
''تین چیزیں ایسی ہیں' جن میں میت کو اس کے مرنے کے بعد بھی اجر دیا جاتا ہے' (پہلی چیز) وہ اولاد' جو اس (میت) کی موت کے بعد بھی اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے' (دوسری صورت یہ ہے) ایک شخص ایسا (دینی) علم حاصل کرتا ہے' جس پر

(85) اخرجه صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (31)-والطبراني في "الكبير" (10439)-وفي " الاوسط" (18)- مجمع البحرين)-والهيثمي في "مجمع الزوائد" 119/1-والحافظ في " المطالب العاليه" (3065) .

(86) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (924) .قلت:قد اخرج ابن حبان (3016)-والطحاوي في " مشكل الآثار" (246)-والبخاري في "الادب المفرد" (38)-

-- عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال:"اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له" .

عمل کیا جاتا ہو پھر وہ اس کی تعلیم دوسرے لوگوں کو دیتا ہے تو اس کو اس کے عمل کرنے اور تعلیم دینے پر اجر دیا جاتا ہے، (تیسری صورت یہ ہے:) آدمی کوئی زمین صدقہ کے طور پر چھوڑ جائے۔''

•••—— •••—— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُ قَالَ

متن روایت: اَلْبَلاءُ مُوَكَّلٌ بِالْكَلامِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعیفر ماتے ہیں:

''آزمائش، کلام کے ساتھ متعلق ہوتی ہے۔''

•••—— •••—— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ

متن روایت: فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیَامَةِ﴾

قَالَ اِنَّمَا یُجَاءُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ فَیُجْعَلُ فِیْ مِیْزَانِهٖ فَیَخِفُّ فَیُجَاءُ بِشَیْءٍ كَالسَّحَابِ اَوْ كَالْغَمَامِ فَیُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِهٖ فَتَرْجَحُ فَیُقَالُ لَهٗ هَلْ تَدْرِیْ مَا هٰذَا فَیَقُوْلُ لَا فَیُقَالُ هٰذَا عِلْمُكَ عَلَّمْتَهٗ فَتَعَلَّمُوْهُ فَعَمِلُوْا بِهٖ بَعْدَكَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''قیامت کے دن، ہم انصاف کے ساتھ، میزان رکھیں گے۔''

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (اس دن) آدمی کا عمل لا کر اس کے میزان میں رکھا جائے گا تو (اس کا نیکیوں کا پلڑا) ہلکا ہوگا تو بادل جیسی ایک چیز کو لایا جائے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ ''سحاب'' استعمال ہوا ہے یا ''غمام'' استعمال ہوا ہے) اور اس کو اس شخص کے میزان میں (نیکیوں کے پلڑے) میں رکھ دیا جائے گا تو وہ جھک جائے گا تو اس شخص سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم جانتے ہو؟ یہ کیا ہے؟ وہ شخص جواب

اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (926)-وابن ابی شیبة 578/8(5599) فی الادب: باب ما قالوا فی النهی ... فی الرجل والغیبة

وقد اخرج ابن ماجة(242)-ومسلم73/5-وابو داؤد(2880)-والترمذی(1376)

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "ان مما یلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته: علماً علّمه ونشره..."

دے گا: جی نہیں! تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہارا وہ علم ہے، جس تم نے (لوگوں کو) تعلیم دی تھی اور انہوں نے اس کا علم حاصل کے تمہارے بعد اس پر عمل کیا تھا۔''

••• ——— ••• ——— •••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - عبدالصمد بن علی - ابوابراہیم اسماعیل بن یوسف - مسلم - حماد بن زید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(**89**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

متن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - قبیصہ بن فضل بن عبدالرحمٰن طبری - عثمان شجری - ابوعاصم نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوربیح سے ان کی تحریر سے - ابوامیہ طرطوسی - عبدالرحمٰن بن صالح - حماد بن زید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**90**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَنَسٍ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی صرف ایک حدیث سنی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(**91**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) رَحِمَهُ اللهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

(89) وقد مر فی (85) من حديث عبدالله بن مسعود

روایت: اِنِّیْ لَاَدْعُوْ لِحَمَّادٍ فَاَبْدَاُ بِهٖ قَبْلَ اَبَوَیَّ
''میں اپنے والدین سے پہلے (اپنے استاد) حماد (بن ابوسلیمان) کے لئے دعا کرتا ہوں۔''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید احمد بن قاسم مقری - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم ثلاج - ابوعباس [illegible] - قاسم بن عبداللہ بن عامر حضرمی - عمیر بن عمار ہمدانی - محمد بن ابان قرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ [illegible] النَّخْعِیِّ اَنَّهٗ قَالَ:
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روایت: اِذَا عَرِفَ الثَّقِیْلُ نَفْسَهٗ اَنَّهٗ ثَقِیْلٌ [illegible] ثَقِیْلٍ
''جب بوجھل شخص، خود کو پہچان لیتا ہے کہ وہ بوجھل ہے، تو وہ بوجھل نہیں رہتا۔''

•••——•••——•••

[illegible] خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غنجار میں ''تاریخ بخارا'' میں یہ پڑھی ہے' [illegible] ابراہیم بن یعقوب صوفی - محمد بن حاتم بن سعید بن حفص بیکندی - عبدالصمد بن فضل - حسن بن حازم - بکر بن معروف [illegible] سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ [illegible] النَّخْعِیِّ اَنَّهٗ قَالَ:
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روایت: مَنْ اَمِنَ الثِّقْلَ ثَقِلَ
''جو شخص خود کو بوجھل پن سے محفوظ سمجھتا ہے' وہ بوجھل ہو جاتا ہے۔''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ابوحسین محمد بن عبدالواحد بن علی بن [illegible] بن رزمہ - ابومحمد علی بن عبداللہ بن عباس بن مغیرہ جوہری - ابوعیسیٰ احمد بن محمد وراق مقدسی - ابومحمد حارث بن محمد بن امامہ مدائنی [illegible] منصور - کوفہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ [illegible] النَّخْعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

[illegible] خرجه احمد 391/1 - والطیالسی (377) - والنسائی فی "الکبری" (8854) - والبیهقی فی "السنن الکبری" 218/2 - وابو [illegible] (52[illegible]).

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ:
متن روایت: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَعَرَّسَ وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَكْلَا الصُّبْحَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَامَ الرَّهْطُ وَبِلَالٌ حَتّٰى كَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَ اَنْ يَقْتَادُوا الرَّوَاحِلَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَحَلِّ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَاَمَرَهٗ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمُ الْفَجْرَ

فرماتے ہیں:
''(ایک مرتبہ) ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے' رات کے آخری پہر آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت دی کہ وہ صبح صادق ہونے کا خیال رکھیں پھر نبی اکرم ﷺ سو گئے' باقی لوگوں سمیت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی سو گئے' یہاں تک کہ سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے' آپ ﷺ نے ہدایت کی کہ لوگ اس مقام سے اپنی سواریوں کو لے کر چل پڑیں' (کچھ آگے جا کر) آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی' نبی اکرم ﷺ نے پہلے وتر ادا کیے' پھر آپ نے فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کیں' پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی' تو پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔''

•••——•••——•••

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-علی بن محمد بن عبید-عبیداللہ بن عبدالجبار-ابومسلم بشر بن مسلم-یحییٰ بن صالح بن خالد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**95**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ:
متن روایت: قَرَاَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ تَعَالٰى
﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ قَالَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
﴿وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى﴾ قَالَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

امام ابوحنیفہ نے-ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
''نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت کیا (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی۔''۔
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اس نے اچھائی کی تکذیب کی۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔

(95) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في '' مسند الامام''(516) .

...——...——...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے (اس روایت کو ایک اور سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے) زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری - محمد بن یوسف رازی - عبداللہ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن نغار اور احمد بن محمد بن سعید نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال وصدق بالحسنی قال بلااله الا الله و کذب بالحسنی قال بلااله الا الله

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اچھائی) سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "اس نے اچھائی کی تکذیب کی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔

۹۶ - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

متن روایت: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اس کو چھپالے تو قیامت کے دن اُس شخص کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی۔"

...——...——...

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوبکر محمد بن قاسم بن سلیمان مؤدب - محمد بن یوسف رازی - ادریس - علی - حسن بن عمرویہ - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

۹۷ - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۹۶ - اخرجه ابن حبان (95) - واحمد 263/2 - وابو داؤد (3658) فی العلم: باب کراهیة منع العلم - والترمذی (2649) فی العلم: باب ما جاء فی کتمان العلم .

۹۷ - اخرجه احمد 360/3 - وابن ابی شیبة 550/8 - والبخاری فی "الصحیح" (6021) - وفی "الادب المفرد" (224) - وابن حبان (3379) - والطبرانی فی "الصغیر" (672) .

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: كُلُّ مَعْرُوْفٍ فَعَلْتَهُ اِلٰى غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ صَدَقَةٌ

''ہر بھلائی، جو تم نے کسی بھی خوشحال شخص' یا غریب شخص کے ساتھ کی ہو' وہ صدقہ (شمار) ہوتی ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح ترمذی - محمد بن خلف تمیمی - علی بن عبدالحمید - قاسم بن معن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**98**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيْضَةٌ قُلْتُ فَمَنْ تَرَكَهُ كَفَرَ قَالَ لَا

''نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا فرض ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: جو شخص اس کو ترک کر دے وہ کافر ہو جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن اسماعیل - علی بن عباس - عباد بن یعقوب - عفان بن سنان جرجانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن قاسم بن زکریا - عباد بن یعقوب - عفان جرنی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: جو شخص اس کو ترک کر دے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابوحسین صیرفی - ابومحمد جوہری - ابوحسن بن قاسم بن زکریا - عباد بن یعقوب - عفان جرجانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' جیسے محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے

(**99**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

''وقفے سے ملنے جایا کرو' (اس سے) محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔''

(99) اخرجه الطبرانی فی "الاوسط" 9/6 (5641)- والبزار (1933)- والخطیب فی "تاریخ بغداد" 57/6- وابو نعیم فی "الحلیة" 322/3

••• ——— ••• ——— •••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوبکر احمد بن محمد بن حسن دینوری - محمد بن عبدالعزیز دینوری - محمد بن عباس انصاری - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - قاضی ابوحسین بن مہتدی باللہ - عمر دیلمی مقری - ابوبکر احمد ابن محمد ضراب ... - ابوجعفر محمد بن عبداللہ - عبدالعزیز - محمد بن عباس بن فضل انصاری - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ ... سے روایت کی ہے۔

[illegible] - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

روایت: مَا آسِیْ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا اَنْ اَكُوْنَ ... الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ وَعَلٰی صَوْمِ الْهَوَاجِرِ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''مجھے کسی بھی بات پر افسوس نہیں ہے، صرف اسی بات پر ہے کہ مجھے باغی گروہ کے ساتھ جنگ میں حصہ لینا چاہئے تھا' اور گرمیوں کے (نفلی) روزے (ترک نہیں کرنے چاہیے تھے)

••• ——— ••• ——— •••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن قاسم بن زکریا بخاری - عباد بن یعقوب - عفان بن سنان جرجانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شیخ ابوحسن - ابومحمد جوہری - ابوحسین - ابوعبداللہ محمد بن قاسم بن زکریا ... - عباد بن یعقوب - عفان جرجانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

[illegible] - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

روایت: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ بِرِيْحِ الطِّيْبِ اِذَا اَقْبَلَ بِاللَّيْلِ

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے' تو (اندھیرے میں بھی) اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے۔''

••• ——— ••• ——— •••

[illegible] اخرجه الحاكم فی "المستدرك" 643/3 - والبیهقی فی "السنن الكبریٰ" 172/8 باب ما جاء فی قتال اهل البغی والخوارج .

[illegible] اخرجه الحافظ صدر الدین الحصكفی فی "مسند الامام" (358) - والدارمی 46/1 (66) - وابن سعد فی "الطبقات" 399 - وابن ابی شیبة 25/9 فی الادب: ما یستحب للرجل ان یوجد ریحه منه - وعبدالرزاق (7934) - وابوداؤد فی "المراسیل" (445)

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن ابوشجاع معدل - محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**102**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: مَنِ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ فَوِزْرُهُ كَوِزْرِ صَاحِبِ مَكْسٍ اَىْ عَشَّارٍ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے اس کا مسلمان بھائی معذرت پیش کرے اور وہ اس کی معذرت کو قبول نہ کرے، تو اس کا گناہ صاحب مکس کی مانند ہوتا ہے

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد (ناجائز) ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس عن عقدہ - عبداللہ بن محمد بخاری - ابوالفضل عباس - عبدالعزیز قطان مروزی - علی بن سلیمان رازی - حکم بن یزید قاضی مرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**103**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَعْقَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ روایت: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ

امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم بن معقل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ندامت، توبہ ہوتی ہے۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد ابن سلیمان بن کامل کی کتاب ''تاریخ بخارا'' میں یہ بات پڑھی ہے: ابوسہل بن عثمان بن سعید - محمد بن محمد - ابوزکریا یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان - ان کے دادا حسن بن عثمان - مخلد بن عمر - قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**104**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

(102) اخرجه ابن ماجة (3718) في الادب: باب المعاذير - والمنذرى في "الترغيب" 493/3 - وابوداؤد في "المراسيل" (517) - من حديث ابن جودان

(103) اخرجه الطحاوى في "شرح معانى الآثار" 199/2 - والحاكم في "المستدرك" 243/4 - والبيهقى في "السنن الكبرى" 154/10 - وابن ماجة (4252)

...عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ:
...روایت: كَانَ اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
''اللہ کے رسول کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمان تھے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - (قبیصہ) - زکریا بن یحییٰ - احمد بن عبداللہ بن زیاد - محمد بن مہدی - علی بن عاصم بن مرزوق کے ... سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ:
...روایت: اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ وَرَجُلٌ خَلْفَهٗ يَغْتَابُهٗ ... اِلَيْهِ وَقَالَ

هَنِيْئًا مَرِيْئًا غَيْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ
لِعِزَّةٍ مِنْ اَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتْ

امام ابوحنیفہ امام شعبی کے بارے میں بیان کرتے ہیں:
''(ایک مرتبہ) وہ حدیث بیان کررہے تھے تو ایک شخص نے ان کے پیچھے ان کی غیبت کرنا شروع کردی، وہ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: (یعنی انہوں نے یہ شعر پڑھا:)
''ایسے شخص کو خوشی اور سیرابی نصیب ہو (یا ایسے شخص کو خوش آمدید) جو عقل کو ڈھانپ دینے والی بیماری کے نہ ہوتے ہوئے بھی ہماری عزت پر حملہ کرتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - دو بزرگوں یعنی ابونصر معمر بن محمد بن حسن اور ابومنصور عبدالرحمٰن ... بن عبدالواحد ان دونوں نے - خطیب - ابوقاسم بن حسن شاہد سے بصرہ میں - علی بن اسحاق - ابوقلابہ - علی بن جعد - ابویعلیٰ ... بن ہارون جو یزید بن ہارون کے بھائی ہیں ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ... عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
...روایت: اَلْبِرُّ لَا يُبْلٰى وَالْاِثْمُ لَا يُنْسٰى

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی ہے اور گناہ بھلایا نہیں جاتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - یحییٰ بن ابراہیم - محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ - حمید بن عبدالرحمٰن رواسی کے

...اخرجه احمد 24/2 - ومسلم (2132)(2) - والترمذی (2834) - وابن ماجة (3828) - والطبرانی فی ... (13374) - والبیهقی فی "السنن الکبریٰ" 306/9

...اخرجه الحافظ صدر الدین فی " مسند الامام" (467) - والدیلمی فی " مسند الفردوس" (2203) - وابن عدی فی " ... 158/6 - ترجمة (1649) - عبدالرزاق (20262)

حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(107)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: اِخْضَبُوْا وَخَالِفُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ خضاب لگاؤ، اور اہل کتاب (کے معمول) کے برخلاف کرو۔''

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوربیع - ابوجعفر قاسم بن مساور جوہری - سوار بن عبداللہ - مزاحم بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(108)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔''

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حارث بن اسد بن حارث - عبداللہ بن مرزبان - عبداللہ بن ابوسلم بجلی - عمار بن ربیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(109)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ وَمَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِقِيَامِ

امام ابوحنیفہ نے - عبدالرحمٰن بن حزم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرئیل، پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے (میت کے

(107) قلت: وقد اورد الهيثمي في "مجمع الزوائد" 163/5-

-- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "الصفرة خضاب المؤمن والحمرة خضاب المسلم - والسواد خضاب الكافر".

حتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّ خِیَارَ اُمَّتِیْ لَنْ یَّنَامُوْا اِلَّا قَلِیْلاً

ترکے میں) وارث بھی قرار دیدیں گے اور جبرائیل رات کے نوافل کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ میری امت کے نیک لوگ رات میں صرف تھوڑا سا ہی سو سکیں گے۔''

————***

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد خطیب - ابوحسن علی بن ربیعہ بن علی - حسن بن رشیق - محمد بن حفص بن عبدالملک - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔

(۱۰)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَحْیٰی بْنِ عَمْرِو بْنِ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عن ابنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن عمرو بن سلمہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: مَنْ اَوْتَرَ مِنْکُمْ وَفِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ مَنْ اَوْتَرَ مِنْکُمْ بِالثَّلاثِ الآیَاتِ الَّتِیْ فِیْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ فَقَدْ اَکْثَرَ وَاَطَابَ

''تم میں سے جو شخص وتر ادا کرے (اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے جو شخص روزانہ رات کے وقت وتر میں سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی تلاوت کر لیا کرے تو اس نے زیادہ اور عمدہ کام کر لیا۔''

————***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(۱۱)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا تَهُذُّوا الْقُرْآنَ هَذًّا کَهَذِّ الشِّعْرِ وَلَا تَنْثُرُوْا کَنَثْرِ الدَّقْلِ

''تیزی سے شعر پڑھنے کی طرح قرآن کو تیزی سے نہ پڑھو اور نہ ہی ردّی کھجوروں کو بکھیرنے کی طرح اس کو بکھیر دو۔''

————***

اس روایت کو امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے

(۱۰)- اخرجه الطبرانی فی " الکبیر" (8671) و (8672) - واورده الهیثمی فی "مجمع الزوائد" 270/2

(۱۱)- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (271) - وابن ابی شیبة 521/2 فی الصلوات: باب فی قراء القرآن - والطبرانی فی " الکبیر" (9855) - وابو داؤد (1396) فی الصلاة: باب تحریب القرآن .

ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ (وہ یہ بھی فرماتے ہیں:)

ینبغی للقاری ان یفهم ما یقول وهو قول ابی حنیفة

"قرأت کرنے والے کے لیے مناسب یہ ہے کہ اس کو یہ سمجھ آ رہی ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے"۔

(112)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

امام ابوحنیفہ نے - سیّدہ فاطمہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

متن روایت: اَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ فِي الْاَرْضِ الْجَرَادُ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ

"زمین میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے میں اس کو کھاتا بھی نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں"۔

————***

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - قاضی ابوسعید عبدالملک بن عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی - قاضی ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن محمد - ابواحمد محمد بن عبداللہ ابن بنت وزیر ابوعباس اسفرائنی - حسن بن علی دمشقی - ابومحمد عبداللہ بن کثیر رازی - عبدالرحمٰن بن ابوحاتم رازی - عباس دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابوحنیفہ جو صاحب رائے ہیں انہوں نے "سیّدہ فاطمہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا" سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ابن خسرو بلخی نے اپنی "مسند" میں یہ روایت اسی طرح حرف "ف" (سے متعلق باب) میں نقل کی ہے حالانکہ مشہور یہ ہے (کہ اُن صحابیہ کا نام) سیّدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا ہے۔

(113)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری - محمد بن ابراہیم تیمی - علقمہ بن وقاص لیثی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ

"اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے، جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہی شمار ہوگی اور جس

---

(112) قد تقدم فی (14).

(113) اخرجه الحافظ صدرالدین فی "مسندالامام" (1)- وابن حبان (388)- واحمد 25/1- والبخاری (1) باب کیف بدء الوحی- وابو داؤد (2201) فی الطلاق- باب فیما عنی به الطلاق.

نِکَحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ

شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے' یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ مازنی - حسین بن سعید لخمی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - زکریا بن ابوعتیک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

114 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ فِرَاسٍ (عَنِ) الشَّعْبِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - فراس - امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک صحابی روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَلْمَیِّتُ مُرْتَهَنٌ بِدَیْنِهٖ

''میت اپنے (واجب الادا) قرض کے عوض میں رہن رکھی رہتی ہے۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - عبداللہ بن قریش بن اسماعیل نے اپنے والد کے حوالے سے - عمر بن قاسم تمار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

115 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنِ الْاَغَرِّ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقمر - اغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقَالَ اَنْتُمْ مِنَ الَّذِيْنَ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ مَعَهُمْ وَمَا جَلَسَ عِدَّتُكُمْ مِنَ النَّاسِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ

''ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا، جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے ہو، جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں، تمہاری طرح جب متعدد لوگ (اکٹھے بیٹھ کر) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، تو فرشتے اپنے

114- اخرجه الامام الخوارزمی فی " جامع المسانید" 74/2 فی هذاالکتاب .

115- اخرجه الحصکفی فی "مسند الامام" (35)-واحمد 94/3-وعبدالرزاق (20557)-ومن طریقه عبد بن حمید فی " المنتخب" (861)-والبغوی فی " شرح السنة" (947/1)-والطبرانی فی "الدعاء" (141) من حدیث ابی سعید الخدری

پَر اُن پر پھیلا دیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اور
اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان لوگوں
کا ذکر کرتا ہے۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت —فضل بن بسام بخاری- محمد بن ابومنصور- خلف بن ایوب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے- اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے- امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- یحییٰ بن زکریا بن شیبان- حسین بن عبدالرحمٰن کندی- صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اغر کے حوالے سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رجاء بن قریش- مختار بن سابق حنظلی- نعیم بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، تاہم انہوں نے ابن اقمر سے آگے کسی کا ذکر نہیں کیا، اور یہ کہا ہے: علی بن اقمر کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(**116**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
متنِ روایت: اِذَا رَامَ جَارٌ اَنْ یَضَعَ خَشْبَتَهٗ عَلٰى جِدَارِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَمْنَعْهُ

امام ابوحنیفہ نے -علی بن اقمر- مسروق کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب کسی شخص کا پڑوسی، اس کی دیوار میں اپنا شہتیر لگانا چاہے، تو وہ اس کو منع نہ کرے۔"

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوعبداللہ محمد بن مخلد- ابویعلیٰ محمد بن احمد بن عبداللہ بن مروان- علی بن محمد- بشر بن منذر- قاسم بن غصن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(116) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (353)

-- قلت: وقد اخرج ابن حبان (515)- والبيهقي في "السنن الكبرى" 6/157-

-- وابو نعيم في "الحلية" -عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " لايمنعن احدكم جاره ان يغرز خشبه على جداره".

...نے یہ روایت ابن خفاجی - عبداللہ بن وہب دینوری - احمد بن عبدالعزیز رملی - قاسم بن غصن کے حوالے سے امام ... سے روایت کی ہے۔

...-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ... بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِيِّ ... عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

...: عَرْشُ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبُثُّ ... يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهٗ اَعْظَمُهُمْ ...

امام ابوحنیفہ نے - ابن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے، وہ اپنے مہم جُو بھیجتا ہے، جو لوگوں کو آزمائشوں (یعنی فتنوں) کا شکار کرتے ہیں، تو اس کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ قابل قدر وہ شخص ہوتا ہے، جس نے (لوگوں کو) زیادہ بڑی آزمائش (یعنی فتنے) کا شکار کیا ہو۔''

••• —— ••• —— •••

...ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ہناد نسفی - ابوعبداللہ حسین بن احمد - محمد بن عثمان بن ابوشیبہ - حسین بن عبدالاوّل - ... مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ... سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ ... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

...: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ ... النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔''

••• —— ••• —— •••

...بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن علی بن یحییٰ نیشاپوری - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ...

... نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - یحییٰ بن طلحہ یربوعی - قاسم بن یزید جرمی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

...اخرجه احمد 332/3 -ومسلم(2153) .

...اخرجه الحافظ صدرالدین فی" مسند الامام"(38)-وابن ماجة (37) فی المقدمة: باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول ... صلی الله علیه وسلم -وابن ابی شیبة 574/8-واحمد 39/3-وابو یعلی (1209)

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام شیرازی - محمد بن یزید - حفص بن عبداللہ - حجاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے والد سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ تحریر کتاب (یعنی تحریر) میں ہے میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: یہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن حسن بن علی کے حوالے سے - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن حسن زیاد - اس کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن ساوی سرخسی - وہب بن زمعہ - ابن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد (اور) سعید بن ذاکر - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن خثعمی - عباد بن یعقوب - حمامی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ربیح - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد ابن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - اپنے والد اور ابوسہلان بشر بن سہل - فتح بن عمر کے حوالے سے اور ان دونوں نے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یونس - سعید جناح - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - محمد بن میسر صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - یزید بن شیبان - ابوقطن عمرو بن ہیثم قطعی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حارث بن اسد بن حارث-عبید اللہ بن مرزبان-عبد اللہ بن ابو اسلم-عمار بن بزیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-عبد اللہ بن ابراہیم مہلبی -علی بن حسن-علی بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-ابراہیم بن ولید-محمد بن حارث-ان کے والد-محمد بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-یحییٰ بن زکریا-حسین بن عبد الرحمٰن کندی-صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن محمد بن اسماعیل نے اپنے دادا کی تحریر مجھے دکھائی جس میں یہ تحریر تھا: یہ روایت امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-منذر بن محمد-اپنے والد-ان کے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار-بشر بن ولید-امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-صالح بن احمد-محمد بن شوکہ-قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ-ابن ابومیسرہ-ابوعبد الرحمٰن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(حافظ کہتے ہیں:) حمزہ بن حبیب-حسن بن زیاد-ایوب بن ہانی-حمانی-ابوقطن-محمد بن حسن-علی بن یزید-اسد بن عمرو صلت بن حجاج نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-حسین بن محمد بن شعبہ-محمد بن عمران ہمدانی-بشر بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عصار سے دمشق میں-عبد الرحمٰن ابن عبد الصمد-ان کے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعلی محمد بن سعید-ابوفروہ یزید بن محمد-ان کے والد کے حوالے سے- سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین-احمد بن عبد اللہ کندی-علی بن معبد-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ -ان کے دادا - امام محمد بن حسن کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اورانہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے ان اسانید اور الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے

(119)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے - شداد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمود بن والان - حامد بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد بن صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - محمد بن عبداللہ بغلانی - محمود بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید محمد بن عبدالملک - حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب خوارزمی - ابوحفص عمر بن محمد بن علی - احمد بن محمد بن ابراہیم - ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اس روایت کو نسخہ میں بھی نقل کیا ہے'انہوں نے اس روایت کو اس کی طوالت کے ہمراہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔

---

(119) وقد تقدم فی (118)

- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ وَلَّادِ بْنِ عَلِیِّ الْمَدَنِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ولاد بن داؤد بن علی مدنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَلْخَیْرُ کَثِیْرٌ وَقَلِیْلٌ فَاعِلُهٗ

''بھلائی، زیادہ (یعنی کئی قسم کی) ہوتی ہے، اور اس کو کرنے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔''

•••——•••——•••

حافظ محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن حسین - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسین بن مہاجر عبدی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ناصح بن محمد - یحییٰ بن ابوکثیر - ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: لَیْسَ شَیْءٌ مِمَّا اُطِیْعَ اللهُ تَعَالٰی فِیْهِ اَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَلَا عَمَلٌ مِمَّا عُصِیَ اللهُ بِهٖ اَعْجَلُ عَقُوْبَةً مِنَ الْبَغْیِ وَالْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ

''جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے' ان میں سے کسی کا بھی ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے' ان میں سے کسی کی سزا' سرکشی (یعنی زنا) سے زیادہ جلدی نہیں ملتی ہے اور جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔''

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطِیَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اخرجه الخطيب في "تاريخ بغداد" 177/8-وابو نعيم في "تاريخ اصفهان" 203/1

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (883)-والحافظ صدرالدين الحصكفي في "مسند الامام" والبيهقي في "السنن الكبرى" 35/10-وفي "شعب الايمان" (4842)-والطبراني في "الاوسط"

اخرجه احمد 265/2-والترمذي (2932)-ابن حبان (2930) من حديث ابي هريرة

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
متنِ روایت: يَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ اَذْهَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ لَمْ يَكُنْ لَهٗ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ

نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جس کی محبوب چیز (یعنی بینائی) کو رخصت کر دیتا ہوں تو اس کا ثواب صرف جنت ہوتا ہے۔''

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل ابن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(123) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:
متنِ روایت: حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''اپنی آوازوں کے ذریعے قرآن کو آراستہ کرو۔''

————***

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - قاضی ابومظفر ہناد بن ابراہیم نسفی - ابوحسن غمامی مقری - شافعی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خداش - خویلد صفار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(124) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
متنِ روایت: اِنَّ اللهَ فَتَحَ بَابًا مِنَ الْمَشْرِقِ مَسِيْرَتُهٗ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ لِلتَّوْبَةِ وَسَيُغْلَقُ وَيُفْتَحُ بِالْمَغْرِبِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا

امام ابوحنیفہ نے - معاویہ بن اسحاق - زر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے مشرق کی سمت میں ایک دروازہ کھولا ہوا ہے، جس کی چوڑائی پانچ سو برس کی مسافت جتنی ہے، یہ توبہ کے لئے ہے، عنقریب یہ بند ہو جائے گا، اور مغرب میں ایک دروازہ کھولا جائے گا، یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا، اس وقت کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا اس نے

---

(123) اخرجه الطبرانی فی " الكبير " (11113) و(12643)-والهيثمی فی " مجمع الزوائد " 170/7 -ومحمد بن الحسن الشيبانی فی " الآثار " (275)-وابن ابی شيبة 464/10

(124) اخرجه احمد 240/4 -وعبدالرزاق (795)-ومن طريقه الطبرانی فی " الكبير " (7357)-والحميدی (881)-والترمذی (3535)-وابن حبان (1321) .

ایمان میں کوئی بھلائی نہیں کمائی تھی۔"

*** —— *** —— ***

... بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- احمد بن علی- ابن کاس- ابراہیم بن مخلد- عثمان بن عبداللہ اموی- مسلمہ بن ... سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

... روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ ... عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ... اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ... لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ

امام ابوحنیفہ نے -عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اُس نے اللہ تعالیٰ کا شکرادا نہیں کیا' جس نے لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کیا۔"

*** —— *** —— ***

... نے یہ روایت- صالح بن ابوربیح کی تحریر- یحییٰ بن علی حرانی- سعد بن یزید فراء- سالم بن سالم کے حوالے سے ... سے روایت کی ہے۔

... روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ ... حَسِّنُوْا اَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قرآن کے ذریعے اپنی آوازوں کو آراستہ کرو۔"

*** —— *** —— ***

... محمد بن حسن فی الآثار فرواه عن ابوحنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ان القرائة كما روى طاوس قال ان من احسن الناس قراء ة الذى اذا سمعته يقرا حسبته ... الله تعالى

... محمد بن حسن نے اس روایت کو "الآثار" میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے' پھر ... ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' اور قرأت کا حکم یہ ہے: جیسا کہ طاؤس نے ... کی ہے: سب سے خوبصورت تلاوت اس شخص کی ہوتی ہے' کہ جب آپ اسے تلاوت کرتے ہوئے سنیں' تو آپ کو

... ابويعلى (1122)-واحمد 32/3و 73و74-والترمذى(1956) فى البر والصلة:باب ماجاء فى الشكر لمن احسن ... فى" الاوسط" (3606)-واورده الهيثمى فى "مجمع الزوائد"181/8

... محمد بن الحسن الشيبانى فى"الآثار"(275)-وابن ابى شيبة 464/10-وقد تقدم فى(123)

محسوس ہو کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے"۔

(127)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:

متن روایت: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَاْذَنْ لِشَيْءٍ اِذْنَهُ لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ

امام ابوحنیفہ نے- حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا ہے جتنی توجہ سے وہ اس خوبصورت آواز کو سنتا ہے' جس میں خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھا جارہا ہو۔"

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(128)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً كَانَ اِذَا قَرَاَ سُوْرَةً اَتْبَعَهَا بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اُحِبُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قَدْ اَحَبَّكَ اللّٰهُ بِحُبِّكَ اِيَّاهَا

امام ابوحنیفہ نے- عوف بن عبد اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بھائی حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"ایک شخص جب بھی کوئی سورت پڑھتا تھا' تو اس کے بعد سورہ اخلاص ضرور پڑھتا تھا، اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس (سورۂ اخلاص) سے محبت کرتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اس (سورت) سے محبت کرنے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔"

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(129)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَوَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ عَنْ حَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ:

امام ابوحنیفہ نے- جواب بن عبید اللہ تیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حارث بن سوید بیان کرتے ہیں:

(127) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (277)

(128) اخرجه احمد 141/3- وابن حبان (792)- والترمذي (2901) في فضائل القرآن: باب ماجاء في سورة الاخلاص- والنسائي 460/2 في فضائل القرآن: باب في فضل (قل هو الله احد) من حديث انس بن مالك

(129) ...قلت: وقد اخرج مسلم 119/1 (133) عن ابي هريرة- قال: جاء ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم -فسالوه انا نجد في انفسنا ما يتعاظم احدنا ان يتكلم به فقال: وقد وجدتموه؟ قالوا: نعم قال: ذاك صريح الايمان .

روایت: اَنَّ اِنْسَانًا اَتٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیَ النِّفَاقَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللہِ مَا یَخَافُ عَلٰی نَفْسِہٖ مُنَافِقٌ فَاَبْشِرْ

''ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور بولا: امیر المؤمنین! مجھے اپنی ذات کے حوالے سے نفاق کا اندیشہ ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کسی منافق کو اپنے بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں ہوتا ہے، تو تم یہ خوشخبری قبول کرو۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوعباس احمد بن محمد بن سعید- اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر فارسی- مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبد اللہ بن دوست علاف- قاضی عمر اشنانی- قاضی اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر- مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَیَّانَ الْاَسَدِیِّ الْکُوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -واصل بن حیان اسدی کوفی- ابووائل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ

''چغلی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -جعابی- محمد بن عبیداللہ- عبدالرحمٰن بن یحییٰ- سحیم- امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ اَبِیْ رَوْبَۃَ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی

امام ابوحنیفہ نے -ابوروبہ شداد بن عبدالرحمٰن بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اخرجہ ابن حبان (5765)- ومسلم (105)(169) فی الایمان: باب غلظ تحریم النمیمۃ- والطیالسی واحمد 397/5- والحمیدی (443)- والبخاری (6056) فی الادب: باب مایکرہ من النمیمۃ

اخرجہ احمد 39/3- والطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" (402)- والخطیب فی "تقید العلم": 30- ومسلم (3004) .

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔''

——————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- منذر بن محمد- حسن بن محمد- اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**132**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ قَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: قاسم بن عبد الرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

''جو شخص جان بوجھ کر، میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اور میرے حوالے سے کوئی ایسی بات کہے' جو میں نے نہ کہی ہو، تو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔''

——————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن ابراہیم بن زیادہ زیات- عمر بن حمید- علی بن غراب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**133**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ سِيَاهِ الْبَصْرِيِّ :

امام ابوحنیفہ نے- میمون بن سیاہ بصری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

---

(132) اخرجه الحافظ صدرالدين الحصكفي في " مسند الامام" (38)- وابن ماجة (37) في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ......وقد تقدم .

(133) اخرجه الطحاوي في " شرح معاني الآثار" 299/1- والحميدي (1276)- ومسلم (164) في صلاة المسافرين- والبيهقي في " السنن الكبرى" 8/3

...ت اَنَّ رَجُلاً اَتٰی الْحَسَنَ الْبَصرِیَّ فَقَالَ ... بِخَمْسِ مِائَةِ آیَةٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ... الصَّلَاةِ اِلَی اللهِ تَعَالٰی طُوْلُ الْقُنُوْتِ

''ایک شخص حسن بصری کے پاس آیا اور بولا: میں نے (ایک رکعت میں) پانچ سو آیات کی تلاوت کی ہے' تو حسن بصری اس بات پر حیران ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے' جس میں قیام طویل ہو۔''

•••——•••——•••

...محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس بن عقدہ- قاسم بن محمد- ابوبلال- امام ابویوسف کے حوالے سے' ... سے روایت کی ہے۔

...سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ لَاحِقِ بْنِ ... الیمانی عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ ... صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے- لاحق بن عیزار یمانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

...ت: مَنْ قَالَ:
...الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ... مَا سَلَفَ مِنْ جُرْمِهٖ اِنْ كَانَ مُخْلِصًا

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:
''میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، جو عظیم ہے، جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ حی و قیوم ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے، بشرطیکہ اس شخص نے اخلاص کے ساتھ اس کو پڑھا ہو۔''

•••——•••——•••

...محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن عبیدہ مقری- احمد بن حفص- علی بن عبداللہ- ابراہیم بن طہمان ... سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ ... عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیْءٍ رَضِیَ اللهُ ... عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

امام ابوحنیفہ نے- اسماعیل بن عبدالملک- ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

...ت فِی الْقَبْرِ ثَلَاثُ سُؤَالٍ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ ... وَدَرَجَاتٌ فِی الْجَنَّاتِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عِنْدَ

''قبر میں تین سوال ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں، جنت میں درجات، اور قرآن کی تلاوت تمہارے سرہانے کے

...اخرجه الحاكم في " المستدرك" 1/511-2/118- والمتقی الهندی فی " الكنز" (2016)- والبخاری فی " التاريخ الكبير"

رَاْسِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ

پاس ہوں گے، تو تم پر قرآن (پڑھتے رہنا) لازم ہے۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے بالکل اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(**136**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبدالملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

متن روایت: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ جَاعَ وَاجْتَنَبَ الْمَحَارِمَ وَلَمْ يَاْكُلْ مَالَ الْمُسْلِمِيْنَ بَاطِلاً اِلَّا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

"جو بھی مومن بھوکا ہو، اور وہ حرام سے اجتناب کرے مسلمانوں کا مال ناحق طور پر نہ کھائے، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم طالقانی - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**137**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبدالملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

متن روایت: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلْعَاقُّ وَالْمُشَاحِنُ وَسَيِّءُ التَّقَاضِيْ وَاَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَدِيْنَةً مِنْ مِسْكٍ اِذْفَرٍ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا كُلُّ سَمِحٍ فِيْ تَقَاضِيْهِ

"قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب والدین کے نافرمان، کینہ (یا بغض) رکھنے والے شخص، اور برے طریقے سے (قرض کی واپسی یا کسی بھی قسم کی ادائیگی کا) تقاضا کرنے والے شخص کو ہوگا' بے شک جنت عدن میں، مشک اذفر سے بنا ہوا، اللہ تعالیٰ کا ایک شہر ہے' جس میں صرف وہی شخص داخل ہوگا، جو نرمی سے تقاضا کرتا ہو۔"

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - ابوعبداللہ محمد بن احمد طالقانی - ابوجعفر محمد

...ت ...س سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ... عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ... عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ...

امام ابوحنیفہ نے -سعید بن مسروق - ابراہیم نخعی تمیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

...ت: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ ... مِنَ النَّارِ

''جوشخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اس کو جہنم میں، اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔''

••• —— ••• —— •••

...بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوربیع کی تحریر کے حوالے سے -نصر بن یحییٰ - ابوزیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ ...ت کی ہے۔

...- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ...

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

...ت: فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ... تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ ... عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى﴾ ... مَغْفُوْرٌ لَهُ

''تو جوشخص دو دن بعد ہی جلدی چلا جائے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو تاخیر کردے' تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا، جوشخص پرہیزگاری اختیار کرے۔''

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یعنی اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

••• —— ••• —— •••

...ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد ابن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - ...حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...خرجه الحافظ صدرالدين الحصكفي في "مسند الامام" (40) - وابو يعلى (2909) - واحمد ...طيالسي 38/1(97)......وقد تقدم

...خرجه الطبراني في " الكبير " (9028) - وابن ابي شيبة 59/2 في الحج: في قوله تعالى: (فمن تعجل في يومين فلا اثم ... الهيثمي في "مجمع الزوائد" 318/6

(**140**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْبَانٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے -شیبان - عبدالملک -جس شخص نے انہیں حدیث بیان کی -اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

متن روایت: مَنِ اسْتَشَارَكَ فَاَشِرْهُ بِالرُّشْدِ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهٗ

''جو شخص تم سے مشورہ مانگے، اسے درست مشورہ دو اگر تم نے ایسا نہ کیا' تو تم نے اس کے ساتھ خیانت کی۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -حسن بن یزید بن یعقوب -محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(**141**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) وَسُفْيَانَ الثَّوْرِىُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری نے -عبداللہ بن عیسیٰ -عبداللہ بن ابوجعد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: لَا يَزِيْدُ فِى الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَاَنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ

''عمر میں اضافہ، صرف نیکی ہی کرتی ہے، اور صرف دعا تقدیر کو پھیر سکتی ہے، اور (بعض اوقات) آدمی کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہوجاتا ہے۔''

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت -ابومظفر ہناد بن ابراہیم -فقیہ حسن بن محمد بن حسن مالکی -ابوحسن علی بن دارقطنی -ابوبکر احمد بن محمد بن حسن ضراب -محمد بن عبدالعزیز بن مبارک بن محمد دینوری -ابونعیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(**142**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے -عطاء بن سائب -حضرت ابوہریرہ

(140) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفى فى " مسند الامام" (476)-والبخارى فى " الادب المفرد"(259) باب الهو... على اخيه بغير رشد-والبيهقى فى" السنن الكبرىٰ" 112/10-واحمد 321/2-والحاكم فى " المستدرك" 131/4

(141) اخرجه الطحاوى فى" شرح مشكل الآثار"(3069)-واحمد277/5-وابن ماجة(90) و(4022)-وابن ... (872)-وابن المبارك فى" الزهد" (86)-والطبرانى فى" الكبير" (1442) .

(142) اخرجه الحافظ صدرالدين الحصكفى فى " مسند الامام" (454)-وابن حبان (328)-والطيالسى(2387)-و... (4090) فى اللباس:باب ماجاء فى الكبر-والحميدى(1149)-واحمد248/2

...عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ صَاحِبِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ... عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ ...

کے شاگرد ابومسلم اغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

...یت: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ ... اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَلْقَیْتُهُ ...

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری (اوڑھنے والی) چادر ہے، اور عظمت میرا تہبند ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے بھی میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا، میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔''

•••——•••——•••

...بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوسعود احمد بن علی بن محمد-محمد بن احمد خطیب-علی بن ربیعہ-حسن بن رشیق ...-صالح بن محمد-حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ ... (عَنِ) الشَّعْبِیِّ عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ ... عَنْهُ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ ... قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حسن بن عبیداللہ-امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

...یت: اِنَّ فِی الْاِنْسَانِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ ... سَائِرُ الْجَسَدِ وَاِذَا سَقُمَتْ سَقُمَ بِهَا ... الْجَسَدِ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ

''انسان کے جسم میں، گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہوتو اس کی وجہ سے سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہوتو اس کی وجہ سے سارا جسم بیمار (یا خراب) ہوجاتا ہے، خبردار! وہ (ٹکڑا) دل ہے۔''

•••——•••——•••

...بخاری نے یہ روایت-صالح بن ابورمیح-خلف بن شاذان-ان کے چچا-ابوحمزہ سکری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ ...روایت کی ہے۔

...-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ ... عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ

امام ابوحنیفہ نے-حسن بن عبیداللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امام شعبی بیان کرتے ہیں:

...جه احمد 247/4-والحمیدی (919/2)-والطیالسی (788)-وعبدالرزاق (20376).

...جه ابن حبان (721)-والنسائی 327/8 فی الاشربة: باب الحث علی ترک الشبهات-والبخاری (2051) فی ... الحلال بین والحرام بین-وابو داؤد (3329) فی البیوع: باب فی اجتناب الشبهات.

بَشِيْرٍ يَقُوْلُ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

متن روایت: اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعَرْضِهٖ

''حلال، واضح ہے، اور حرام بھی واضح ہے، اور ان ... درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں، تو جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ ... وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے گا۔''

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - سلیمان بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ ... سے روایت کی ہے۔

(**145**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن عبد اللہ - یحییٰ بن ... ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ... رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا عُصِيَ اللّٰهُ بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اَعْجَلُ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اُطِيْعُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اَسْرَعُ ثَوَابًا مِنَ الصِّلَةِ وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعِ

''جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے ... سے کسی کی بھی سزا سرکشی (یعنی زنا) سے زیادہ جلدی نہیں ... جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جاتی ہے ... سے کسی کا بھی ثواب، صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا ... قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔''

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابو حسین عبد الصمد بن علی بن محمد - حسین بن جعفر بن محمد - جعفر بن ... بن ظبیان کے حوالے سے' امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ...

(**146**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابو سلیمان کے حوالے ...

---

(145) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (883)-والحافظ صدر الدين الحصكفي في " مسـ... (307)-والبيهقي في " السنن الكبرى" 35/10-واسحاق بن راهويه في" المسند" 271/5-والطبراني في ... 19/2(1092)-وعبد الرزاق(20231) .

(146) اخرجه ابن حبان(5758)-واحمد 230/2-والبغوي في" شرح السنة" (3561)-والدارمي297/2-وابو داود ... في الادب:باب في الغيبة -والترمذي (1934) في البر والصلة:باب ماجاء في الغيبة .

...عنہ اَنَّہٗ قَالَ:

متن روایت: اِذَا قُلْتَ فِی الرَّجُلِ مَا فِیْہِ فَقَدْ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ قُلْتَ فِیْہِ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ بَھَتَّہٗ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اگر تم کسی شخص کی (غیر موجودگی میں، اس کی) اس خامی کا ذکر کرو، جو اس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر اس بات کا ذکر کرو، جو اس میں موجود ہی نہ ہو، تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔''

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد ابن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

147 - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابوحنیفہ نے - ناصح بن عجلان - یحییٰ بن ابوکثیر - ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح - محمد بن ابراہیم - قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

148 - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ اَبِیْ غَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ:

متن روایت: اَلْاِمَارَۃُ اَمَانَۃٌ وَھِیَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ خِزْیٌ وَنَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَھَا بِحَقِّھَا وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَیْہِ فِیْھَا وَاَنّٰی ذٰلِکَ یَا اَبَا ذَرٍّ

امام ابوحنیفہ نے - ابوغسان - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امارت (یعنی کوئی بھی حکومتی عہدہ) ایک امانت ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگا، البتہ اس شخص کے لئے نہیں ہوگی، جس نے اسے اس کے حق کے ساتھ حاصل کیا ہو اور اپنے ذمہ لازم فرض کو ادا کیا ہو، اے ابوذر! یہ بھلا کہاں

---

147) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفى فى " مسند الامام"(32) .

148) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى " الآثار" (915)-والحافظ صدر الدين الحصكفى فى " مسند الامام"(489)-ومسلم(1825) فى الامارة:باب كراهية الامارة بغير ضرورة-واحمد 173/5-وابن سعد فى " الطبقات" 174/4-والحاكم فى " المستدرك" 92/4

ہوسکتا ہے؟''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حمدان بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشیر (اور) احید بن حسین ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے چچا جبریل بن یعقوب - احمد بن نصر عتکی - اپنے والد (اور) ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبدالواحد بن حماد بن حارث خجندی نے اپنے والد کے حوالے سے - نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبداللہ بن شریح - علی بن خشرم - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابواسامہ بن زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(149) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ روایت: اِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَتَحَ بَابًا بِالْمَشْرِقِ مَسِيْرُهُ سَبْعُ مِائَةِ خَرِيْفٍ لِلتَّوْبَةِ

امام ابوحنیفہ نے - معاویہ بن اسحاق - زر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مشرق کی سمت میں ایک دروازہ کھولا ہے، جس (کی چوڑائی) سات سو برس کی مسافت جتنی ہے، (یہ دروازہ) توبہ کے لئے ہے۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید احمد بن عبدالجبار - ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب مازنی (وہ بیان کرتے ہیں:) زکریا بن یحییٰ نیشاپوری نے یہ روایت مجھے لکھ کر بھیجی تھی، جبکہ قبیصہ طبری نے ان کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کی ہے (انہوں نے) - عثمان بن عبداللہ اموی - سلمہ بن سنان انصاری کوفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(150) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کے

(149) قد تقدم فی (124) .

(150) اخرجه احمد 249/5 - والحاكم فی " المستدرك 513/1 - والبيهقی فی " الدعوات الكبير " (132) - والطبرانی فی " الكبير " (798) بالفاظ اخر .

...الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ ... اللهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ ... اَنَّهٗ قَالَ:

...روایت: مَنْ قَالَ

...حَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا فِیْ ... السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی فِیْ ... سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ سُبْحَانَ اللهِ مَلَاءَ ... شَیْءٍ

... الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَسْبَقْهُ ... عَمَلٍ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ اَوْ اَكْثَرَ ... قَالَ ذٰلِكَ مَسَاءً كَانَ لَهٗ كَذٰلِكَ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

''میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، جو اس کی پیدا کی ہوئی (مخلوق کی تعداد) جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، جو آسمان اور زمین میں موجود (اس کی مخلوق کی تعداد) جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، (جو اتنی تعداد میں ہو) جتنی تعداد کی (اشیاء) اس نے اپنی کتاب (یعنی لوح محفوظ میں تحریر کی ہوئی) ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو تمام اشیاء کی تعداد جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی (اتنی زیادہ) پاکی بیان کرتا ہوں' جو ہر چیز کو بھر دے''

پھر الحمد للہ کے ہمراہ، اسی کی مانند کلمات پڑھے، ان کو صبح کے وقت پڑھے، تو عمل کی فضیلت کے حوالے سے کوئی بھی شخص اس پر سبقت نہیں لے جاسکے گا، ماسوائے اس شخص کے، جس نے اس کی مانند' یا اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہو' اور اگر وہ شام کے وقت ان (کلمات) کو پڑھتا ہے تو بھی اسی کی مانند (اجر وثواب حاصل) ہوگا۔''

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-علی بن محمد بن عبید-علی بن عبدالملک بن عبدربہ-انہوں نے اپنے والد کے ...لے سے- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی-قاسم بن محمد بن حماد-ابوبلال اشعری-امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوالفضل بن خیرون-اپنے ماموں ابوعلی-ابوعبداللہ بن دوست علاف ...ضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

...-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ لَيْثٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے-لیث-مجاہد کے حوالے سے یہ روایت

مُجَاهِدٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :
متن روایت: اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ لَمْ يَاتِهٖ فِيْ مِثْلِهَا قَطُّ ضَاحِكًا مُسْتَبْشِرًا فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَ اِلَيْكَ بِسَحَابَةٍ بِهَدْيَةٍ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ وَمَا هِيَ تِلْكَ الْهَدْيَةُ وَذَكَرَ فِيْ حَدِيْثٍ
يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ حَدِيْثٌ بِطُوْلِهٖ

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
(ایک مرتبہ) حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں، سب سے زیادہ حسین وجمیل شکل وصورت میں آئے، ایسی (عمدہ شکل وصورت) میں کبھی نہیں آئے، وہ مسکرا رہے تھے اور ان کے چہرے سے خوشی کا اظہار ہو رہا تھا، انہوں نے کہا: اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بادل میں ایک تحفہ بھیجا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! وہ تحفہ کیا ہے (اس کے بعد پوری روایت ہے، جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:)
''اے وہ ذات! جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا اور بدصورتی کی پردہ پوشی کی'' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

••• ——— ••• ——— •••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ''غنجار'' کی ''تاریخ بخارا'' میں یہ پڑھا ہے: ابومحمد سہل بن عثمان نے یہ روایت - قاسم بن محمد بن علیل - ابراہیم بن مہتدی - ابوسعید حاتم بن نصر - ابوعباس بخاری - ابوحذیفہ - مقاتل - حفص بن مسلم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**152**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّكْسَكِيِّ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :
متن روایت: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن عبدالرحمن سکسکی دمشقی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہوں، تو آپ مجھے (ایسے

(151) اخرجه الحاكم فى " المستدرك" 544/1-وذكره ابن حجر فى" لسان الميزان"262/1 .

(152) اخرجه احمد 353/4-وابو داؤد(832)-والبغوى فى " شرح السنة"(610)-والدار قطنى فى" السنن" 314/1-وعبد الرزاق(2747)-والحميدى(717) .اخرجه الحصكفى فى " مسند الامام"(503)-والطبرى فى" التفسير"128/12

-- قلت:وقد اخرج سعيد بن منصور وابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم وابو الشيخ والبيهقى فى " شعب الايمان" عن الضحاك: انه سئل عن قوله:﴿ انا نراك من المحسنين﴾ماكان احسان يوسف عليه السلام؟قال: كان اذا مرض انسان فى السجن قام عليه واذا ضاق عليه المكان او سع له واذا احتاج جمعه له كذا" الدر المنثور"537/4(الطبع الجديد) .

ـــــــى مَا يُجْزِئُنِىْ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ قُلْ سُبْحَانَ اللهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَقَالَ هٰذَا لِرَبِّىْ عَزَّ وَجَلَّ
فَمَا لِىْ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ وَاغْفِرْ لِىْ وَاهْدِنِىْ
وَارْزُقْنِىْ وَعَافِنِىْ

کلمات یا دعا) سکھا دیں، جو میرے لئے اس کی جگہ کفایت کر جائیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں، ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا، (وہ اللہ تعالیٰ) جو بلند و برتر ہے اور عظمت کا مالک ہے۔''

اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے پروردگار کے لئے ہو گئے تو میرے لئے کیا (کلمات) ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر، تو میری مغفرت کر دے، تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ، تو مجھے رزق عطا کر اور تو مجھے عافیت عطا کر!''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن تمیم بن عباد مروزی - سہل بن عمار - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - اپنے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - محمد بن زرعہ بن شداد - سہل بن عمار بلخی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس کو اپنی سند کے ساتھ - محمد بن زرعہ بن شداد - سہل بن عمار بلخی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

150 - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: سلمہ بن نبیط فرماتے ہیں: میں ضحاک بن مزاحم کے پاس موجود تھا، ایک شخص نے ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

متنِ روایت: كُنْتُ عِنْدَ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
﴿نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''تم ہمیں اس کی تاویل بتاؤ، ہم تمہیں بھلائی کرنے والا سمجھتے ہیں۔''

(اس شخص نے سوال کیا:) وہ کیا بھلائی کرتے تھے؟ تو

مَا كَانَ اِحْسَانُهُ قَالَ كَانَ اِذَا رَاٰى مُضِيْقًا عَلَيْهِ وَسَّعَ لَهُ وَاِذَا رَاٰى مَرِيْضًا قَامَ عَلَيْهِ وَاِذَا رَاٰى مُحْتَاجًا سَاَلَ لَهٗ وَجَمَعَ لَهٗ

ضحاک نے جواب دیا: جب وہ کسی کو تنگی کا شکار دیکھتے تھے تو اس کے لئے گنجائش پیدا کرتے تھے، جب کسی کو بیمار دیکھتے تھے تو اس کی تیمارداری کرتے تھے، جب کسی کو حاجت مند دیکھتے تھے تو اس کے لئے (دوسروں کو مدد کرنے) کا کہتے تھے اور اس کے لئے (ضروریات کی چیزیں) جمع کرتے تھے۔

••• ——— ••• ——— •••

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعود احمد بن علی بن محمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(154) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ وَحَمَّادِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد اور حماد بن ابوسلیمان - عبداللہ بن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

متنِ روایت: قَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِىْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ

''(حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی ماں کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔''

••• ——— ••• ——— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے طویل حدیث کے طور پر روایت کیا ہے (یعنی یہاں اُس طویل حدیث کا صرف ایک مختصر حصہ نقل ہوا ہے)۔

(155) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو :

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن ابوزیاد - ابونجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَابْنٍ لَهَا مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَخَافُ

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک صاحبزادے، اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک صاحبزادے کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

(154) اخرجه احمد 359/5–وابن ابى شيبة 343/3–والنسفى فى" القند فى ذكر علماء سمرقند" 124–والحاكم فى المستدرك" 357/1

(155) اخرجه الطحاوى فى" شرح معانى الآثار" 327/4–والطبرانى فى" الكبير" 377/24–وابن ابى شيبة 57/8–والترمذى باثر(2059)–والنسائى فى" الكبرى" (7537)–والبيهقى فى" السنن الكبرى" 349/9

الْعَيْنَ فَارْقِهِمَا قَالَ نَعَمْ اِذْ لَوْ كَانَ شَیْءٌ
... الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

ہوئیں، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ان دونوں کونظر لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے تو آپ ان دونوں کو دم کر دیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا! اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی' تو نظر لگنا اُس پر سبقت لے جاتا۔

•••——•••——•••

... بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابراہیم بن محمد بن شہاب- عبید اللہ بن عبد الرحمٰن واقدی مولیٰ مہدی- اس ... کے حوالے سے- امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

... عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوطالب بن یوسف- ابومحمد جوہری- ابوبکر ابہری- ابوعروبہ حرانی- ... اپنے دادا- امام محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

... -سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ ... عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

... يت: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ ... وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ اِنْهَضُوْا بِنَا نَعُوْدُ ... يَهُوْدِيَّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي الْمَوْتِ ... ثُمَّ قَالَ اِشْهَدْ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ ... اِلٰى اَبِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ... اِشْهَدْ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ ... اِلٰى اَبِيْهِ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ اَبُوْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ... عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ... رَسُوْلُ اللهِ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبُوْهُ اِشْهَدْ ... الْفَتٰى اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا ... اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ... الَّذِيْ اَنْقَذَ بِيْ نَسَمَةً مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے- علقمہ بن مرثد- ابن بریدہ- ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ میرے ساتھ اُٹھ کے چلو! تاکہ ہم اپنے ایک یہودی پڑوسی کی عیادت کر آئیں، جب نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس پہنچے تو اسے پایا کہ وہ قریب المرگ ہے، اس کی مزاج پرسی کرنے کے بعد آپ نے اس سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ، اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس (یہودی لڑکے) نے اپنے والد کی طرف دیکھا، لیکن اس کے باپ نے اسے کچھ نہیں کہا، نبی اکرم ﷺ نے پھر اس (یہودی لڑکے) سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے پھر اپنے والد کی طرف دیکھا لیکن اس کے باپ نے اسے پھر کچھ نہیں کہا،

... اخرجه الحافظ صدر الدين في " مسند الامام" (5)-ومحمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (375)-وابن السني في " عمل ... " (559) باب مايقول لمرضى اهل الكتاب :من طريق ابي حنيفة

نبی اکرم ﷺ نے پھر اس (یہودی لڑکے) سے فرمایا: تم
اس بات کی گواہی دیدو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں
ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس (لڑکے) نے پھر اپنے والد کی
طرف دیکھا' تو اس کے باپ نے اس سے کہا: تم اس کی گواہی
دیدو! تو اس نوجوان نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت محمد، اللہ کے
رسول ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
"ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے
میرے ذریعے ایک شخص کو جہنم سے بچالیا"۔

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس بن موسیٰ اسلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے' امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قبیصہ بن فضل بن عبد الرحمٰن طبری - اسحاق بن ابراہیم فارسی - سعد بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - امام محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن خالد بخاری کلاباذی - حسن بن محمد بن رشیق - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے اس کو علقمہ بن مرثد کے حوالے سے نبی اکرم - سے منقول ذکر کیا ہے' مزید (کسی راوی کا ذکر نہیں ہے)' البتہ حدیث بالکل یہی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - سوید بن یحییٰ - محمد بن حسن ہمدانی کے حوالے سے' امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الرحمٰن بن خالد رازی قلانسی - عبد اللہ ابن جراح - ان کے والد کے حوالے سے' امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فاتيناه فقال كيف انت و كيف حالك ثم قال يا فلان اشهد ان لا اله الا الله الحديث الى قوله الحمد لله الذى اعتق بى رقبة من النار

"(راوی صحابی بیان کرتے ہیں:) ہم اس (یہودی لڑکے) کے پاس آئے' نبی اکرم ﷺ نے (اُس سے) دریافت کیا: تم کیسے ہو؟ تمہارا کیا حال ہے؟ پھر آپ ﷺ نے (اُس سے) فرمایا: اے فلاں! تم اس بات کی گواہی دو! کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ

نہیں ہے (اس کے بعد پوری حدیث ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:)

"ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے میرے ذریعے ایک شخص کو جہنم سے بچا لیا"

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - سعید بن یحییٰ بن سعید اموی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوغنائم محمد - ابن ابوعثمان - ابوحسن زرقویہ - ابوسہل بن زیاد - حسن بن محمد بن حاتم - سعید بن یحییٰ اموی سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ ولا بأس بعیادة الیهودی والنصرانی والمجوس وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کسی یہودی عیسائی یا مجوسی کی عیادت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - سلیمان بن بریدہ - اُن کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

متنِ روایت: اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ

"بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا، اُس (بھلائی) کو کرنے والے کی مانند ہے۔"

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - ابوبکر بندار بن بشار - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اخرجه الحافظ صدر الدین الحصکفی فی "مسند الامام" (472) - واحمد 357/5 من طریق ابی حنیفة - واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد" 166/1

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ابویاسر بن بندار - ابوطالب بن ابوبکر - ابن مالک قطیعی - عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کے حوالے سے - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(158)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"مسلمانوں کی بستی کے رہنے والوں پر سلام ہو! اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم لوگوں سے آملیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔"

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نصر بن عبدالکریم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(159)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَجْلَانَ الْاُمَوِيِّ الْجَزَرِيِّ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: متن روایت: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَجِزُ وَحِمَارٌ يُقَالُ لَهُ يَعْفُوْرُ وَسَيْفٌ يُقَالُ لَهُ ذُوْ الْفِقَارِ وَبَغْلَةٌ يُقَالُ لَهَا دُلْدُلُ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اِلَّا سَمَّاهُ بِاِسْمٍ يُحِبُّهُ وَكَانَ يَاْتِيْهِ الرَّجُلُ لَهُ اِسْمٌ مُسْتَنْكَرٌ فَيُسَمِّيْهِ بِاِسْمٍ حَسَنٍ جَاءَهُ

امام ابوحنیفہ نے - سالم بن عجلان اموی جزری افطس - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا، جس کا نام "مرتجز" تھا اور ایک گدھا تھا، جس کا نام "یعفور" تھا، ایک تلوار تھی جس کا نام "ذوالفقار" تھا، ایک خچر تھا، جس کا نام "دلدل" تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہر چیز کا وہ نام رکھا تھا، جو آپ کو پسند تھا، بعض اوقات آپ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا، جس کا نام ناپسندیدہ ہوتا، تو آپ اس کا اچھا نام رکھ دیتے (ایک مرتبہ

(158) اخرجه البيهقي في " السنن الكبرى" 79/4 - واحمد 353/5 - ومسلم (975) - وابن ماجة (1547) - والبغوى في " شرح السنة" (1555) - وابن السني في " عمل اليوم والليلة" (1091) .

(159) اخرج احمد 75/6 - والطيالسي (1501) - والبخاري في " الادب المفرد" (825) - والطبراني في " الاوسط" (2408) - والحاكم في " المستدرك" 276/4

-- عن عائشة -- قالت: سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلاً يقول لرجل: ماسمك؟ قال: شهاب، فقال: "انت هشام" .

رجل فَقَالَ لَهُ مَا اِسْمُكَ فَقَالَ شِهَابٌ فَقَالَ بَلْ اَنْتَ هِشَامٌ

ایک شخص آپ کے پاس آیا، آپ نے اس سے دریافت کیا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: شہاب، تو آپ نے فرمایا: (جی نہیں!) بلکہ تم ہشام ہو۔"

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبداللہ تستری - محمد بن عبداللہ راسبی بصری - علی بن ہاشم بن فیروز - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

160 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَعَنَ اللهُ الْقَدَرِيَّةَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا رَسُوْلٍ اِلَّا لَعَنَهُمْ وَنَهٰى اُمَّتَهٗ عَنْ كَلَامِهِمْ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ، قدریہ (فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں) پر لعنت کرے، ہر نبی اور رسول نے ان پر لعنت کی ہے اور اپنی امت کو اُن کے ساتھ کلام کرنے سے منع کیا ہے۔"

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - غیلان بن یعقوب علاف - صالح بن یحییٰ بن غیلان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبدالملک بن بزیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

161 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ

متن روایت: مَا رَاَيْتُ اَحْضَرَ جَوَابًا مِنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قُلْتُ لَهٗ اَقْدَرَ اللهُ الْمَعَاصِيَ قَالَ اَفَيُعْصَى اللهُ قَهْرًا فَاَلْقَمَنِيْ حَجَرًا

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

"میں نے امام زید رضی اللہ عنہ سے زیادہ حاضر جواب کوئی شخص نہیں دیکھا، میں نے ان سے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے معاصی (گناہوں) کو تقدیر میں طے کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیا زبردستی طور پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاسکتی ہے؟ یوں انہوں نے میرے منہ میں پتھر ڈال دیا (یعنی مجھے لاجواب کردیا)

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس بن عقدہ - جعفر بن احمد بن یزید حارثی - حسن بن زیاد بن عمر - منتصب بن زیاد کے حوالے سے نقل کی ہے: میں نے امام زید رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ حاضر جواب کوئی شخص نہیں دیکھا۔

162 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يُوْنُسَ بْنَ

امام ابوحنیفہ نے - یونس بن زہران - حضرت

160) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (21).

زُهْرَانَ عَنِ الْحَشْخَاشِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: مَنْ لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى بِخَمْسٍ اَعْتَقَهُ اللهُ تَعَالٰى مِنَ النَّارِ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

حشخاش رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پانچ (کلمات، کے بکثرت ورد) کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کر دے گا، (وہ کلمات یہ ہیں:)

سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر لا حول ولا قوۃ الا باللہ

*** — *** — ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - حسن بن مالک نسیب بن ابوعنان - زافر بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**163**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) وَشُعْبَةُ وَمِسْعَرٌ وَسُفْيَانَ وَقَيْسٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

امام ابوحنیفہ، شعبہ، مسعر، سفیان (اور) قیس، ان سب نے - علقمہ بن مرثد - سعد بن عبیدہ - ابوعبدالرحمٰن سلمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سب سے بہتر (شخص) وہ ہے، جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔''

*** — *** — ***

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ''غنجار'' کی ''تاریخ بخارا'' - محمد بن موسیٰ بن جعفر - ابوعلی بکر بن عبداللہ بن محمد بن خالد بن یزید حبال رازی، جو بخارا کے حساب کے نگران تھے - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سلیمان بن ربیع - کادح زاہد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ، شعبہ، مسعر، سفیان اور قیس سے روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ابویعلیٰ محمد بن حسن بن فراء - ابومحمد عبداللہ بن احمد بن مالک بیع - عبداللہ

(162) اخرج احمد 443/3-والحاكم في " المستدرك" 511/1-وابن سعد في " الطبقات" 58/6-وابن حبان(833)

-- عن مولى لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال " بخ بخ لخمس ما اثقلهن في الميزان: لااله الا الله-والله اكبر-وسبحان الله -والحمد لله......"

(163) اخرجه احمد 57/1-والبخاري (527)-في فضائل القرآن: باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه-وابوداؤد(1452) في الصلاة: باب ثواب قراءة القرآن-والترمذي (2909) في ثواب القرآن: باب ما جاء في تعليم القرآن .

احمد بن ربیعہ - احمد بن عبید بن ناصح - صالح بن بسام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: ﴿ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾ لَمْ يَضُرَّهُ عَقْرَبٌ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ لَمْ يَضُرَّهُ عَقْرَبٌ حَتّٰى يُصْبِحَ

امام ابوحنیفہ نے عن ہیثم بن حبیب صیرفی - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، (ہر) اُس چیز کے شر سے، جس کو اُس نے پیدا کیا ہے۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو شام تک اسے کوئی بچھو نقصان نہیں پہنچائے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے' اس کو صبح تک کوئی بچھو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

*** —— *** —— ***

محمد بخاری نے یہ روایت - نصر ابن احمد کندی (اور) محمد بن منذر بن سعید' ان دونوں نے - محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد - زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن ربیعہ - محمد بن مغیرہ - حکم - امام زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حين يصبح قبل طلوع الشمس ثلاث مرات لم يضره عقرب يومئذ وان قالها حين يمسى لم يضره ليلتئذ

''جو شخص صبح کے وقت' سورج طلوع ہونے سے پہلے' تین مرتبہ (ان کلمات کو پڑھ لے گا) اس دن میں کوئی بچھو اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا' اور اگر وہ شام کے وقت ان کلمات کو پڑھ لے تو اس رات میں (کوئی بچھو) اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا''

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابویوسف - امام ابوحنیفہ - ہیثم - میرا خیال ہے' ذکوان کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' جو امام زفر کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب ابن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اخرجه ابن حبان(1020)-ومسلم(2709) في الذكر والدعاء:باب التعوذمن سوء القضاء-والنسائي في " عمل اليوم والليلة" (587) .

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -صالح بن احمد -شعیب بن ایوب -ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالفضل بن خیرون -ابوبکر خیاط مقری -ابوعبداللہ بن دوست علاف -قاضی عمر بن حسن اشنانی -عبداللہ بن محمد اعور -محمد بن شوکہ -قاسم بن حکم کے حوالے سے ''امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

(**165**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے -عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ شخص جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔''

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت -ابوبکر خطیب -احمد بن حسین سکری -انہوں نے اپنے دادا علی بن عمر -ابوبکر محمد بن حسن بن علی بن حامد بخاری -عبداللہ بن یحییٰ سرخسی -حسن بن مبارک -اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**166**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے -یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ شخص جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن ابورمیح -علی بن حسن ابن بشر -داؤد بن محبر -قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

(165) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (38) -وابن ماجه (37) في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم -وابن ابي شيبة 574/8 -وقد تقدم

(166) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (40) -وابو يعلى (2909) -واحمد 278/3 -والطيالسي (38) برقم (97) .

... روایت کیا ہے

- متن روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ... اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

... لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قِيْلَ يَا ... اللّٰهِ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ ... لَا يُطِيْقُ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن دینار - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مومن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ذلت کا شکار کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ اپنے آپ کو کیسے ذلت کا شکار کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہ وہ کسی ایسی آزمائش کے سامنے خود کو پیش کرے، جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔

*** —— *** —— ***

... بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بجیری کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - حسن بن زیاد کے حوالے سے، امام ... سے روایت کی ہے۔

- متن روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ ... النَّجُوْدِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ ... قَالَ:

... اِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَرْفٍ تَتْلُوْهُ عَشْرُ ... اَمَا اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ "آلٓمٓ" حَرْفٌ وَلٰكِنْ ... حَرْفٌ وَ"لَام" حَرْفٌ وَ"مِيم" حَرْفٌ فَتِلْكَ ... حَسَنَةً

امام ابوحنیفہ نے - عاصم بن ابونجود - ابواحوص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہر ایک حرف جسے تم تلاوت کرو گے اس کے عوض میں دس نیکیاں ملیں گی، میں یہ نہیں کہتا: آلٓمٓ ایک حرف ہے، بلکہ "ا" ایک حرف ہے، "ل" ایک حرف ہے اور "م" ایک حرف ہے، تو یہ تیس نیکیاں ہو جائیں گی۔

*** —— *** —— ***

... عبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل احمد بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابوبکر بن ... عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- متن روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ ... سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

... اخرجه الطبراني في "الكبير" (13507)-وفي "الاوسط" (5357)-والبزار (3323 ـ كشف الاستار)-واورده الهيثمي في ... الزوائد) 274/7-وفي "مجمع البحرين" 143/4 (4395) .

... اخرجه الحاكم في "المستدرك" 741/1-والترمذى (2901)-والدارمي في "السنن" 521/2(3308) .

متن روایت: اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَقُلْ یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکَ وَلْیَقُلْ اَلَّذِیْ عَطَسَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکَ

''جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے' تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم کرے' اور پھر جو شخص چھینکا تھا' وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت کرے۔''

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**170**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - سماک بن حرب - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا کَانَ الْمُنْکَرُ الَّذِیْ کَانُوْا یَاتُوْنَ قَالَ یَحْبِقُوْنَ وَیَسْخَرُوْنَ مِنْ اَھْلِ الطَّرِیْقِ

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ منکر کیا ہے؟ جس کا وہ ارتکاب کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ راستے سے گزرنے والوں کے ساتھ برائی کریں گے اور مذاق اڑائیں گے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - حسن بن سلام سواق - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**171**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَۃَ عَنْ عَرْفَجَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ ھَنَاتٌ وَھَنَاتٌ فَمَنْ اَتَاکُمْ لِیُشَتِّتَ اَمْرَکُمْ وَھُوَ مُجْتَمِعٌ فَاقْتُلُوْہُ کَائِنًا مَنْ کَانَ

''عنقریب میرے بعد اختلافات ہوں گے' تو جو شخص تمہارے پاس آئے' تاکہ تمہارے کسی ایسے معاملے کو بکھیرنے کی کوشش کرے' جس پر اتفاق ہو' تو تم اس شخص کو قتل کردو' خواہ وہ کوئی بھی ہو''۔

(169) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار"(200)-قلت: وقد اخرج الطبرانی فی " الکبیر"(9998)
-- عن عبداللہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا اذا عطس احدنا ان نشمتہ .

(170) اخرجہ الحافظ فی " مسند الامام"(507)-واحمد 341/6و424-والطبری فی" التفسیر" 145/20-والبخاری فی" التاریخ الکبیر"6/196-وذکر ابن کثیر فی" التفسیر" فی تفسیر ھذہ الآیۃ' وعزاہ لاحمد

(171) اخرجہ ابن حبان(4406)-والطیالسی(1224)-واحمد4/261-ومسلم(1852) (59) فی الامارۃ: باب حکم من فرق امر المسلمین وھو مجتمع-وابوداؤد(4762) فی السنۃ: باب قتل الخوارج .

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابومحمد عبداللہ بن محمد دمشقی - احمد بن عبید بن ناصح - صالح بن بیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن سلیمان - عثمان بن ابوشیبہ - انہوں نے اپنی والدہ - عوام بن حوشب - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے ... سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مظفر نے امام ... اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِیْكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَهٗ یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللهِ خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْعَبْدُ قَالَ خَلْقٌ حَسَنٌ

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' جب دیہاتی آپ سے سوالات کر رہے تھے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آدمی کو جو کچھ دیا گیا ہے' اس میں سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق۔

•••—•••—•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن موسیٰ - اسحاق بن قاسم - محمد بن عبید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ اَمَرَ بِالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: زیاد بن علاقہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا حکم دیا ہے۔"

•••—•••—•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - علی بن محمد بن عبدالرحمٰن سرخسی - محمد بن حمید - علی بن مجاہد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ زِیَادِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت

اخرجه الحصكفی فی " مسند الامام"(456)–وابن حبان(478)–وابن ابی شيبة 514/8–والطبرانی فی "الكبير"(470)–والطيالسی(1233)–واحمد 278/4

اخرجه الحصكفی فی " مسند الامام"(453)–وابن حبان(4546)–والطبرانی فی " الكبير" (2414) –وابوداؤد (4945) فی باب فی النصيحة–والنسائی 140/7–والبيهقی فی " السنن الكبریٰ"271/5 .

عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

نقل کی ہے: حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

''میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کے ساتھ پیش آنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی''۔

————***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - عبداللہ بن محمد - احمد بن عبید بن ناصح - صالح بن بیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز - خلف بن ہشام - ابوعوانہ - زیاد بن علاقہ سے نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت کو ایک اور سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جو امام ابوحنیفہ کے واسطے کے علاوہ ہے۔

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مظفر حافظ کے حوالے سے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(174) وقد تقدم-وهو الحديث السابق

...ـل الثَّانِیْ فِی الْاِیْمَانِ وَالتَّصْدِیْقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدْرِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَیْرِہٖ

دوسری فصل: ایمان، قضاوقدر کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کا بیان

...روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ... عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ ...

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی -علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

...جَاءَ جِبْرِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ ... فِیْ صُوْرَةِ شَابٍّ عَلَیْهِ ثِیَابٌ بَیَاضٌ ...سَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَعَلَیْكَ ... فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَا ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ... قَالَ اَلْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ ... وَالْقَدَرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا ...صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ یَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا ...الْاِسْلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ ...اِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ...الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ ...یَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ ...تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ ...مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ ...وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ ...فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ...فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَرَ اَثَرَهٗ فَاَخْبَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی ...وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ جِبْرَئِیْلُ جَاءَكُمْ ...كُمْ

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نوجوان کی شکل میں حاضر ہوئے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ آپ کو سلام ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔ انہوں نے عرض کی: کیا میں قریب ہو جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ' تو وہ قریب ہو گئے

پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، تقدیر پر ایمان لاؤ۔ خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو۔ انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے' تو ہمیں ان کی اس بات پر حیرت ہوئی کہ "آپ نے سچ کہا ہے" گویا کہ وہ بھی اس کا جواب جانتے تھے' پھر انہوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے احکام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا' اور غسل جنابت کرنا۔ انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ تو ہم ان کی اس بات پر حیران ہوئے کہ "آپ نے سچ کہا ہے" گویا کہ وہ بھی اس کا جواب جانتے تھے۔

...خرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام"(3)

پھرانہوں نے دریافت کیا کہ احسان کیا ہے؟ نبی اکرم نے ارشادفرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو اس طرح کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: قیامت کب قائم ہوگی۔ نبی اکرم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ اس کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا ہے۔ پھر وہ چلے گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے آؤ۔ ہم نے انہیں تلاش کیا لیکن ہمیں ان کا کوئی نشان نظر نہیں آیا۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشادفرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبدالواحد بن حماد بن حارث ابوسہل خجندی - انہوں نے اپنے والد حماد بن حارث خجندی کے حوالے سے نقل کی ہے - نوح بن ابومریم نے ''کتاب الایمان'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

(**176**) - سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: بَيْـنَـا اَنَـا رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّـیْ رَسُـوْلُ اللّٰهِ وَجَبَـتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُـلْتُ وَاِنْ زَنَا وَاِنْ سَرَقَ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ سَارَ سَـاعَةً فَـقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاِنْ زَنَا وَاِنْ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن ابوحبیبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھا ہوا تھا' آپ نے ارشادفرمایا: اے ابودرداء! جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اگرچہ وہ شخص زنا کا مرتکب ہو' یا اس نے چوری کی ہو؟

(176) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في '' الآثار'' (373)-واحمد 442/6-والطبراني في '' الاوسط'' (2953)-وفي '' مسند الشاميين'' (2113)-وابونعيم في '' الحلية'' 398/10

سَكَتَ عَنِّي ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ فَقَالَ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى إِصْبَعِ أَبِي الدَّرْدَاءِ السَّبَابَةَ يُوْمِئُ بِهَا إِلٰى أَرْنَبَتِهِ

اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' آپ کچھ دیر چلتے رہے' پھر آپ نے ارشادفرمایا: جوشخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں' تو اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اگر چہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو'یا اس نے چوری کی ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ نے ارشادفرمایا: جوشخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں' تو اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اگر چہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اگر چہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اگر چہ اس نے چوری کی ہو' اگر چہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو' (یعنی یہ بات اسے کتنی ہی بری کیوں نہ لگے)

راوی بیان کرتے ہیں: گویا میں اس وقت بھی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی شہادت کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے ذریعے اپنی ناک کی طرف اشارہ کر کے (یہ حدیث بیان کررہے تھے)

•••——•••——•••

امام بخاری نے یہ روایت - عباس بن عزیز قطان مروزی - بشر بن یحییٰ - نضر بن محمد اور اسد بن عمرو' ان دونوں حضرات نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

انہوں نے یہ روایت ابوموسیٰ ہارون بن ہشام - ابوحفص (اور) محمد بن سلام' انہوں نے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن ہارون بخاری - یوسف بن عیسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وكان ابوالدرداء يقوم كل جمعة عند منبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يحدث بهذا

الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کے دن منبر رسول کے پاس کھڑے ہو کر یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے''۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - عبداللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - زکریا بن یحییٰ - محمد بن فضل ان دونوں حضرات نے - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ربیع بن حسان - یحییٰ بن عبدالغفار - ابوعتاب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - علی بن حسن ذہلی - یحییٰ بن یمان ہمدانی - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن ذہلی - یحییٰ بن یمان (اور) عمرو بن محمد عبقری (اور) علی بن عاصم کے حوالے سے ان سب نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد شاہد عدل بقاء نے یہ روایت - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - محمد بن فضل بن سعید بن سلیمان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوسعید محمد بن عبدالملک بن عبدالقاہر بن اسد - ابوالحسن بن قبیش - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی نے اپنے دادا کے حوالے سے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - محمود بن محمد - شاہ بن مخلد - ابوسلیمان جوزجانی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(177) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) (عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - ابوضحیٰ کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

(177) اخرجه الحصكفي في " مسند الامام" (502) - وابن كثير في " التفسير" 36/1 - والطبري في " التفسير" 1/... في " التفسير" في اول البقرة

روایت: فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی "الٓمٓر" اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَرٰی

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں "الٓمٓر" (کا مطلب یہ ہے:) میں اللہ ہوں، میں علم رکھتا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں۔"

٭٭٭ ——— ٭٭٭ ——— ٭٭٭

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابوسعود احمد بن علی بن محمد کے حوالے سے، پہلے گزری ہوئی حدیث کبریاء کی، حماد بن ابوحنیفہ کی سند کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عُبَیْدَۃَ السَّلْمَانِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

متن روایت: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ارْکَبْ نَاقَتِیْ ثُمَّ امْضِ اِلَی الْیَمَنِ فَاِذَا اَتَیْتَ عَقَبَۃَ الشِّقِّ وَرَقِیْتَ عَلَیْہَا وَرَاَیْتَ النَّاسَ مُقْبِلِیْنَ یُرِیْدُوْنَکَ فَقُلْ یَا حَجَرُ یَا مَدَرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُقْرِئُکُمُ السَّلَامَ فَلَمَّا رَقِیْتُ الْعَقَبَۃَ رَاَیْتُ قَوْمًا مُقْبِلِیْنَ فَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا حَجَرُ یَا مَدَرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَقْرَاُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ فَارْتَجَّتِ الْاَرْضُ وَقَالُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ السَّلَامُ فَلَمَّا سَمِعَ الْقَوْمُ اَقْبَلُوْا اِلَیْہِ مُسْلِمِیْنَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - ابن عبیدہ سلمانی - کے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم میری اونٹنی پر سوار ہو کے یمن جاؤ، جب تم "شق" نامی گھاٹی پر پہنچو گے اور اس پر چڑھو گے، تو تم لوگوں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھو گے، ان سے تم یہ کہنا: اے پتھرو! اے کچے پتھرو! اللہ کے رسول تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں اس گھاٹی پر چڑھا، اور میں نے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا، تو میں نے کہا: اے پتھرو! اور اے کچے پتھرو! تم پر سلام ہو، اللہ کے رسول نے تمہیں سلام بھیجا ہے، تو زمین میں جنبش ہوئی اور ان پتھروں نے کہا: اللہ کے رسول پر بھی سلام ہو۔ جب لوگوں نے یہ آواز سنی، تو مسلمان ہو کر آ گئے۔

٭٭٭ ——— ٭٭٭ ——— ٭٭٭

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں نقل کی ہے، البتہ اس میں عطاء کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا، اور یہ کہا ہے: اس میں

غور و فکر کی گنجائش ہے- عباس بن احمد بن محمد بن سعید- حسن بن علی بن رفیع (اور) حسن بن علی بن زریع' ان دونوں نے- محمد جرجانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب- احمد بن احمد قصری- محمد بن احمد بن سفیان احمد بن محمد بن سعید- حسن بن علی بن زریع- محمد بن عمرو جرجانی- بشر بن غیاث- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**179**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ یَبْقٰی اَحَدٌ مِنَ الْمُوَحِّدِیْنَ فِی النَّارِ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ فِیْ قَعْرِ جَهَنَّمَ یُنَادِیْ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ حَتّٰی یَسْمَعُ صَوْتَهٗ جِبْرَئِیْلُ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) فَیَتَعَجَّبُ مِنْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ فَقَالَ الْعَجَبُ الْعَجَبُ حَتّٰی یَصِیْرَ بَیْنَ یَدَیْ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ سَاجِداً فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِرْفَعْ رَاْسَكَ یَا جِبْرَئِیْلُ مَا رَاَیْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا رَآهُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ سَمِعْتُ صَوْتاً مِنْ قَعْرِ جَهَنَّمَ یُنَادِیْ بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِكَ الصَّوْتِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْهَبْ اِلٰی مَالِكٍ وَقُلْ لَهٗ اَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِیْ یُنَادِیْ بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَیَذْهَبُ جِبْرَئِیْلُ اِلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ جَهَنَّمَ فَیَضْرِبُهٗ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ مَالِكٌ فَیَقُوْلُ لَهٗ جِبْرَئِیْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِیْ یُنَادِیْ بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَیَدْخُلُ فَیَطْلُبُهٗ فَلَا یَجِدُهٗ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی- علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا توحید کا عقیدہ رکھنے والوں میں سے کوئی جہنم میں رہے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! ایک شخص ہوگا' جو جہنم کے کسی گڑھے میں "یا حنان یا منان" پکارے گا' حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی آواز سنیں گے اس کی آواز پر حیران ہوں گے' پھر وہ کہیں گے: یہ بڑی حیرانگی کی بات ہے، بڑی حیرانگی کی بات ہے' یہاں تک کہ وہ رحمٰن کے سامنے سجدے میں چلے جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبرائیل! تم اپنے سر کو اٹھاؤ' تم نے کون سی حیران کن بات دیکھی ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے جو انہوں نے دیکھا تھا۔ تو وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں نے جہنم کے کسی گڑھے سے کسی شخص کو "یا حنان یا منان" پکارتے ہوئے سنا ہے۔ تو میں اس آواز پر حیران ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبرائیل (جہنم کے نگران) "مالک" کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اس بندے کو نکالو' جو "یا حنان یا منان" پکار رہا ہے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام جہنم کے دروازے کے

(179) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (28)- وابن حبان (7427)- واحمد 1/378- ومسلم (186) (309) فی الایمان: باب آخر اهل النار خروجاً- والترمذی (2595) فی صفة جهنم: باب (10) مختصراً بنحوه

ـكاً اَعْرَفُ بِاَهْلِ النَّارِ مِنَ الْاُمِّ بِاَوْلَادِهَا
ـج فَيَقُوْلُ اِنَّ جَهَنَّمَ زَفَرَتْ زَفْرَةً لَا اَعْرِفُ
ـارَةَ مِنَ الْحَدِيْدِ وَلَا الْحَدِيْدَ مِنَ الرِّجَالِ
ـجِعُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَقَعَ بَيْنَ يَدَيْ
ـرَّحْمٰنِ سَاجِداً فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
ـكَ يَا جِبْرَئِيْلُ لِمَ لَمْ تَجِئْ بِعَبْدِيْ فَيَقُوْلُ
ـبِّ اِنَّ مَالِكاً يَقُوْلُ اِنَّ جَهَنَّمَ زَفَرَتْ زَفْرَةً لَا
ـرِفُ الْحِجَارَةَ مِنَ الْحَدِيْدِ وَلَا اَعْرِفُ الْحَدِيْدَ
ـنَ الرِّجَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا جِبْرَئِيْلُ قُلْ
ـمَالِكٍ اِنَّ عَبْدِيْ فِيْ قَعْرِ كَذَا وَكَذَا فِيْ بِئْرِ كَذَا
ـذَا فِيْ زَاوِيَةِ كَذَا وَكَذَا فَيَدْخُلُ مَالِكٌ فَيَجِدُهٗ
ـجاً مَنْكُوْساً مَشْدُوْداً نَاصِيَتُهٗ اِلٰى قَدَمِهٖ
ـمِعَ عَلَيْهِ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ وَيَجْذِبُهٗ جَذْبَةً
ـتّٰى تَسْقُطَ عَنْهُ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ ثُمَّ يَجْذِبُهٗ
ـةً اُخْرٰى تَنْقَطِعُ عَنْهُ السَّلَاسِلُ وَالْاَغْلَالُ ثُمَّ
ـرِجُهٗ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُهٗ فِيْ مَاءِ الْحَيَوَانِ وَيَدْفَعُهٗ
ـى جِبْرَئِيْلَ فَيَاْخُذُ بِنَاصِيَتِهٖ وَيَمُدُّهٗ مَدًّا فَمَا مَرَّ
ـى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اُفٍّ لِهٰذَا
ـبِ اُفٍّ لِهٰذَا الْعَبْدِ حَتّٰى يَصِيْرَ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ
ـرْشِ وَيَخِرُّ جِبْرَئِيْلُ سَاجِداً فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ
ـعَالٰى اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَا جِبْرَئِيْلُ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ
ـعَالٰى عَبْدِيْ اَلَمْ اَخْلُقْكَ بِخَلْقٍ حَسَنٍ اَلَمْ اُرْسِلْ
ـكَ رَسُوْلًا اَلَمْ يَقْرَاْ عَلَيْكَ كِتَابِيْ اَلَمْ يَاْمُرْكَ اَلَمْ
ـكَ حَتّٰى يَقِرَّ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلِمَ
ـلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ يَا رَبِّ ظَلَمْتُ
ـسِيْ حَتّٰى بَقِيْتُ فِي النَّارِ كَذَا وَكَذَا خَرِيْفاً لَمْ

جائیں گے اسے کھٹکھٹائیں گے تو (جہنم کا نگران) "مالک" نکل کر باہر آئے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے کہیں گے: بے شک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: تم اس بندے کو باہر نکال دو، جو "یا حنان یا منان" پکار رہا ہے۔ تو مالک اندر جائے گا اور اسے تلاش کرے گا، لیکن وہ بندہ اسے نہیں ملے گا، حالانکہ مالک اہل جہنم کو اس سے زیادہ بہتر طور پر جانتا ہے، جتنا کہ ماں اپنے بچوں کو جانتی ہے، تو وہ باہر آ کر یہ کہے گا: جہنم اتنی زیادہ بھڑک چکی ہے کہ لوہے کے مقابلے میں پتھر کا اور آدمیوں کے مقابلے میں لوہے کا پتہ نہیں چل رہا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام واپس آئیں گے اور رحمٰن کے سامنے سجدے میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل تم اپنا سر اٹھاؤ تم میرے بندے کو لے کر کیوں نہیں آئے؟ وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! مالک یہ کہہ رہا ہے کہ جہنم اتنی زیادہ بھڑک چکی ہے کہ مجھے لوہے کے مقابلے میں پتھر اور آدمی کے مقابلے میں لوہے کی شناخت نہیں ہو رہی ہے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل تم مالک سے کہو کہ میرا بندہ فلاں، فلاں گڑھے کے اندر فلاں، فلاں گوشے کے اندر ہے (جبرائیل آ کر مالک کو یہ بات بتائیں گے) تو مالک جہنم میں جائے گا اور اس بندے کو پائے گا کہ اسے اوندھا کر کے الٹا لٹکایا گیا ہوگا، اس کی پیشانی اس کے پاؤں کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور سانپ اور بچھو اس پر جمع ہوئے ہیں، مالک اس بندے کو کھینچے گا، یہاں تک کہ تمام سانپ اور بچھو اس سے جھڑ جائیں گے، پھر وہ اسے دوسری مرتبہ ہلائے گا تو اس کی تمام بیڑیاں اور زنجیریں ٹوٹ جائیں گی۔ پھر وہ اسے جہنم سے نکالے گا۔ اور لا کر آبِ حیواں میں ڈال دے گا اور پھر اسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے کر دے گا تو وہ اسے پیشانی سے پکڑ کر کھینچ کر لے جائیں گے۔ وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ

اَقْطَعْ رِجَائِيْ عَنْكَ يَا رَبِّ دَعَوْتُكَ بِالْحَنَّانِ الْمَنَّانِ فَاَخْرَجْتَنِيْ بِفَضْلِكَ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مَلَائِكَتِيْ اِشْهَدُوْا عَلٰى اَنِّيْ قَدْ رَحِمْتُهُ

کے پاس سے گزریں گے تو فرشتے یہ کہیں گے: اس بندے پر افسوس ہے اس بندے پر افسوس ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پروردگار کے سامنے آ جائیں گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سجدے میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل تم سر اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے کیا میں نے تمہیں عمدہ طریقے سے پیدا نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تمہاری طرف رسول کو مبعوث نہیں کیا تھا؟ کیا میری کتاب تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی گئی تھی؟ کیا اس رسول نے تمہیں حکم نہیں دیا؟ کیا اس نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ یہاں تک کہ جب بندہ ان باتوں کا اقرار کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر تم نے فلاں فلاں کام کیوں کئے؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا یہاں تک کہ میں اتنے اتنے سال جہنم میں رہا ہوں اس کے باوجود تجھ سے میری امید ختم نہیں ہوئی۔ اے میرے پروردگار! میں نے تجھے "یا حنان یا منان" کہہ کر پکارا تو تو نے اپنے فضل کے ذریعے مجھے باہر نکال لیا تو اب اپنی رحم کے ذریعے مجھ پر رحم فرما (یعنی مجھے معاف کر دے)۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس پر رحم کر دیا (یعنی میں نے اسے معاف کر دیا ہے)

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - اسماعیل بن اسماعیل مقدمی ضریر - ابوعصمہ سعد بن معاذ - شقیق - عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**180**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ربعی بن حراش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(180) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (381) (الطبع الجديد) - والحصكفي في "مسند الامام" (24) - وابو داؤد الطيالسي: 56 (419) - وابن المبارك في "الزهد" (1266) - والمتقي الهندي في "الكنز" (3944).

متنِ روایت: يُخْرِجُ اللّٰهُ قَوْماً مِنَ الْمُوَحِّدِيْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا امْتَحَشُوْا فَصَارُوْا فَحماً فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِمَّا يُسَمِّيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ فَيُذْهِبُ اللّٰهُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ

''اللہ تعالیٰ توحید کا عقیدہ رکھنے والے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا' حالانکہ وہ بالکل جل چکے ہوں گے اور کوئلہ بن گئے ہوں گے' پھر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ فریاد کریں گے: اہل جنت انہیں ''جہنمی'' کہتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اُن سے اس نام کو ختم کردے گا۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ نیشاپوری سے ان کی تحریر کے حوالے سے (اور) قبیصہ بن فضل طبری سے سماع کے طور پر - احمد بن عبداللہ بن زیاد - محمد بن خلیل بصری - ابونعامہ' جو ایوب سجستانی کی مسجد کا مئوذن ہے' کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے' جس کے آخر میں یہ ہے ابوحنیفہ کون ہے؟

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

۔۔۔ - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابووائل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متنِ روایت: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلاَمُ وَمِنْهُ السَّلاَمُ

''بے شک اللہ تعالیٰ ہی سلامتی عطا کرنے والا ہے اور اسی سے سلامتی عطا ہوتی ہے۔''

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد کوفی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۔۔۔ - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَوَابِ التَّيْمِيِّ (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

امام ابوحنیفہ نے - جواب تیمی - حارث بن سوید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متنِ روایت: اِنَّ اِبْلِيْسَ الْاَبَالِسَةِ لَيَتَطَاوَلُ يَوْمَ

بے شک قیامت کے دن ابلیس بھی اپنا سر اٹھا کر دیکھے گا

۔۔۔ اخرجه الحصكفى فى " مسند الامام"(119) (120)-(450)-وابن حبان(1950)-وعبدالرزاق(3061)-واحمد ۔۔۔-وابن ماجة (899) فى المقدمة:باب ماجاء فى التشهد .

۔۔۔ اخرجه الطبرى فى" التفسير"3/14-والطبرانى فى" الكبير" 215/10(10513)-وفى" الاوسط"(5082)-وكذا اورده الهيثمى فى" مجمع الزوائد" 380/10

الْقِيَامَةِ رِجَاءً اَنْ تَنَالُهُ الشَّفَاعَةُ غَدًا مِمَّا يَرٰى مِنَ الشَّفَاعَةِ

اس امید کے تحت کہ کل کو اسے بھی شفاعت نصیب ہو جائے کیونکہ وہ شفاعت کی شان دیکھ لے گا۔

••• —— ••• —— •••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعد احمد بن عبدالجبار - ابوقاسم علی بن علی - ابوقاسم ثلاج - ابوقاسم بن ... -حسن بن حماد بن حکیم طالقانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ ... روایت کی ہے۔

(**183**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَوَابِ التَّيْمِيِّ (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ :

متنِ روایت: كَانَ رَجُلٌ مَعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَخْدِمُهٗ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَدِمَ حَتّٰى كَانَ فِيْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْتَ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّكَ مُؤْمِنٌ حَقًّا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى ثَلَاثَةِ مَنَازِلٍ مُظْهِرٌ لِلتَّصْدِيْقِ وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا اَظْهَرَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ وَعِنْدَ النَّاسِ وَمُظْهِرٌ لِلتَّكْذِيْبِ وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا اَظْهَرَ فَهُوَ كَافِرٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُظْهِرٌ لِلتَّصْدِيْقِ وَمُسِرٌّ لِلتَّكْذِيْبِ فَهُوَ مُنَافِقٌ يَرْضِىْ بِالْاِيْمَانِ

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا مِمَّنْ يُظْهِرُ الْاِيْمَانَ وَيُسِرُّهٗ

امام ابوحنیفہ نے - جواب تیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حارث بن سوید بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' وہ ان کی خدمت کرتا تھا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے پاس آیا' تو اس نے کہا: کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ حقیقی مومن ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگوں کی تین قسمیں تھیں: کچھ وہ لوگ تھے جو ظاہری طور پر تصدیق کرتے تھے اور جو چیز وہ ظاہر کرتے تھے ان کے باطن میں بھی وہی تھی تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اس کے رسول کے نزدیک' اور لوگوں کے نزدیک مومن شمار ہوتے تھے۔ کچھ ... تھے جو بظاہر تکذیب کرتے تھے اور ان کے باطن میں بھی وہی تھی' جو وہ ظاہر کرتے تھے' تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس کے رسول کے نزدیک اور اہل ایمان کے نزدیک کافر شمار ہوتے تھے ... وہ لوگ تھے جو تصدیق کو ظاہر کرتے تھے اور تکذیب کو پوشیدہ رکھتے تھے' یہ وہ لوگ تھے جو منافق تھے۔ یہ ایمان سے راضی نہیں تھے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان لوگوں میں سے تھا جو ایمان کو ظاہر بھی کرتے تھے اور ان کے باطن میں بھی ایمان ہی تھا۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - عبداللہ بن دوست - قاضی عمر بن جعفر بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - یزید بن عبد الرحمٰن - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَلشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ

''بدبخت شخص وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو اور خوش نصیب وہ ہے' جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے''۔

*** —— *** —— ***

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعلی - عبداللہ بن دوست - قاضی عمر بن حسن اشنانی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر بن حسن اشنانی' نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَسْوَدٍ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: كُنَّا جُلُوْساً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا عُوَيْمَرُ اَبُوْ الدَّرْدَاءِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنِّيْ اَقُوْلُ اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنْ لَمْ تَقُلْ حَقًّا كَاَنَّكَ قُلْتَ اَنَا مُؤْمِنٌ بَاطِلاً

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران عویمر ابودرداء آئے' تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں یہ کہتا ہوں کہ میں درحقیقت مومن ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! اگر تم یہ نہ کہو کہ تم درحقیقت (مومن ہو) تو گویا تم یہ کہو گے کہ میں باطل طور پر (مومن ہوں)۔

*** —— *** —— ***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر بن محمد بن سلیمان بن کامل' المعروف بہ ''غنجار'' کی کتاب ''تاریخ بخارا'' میں یہ روایت پڑھی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت

اخرجه ابن حبان(6077)–ومسلم(2645) في القدر: باب كيفية الخلق الآدمي–والحميدي(826)–واحمد6/4–وابن ابي عاصم في "السنة" (177)–والطبراني في" الكبير"(3037)

-ابوعلی حسن بن یوسف بن یعقوب نے-ابوحفص عمر بن حفص-ابوسعید عطاء بن موسیٰ جرجانی-شداد بن حکیم-امام زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(186)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے-ابوزبیر محمد بن مسلم کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں، جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جب وہ یہ کہہ دیں گے، تو وہ مجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال کو محفوظ کرلیں گے، البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔''

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-علی بن حسین کشی-فتح بن عمرو-حسن بن زیاد کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(187)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے-ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا عَنْ دِيْنِنَا كَاَنَّنَا وُلِدْنَا لَهُ اَلْعَمَلُ لِشَيْءٍ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ اَمْ لِشَيْءٍ مُّسْتَقْبَلٍ قَالَ لِمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى

''انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ہمارے دین کے بارے میں بتائیے کہ یوں جیسے ہم اس کے لئے پیدا ہوئے ہیں (یعنی ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہیں) کیا ہم کسی ایسی ہی چیز کے حوالے سے عمل کرتے ہیں، جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم اس کے حوالے سے (تقدیر کا فیصلہ لکھ کر) خشک ہو چکا ہے؟ یا یہ کوئی ایسی چیز ہے جو نئے سرے سے رونما ہوتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(186) اخرجه احمد 300/3-وابن ابی شيبة 123/10-ومسلم(21)(35)-والترمذی(3341)-والنسائی فی "الكبری" (11670).

(187) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی " الآثار" (386)-ومسلم(2648) فی القدر: باب كيفية الخلق الآدمی فی بطن امه-واحمد293/3-والطبرانی فی " الكبير" (6562).

...ۃٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ... بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی﴾

یہ اس کے مطابق ہے جس کے بارے میں تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے۔ (یہاں الفاظ میں راوی کو شک ہے) اور اس کے بارے میں قلم خشک ہو چکا ہے۔ اس شخص نے عرض کی: تو پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے' جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص دیتا ہے اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اچھائی کی تصدیق کرتا ہے' تو ہم اس کے لئے آسانی کو آسان کر دیں گے۔ اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرتا ہے اور بے نیازی اختیار کرتا ہے اور اچھائی کو جھٹلا دیتا ہے' تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کر دیں گے۔''

•••——•••——•••

...محمد بخاری نے یہ روایت - ابوجعفر محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن زیاد اصفہانی - احمد بن رستمہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - امام ...کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...نے یہ روایت قاسم بن عباد (اور) محمد بن حسن بن علی' یہ دونوں ترمذی ہیں - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے ...کے والد (امام ابوحنیفہ) سے نقل کی ہے۔

...نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

...نے یہ روایت محمد بن عبداللہ (اور) ابن رضوان' ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ...سے روایت کی ہے۔

...نے یہ روایت محمد بن حسن - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

...نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ...سے روایت کی ہے

...نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسین - ان کے والد کے حوالے سے' امام ...سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے بھی نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ بات دیکھی ہے' یہ روایت امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حسن - عبدالرحیم بن موسیٰ - محمد بن عمیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم بن عبدالمجید - عمرو بن عوف - امام ابو یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ - (وہ بیان کرتے ہیں:) ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سـال سراقة بن مالك بن جعشم رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم اعمرتنا هذه لعامنا ام للابد فـقـال لـلابـد قال فديننا هذا نعمل فيه لما قد جرت به الاقلام ام لامر مستقبل قال لما جرت به الاقـلام والـمـقـاديـر قال ففيم العمل قال اعملوا وسددوا وقاربوا فكل ميسر لما خلق له ثم قرا (فاما من اعطى واتقى وصدق بحسنى) الآيتين

''حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہمارے اس عمرہ کا حکم اسی سال کے لیے مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے' انہوں نے عرض کی: ہمارا دین' اس میں جو عمل ہم کرتے ہیں' اس کی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں (تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے' اور) قلم چل چکا ہے؟ یا یہ نئے سرے سے پیدا ہونے والی کوئی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں قلم چل چکا ہے اور تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے' انہوں نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو! ٹھیک رہو' میانہ روی اختیار کرو' کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے' جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت تلاوت کی:

''جو شخص عطا کرے' اور پرہیزگاری اختیار کرے' اور اچھائی کی تصدیق کرے'' (یہ دو آیات تلاوت کیں)۔

انہوں نے یہ روایت - ابن مخلد - سلیمان بن توبہ نہروانی - علی بن یزید انصاری' صدائی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - ابوعلی محمد بن سعید حرانی - ابوفروہ یزید بن محمد بن سنان نے اپنے والد کے حوالے سے - سنان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ - ابوزبیر - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

سـالـه سـراقة بن جعشم فقال يا رسول الله اعمرتنا هذه لعامنا ام للابد قال بل للابد قال فاخبرنا عـن ديننا كانما خلقنا اليوم في اى شىء نعمل ام في شىء سبقت فيه المقادير وجرت به الاقلام

شیء مستانف قال بل شیء سبقت فیه المقادیر وجرت به الاقلام قال ففیما العمل فقال عملوا فکل میسر لما خلق له من کان من اهل الجنة یسر لعمل اهل الجنة ومن کان من اهل النار یسر لعمل اهل النار ثم قرا هذه الآیة (فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی) الآیتین

وہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہمارے اس عمرہ کا حکم اسی سال کے لیے مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے' انہوں نے عرض کی: آپ ہمیں دین (کے نظریہ) کے بارے میں یوں بتائیں' جیسے ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں' ہم جو عمل کرتے ہیں' اس کی حیثیت کیا ہے؟ یہ کوئی ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے' اور قلم چل چکا ہے؟ یا پھر یہ نئے سرے سے پیدا ہونے والی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے' اور قلم چل چکا ہے' انہوں نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو! کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے' جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہو' جو شخص اہل جنت میں سے ہوگا' اس کے لیے اہل جنت کا سا عمل آسان کر دیا جائے گا اور جو شخص اہل جہنم میں سے ہوگا' اس کے لیے اہل جہنم کا سا عمل آسان کر دیا جائے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"جو شخص عطا کرے' اور پرہیزگاری اختیار کرے' اور اچھائی کی تصدیق کرے" (یہ دو آیات تلاوت کیں)۔

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابوالفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ابوعلی احمد بن حسن بن شاذان - قاضی ابونصر احمد - محمد بن عمر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' انہوں نے اس کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں' لیکن مضمون یہی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوغنائم محمد بن علی بن حسن - ابوحسن محمد بن زرقویہ - ابوسہل محمد بن احمد بن عبداللہ بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ اسدی - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابوحسین - حسن - محمد - ابوعلی ابن سعید حرانی - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شیخ ابوسعید محمد بن عبدالملک اسدی - ابوحسین بن قشیش - ابوبکر ابہری (اور) شیخ ابوطالب بن یوسف - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمر بن ابوعمر - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔' جس کے الفاظ اور مضمون قریب' قریب ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوحسین محمد بن علی بن محمد بن مہتدی باللہ - ابواحمد فرضی - ابوحسن علی ابن محمد بن احمد بن یزید ریاحی - ابوبکر محمد بن احمد ابوعوام - انہوں نے اپنے والد ابوعوام احمد بن یزید - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنی "مسند" میں ایک اور مقام پر - قاضی محمد بن علی بن محمد بن مہتدی باللہ - ابواحمد بن ابومسلم فرضی -

ابوحسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن یزید ریاحی - ابوبکر محمد بن احمد ابوعوام - انہوں نے اپنے والد ابوعوام احمد بن یزید - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد خالد بن خلی - احمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقلکیا ہے۔

(**188**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ اَهْلِ كُلِّ بَلْدَةٍ

"جب ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ہر شہر والے سے آفت کو لیا جاتا ہے۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان سمساری - جمعہ بن عبداللہ سلمی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن ابان - وکیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - سہل بن بشر (اور) محمد بن عبداللہ بن محمد سعدی - یحییٰ بن جعفر - وکیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - صالح بن احمد بن ابومقاتل قیراطی - عیسیٰ بن یوسف طباع - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے بھی نقل کیے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن ابوصالح بلخی - محمد بن خشنام - مصعب بن مقدام - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے بھی نقل کی ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - قبیصہ بن فضل بن عبدالرحمٰن طبری - زکریا بن یحییٰ - یاسین بن نضر (اور) ابراہیم بن عبداللہ سعدی - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول وہ بیان کرتے ہیں: میں نے

(188) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (917) - واحمد 341/2 - والطحاوي في " شرح مشكل الآثار" (2287) - والطبراني في " الاوسط" (1327) - والبزار (1292 . كشف الاستار) - وابو نعيم في " تاريخ اصفهان" 121/1

باپ دادا کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: انہوں نے اس روایت کو اپنے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - ابوعبدہ محمد بن عبداللہ بن شریح - احمد بن عبدالجبار - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن محمد بن سعید - یحییٰ بن زکریا بن سفیان - عیسیٰ بن عبدالرحیم کندی - سلط بن بحر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - محمد بن عبداللہ سعدی - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - عبداللہ بن عبید اللہ بن شریح - علی بن سلمہ - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - محمد بن خزیمہ بخاری - محمد بن یحییٰ - ابوعمر مکی - سفیان بن عیینہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد بن بقا نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن ابومقاتل - عیسیٰ بن یوسف طباع - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن اسحاق زہری - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - محمد بن غالب - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - سعید بن ایوب - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید ابن ہارون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابویعقوب اسحاق بن عبداللہ بن سلمہ کوفی - حسن بن محمد بن صباح - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - محمد بن محمد بن سلیمان باغندی - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدام - داؤد طائی کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن عبداللہ بن سلمہ - ابراہیم بن ابوعنبس - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ حسین بن حسن بن عبدالرحمٰن انطا کی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل بن شاذان - ابوعباس محمد بن یعقوب بن اصم - احمد بن عبدالجبار عطاردی - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شیخ ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد بن حسن بن علی جوہری - ابوحسین محمد بن مظفر - ابویعقوب اسحاق بن عبداللہ بن سلمہ کوفی کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کا ذکر ہم ''مسند مظفر'' میں پہلے کر چکے ہیں۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - ابوحسن - محمد بن محمد بن سلیمان - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدام - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین صیرفی - ابومحمد جوہری - ابوحسن - اسحاق بن عبداللہ - ابراہیم بن ابوعنبس - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین صیرفی - ابومحمد جوہری - ابوحسین - ابوعبداللہ حسین بن حسن بن عبدالرحمٰن انطا کی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے (وہاں بھی) انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے

(**189**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ النَّظْرِ فِی النُّجُوْمِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم نجوم میں غور و فکر کرنے سے (یعنی اس علم کو سیکھنے سے) منع کیا ہے''۔

(189) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في " مسند الامام" (464)-والبيهقي في "شعب الايمان" (5198)-والخطيب في "تاريخ بغداد" 133/6-والطبراني في " الاوسط" (8178)-واورده الهيثمي " مجمع الزوائد" 116/5 .

• ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح ترمذی - سعید بن نصر مخزومی - عبداللہ بن واقد حرانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

150 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ:

متن روایت: قُلْتُ لِجَابِرٍ اَكُنْتُمْ تَعُدُّوْنَ الذُّنُوْبَ شِرْكًا قَالَ لَا قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ذَنْبٌ يَبْلُغُ الْكُفْرَ قَالَ لَا اِلَّا الشِّرْكَ

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ گناہوں کو شرک سمجھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کہ کیا اس امت میں کوئی گناہ کفر تک پہنچتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! صرف شرک ایسا گناہ ہے (جو کفر تک پہنچتا ہے)

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - جبہان بن ابوحسن فرغانی - احمد بن حرب نیشاپوری - حفص بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد بقاء نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن عثمان - یحییٰ بن منہال - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ - ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دوسرے لفظوں میں نقل کیا ہے: (ابوزبیر کہتے ہیں:)

جابر لم یکن یعد المنافق مشرکاً ولا النفاق شرکاً

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ منافق کو مشرک' اور نفاق کو شرک قرار نہیں دیتے تھے''

151 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَاِذَا اَصَابَ الدَّاءَ دَوَاءَهُ بَرِءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے ایک دوا بنائی ہے' جب بیماری' دوا تک پہنچ جاتی ہے' تو وہ (بیمار شخص) اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے''۔

150) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في " مسند الامام"(8)-وابو يعلى (2317)-واورده الهيثمي في" مجمع الزوائد" 107/1-وابن حجر في" المطالب العالية" (2976) .

151) اخرجه ابن حبان (6063)-واحمد 335/3-ومسلم(2204) في السلام: باب لكل داء دواء واستحباب التداوي-والنسائي في الطب كما في التحفة 310/2-والحاكم في المستدرك 401/4-والبيهقي في " السنن الكبرى" 343 .

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - موسیٰ بن افلح بن خالد بخاری - ابوحذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**192**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ:

متنِ روایت: جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ تَعَالٰى

﴿وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ﴾

فَاَيْنَ النَّارُ قَالَ عُمَرُ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْهَا شَيْءٌ قَالَ عُمَرُ اَرَاَيْتَ النَّهَارَ اِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مَلَاَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاَيْنَ الْآخَرُ قَالَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَكَذٰلِكَ النَّارُ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ لَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ كَمَا قُلْتَ

امام ابوحنیفہ نے - قیس بن مسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں:

"ایک یہودی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) "تم اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف تیزی سے جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔"

تو پھر جہنم کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کہا: تم لوگ اسے جواب دو لیکن اُن کے پاس اس بارے میں کوئی جواب نہیں تھا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس یہودی سے) فرمایا: دن کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ جب رات آجاتی ہے تو آسمانوں اور زمین کو بھر دیتی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر دوسرا (یعنی دن) کہاں جاتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہنم کا معاملہ بھی اسی طرح ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا (وہ وہاں ہوگی) تو اس یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں بھی اسی طرح تحریر ہے جس طرح آپ نے جواب دیا ہے۔

•••——•••——•••

(192) قال السيوطي في "الدر المنثور" 315/2-

-- واخرج عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذرعن طارق بن شهاب: ان ناساً من اليهود سالوا عمر بن الخطاب عن جنة عرضها السماوات والارض فاين النار؟فقال عمر: اذا جاء الليل فاين النهار؟ واذا جاء النهاراين الليل؟فقالوا: لقد نزعت مثلها من التوراة .

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- قاضی ابونصر بن اشکاب- عبد اللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

193- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم- عامر شعبی کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے کوفہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

متن روایت: اَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اچھی یا بری (ہر قسم کی) تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا ہے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- بشر بن موسیٰ- مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوغنائم محمد بن ابوعثمان- ابوحسن بن زرقویہ- ابوسہل احمد بن محمد بن عثمان- بشر بن موسیٰ- ابوعبداللہ مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

194- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ [وَهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ]

''قدریہ کے فرقے کے لوگ اس امت کے مجوسی ہیں اور یہ دجال کا گروہ ہیں''

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- عبداللہ بن جامع حلوانی مقری- حمید بن جامع- ہشام بن عمار- محمد بن زید بن مذحج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

195- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّالَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ

امام ابوحنیفہ نے- یزید بن عبدالرحمٰن دالانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

193- اخرجه ابن حبان (178)- والحاكم في " المستدرك" 32/1- والطيالسي (106)- ومن طريقه الترمذي (2145) في القدر: باب ماجاء في الايمان بالقدر خيره وشره- واحمد 97/1

194- اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في " مسند الامام" (18)- وابو داؤد (4691) في السنة: باب في القدر- ومن طريقه الحاكم في " المستدرك" 85/1- واحمد 86/2- والبخاري في " تاريخ الكبير" 341/2

اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ روایت: تَكُوْنُ النُّطْفَةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ تَكُوْنُ مُضْغَةً اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يُنْشِئُهُ اللهُ خَلْقاً آخَرَ فَيَقُوْلُ الْمَلِكُ اَىْ رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى اَسَعِيْدٌ اَمْ شَقِىٌّ مَا اَجَلُهُ مَا رِزْقُهُ مَا اَثَرُهُ فَيَكْتُبُ مَا يُرِيْدُ اللهُ تَعَالٰى بِهٖ فَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِىُّ مَنْ شَقِىَ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نطفہ چالیس دن تک (نطفے کی شکل میں) رہتا ہے چالیس دن تک وہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اسے دوسری تخلیق کرتا ہے (یعنی اس میں روح پھونکی جاتی ہے) فرشتہ کہتا ہے: میرے پروردگار! یہ لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی نیک نصیب ہوگا یا بدبخت ہوگا، اس کی زندگی کتنی ہوگی، اس کا رزق کتنا ہوگا اور اس کا اثر کتنا ہوگا؟ تو جو اللہ تعالیٰ اس نطفے کے بارے میں ارادہ کرتا ہے اس کو فرشتہ نوٹ کر لیتا ہے' تو وہ شخص نیک نصیب ہے' جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے اور وہ بدنصیب ہے' جو ماں کے پیٹ میں ہی بدنصیب ہو۔''

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی ابن شاذان - قاضی ابن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(196) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: يَجِيْءُ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ اِلَى الزَّنْدَقَةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَائِزَهُمْ فَاِنَّهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يَلْحَقَهُمْ بِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ لوگ آئیں گے جو یہ کہیں گے کہ تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور پھر (وہ دین سے) نکل کر زندیقیت کی طرف چلے جائیں گے' جب تمہاری اُن سے ملاقات ہو تو تم انہیں سلام نہ کرو اور اگر وہ بیمار ہوں' تو تم ان کی عیادت کرنے کے لئے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائیں' تو تم ان کے جنازے میں شریک نہ ہو' کیونکہ وہ دجال کا گروہ ہوں گے اور اس امت

(195) اخرجه ابن حبان (6177) - ومسلم (2645) - والآجرى فى "الشريعة" 183 - والحميدى (826) - واحمد 6/4 - وابن ابى عاصم فى "السنة" (177) - والطبرانى فى "الكبير" (3036).

(196) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفى فى "مسند الامام" (19) - وقد مر فى (193).

مجوسی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ اُن (قدریہ فرقے کے) لوگوں کو اُس (دجال) کے ساتھ ملا دے۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن محمد بن ناصح بن نومرد - محمد بن عیسیٰ دامغانی - احمد بن ابوظبیہ حرانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابومحمد بخاری کہتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ہیثم اور نافع سے منقول ہے تاہم اس روایت میں انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

197) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيْدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ان النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - یعلی بن عطاء طائفی - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا

"اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے۔"

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوغالب مبارک بن ابویاسر عبدالوہاب بن محمد بن منصور - ابوبکر احمد بن حسین بن کیلان - ابوقاسم حرقی - حبیب بن حسن بن داؤد قزاز - جعفر بن محمد بن حسین - یعقوب بن حمید بن کاسب - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

198) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيْدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء طائفی - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ

"اے اللہ! تو میری امت کی اُن چیزوں میں برکت رکھ دے جو تو نے انہیں رزق عطا کیا ہے۔"

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد بن حسین - یعقوب بن حمید بن کاسب - حاتم

197) اخرجه ابن حبان (4755) - والطيالسي (1242) - واحمد 416/3 - والدارمي 214/2 - وابو القاسم البغوي في "الجعديات" (2557) - والطبراني في "الكبير" (7275) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 151/9

198) وهو الحديث السابق

بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(199)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے- سالم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْقَدَرِيَّةَ وَقَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهٗ مِنْهُمْ وَلَعَنَهُمْ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدریہ کے فرقے کے لوگوں پر لعنت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا' اس نے اپنی امت کو ان لوگوں سے ڈرایا ہے' اور ان لوگوں پر لعنت کی ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن یزید کلاباذی- حمید بن فروہ- ابوحذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(200)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ زِرٍّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- زر- سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

متن روایت: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ مَالَكَ لَا تَزُوْرُنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا﴾ الْآيَةُ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: کیا وجہ ہے کہ تم ہمیں ملنے کے لئے نہیں آئے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''ہم تمہارے پروردگار کے حکم کے مطابق ہی نازل ہوتے ہیں ہمارے آگے اور پیچھے جو کچھ بھی ہے' وہ اسی کی ملکیت ہے۔''

•••——•••——•••

ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن علی بن محمد خطیب- محمد بن احمد خطیب- علی بن ربیعہ- حسن بن رشیق- محمد بن حفص- صالح بن محمد ترمذی- حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(201)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے' ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل

(199) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في " مسند الامام" (20)- والطبراني في " الاوسط" كما في " مجمع الزوائد" 7/205- وقد مر في (193) .

(200) اخرجه احمد 1/231- والترمذي (3158)- والبخاري (3218)- وفي " خلق افعال العباد" (574)- والطبراني في " الكبير" (12385)- والحاكم في " المستدرك" 2/611- والبيهقي في " الاسماء والصفات" 215 .

علی بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ:

متن روایت: مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعُوْقِبَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا فَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُّثْنِیَ عُقُوْبَتَہٗ عَلَیْہِ فِی الْآخِرَۃِ وَمَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فِی الدُّنْیَا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَفَا عَنْہُ فَاللّٰہُ تَعَالٰی اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْہُ

کی ہے جس نے انہیں یہ روایت بیان کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر دنیا میں اسے اس کی سزا دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے۔ کہ وہ آخرت میں اس کو دوبارہ اس گناہ کی سزا دے۔ اور جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کرلے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے اور اسے درگزر فرما دے تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ معزز ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں دوبارہ (اس کو سزا دے) جسے وہ معاف کر چکا ہو''

•••——•••——•••

قاضی محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ہبۃ اللہ بن مبارک حنبلی - اسماعیل بن یحییٰ بن حسین - حسن بغدادی - ابوبکر بن مالک قطیعی - عبداللہ بن احمد بن حنبل - ان کے والد امام احمد بن حنبل - ابوشجاع - یونس بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

202)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری - ان کے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سَجَدَتْ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ سُجُوْدًا طَوِیْلًا فَیُقَالُ اِرْفَعُوْا رُءُوْسَکُمْ فَقَدْ جَعَلْتُ عِدَّتَکُمْ مِنَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فِدَاءَکُمْ مِنَ النَّارِ

''جب قیامت کا دن ہوگا تو میری امت دیگر تمام امتوں کے درمیان میں طویل سجدے میں گر جائے گی تو یہ کہا جائے گا کہ تم لوگ اپنے سروں کو اٹھاؤ۔ کیونکہ میں نے تمہاری تعداد جتنے یہودیوں اور عیسائیوں کو تمہارے فدیے کے طور پر جہنم میں ڈال دیا ہے۔''

•••——•••——•••

201) اخرجه احمد 99/1-وابن ماجة(2604)-والترمذی(2626)-والبزار(482)-والطبرانی فی " الصغیر " (46)-والحاکم فی "المستدرك" 445/2

202) اخرجه احمد 410/4-ومسلم(2767) (49)-وابو نعیم فی " تاریخ اصفهان" 80/2-والبیهقی فی " شعب الایمان" (375)-وفی "البعث والنشور" (90)

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد (اور) صالح بن احمد قیراطی' ان دونوں نے - محمد بن اسحاق بکائی - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن اسحاق قاری - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' دوسرے لفظوں میں بھی روایت کی ہے' (جو درج ذیل ہیں:)

قال اذا كان يوم القيامة يعطى كل رجل من المسلمين رجلاً من اليهود والنصارى فيقال هذا فداؤك من النار

''انہوں نے فرمایا: قیامت کے دن ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے''

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - ابوبکر مکتب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' تیسری (قسم کے الفاظ میں) روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

قال اذا كان يوم القيامة دفع الى كل رجل من هذه الامة رجل من اهل الكتاب فقيل له هذا فداؤك من النار

''انہوں نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا' تو اس امت کے ہر فرد کو اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دیا جائے گا' اس سے یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے''

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر ہروی - ابوعزرہ - ابومحمد مکتب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے چوتھی (قسم کے الفاظ میں) روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

قال ان هذه الامة امة مرحومة عذابها بايديها اذا كان يوم القيامة دفع الى كل رجل من المسلمين رجل من اهل الشرك او الذمة فيقال هذا فداؤك من النار

''انہوں نے فرمایا: یہ امت' امت مرحومہ ہے' اس کا عذاب اس کے سامنے ہوگا' جب قیامت کا دن ہوگا' تو مسلمانوں کے ہر فرد کو اہل شرک یا اہل ذمہ (یعنی اہل کتاب) سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دیا جائے گا' اور اس سے یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے''

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن سیار - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے کی روایت کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن اسحاق بکائی - عون ابن جعفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد ابن محمد بن سعید - احمد بن حازم - ابومحمد مکتب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے تیسری روایت کے

...کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن حازم - ابومحمد مکتب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے چوتھی روایت کے ...کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست ...ف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی - محمد بن علاف - عون بن جعفر مکتب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

203)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: عَرْشُ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے اور وہ اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ جو لوگوں کو آزمائش کا شکار کرتے ہیں' تو ابلیس کے نزدیک ان میں زیادہ قریبی وہ شخص ہوتا ہے' جو زیادہ بڑی آزمائش کا شکار کرتا ہے۔''

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ہناد نسفی - ابوعبداللہ حسین بن مہدی خطیب ایلی - ابوعلی احمد بن حسین بن احمد - محمد بن عثمان بن ابوشیبہ - حسین بن عبدالاوّل - مصعب بن مقدام - مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

204)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ يُعَذِّبُ اللهُ تَعَالٰى قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے' اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو ان

---

203) اخرجه احمد3/332-ومسلم(2153)-وعبد بن حميد(1033)-وابو يعلى (1909)-وابن حبان(6187) .

204) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفی فی '' مسند الامام'' (25)-والترمذی(3148) فی التفسير: باب ومن سورة بنی اسرائيل-وابو يعلى(1097)-ومسلم(185) فی الايمان: باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار-واحمد5/3

بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالٰى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ الْاِسْمَ

کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا' پھر وہ حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے ان لوگوں کو (جہنم سے) نکالے گا' پھر ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا' جس کا نام حیوان ہے وہ لوگ اس میں غسل کریں گے' پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے' تو انہیں جہنمیوں کا نام دیا جائے گا' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے' تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام ختم کروا دے گا۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت قبیصہ بن فضل - اسحاق بن ابراہیم - سعید بن صلت کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد کے حوالے سے بغداد میں ''درب ابو ہریرہ'' میں - محمد بن معاویہ - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی ترمذی - عمر بن نوح - ابوسعد صغانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعد صغانی - امام ابوحنیفہ - عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: ابومحمد بخاری کہتے ہیں: صالح کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قال فی قوله تعالی (عسی ان یبعثك ربك مقاماً محموداً) قال یخرج الله تعالی قوماً من النار من اهل الایمان والقبلة بشفاعة محمد صلی الله علیه وآله وسلم فذلك المقام المحمود فیوتی بهم نهراً یقال له الحیوان فیلقون فیه فینبتون کما ینبت الثعاریر ثم یخرجون منه فیدخلون الجنة فیسمون فیها الجهنمیون ثم یطلبون علی الله تعالی ان یذهب عنهم ذلك الاسم فیذهبه عنهم

''اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز فرما دے گا''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے (بہت سے افراد کو) حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا' تو یہ مقام محمود ہے' ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے' انہیں اس میں ڈالا جائے گا تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے' جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں خودرو پودے اگ جاتے ہیں' پھر وہ لوگ اس (نہر) میں سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے' جنت میں ان کا نام ''جہنمی لوگ'' رکھا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ ان

کے اس نام کو ختم کر دیا جائے' تو وہ ان کے اس نام کو ختم کروا دے گا''

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: یہ حدیث امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ایک جماعت نے روایت کی ہے: (جن کے اسماء درج ذیل ہیں)

ان میں سے ایک حمزہ بن حبیب ہیں - انہوں نے احمد بن محمد - فاطمہ بنت محمد - ان کے والد کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے حمزہ کی تحریر میں اسی طرح ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رٰضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں - انہوں نے احمد بن محمد - حسن بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسین بن ... کی تحریر سے اس کو نقل کیا ہے (جس میں یہ مذکور ہے: یہ روایت) - یحییٰ بن حسین نے - زیاد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ ... سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک زفر ہیں - انہوں نے زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - امام زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رٰضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عبداللہ بن زبیر ہیں - انہوں نے احمد بن محمد - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبدالرحمٰن بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رٰضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو محمد بخاری بیان کرتے ہیں: شیخ صالح بن احمد قیراطی نے - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے عطیہ کا بیان نقل کیا ہے:

قال سالت ابا سعید الخدری عن هذه الآیة (ومن اللیل فتهجد به نافلةً لك عسی ان یبعثك ربك مقاماً محموداً) قال المقام المحمود الشفاعة یعذب الله عز وجل قوماً من اهل الایمان بذنوبهم ثم یخرجهم بشفاعة محمد صلی الله علیه وآله وسلم فیوتی بهم نهراً یقال له الحیوان فیغتسلون فیه فینبتون مثل الثعاریر ثم یدخلون الجنة فیسمون فی الجنة الجهنمیون ثم یطلبون الی الله تعالی فیذهب عنهم ذلك الاسم

وہ (یعنی عطیہ) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رٰضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور رات میں کچھ دیر تم تہجد ادا کرو' یہ تمہارے لیے نفل ہوگی' عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا''

تو (حضرت ابوسعید خدری رٰضی اللہ عنہ نے) فرمایا: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے'

اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو' ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا' پھر انہیں حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا' ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا' جس کا نام حیوان ہے' وہ اس میں غسل کریں گے' تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے' جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں خودرو پودے اگ جاتے ہیں' پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو

نگے' جنت میں ان کا نام ''جہنمی لوگ'' رکھا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ ان کے اس نام کو ختم کر دیا جائے' تو وہ ان کے اس نام کو ختم کروا دے گا''

امام ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت اس کی مانند' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے نقل کی ہے: (جن کے اسماء اور ان کی اسناد درج ذیل ہیں:)

ابوعبدالرحمٰن مقری - وہ فرماتے ہیں: میرے والد اور سعید بن ذاکر نے یہ روایت - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

فیسمون عتقاء اللہ ''توان کا نام' اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جہنم سے) آزاد کیے ہوئے رکھا جائے گا''

ان میں سے ایک محمد بن حسن شیبانی ہیں (ابومحمد بخاری فرماتے ہیں:) - محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حماد بن ابوحنیفہ ہیں (ابومحمد بخاری فرماتے ہیں:) - احمد بن محمد - عبداللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا' اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ' مسعر اور عبدالرحمٰن مسعودی سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک اسد بن عمرو ہیں (ابومحمد بخاری فرماتے ہیں:) - منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حسن بن زیاد ہیں (ابومحمد بخاری فرماتے ہیں:) - احمد - منذر بن محمد بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی ہیں (ابومحمد بخاری فرماتے ہیں:) - احمد -- منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے ایوب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ابن ابوجہم ہیں (ابومحمد بخاری فرماتے ہیں:) - احمد - منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا سعید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حمانی ہیں (ابومحمد بخاری فرماتے ہیں:) - محمد بن حسین خثعمی - عباد بن یعقوب - حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک مکی بن ابراہیم ہیں (ابومحمد بخاری فرماتے ہیں:) - عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر (اور) حمد بن ذی نون - ان سب نے مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک علی بن یزید ہیں (ابومحمد بخاری فرماتے ہیں:) - احمد بن محمد - عبداللہ بن ابراہیم مہلبی - علی بن حسن - علی بن یزید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں مختصر طور پر- صالح بن احمد- محمد بن شوکہ- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد بن معاویہ انماطی- حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ- حسن بن عتبہ- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت امام حمزہ- امام ابویوسف- امام محمد- امام حسن بن زیاد- امام حمانی- امام حماد- اور امام زفر نے- امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوسعید اسدی- ابوبکر برقانی- ابوحفص زیات- احمد بن ابراہیم بن اسماعیل- ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے- سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خیرون- ابوعلی بن شاذان- قاضی ابونصر احمد بن نصر بخاری- عبداللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

285- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

متنِ روایت: سَاَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ﴾ قَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَوْماً مِمَّا كَانَ يَعْبُدُهٗ وَ يَعْبُدُ غَيْرَهٗ وَقَوْماً مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَهٗ ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ فِى النَّارِ فَيَعِيْرُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ غَيْرَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَيَقُوْلُوْنَ عُذِّبْنَا لِاَنَّا عَبَدْنَا غَيْرَهٗ فَمَا اَغْنَتْ عَنْكُمْ عِبَادَتُكُمْ اِيَّاهُ وَقَدْ عَذَّبَكُمْ مَعَنَا فَيَغْضَبُ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهٗ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ

''عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔''

تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو بھی عذاب دے گا جو اس کی عبادت کرتے تھے اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہیں کرتے تھے اور ایسے لوگوں کو بھی عذاب دے گا جو اس کے علاوہ دوسروں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ ان سب لوگوں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا تو وہ لوگ جو غیر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے وہ ان لوگوں پر طنز کریں گے جو اللہ کی

285- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار" (380)- وابن المبارك فی" الزهد" (1270)- والطبری فی" التفسیر" ..... - وایضاً ابن كثیر فی" التفسیر" 546/2

فَيَشْفَعُوْنَ فَلَا يَبْقَى فِي النَّارِ اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُهُ اِلَّا اَخْرَجَهُ حَتّٰى يَتَطَاوَلُ لِلشَّفَاعَةِ اِبْلِيْسُ لِعِبَادَتِهِ يَعْنِي الْاُوْلٰى

عبادت کیا کرتے تھے اور یہ کہیں گے: ہمیں تو اس لئے عذاب جا رہا ہے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی بجائے دوسرے کی عبادت کرتے تھے' تم نے جو اس کی عبادت کی ہے' تو تمہیں کیا فائدہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی ہمارے ساتھ عذاب دے دیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اور انبیاء کو اجازت دے گا کہ وہ شفاعت کریں یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو' مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نکل دے گا' یہاں تک کہ شفاعت کے لئے ابلیس بھی اپنی گردن اونچی کرے گا' کہ اس نے جو پہلے عبادت کی تھی (اس کی وجہ سے اسے بھی) شفاعت نصیب ہو جائے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

(**206**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَوَابِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

متنِ روایت: اِنَّ اِبْلِيْسَ الْاَبَالِسَةِ لَيَتَطَاوَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِجَاءَ اَنْ تَنَالَهُ الشَّفَاعَةُ لِمَا يَرٰى مِنْ نُفُوْذِ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

امام ابوحنیفہ نے - جواب بن عبید اللہ تیمی - حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابلیس قیامت کے دن اپنی گردن اونچی کرے گا' اس امید کے تحت کہ اسے بھی شفاعت نصیب ہو جائے' کیونکہ قیامت کے دن میری شفاعت کی عمومیت کو دیکھے گا' (تو وہ یہ آرزو کرے گا کہ اسے بھی یہ نصیب ہو جائے)''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن حماد بن حکیم طالقانی نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**207**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ رُوْبَةَ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

امام ابوحنیفہ - شداد بن عبد الرحمٰن کے حوالے سے - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں

(206) قد تقدم فی (182)

(207) قد تقدم فی (204)

...علیہ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

...یت: فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی

...ن یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾

...ج اللّٰہُ قَوْماً مِنَ النَّارِ مِنْ اَھْلِ الْاِیْمَانِ ...شَفَاعَۃِ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ...مَقَامُ الْمَحْمُوْدُ فَیُؤْتٰی بِھِمْ نَھْراً یُقَالُ لَہٗ ...فَیُلْقَوْنَ فِیْہِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الثَّعَارِیْرُ ثُمَّ ...جُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ فَیُسَمَّوْنَ الْجَھَنَّمِیُّوْنَ ...وْنَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُذْھِبَ عَنْھُمْ ذٰلِکَ ...التَّسْمِیَۃَ عَنْھُمْ

بیان کرتے ہوئے سنا ہے (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان اور اہلِ قبلہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے باہر نکالے گا۔ تو یہ مقام محمود ہے۔ ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے۔ انہیں اس میں ڈال دیا جائے گا تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے جس طرح سیلابی پانی کے اندر سے پودا پھوٹ پڑتا ہے۔ پھر وہ اس میں سے نکلیں گے اور وہ جنت میں داخل ہوں گے، تو انہیں جہنمی کہا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ مطالبہ کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کردے، تو اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کروا دے گا۔

••• —— ••• —— •••

...محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن عبدالرحمٰن - احمد بن محمد بن سہل بن ماہان اور محمد بن ربیع بن شریح ترمذی - صالح بن محمد ...ن ابوحنیفہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

...نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان سے نقل کی - وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا حسن بن عثمان کی تحریر میں ...ہے - (یہ روایت) مخلد بن عمر قاضی بخارا نے - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

...نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ...

...نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - امام زفر کے حوالے سے' امام ...سے روایت کی ہے۔

...نے یہ روایت امام محمد - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے بھی'' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

...محمد بخاری بیان کرتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت ...نقل کی ہے۔

...میں سے ایک حمزہ بن حبیب الزیات عجلی ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد ہمدانی نے نقل کیا ہے - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - وہ

بیان کرتی ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: امام ابوحنیفہ نے شداد بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(عن) ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال وسالته عن هذه الآية (عسى ان يبعثك ربك مقاما محموداً) قال المقام المحمود الشفاعة يعذب الله الحديث كما سبق

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا''

تو آپ نے فرمایا: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اللہ تعالیٰ عذاب دے گا..... (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں- جیسا کہ احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا ہے بن حسین نے - زیاد - ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک سعید بن ابوجہم ہیں- جیسا کہ احمد نے - منذر بن محمد - نے اپنے والد - ان کے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی ہیں- جیسا کہ احمد نے - منذر بن محمد - نے اپنے والد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک اسد بن عمرو ہیں- جیسا کہ محمود بن دالان مروزی نے - حامد بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ان میں سے ایک حسن بن زیاد ہیں- جیسا کہ حماد بن احمد نے - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔-

ان میں سے ایک عبداللہ بن زبیر ہیں- جیسا کہ احمد بن محمد بن جعفر بن محمد نے - اپنے والد کے حوالے سے - ابن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک محمد بن مسروق ہیں- جیسا کہ احمد بن محمد نے - محمد بن عبداللہ بن محمد بن مسروق کے حوالے سے ہے- میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے طور پر نقل کی ہے:

المقام المحمود الشفاعة

''مقام محمود سے مراد شفاعت ہے''

اورانہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ محمد بن مخلد - اسحاق بن شاذان اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب

…امام ابوحنیفہ سے طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے:

…ابو سعید سمعت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقول فی قوله تعالی (عسی ان یبعثك …ك مقاماً محموداً) قال یخرج الله تعالی قوماً من النار من الایمان والقبلة بشفاعتی وهو المقام المحمود

…حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ ارشاد …ہوئے سنا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"…عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا"

…آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان اور اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت کی وجہ سے …سے نکالے گا' یہی مقام محمود ہے"۔

…امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: عطیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

…ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن …شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام …رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

…قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا کے حوالے سے امام …رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

…انہوں نے یہ روایت ابوحسن برقی - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

…ابن خسرو نے یہ روایت "حرف یاء" میں بھی نقل کی ہے: ابوسعود احمد بن علی بن محمد نے - احمد بن محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسن …زید بن علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - ابوعبداللہ محمد بن حفص بن عبدالملک طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ …ابوحنیفہ کے حوالے سے ابوروبہ یحییٰ سے اس کو نقل کیا ہے۔

208 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ …مُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ (عَنِ) …النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

…متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ …وَسَلَّمَ قَرَاَ ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلَمِ﴾ …قَالَ ابْنُ الْمُنْتَشِرِ بِفَتْحِ السِّيْنِ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"اور تم سستی نہ کرو اور سلامتی (یعنی صلح) کی دعوت نہ دو"

ابن منتشر نامی راوی کہتے ہیں: اس میں "س" پر زبر پڑھی جائے گی (یعنی سَلم)

ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - خطیب بغدادی - ابوبکر برقانی - قاضی ابومحمد اکفانی - ابوبکر محمد بن حسن مقری - محمد طریف جعفی مؤدب علی شط نہر عیسیٰ - احمد بن ابراہیم - ابوزہیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(209) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

متن روایت: اَنَّـهٗ جَلَسَ اِلٰى طَلَقِ بْنِ حَبِيْبٍ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ طَلَقُ بْنُ حَبِيْبٍ يَرَى الْقَدْرَ

امام ابوحنیفہ - ایوب کے حوالے سے - سعید بن جبیر کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ طلق بن حبیب کے پاس بیٹھے تو سعید بن جبیر نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: طلق بن حبیب قدریہ فرقہ کے نظریات رکھتے تھے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبداللہ بن زیاد حداد - سلیمان بن ... - حماد بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

قال جلست الى ابو حنيفة بمكة تذكر سعيد بن جبير فنحله الى الارجاء فقلت يا ابا حنيفة من حدثك بهذا فقال حدثني سالم الافطس ثم قال حدثني ايوب (عن) سعيد بن جبير الحديث

میں مکہ میں امام ابوحنیفہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' سعید بن جبیر کا ذکر ہوا' تو انہوں نے ارجاء کے حوالے سے ان کا ذکر کیا' میں نے دریافت کیا: اے ابوحنیفہ! آپ کو کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سالم افطس نے مجھے حدیث بیان کی ہے' پھر انہوں نے بتایا: ایوب نے سعید بن جبیر کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کی ہے۔

(210) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: يَجِيْءُ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدْرَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ اِلَى الزَّنْدَقَةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَاِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِذَا مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَائِزَهُمْ فَاِنَّهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم صیرفی - نافع کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ لوگ آئیں گے جو یہ کہیں گے تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے' پھر وہ دین سے نکل کر زندیقیت کی طرف چلے جائیں گے' جب تمہاری ان سے ملاقات ہو' تو تم انہیں سلام نہ کرنا' اگر وہ بیمار ہو جائیں' تو تم ان کی عیادت نہ کرنا' اگر وہ مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہونا' کیونکہ وہ دجال کا گروہ ہوں گے اور اس امت کے مجوسی ہوں گے' اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ لازم ہے کہ وہ ان لوگوں کو اُس (دجال) کے ساتھ ملادے''۔

(210) قد تقدم في (196) و (194).

امام محمد بخاری نے یہ روایت - ابوجعفر محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد اصفہانی - ابوعبداللہ محمد بن احمد قومسی ان کی تحریر کے حوالے سے - محمد بن زیاد - احمد بن ابوظبیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: یَدْخُلُ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِذُنُوْبِهِمِ النَّارَ فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ مَا اَغْنٰى عَنْكُمْ اِیْمَانُكُمْ وَنَحْنُ وَاَنْتُمْ فِیْ دَارٍ وَاحِدَةٍ مُعَذَّبُوْنَ فَیَغْضَبُ اللهُ لَهُمْ فَیَاْمُرُ مَالِكاً فَلَا یَدَعُ فِی النَّارِ مَنْ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَیَخْرُجُوْنَ وَقَدْ اِحْتَرَقُوْا حَتّٰى صَارُوْا كَالْحُمَمَةِ السَّوْدَاءِ اِلَّا وُجُوْهُهُمْ وَاِنَّهٗ لَا تَزْرَقُ اَعْیُنُهُمْ فَیُؤْتٰى بِهِمْ نَهْرُ الْحَیَوَانِ فَیَغْتَسِلُوْنَ فِیْهِ فَیُذْهَبُ عَنْهُمْ كُلُّ فَتْرَةٍ وَاَذًى ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَتَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ فَیُدْعَوْنَ الْجَهَنَّمِیُّوْنَ ثُمَّ یَدْعُوْنَ اللهَ تَعَالٰى فَیَذْهَبُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ الْاِسْمَ فَلَا یُدْعَوْنَ بِهٖ فَاِذَا خَرَجُوْا مِنَ النَّارِ قَالَ الْكُفَّارُ یَا لَیْتَنَا كُنَّا مُسْلِمِیْنَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى

﴿رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ﴾

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے تو مشرکین ان سے کہیں گے کہ تمہارے ایمان نے تمہیں کیا فائدہ دیا؟ جب کہ ہم اور تم ایک ہی جگہ پر اکٹھے عذاب بھگت رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات پر غضب ناک ہوگا اور وہ (جہنم کے نگران) ''مالک'' کو حکم دے گا کہ وہ جہنم میں کسی ایسے شخص کو نہ رہنے دے جو ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتا ہو وہ لوگ (جہنم سے) نکلیں گے تو جل چکے ہوں گے یہاں تک کہ سیاہ کوئلے کی مانند ہو چکے ہوں گے البتہ ان کے چہرے کا معاملہ مختلف ہوگا اور ان کی آنکھیں نیلی نہیں ہوئی ہوں گی انہیں نہر حیوان کے پاس لایا جائے گا اور وہ اس میں غسل کریں گے تو ان سے ہر خرابی اور تکلیف دہ چیز ختم ہو جائے گی پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے: تمہیں مبارک ہو تم اس میں داخل ہو جاؤ اور یہاں ہمیشہ رہنا۔ وہاں انہیں ''جہنمیوں'' کے نام سے پکارا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کر دے گا پھر کبھی انہیں اس نام سے نہیں پکارا جائے گا جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو کفار یہ کہیں گے: اے کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''عنقریب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔''

اخرجه عبدالله بن المبارك فی " الزهد"/558- وابن جریر فی " التفسیر"3/7

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین علی بن علی بن حسن بن رشیق - ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن حفص بن عبدالملک بن عبدالرحمٰن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**212**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وُقِىَ عَذَابَ الْقَبْرِ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن انتقال کر جائے' وہ قبر کے عذاب سے بچالیا جاتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابومحمد عباد بن زید بن عبدالرحمٰن ہروی نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**213**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَفِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى

﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

قَالَ عَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے (ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

''تمہارے پروردگار کی قسم ہے ہم اُن سب سے اس کے بارے میں ضرور حساب لیں گے' جو وہ عمل کیا کرتے تھے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنا ہے۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن علی بن محمد بن ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین ربیعہ بن علی - حسین بن رشیق - ابوعبداللہ محمد بن حفص بن عبدالملک بن عبدالرحمٰن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(212) قد اخرج احمد 169/2- والترمذی (1074)- والطحاوی فی '' شرح مشکل الآثار '' (277)

-- عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: '' مامن مسلم یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الا وقاه الله فتنة القبر'' .

(213) اخرجه ابو یعلی (4058)- والترمذی فی '' التفسیر '' (3126) باب: ومن سورة الحجر- والطبری فی التفسیر 67/14

۲۷۸ - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ الْاَسَدِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - واصل بن حیان اسدی کوفی - زید بن وہب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متنِ روایت: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنَا وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

''جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔''

••• —— ••• —— •••

حافظ ابومحمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - ابراہیم بن ولید بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن صبیح کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن ولید بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن صبیح یعنی ابن سماک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن ولید بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن صبیح یعنی ابن سماک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۲۷۹ - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - امام شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متنِ روایت: قَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

''دھوئیں اور گرفت (کی) نشانیاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں گزر چکی ہیں۔''

••• —— ••• —— •••

۲۷۸ - اخرجہ ابن حبان (169) - والطیالسی (444) - والترمذی (2644) فی الایمان: باب ماجاء فی افتراق هذه الامة - وابن مندة فی الایمان (83) - والبخاری (3222) فی بدء الخلق: باب ذکر الملائکة .

۲۷۹ - اخرجه الحافظ صدر الدین الحصکفی فی '' مسند الامام'' (507) - وابو یعلی (5145) - والبخاری (1007) - ومسلم (2798) - واحمد 441/1 - والحمیدی 63/1 (116) - والترمذی (3251) .

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابومحمد بن عباد بن زید ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**216**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فِيْ غُضُوْنِ خُطْبَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ فَقَالَ قِسٌّ اَللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّضِلَّ عِبَادَهٗ فَبَلَغَتْ عُمَرَ مَقَالَتُهٗ فَقَالَ كَذَبَ بَلِ اللّٰهُ اَضَلَّهٗ وَلَوْلَا عَهْدَهٗ لَضَرَبْتُ عُنُقَه

امام ابوحنیفہ نے - خالد بن عبدالاعلیٰ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر اور خطبے کے دوران یہ کلمات پڑھے:

''بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے اسے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت نصیب کرتا ہے۔''

اس پر قس نامی صاحب نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے کہ وہ اپنے بندوں کو گمراہ رہنے دے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا: اس نے غلط کہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی انہیں گمراہ رہنے دیتا ہے اگر وہ نیا نیا مسلمان نہ ہوا ہوتا تو میں اس کی گردن اڑا دیتا۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - صلت بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت حمزہ بن حبیب زیات نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جو عبدالاعلیٰ سے منقول ہے اور اس میں خالد (بن عبدالاعلیٰ) کا ذکر نہیں ہے امام زفر امام ابویوسف امام محمد نے اس بارے میں اس کی موافقت کی ہے۔

ان کے علاوہ دیگر حضرات نے اس کو خالد (بن عبدالاعلیٰ) سے منقول ہونے کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس میں خالد کا ذکر ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں خالد کے ذکر کے بغیر نقل کی ہے انہوں نے اس کو عبدالاعلیٰ سے منقول ہونے کے

(216) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (389) .

یہ جیسا کہ ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون نے - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب قاضی بخارا
ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

217 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا الطَّعْنَ قَدْ عَلِمْنَا مَا هُوَ فَمَا الطَّاعُوْنُ قَالَ وَخْزُ اَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِیْ كُلِّ شَهَادَةٌ

امام ابوحنیفہ نے - خالد بن علقمہ - عبداللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت طعن (زخمی ہونے) اور طاعون کے ذریعے فنا ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! طعن (زخمی ہونے) کا تو ہمیں پتہ ہے' یہ طاعون کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنات کی مار (یا ضرب) ہے اور دونوں میں سے ہر صورت میں (مرنے والے) کو شہادت نصیب ہوتی ہے۔''

••• —— ••• —— •••

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن یوسف - ابوداؤد دسمسار - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے یہ روایت - زیاد بن علاقہ - عبداللہ بن حارث سے نقل کی ہے - بعض راویوں نے اس کا نام حارث نقل کیا ہے - اس کے حوالے سے یہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - حسن بن حاجب عن ابوداؤد دسمسار - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: مشہور یہ ہے: یہ روایت امام ابوحنیفہ سے - زیاد بن علاقہ - عبداللہ بن حارث - خالد بن عبدالاعلیٰ کے حوالے سے منقول ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

218 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الْجَلَاسِ قَالَ:

متن روایت: كُنْتُ فِیْمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللهِ

امام ابوحنیفہ نے - حارث بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوجلاس بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل ہوں' جنہوں نے عبداللہ سبائی

217) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (268)-واحمد 395/4-والبخاري في" تاريخ الكبير" 211/4-والطبراني في" الاوسط" (1418)-وفي " الصغير" (351) .

218) اخرجه ابو يعلى (449)-واورده الهيثمي في " مجمع الزوائد" 333/7

السَّبَائِيِّ كَلامًا عَظِيمًا فَاَتَيْنَا بِهٖ عَلِيًّا وَنَحْنُ نَهُزُّ عُنُقَهٗ فِيْ طَرِيْقِهٖ فَوَجَدْنَاهُ فِي الرَّحْبَةِ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى ظَهْرِهٖ وَرِدَاءُهٗ تَحْتَ رَاسِهٖ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَسَاَلَهٗ عَنِ الْكَلَامِ فَتَكَلَّمَ بِهٖ فَقَالَ اَتَرْوِيْهِ عَنِ اللّٰهِ اَوْ عَنْ كِتَابِهٖ اَوْ عَنْ رَسُوْلِهٖ فَقَالَ لَا فَقَالَ عَمَّنْ تَرْوِيْ قَالَ عَنْ نَفْسِيْ قَالَ اِمَّا اَنَّكَ لَوْ رَوَيْتَ عَنِ اللّٰهِ اَوْ عَنْ كِتَابِهٖ اَوْ عَنْ رَسُوْلِهٖ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ وَلَوْ رَوَيْتَهٗ عَنِّيْ لَاَوْجَعْتُكَ عُقُوْبَةً وَكُنْتَ كَاذِبًا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا وَاَنْتَ مِنْهُمْ

سے بڑی بڑی حیران کن باتیں سنیں' ہم اسے لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' ہم نے راستے میں اس کی گردن دبا دی ہوئی تھی' ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں کمر کے بل چت لیٹے ہوئے پایا' ان کی چادران کے سر کے نیچے تھی اور انہوں نے اپنا پاؤں اپنے دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے اس کے نظریات کے بارے میں دریافت کیا' اس نے وہ بیان کئے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ نظریات اللہ تعالیٰ کے حوالے سے روایت کرتے ہو؟ یا اس کی کتاب کے حوالے سے کرتے ہو؟ یا اس کے رسول کے حوالے سے کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی نہیں (ان میں سے کسی کے حوالے سے نہیں ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کس کے حوالے سے روایت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: اپنی ذات کے حوالے سے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے سے' یا اس کی کتاب کے حوالے سے' یا اس کے رسول کے حوالے سے روایت کیا ہوتا' تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا اور اگر تم نے انہیں میرے حوالے سے روایت کیا ہوتا' تو میں تمہیں سخت ترین سزا دیتا' کیونکہ تم نے جھوٹ بولا ہے' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت سے پہلے تیس کذاب (ظاہر) ہوں گے۔
(اور مجھے لگتا ہے) تم ان میں سے ایک ہو''۔

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی سے نقل کی ہے' انہوں نے روایت سہل بن خلف بخاری - احمد بن نصر عتکی - ابومقاتل حفص بن سالم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - ابوبلال - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے

نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے- وہ کہتے ہیں: یہ روایت میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
انہوں نے یہ روایت ابوعباس احمد بن عبدالرحمٰن قلانسی- عبداللہ بن جراح- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن احمد- شعیب بن ایوب- ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر اشنانی- قاسم بن محمد- ابو بلال اشعری- امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جو یہاں تک ہے: وکنت کذاباً روایت کے آخر کے یہ الفاظ:

ولکنی سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول بين يدى الساعة ثلاثون كذاباً
''لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سے پہلے تیس کذاب ہونگے''

یہ انہوں نے تاریخ بخارا کے مصنف غنجار کی کتاب سے نقل کیے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ غنجار کی کتاب ''تاریخ بخارا'' میں یہ پڑھا ہے- یہ روایت خلف بن محمد بن اسماعیل نے- سہل بن شاذویہ- احمد بن نصر بن عبدالملک عتکی سمرقندی- ابومقاتل حفص سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
قاضی اشنانی نے اس کو کنت کذاباً کے الفاظ تک امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
قاضی اشنانی نے یہ روایت- قاسم بن محمد- ابو بلال اشعری- امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول بين يدى الساعة ثلاثون كذاباً
''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سے پہلے تیس کذاب ہونگے''

219- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ هِنْدٍ حَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ:
متن روایت: لَمَّا نَزَلَ مَعَاذٌ حِمَصًا اَتَاهُ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ مَا تَرٰى فِیْ رَجُلٍ وَصَلَ الرَّحْمَ وَبَرَّ وَصَدَقَ فِیْ الْحَدِیْثِ وَاَدّٰی الْاَمَانَةَ وَعَفَّ بَطْنَهٗ

امام ابوحنیفہ نے- ابوہند حارث بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابومسلم خولانی بیان کرتے ہیں:
''جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حمص آئے تو ایک نوجوان ان کے پاس آیا اور بولا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو صلہ رحمی کرتا ہے، نیکی کرتا ہے، سچ بولتا ہے، امانت کو ادا

وَفَرْجَهُ وَعَمِلَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَشُكُّ فِي اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ أَنَّهَا تَحْبَطُ مَا كَانَ مَعَهَا مِنَ الْأَعْمَالِ قَالَ فَمَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ رَكِبَ الْمَعَاصِيْ وَسَفَكَ الدِّمَاءَ وَاسْتَحَلَّ الْفُرُوْجَ وَالْأَمْوَالَ غَيْرَ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ مُخْلِصًا قَالَ أَرْجُوْ لَهُ وَأَخَافُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ الْفَتٰى وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَتِ الَّتِيْ أَحْبَطَتْ مَا مَعَهَا مِنْ عَمَلٍ مَا يَضُرُّهُ هٰذِهٖ مَا عَمِلَ مَعَهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ مُعَاذٌ مَا أَزْعَمُ أَنَّ رَجُلًا أَفْقَهُ بِالسُّنَّةِ مِنْ هٰذَا

کرتا ہے، اپنے پیٹ اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جہاں تک ہو سکے بھلائی سے کام لیتا ہے' البتہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس کے (شک) کے ہمراہ' اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اس شخص نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، خون بہاتا ہے، شرمگاہوں اور اموال کو حلال قرار دیتا ہے' البتہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اخلاص کے ساتھ اس کی گواہی دیتا ہے' تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ امید ہے (کہ اس کی بخشش ہو جائے گی) البتہ مجھے اس کے حوالے سے اندیشہ بھی ہے (شاید اس کی بخشش نہ ہو) تو اس نوجوان نے کہا: اللہ کی قسم! اگر اس (کلمہ شہادت) کی عدم موجودگی کی وجہ سے آدمی کے تمام اعمال ضائع ہو سکتے ہیں' تو پھر اس کی موجودگی میں آدمی جو بھی عمل کرے' تو اسے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ پھر وہ نوجوان چلا گیا' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جیسا سنت کی سمجھ بوجھ رکھنے والا کوئی اور نہیں ہے۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمرو بن حمید - میتب بن شریک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن زرعہ بن شداد بلخی - حفص بن عبدالرحمٰن بلخی - محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**220**) - سند روایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبدالحمید بن عبدالصمد بن وہب

(220) اخرجه البخاري (1383) في الجنائز: باب ماقيل في اولاد المشركين - و (6597) في القدر: باب الله اعلم بما كانوا عاملين - ومسلم (2660) في القدر - وابوداؤد (4711) في السنة: باب في القدر

الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ وَهَبِ الْقَرَشِيِّ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا :

روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

قرشی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - ابوبکر بن ابومیسرہ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن سلمہ واسطی - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے' ان کی سند کے ساتھ' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

امام ابوحنیفہ نے - منصور - ابراہیم نخعی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

روایت: لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَرِيْضَ يَدْعُوْ لَهُ يَقُوْلُ:

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ اِكْفِ اَنْتَ الْكَافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے پاس جاتے تو اس کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے لوگوں کے پروردگار تو تکلیف کو دور کر دے تو شفاء عطا کر دے تو ہی شفاء عطا کرنے والا ہے اسے تو کفایت کر دے تو ہی کفایت کرنے والا ہے۔ شفاء صرف وہی ہے جو تو نے عطا کی ہو ایسی شفاء عطا کر دے جو خرابی کو بالکل بھی نہ رہنے دے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - فضل بن عباس رازی - اسحاق بن بہلول - ولید بن قاسم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اخرجه احمد 45/6-وابن سعد فی "الطبقات" 210/2-ومسلم(2191)-وابن ماجة (1619)- والطيالسی -والبيهقی فی "السنن الكبرىٰ" 381/3-وفی " شعب الايمان" (9201) .

(222)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَلْقَتَيْنِ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' مکہ مکرمہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ہارون بن سباع - حسن بن علوان کلبی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعد احمد بن عبدالجبار - علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ہارون بن سباع - حسن بن علوان کلبی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(223)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اَتَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِبْنَا اَخِيْكَ هٰذَانِ اَخَافُ عَلَيْهِمَا الْعَيْنَ فَاسْتَرْقِىْ لَهُمَا فَقَالَ نَعَمْ وَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ شَىْءٌ يَسْبِقُ الْقَدْرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن ابوزیاد - ابونجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی آپ کے ان دو بھتیجوں کو نظر لگنے کا اندیشہ رہتا ہے تو آپ ان دونوں کو دم کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کے لکھے پر سبقت لے جا سکتی تو نظر لگنا اس پر سبقت لے جاتا۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعد بن عبدالجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن زکریا فقیہ - ابوعلی حمصی - بقیہ - عمرو بن عیسیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - ان کے دادا - محمد بن حسن شیبانی کے

(222) اخرجه الطحاوی فی " شرح مشکل الآثار "1/302- واحمد1/447- والبخاری (4864)- ومسلم(2800)(45)- والبيهقى فی " دلائل النبوة "2/265- وابويعلى (5070)

(223) قد تقدم فی(156) .

حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

224- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ (وَ) بَيَانِ بْنِ بَشَرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَلَا تُغْلَبُوْا عَنْ صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا

قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ يَعْنِيْ بِهِ الْغَدَاةَ وَالْعَشِيَّ

امام ابوحنیفہ نے-اسماعیل بن ابوخالد (اور) بیان بن بشر-قیس بن حازم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عنقریب تم اپنے پروردگار کی اس طرح زیارت کرو گے جس طرح تم چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو جسے دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی ہے تو تم اس بات کا دھیان رکھنا کہ تم سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور اس کے غروب ہونے سے پہلے کی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔

امام ابوحنیفہ کے صاحبزادے حماد بیان کرتے ہیں: اس سے مراد صبح اور شام کی نمازیں ہیں۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-احمد بن علی بن محمد خطیب-محمد بن احمد خطیب-علی بن ربیعہ-حسن بن رشیق-محمد بن حفص-صالح بن محمد-حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت-ابومظفر ہناد بن ابراہیم نسفی-ابوقاسم علی بن احمد بن محمد بن حسن حرانی-محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی-ابوعبداللہ محمد بن خزیمہ بن حسان بن عیسیٰ-رجاء بن عبداللہ نہشلی-شقیق بن ابراہیم بلخی-حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

225- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: آيَةُ الْقَدْرِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلِمَهَا مَنْ شَاءَ وَجَهِلَهَا مَنْ شَاءَ وَهِيَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ۝

امام ابوحنیفہ نے-موسیٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں:

تقدیر کے حکم سے متعلق آیت اللہ کی کتاب میں موجود ہے جو چاہے اس کا علم حاصل کر لے اور جو چاہے وہ اس سے ناواقف رہے وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"بے شک تم لوگ اور جسے تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کی تم

224- اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في " مسند الامام" (30)-وابن حبان (7442)-وابوداؤد (4729) في السنة: باب الرؤية-وعبد الله بن احمد في " السنة" (220)-والطبراني في " الكبير" (2227)

عبادت کرتے ہو وہ جہنم کا ایندھن ہے اور تم جہنم پہ وارد ہوگے۔"

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِيْنَ﴾

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: "بے شک تم لوگ اور اللہ کو چھوڑ کر تم جس کی عبادت کرتے ہو تم سب (کسی کو اللہ تعالیٰ کے خلاف) گمراہ نہیں کر سکتے ہو۔"

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**226**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُوْحَسْرَةٍ وَنَدَامَةٍ

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبدالملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک قیامت کا دن حسرت اور ندامت کا دن ہوگا۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - ابوعبداللہ محمد بن احمد طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**227**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْفِرُ لَهٗ فَهُوَ مَغْفُوْرٌ لَهٗ

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبدالملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص یہ جان لے (یعنی اس کا یقین رکھے) اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا تو ایسے شخص کی بخشش ہو جاتی ہے۔"

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - ابوعبداللہ محمد بن احمد طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - ابوعبداللہ محمد بن احمد طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ ابومحمد بخاری نے اس کو نقل کیا ہے البتہ انہوں

(227) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (188) و (449)- واصل الحديث رواه ابن حبان (622)- واحمد 296/2- والحاكم فى "المستدرك" 242/4 عن ابى هريرة

سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

من علم الله من قلبه انه يطمع منه التجاوز عنه غفر له

"جو شخص (یقین) قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم رکھتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے یہ امید بھی رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے گا' تو اس کی مغفرت ہو جائے گی"۔

227- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَاَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَقُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقمر - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے' اس کے لئے شفاء بھی نازل کی ہے' تو تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا لازم ہے' کیونکہ وہ ہر طرح کے درخت سے چرتی ہے۔"

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعلی سلیمان بن محمد بن اسماعیل خزاعی - محمد بن حفص - عبدالعظیم بن حبیب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

228- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَيَخْرُجَنَّ بِشَفَاعَتِيْ مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ مِنَ النَّارِ حَتّٰى لَا يَبْقٰى فِيْهَا اَحَدٌ اِلَّا اَهْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ﴾

امام ابوحنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک' ابوزعراء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"میری شفاعت کی وجہ سے ضرور کچھ اہل ایمان جہنم سے نکلیں گے یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا۔ (جو ایمان رکھتا ہو) صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اس آیت کے حکم میں داخل ہیں (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے کر آئی تھی؟ تو وہ جواب دینگے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔" یہ آیت یہاں تک ہے: "تو انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔"

227- اخرجه الحصكفي في " مسند الامام" (442)- وابن حبان (6075)- وابو القاسم البغوي في " الجعديات " (2165) والطحاوي في " شرح معاني الآثار" 326/4 من عبد الله بن مسعود

228- اخرجه احمد 454/1- والبيهقي في " البعث والنشور"- وابو يعلى (5338)- وابن ابي عاصم في " السنة" (834)- وابن حبان (7432) نحوه .

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر بلخی - ابوعصمہ عاصم بن عبداللہ - اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب زیات عجلی کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ - سلمہ بن کہیل - ابوزعراء سے روایت کی ہے:

(عن) عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال يعذب الله تعالى قوماً من اهل الايمان ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم حتى لا يبقى الا من ذكره الله تعالى (ما سلككم فى سقر قالوا لم نك من المصلين) الى قوله (فما تنفعهم شفاعة الشافعين)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو عذاب دے گا' پھر وہ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے انہیں (جہنم سے) نکالے گا' یہاں تک کہ (جہنم میں) صرف وہی لوگ رہ جائیں گے' جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں ان الفاظ میں کیا ہے:)

''وہ دریافت کریں گے: کون سی چیز تمہیں جہنم میں لے آئی؟ وہ جواب دیں گے: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی''

انہوں نے یہ روایت انہی الفاظ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبداللہ بن بہلول - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کی تحریر کے حوالے سے - ان کے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن کراس ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ربیع - عقبہ بن مکرم - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت بدر بن ہیثم حضرمی - ابوکریب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسین کشی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن خزیمہ بلخی (اور) رجاء بن سوید' ان دونوں نے - عمر بن نوح - سالم بن سلام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات (اور) شداد بن حکیم - امام زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بخاری - حسن بن نصر - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ مسروقی - انہوں نے اپنے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ سعدی - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا سعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

یہ روایت حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد بن مقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

يعذب الله تعالى قوماً ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم

"اللہ تعالیٰ (کئی) لوگوں کو عذاب دے گا اور پھر انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے (جہنم سے) نکال دے گا"

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابومحمد عبدالرحمٰن رملی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوغنایم محمد بن علی بن حسین - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - احمد بن محمد - عبید عجلی - محمد بن العلاء - عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد بن مظفر نے امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ابوبکر احمد ابن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد خالد کلاعی - انہوں نے اپنے والد خالد - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**230**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَزِیْدَ بْنِ صُهَیْبِ الْفَقِیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:
متن روایت: یُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ صُهَیْبٍ فَقُلْتُ لِجَابِرٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ ﴿وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنَ النَّارِ﴾
فَقَالَ جَابِرٌ اِقْرَا مَا قَبْلَهَا ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾ اِنَّمَا هِیَ لِلْكُفَّارِ

امام ابوحنیفہ نے - یزید بن صہیب فقیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان سے تعلق رکھنے والے افراد کو جہنم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے باہر نکال دے گا۔
یزید بن صہیب) نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے:
''وہ لوگ جہنم سے نہیں نکلیں گے'' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آیت سے پہلے والے حصے کو بھی تلاوت کرو
''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔'' (یعنی یہ حکم کافروں کے بارے میں ہے)

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل بن حسن ہمدانی - وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا حسن بن عثمان کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - مخلد بن عمر قاضی بخارا - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل - خلف بن ایوب - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبدالوہاب بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن علی سرخسی - عبدان بن وہب بن زمعہ (اور) حامد بن آدم - عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد محمد بن یعقوب (اور) سعید بن ذاکر' ان دونوں نے - احمد بن زہیر - عبداللہ بن یزید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - یہ روایت امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زاہد - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صاغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت بدر بن ہیثم بن خلف حضرمی (اور) محمد بن قدامہ بن سیار' ان دونوں نے - ابوکریب محمد بن العلاء - عبدالحمید حمانی کے حوالے سے' مسعر اور امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - وہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقلکی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل بزاز سے' بغداد میں ''درب ابوہریرہ'' میں (سنی تھی) - (یہ روایت) محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن مسروق کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

یخرج اللہ تعالی قوماً من النار بشفاعة محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم فیوتی بھم نھراً یقال له نھر الحیوان فیغتسلون فیه غسل الثعاریر ثم یدخلون الجنة فیسمون الجھنمیون ثم یطلبون الی اللہ تعالی فیذھب عنھم ذلك الاسم

''اللہ تعالیٰ (کئی) لوگوں کو' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال دے گا' ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا' جس کا نام ''نہر حیوان'' کہا جاتا ہے' وہ لوگ اس میں غسل کریں گے جس طرح ثعاریر (نامی پودے کو) دھویا جاتا ہے' پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو ان کو جہنمیوں کا نام دیا جائے گا' پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کریں گے' تو اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کروا دے گا''

انہوں نے یہ روایت عباد بن زید بن عبدالرحمٰن ہروی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- خالد بن ہیاج -حماد بن ابوحنیفہ اور مسعودی کے حوالے سے نقل کی ہے:

یـزیـد الـفـقـیـر قـال کـنـت اری رای الخوارج فسالت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فاخبرونی عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بخلاف ما کنت اقول فانقذنی اللہ تعالی بذلک

یزید فقیر بیان کرتے ہیں: میں پہلے خوارج کے نظریات رکھتا تھا' میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے جو بتایا وہ اس کے برخلاف تھا جو میرے نظریات تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مجھے ان (خارجی نظریات) سے بچالیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن احمد- محمد بن شوکہ- قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید- فاطمہ بنت محمد بن حبیب- ان کے چچا حمزہ بن حبیب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید- محمود بن علی- عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوسعود احمد بن علی بن محمد- ابوطاہر محمد بن احمد ابن ابوصقر- ابوحسن علی بن زید بن علی بن ربیعہ- حسن بن رشیق- ابوعبداللہ محمد بن جعفر بن محمد بن عبدالملک طالقانی- صالح بن محمد ترمذی- حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- ابونصر بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف- ابومحمد جوہری- ابوبکر ابہری- ابوعروبہ حرانی- ان کے دادا عمرو بن ابوعمرو- محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو الآثار میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- ان کے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(231)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ امام ابوحنیفہ نے- محمد بن سائب کلبی کے حوالے سے

(231) اخرجه الحصکفی فی " مسند الامام" (512)- والبیهقی فی " شعب الایمان" (7140)- والطبرانی فی " الکبیر " (480)- واورده الهیثمی فی " مجمع الزوائد" 101/7

السائب الْكَلْبِيِّ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
روایت: اِنَّ وَحْشِيًّا لَمَّا قَتَلَ حَمْزَةَ مَكَثَ
... ثُمَّ وَقَعَ فِيْ قَلْبِهِ الْاِسْلَامُ فَاَرْسَلَ اِلٰى رَسُوْلِ
... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعْلِمُهُ اَنَّهُ وَقَعَ فِيْ
... الْاِسْلَامُ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى
... يْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ
... الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ) الْآيَةُ وَاِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُهُنَّ جَمِيْعًا
... مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
... يَا مُحَمَّدُ قُلْ لَهُ (اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ
... صَالِحًا) الْآيَةُ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
... وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فَقَالَ وَحْشِيٌّ اِنَّ فِيْ
... الْآيَةِ شُرُوْطًا وَاَخْشٰى اَنْ لَا اَفِيْ بِهَا وَلَا اَطِيْقُ
... عَمَلًا صَالِحًا اَمْ لَا فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ اَلْيَنُ
... هٰذَا يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ
... لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ
... يَّشَاءُ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
... وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى وَحْشِيٍّ فَلَمَّا
... عَلَيْهِ قَالَ اِنَّهُ يَقُوْلُ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
... وَاَنَا لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ فِيْ مَشِيْئَتِهٖ اَنْ
... اِلَى الْمَغْفِرَةِ فَلَوْ كَانَتِ الْآيَةُ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ
... وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ يَّشَاءُ كَانَ ذٰلِكَ فَهَلْ عِنْدَكَ
... مِنْ ذٰلِكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ بِهٰذِهِ
... (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ لَا
... طُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا
... هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى وَحْشِيٍّ

حضرت عبداللہ بن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب وحشی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا' تو وہ ایک طویل عرصے تک ایسے ہی رہا' پھر اس کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال آ گیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا تاکہ آپ کو یہ اطلاع دے کہ اس کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال آ گیا ہے۔ (اس نے یہ کہا) میں نے یہ سنا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے ہیں' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔'' (وحشی نے کہا) میں نے تو یہ دونوں کام کئے ہوئے ہیں' تو کیا کوئی رخصت ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے یہ کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کے سامنے یہ پڑھ دیں:

''ماسوائے اس شخص کے جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت انہیں بھجوا دی' تو وحشی نے کہا: اس آیت میں شرائط پائی جاتی ہیں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں انہیں پورا نہیں کر سکوں گا اور میں اس بات کے بارے میں بھی نہیں جانتا کہ میں کوئی نیک عمل کر سکتا ہوں یا نہیں کر سکتا۔ تو اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے پاس اس سے زیادہ آسان کوئی چیز ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے' اس کے علاوہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا۔''

فَلَمَّا قُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اَمَّا هٰذِهٖ فَنَعَمْ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاْذَنْ لِىْ فِىْ لِقَائِكَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ وَارِ عَنِّىْ وَجْهَكَ فَاِنِّىْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَمْلَاَ عَيْنِىْ مِنْ قَاتِلِ عَمِّىْ حَمْزَةَ قَالَ فَسَكَتَ وَحْشِىٌّ حَتّٰى كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَشْرَكْتَ فِى الْاَرْضِ فَلِىَ نِصْفُ الْاَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا غَيْرَ اَنَّ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَقَدِمَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَلَمَّا قُرِئَ الْكِتَابُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّسُوْلَيْنِ لَوْلَا اَنَّكُمَا رَسُوْلَانِ لَقَتَلْتُكُمَا ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَبَلَغَ وَحْشِيًّا مَا كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَ الْمِرَاقَ الَّذِىْ قَتَلَ بِهٖ حَمْزَةَ فَصَقَلَهٗ وَهَمَّ بِقَتْلِ مُسَيْلَمَةَ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى عَزْمِهٖ ذٰلِكَ حَتّٰى قَتَلَهٗ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تحریر کر کے انہیں بھجوادی۔ جب ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تو یہ فرمارہا ہے ”کہ وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا مغفرت کردے گا“ تو مجھے تو نہیں معلوم ہو سکتا کہ میں ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کے بارے میں اس نے یہ چاہا ہے کہ وہ مغفرت کردے۔ اگر یہ آیت یہ ہوتی ”اور وہ اس کے علاوہ سب کی مغفرت کردے گا“ یہ نہ کہا ہوتا ”جس کی وہ چاہے“ پھر تو صورت حال ٹھیک تھی۔ تو اے حضرت محمد ﷺ کیا آپ کے پاس اس سے زیادہ گنجائش ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

”تم یہ فرمادو! اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت کردے گا بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تحریر کروائی اور اسے وحشی کو بھجوادیا جب یہ آیت ان کے سامنے پڑھی گئی تو انہوں نے کہا: اب ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوایا اور یہ کہا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ملنے کے لئے آؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پیغام بھجوایا کہ تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپا کر رکھو کیونکہ میں اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کو نہیں دیکھ سکتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وحشی خاموش ہوئے۔ یہاں تک کہ مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ خط لکھا کہ یہ اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے نام ہے۔ امابعد! زمین (حکومت) میں بھی حصہ دار ہوں نصف

زمین میری ہوگی اور نصف قریش کی ہوگی اگرچہ قریش ایسے لوگ ہیں جو زیادتی کر جاتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: دو قاصد (دو آدمی) اس کا مکتوب لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جب یہ مکتوب نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھا گیا تو آپ نے دونوں قاصدوں سے فرمایا: اگر تم دونوں قاصد نہ ہوتے تو میں تم دونوں کو قتل کروا دیتا پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: تم یہ لکھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے رسول کی طرف سے مسیلمہ کذاب کے نام ہے اس شخص کو سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرلے امابعد! زمین اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے انہیں اس کا وارث بنا دیتا ہے اور بہترین انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کرے۔''

جب وحشی کو یہ اطلاع ملی کہ مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ خط لکھا ہے تو انہوں نے وہ نیزہ نکال لیا جس کے ذریعے انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اور اسے تیز کیا اور یہ ارادہ کیا کہ وہ مسیلمہ کو قتل کر دیں گے۔ اور وہ اپنے اس عزم پر برقرار رہے یہاں تک کہ جنگِ یمامہ کے موقع پر انہوں نے مسیلمہ کو قتل کر دیا۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوعبداللہ رجاء بن سوید نسفی - ابوغالب جبرئیل بن سہل سمرقندی - محمد بن حمید سمرقندی - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن احمد بن سعید - موسیٰ بن عمر بن محمد بن عمران سمرقندی - ابوسلیمان بن حمید - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

232 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - ابوضحیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

اللہ عَنْهُمَا : کے فرمان "آلمر" کے بارے میں یہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِيْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى (آلمر) اَنَا اللهُ اَعْلَمُ وَاَرٰى

اس سے مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں، میں علم بھی رکھتا ہوں اور میں دیکھ بھی رہا ہوں۔

*** —— *** —— ***

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوسعود احمد بن علی بن محمد - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**233**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو:

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن ابوزیاد - ابونجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنٍ لَهَا مِنْ جَعْفَرَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْهِمَا الْعَيْنَ فَارْقِهِمَا قَالَ نَعَمْ اِذْ لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدْرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ

"سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک صاحبزادے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ایک صاحبزادے کو ساتھ لے کر حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ان دونوں کونظر لگنے کا ڈر رہتا ہے آپ انہیں دم کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہوتی، تو نظر لگنا اس پر سبقت لے جاتا۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - عبداللہ بن عبدالرحمٰن واقدی، مولیٰ مہدی نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**234**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد کے حوالے سے یہ روایت

(232) اخرجه الحصكفى فى " مسند الامام" (502)-والطبرى فى " التفسير" 67/1 فى تفسير اول البقرة-وابن كثير فى " التفسير" 36/1

(233) قد تقدم فى (223) .

(234) اخرجه الحصكفى فى " مسند الامام" (2)-وابن حبان (168)-ومسلم (8)-وابوداؤد (4695) فى السنة: باب فى القدر- والترمذى (2610) فى الايمان: باب ماجاء فى وصف جبرئيل للنبى صلى الله عليه وسلم الاسلام والايمان .

عَنْ يَحْيىٰ بْنِ يَعْمَرٍ قَالَ:

روایت: بَيْنَمَا اَنَا مَعَ صَاحِبٍ لِيْ بِمَدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذْ بَصُرْنَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِيْ هَلْ لَكَ اَنْ تَاتِيَهُ فَنَسْاَلَهُ عَنِ الْقَدْرِ، قَالَ نَعَمْ قُلْتُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَسْاَلُهُ فَاِنَّهُ اَعْرَفُ بِيْ مِنْكَ قَالَ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَقَعَدْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نَتَقَلَّبُ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَرُبَّمَا قَدِمْنَا الْبَلْدَةَ بِهَا قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدْرَ فَمَا نَرُدُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَبْلِغْهُمْ اِنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَلَوْ اَنِّيْ وَجَدْتُ اَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِيْلٌ اَبْيَضُ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَيِّبُ الرِّيْحِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَدَدْنَا مَعَهُ فَقَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اُدْنُ فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهُ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اُدْنُ فَدَنَا حَتّٰى اَلْصَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ فَقَالَ اَلْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَائِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللهِ تَعَالٰى فَقَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ تَصْدِيْقِهٖ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهُ يَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَا هِيَ قَالَ اِقَامُ

نقل کی ہے: یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں اپنے ساتھی کے ساتھ مدینہ منورہ میں موجود تھا ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا میں نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ ہم ان کے پاس جائیں اور ان سے تقدیر کے بارے میں سوال کریں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا: پھر تم مجھے موقع دینا کہ میں ان سے سوال کروں گا کیونکہ وہ تمہاری بہ نسبت مجھ سے زیادہ واقف ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچے ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھ گئے ہم نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن ہم مختلف علاقوں میں آتے جاتے رہتے ہیں بعض اوقات ہم کسی شہر میں آتے ہیں تو وہاں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے تو ہم انہیں کیا جواب دیں۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ان سے لاتعلق ہوں اور اگر مجھے مددگار مل گئے تو میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کروں گا۔ پھر انہوں نے ہمیں حدیث بیان کرنا شروع کی تو بتایا:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب آپ کے ساتھ موجود تھے اس دوران ایک نوجوان آیا جو خوب صورت سفید رنگت کا تھا اس کے بال خوب صورت تھے اس کی خوشبو پاکیزہ تھی۔ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ السلام و علیکم۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا ہم نے بھی اسے جواب دیا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ کیا میں قریب ہو جاؤں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ تو وہ کچھ قریب ہوا پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا اظہار کرتے ہوئے یہ عرض کی: یا رسول اللہ کیا میں اور قریب ہو جاؤں۔

الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَالْإِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ قَوْلِهِ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ مَا هُوَ قَالَ الْإِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُحْسِنٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى هِيَ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ لَهَا اَشْرَاطًا فَهِيَ مِنَ الْخَمْسِ الَّتِيْ اِسْتَاْثَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا فَقَالَ (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ)

قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَقُمْنَا فِيْ اَثَرِهٖ فَمَا نَدْرِيْ اَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَاَيْنَا لَهٗ شَيْئًا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ وَاللّٰهِ مَا اَتَانِيْ فِيْ صُوْرَةٍ اِلَّا وَاَنَا اَعْرِفُهٗ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الصُّوْرَةِ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ تو وہ قریب ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لئے اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی بارگاہ میں حاضری پر، قیامت کے دن پر اور اچھی یا بری تقدیر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہونے پر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو۔ اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ تو ہمیں اس کی نبی اکرم ﷺ کی بات کی تصدیق کرنے پر اور یہ کہنے پر کہ آپ نے ٹھیک کہا ہے پر حیرانگی ہوئی گویا کہ وہ شخص (اس) سوال کا جواب جانتا تھا۔ تو اس نے کہا: مجھے اسلام کے احکام کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے تو ہمیں اس کے یہ کہنے پر حیرت ہوئی کہ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

راوی کہتے ہیں پھر اس شخص نے کہا کہ آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے یوں عمل کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو میں احسان کرنے والا شمار ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے کہ وہ کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ البتہ اس کی کچھ مخصوص نشانیاں ہیں اور یہ ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جن کے بارے میں

اللہ تعالیٰ ترجیحی طریقہ اختیار فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش کو نازل کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل اسے کس صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اسے کون سی سرزمین پر موت آئے گی' بے شک اللہ تعالیٰ ہی علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔''

اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر وہ چلا گیا۔ ہم اسے دیکھتے رہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ' ہم اٹھ کر اس کے پیچھے گئے' لیکن ہمیں پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ کس طرف گیا ہے' اور ہم نے اس کے حوالے سے کوئی چیز نہیں دیکھی' ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے' تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تا کہ تمہیں تمہارے دین کے بنیادی امور کے بارے میں تعلیم دیں۔ اللہ کی قسم یہ میرے پاس جس بھی شکل میں آئے' میں نے انہیں پہچان لیا' البتہ اس شکل وصورت کا معاملہ مختلف ہے۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل - احمد بن محمد بن عمر' ان دونوں نے - شعیب بن ایوب صیرفی - مصعب بن مقدام - داؤد طائی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن محمد بن احمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن سلیمان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے منقول ہے' جس کے الفاظ اور مضمون قریب' قریب ہیں۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان مروزی - علی بن حشرم ومحمد بن حرب' ان دونوں نے - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز - علی بن سلیمان رازی - حکیم بن زید سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت ابوسہل محمد بن عبداللہ بن سہل - موسیٰ بن نصر رازی - بشار بن قیراط کے حوالے سے بھی' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار - لیث بن مساور - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے بھی' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ' محمد بن عبدالرحمٰن اصفہانی - احمد بن رستہ - حکم بن ایوب - امام زفر کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی' امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسین بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے بھی'' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زید بن ابوخالد بخاری - حسن بن عمر - شقیق - امام ابویوسف کے حوالے سے بھی' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے بھی' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد نے - حسن بن علی سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد نے - عبداللہ بن مستورد - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے بھی'' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - علی بن مہتدی - عمرو بن زرارہ - ابوشہاب مسروح بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے بھی'' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- منذر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور صغانی- انہوں نے اپنے دادا ابوسعید- ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن حارث نیشاپوری- یحییٰ بن جنید قشیری- محمد بن سعید- ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ- یحییٰ بن جنید- محمد بن سعید ہروی- ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعباس احمد ابن عبدالرحمٰن بن خالد رازی قلانسی- عبداللہ بن جراح قہستانی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دخلنا مسجد رسول فوجدنا ابن عمر قاعداً فی ناحیه و کان معی صاحب لی حدیث بتمامه

"ہم مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کونے میں بیٹھے ہوئے پایا میرے ساتھ میرا ایک دوست بھی تھا" اس کے بعد مکمل حدیث ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے- مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات اور ایک جماعت نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- ابونصر بن اشکاب عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف- ابومحمد جوہری- ابوبکر ابہری- ابوعروبہ- انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے- محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب- ابوبکر محمد بن بکیر مقری- قاضی عمر بن احمد بن عمر بن محمد- ابوعلی محمد بن حاتم بن شرف بن نوح ازدی- موسیٰ بن نصر- بشار بن قیراط کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(235)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ اَلشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ اَلدَّارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْفَرَسُ فَشُؤْمُ الدَّارِ اَنْ تَكُوْنَ ضَيِّقَةً لَهَا جِيْرَانُ سُوْءٍ وَشُؤْمُ الْفَرَسِ اَنْ يَكُوْنَ جَمُوْحًا يَمْنَعُ ظَهْرَهٗ وَشُؤْمُ الْمَرْاَةِ اَنْ تَكُوْنَ عَاقِرًا

امام ابوحنیفہ نے -علقمہ بن مرثد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابن بریدہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس نحوست کا ذکر کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے' گھر میں، عورت میں یا گھوڑے میں۔ گھر کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ تنگ ہو' یا اس کے پڑوسی برے ہوں' گھوڑے کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ سرکش ہو اور اپنی پشت پر سوار نہ ہونے دے اور عورت کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ بانجھ ہو۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی - صالح بن ماہان ترمذی' انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان نسوی - جمعہ بن عبداللہ' ان دونوں نے - ابومقاتل حفص بن سلیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن بن عبدہ بخاری - حفص بن عمر ربعی اور نصر بن مغیرہ بخاری' ان دونوں نے - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' تاہم انہوں نے (اس کی سند میں) علقمہ سے آگے کسی کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن سلیمان بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن عبدالسلام کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وشؤم المراة ان تكون سيئة الخلق عاقراً

''عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا اخلاق برا ہو' اور وہ بانجھ ہو''

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - حسن صاحب شماسی - اسماعیل بن بشر - صالح بن ترمذی - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ حدیث ''مضطرب'' ہے' یہ علقمہ - ابن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' اور یہ علقمہ کے حوالے سے (مرسل روایت کے طور پر بھی) منقول ہے۔

(236)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ان کے

(235) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في " مسندالامام" (264)-واخرجه البخاري (2858) في الجهاد-وابوداؤد (3922)- ومسلم(2225) في السلام-والبغوي في " الشرح السنة" (2237)-واحمد2/126 من حديث عبد الله بن عمر

عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

روایت: اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ وَهُوَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِيْ مِثْلَ اَجْرِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ مَعَ اَجْرِ الْبَلَاءِ

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب آدمی بیمار ہو جائے اور وہ (صحت کے دوران) کئی قسم کی بھلائیاں کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے اسی کی مانند اجر لکھو جو یہ پہلے عمل کیا کرتا تھا' جب یہ تندرست ہوتا تھا اور اس کے ساتھ آزمائش (کا سامنا کرنے) کا بھی اجر نوٹ کرو''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن حسن بزاز بلخی -بشر بن ولید- یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی -محمد بن سماعہ اور عبدالصمد بن فضل -بن ایوب' ان سب نے -امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد -شعیب بن ایوب -ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: مع اجر البلاء (آزمائش کے اجر کے ہمراہ)

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس نیشاپوری سلمی- جارود بن یزید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر نے اپنے والد کے حوالے سے- ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی -بشر بن ولید- وسیم بن جمیل کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: مع اجر البلاء (آزمائش کے اجر کے ہمراہ)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن احمد -شعیب بن ایوب -ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی -ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی - سماعہ بن محمد بن سماعہ -انہوں نے اپنے والد- امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اخرجہ احمد 410/4–وابن ابی شیبۃ 230/3–والبخاری (2996)–

-- وابو نعیم فی " تاریخ اصفہان " 60/1عن ابی موسی الاشعری یقول :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :" اذامرض العبد ... کتب لہ من الاجر مثل ما کان یعمل مقیما صحیحا" (237) اخرجہ ابن حبان (7459)–وابن ابی شیبۃ 470/11–... (2546) فی صفۃ الجنۃ :باب ماجاء فی وصف اھل الجنۃ–والحاکم فی " المستدرک " 81/1–والطحاوی فی " شرح ... الآثار "(336) .

محمد بن خسرو نے ہی یہ روایت اپنی "مسند" میں ابوعبداللہ محمد بن احمد معروف بہ غنجار کی "تاریخ بخارا" کے حوالے سے۔ سہل بن عثمان بن سعید۔ طاہر بن محمد بن حمویہ۔ عبداللہ بن محمد قزوینی۔ محمد بن سماعہ۔ امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(237)۔ سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ وَاُمَّتِیْ مِنْ ذٰلِكَ ثَمَانُوْنَ صَفًّا

امام ابوحنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا نصف ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ خوشخبری قبول کرو کہ اہل جنت کی 120 صفیں ہوں گی' اور ان میں سے میری امت کی 80 صفیں ہوں گی۔

•••———•••———•••

امام ابومحمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی۔ عمر بن حمید۔ علی بن غراب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(238)۔ سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اَوْ اِثْنَانِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَوِ اثْنَانِ

امام ابوحنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)

(238) اخرجه الحافظ صدرالدين الحصكفي في "مسند الامام" (185)۔ والحاكم في "المستدرك" 384/1۔ والبزار (875)۔ والهيثمي في "مجمع الزوائد" 8/3

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوقاسم صفار بلخی - محمد بن قاسم بلخی - سلیمان بن احمد بن عیسیٰ واسطی - مروان جزری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

229- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِذَا وُضِعَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اَتَاهُ مَلَكٌ فَاَجْلَسَهُ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ مَنْ نَبِيُّكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا دِيْنُكَ قَالَ الْاِسْلَامُ قَالَ فَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَيَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَاِذَا كَانَ كَافِرًا اَجْلَسَهُ مَلَكٌ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ هَا كَالْمُضِلِّ شَيْئًا قَالَ مَنْ نَبِيُّكَ فَيَقُوْلُ هَا كَالْمُضِلِّ شَيْئًا فَيَقُوْلُ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَا كَالْمُضِلِّ شَيْئًا فَيَضِيْقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ وَيَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً يَسْمَعُهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ﴾

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مومن کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اسے بٹھا لیتا ہے اور دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: اللہ تعالیٰ۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: اسلام۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اس شخص کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے' جب میت کافر کی ہو' تو فرشتہ اسے بٹھا کر دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ شخص کہتا ہے: ہائے افسوس یعنی اس شخص کی طرح کہتا ہے جس کی کوئی چیز گم گئی ہو۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے افسوس' یعنی ایسے شخص کی مانند جواب دیتا ہے' جس کی کوئی چیز کھو گئی ہو' فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ شخص جواب دیتا ہے: ہائے افسوس' یعنی ایسے شخص کی مانند جواب دیتا ہے' جیسے اس کی کوئی چیز کھو گئی ہو تو اس کافر کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے اور وہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے' پھر فرشتہ اس پر ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کی چیخ کی آواز دو گروہوں' یعنی انسان اور جنات کے علاوہ' ہر چیز سنتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسندالامام" (194)-والبخاري (1369)-ومسلم (2871)-وابو داؤد ... وعبدالرزاق (6737)-واحمد 296/4

''اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو ثابت قول پر ثابت قدم رکھتا ہے' دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی' اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو گمراہ رہنے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی - سعید اور نخیل - ابومطیع کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعباس فضل بن بسام بخاری - محمد بن فضل بن سہل - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' جو ان الفاظ تک ہے: وما دينك قال الاسلام .

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام شیرازی - محمد بن یزید مخمس - عامر بن فرات کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' علقمہ بن مرثد - سعد بن عبادہ - ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (یعنی پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔)

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: یہی درست ہے' اعمش اور شعبہ نے اس روایت کو - علقمہ بن مرثد - سعد بن عبادہ کے حوالے سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' لیکن امام ابوحنیفہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ (کا نام) ذکر نہیں کیا اور یہ روایت کیے ہیں: سعد بن عبادہ - ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - احمد بن محمد بن جہم بلخی - محمد بن فضل بلخی - ابومطیع بلخی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے - (وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت) علقمہ بن مرثد نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - منذر بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - منذر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

241 - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ:

متنِ روایت: كُنَّا مَعَ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ فَسَاَلَهُ عَلْقَمَةُ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ بِبِلَادِنَا اَقْوَامًا لَا يُثْبِتُوْنَ لِاَنْفُسِهِمُ الْاِيْمَانَ وَيَكْرَهُوْنَ اَنْ يَقُوْلُوْا اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَقَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّا اِذَا قُلْنَا ذٰلِكَ وَاَثْبَتْنَا الْاِيْمَانَ جَعَلْنَا اَنْفُسَنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا مِنْ خَدْعِ الشَّيْطَانِ وَحَبَائِلِهِ حَتّٰى اَلْجَاَهُمْ اِلٰى اَنْ دَفَعُوْا عَنْ اَنْفُسِهِمْ اَعْظَمَ مِنَّةِ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَهُوَ الْاِسْلَامُ وَخَالَفُوْا سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُثْبِتُوْنَ الْاِيْمَانَ لِاَنْفُسِهِمْ وَيَذْكُرُوْنَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُمْ يَقُوْلُوْا اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ وَلَا يَقُوْلُوْا اِنَّا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَوْ عَذَّبَ اَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَاَهْلَ اَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَوْ عَذَّبَ الْمَلَائِكَةَ الَّذِيْنَ لَا يَعْصُوْنَهُ طَرْفَةَ عَيْنٍ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ هٰذَا عِنْدَنَا عَظِيْمٌ فَكَيْفَ يُعْرَفُ هٰذَا فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مِنْ هٰذَا ضَلَّ اَهْلُ الْقَدْرِ فَاِيَّاكَ اَنْ تَقُوْلَ بِقَوْلِهِمْ فَاِنَّهُمْ اَعْدَاءُ اللّٰهِ الرَّادُّوْنَ عَلَيْهِ اَلَيْسَ يَقُوْلُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: ہم علقمہ بن مرثد کے ساتھ عطاء بن ابی رباح کے پاس موجود تھے علقمہ نے ان سے سوال کیا اور کہا: اے ابومحمد! ہمارے علاقے میں کچھ لوگ ہیں جو اپنے لئے ایمان کا اثبات نہیں کرتے ہیں اور اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ وہ یہ کہیں کہ ہم مومن ہیں۔ تو عطاء نے دریافت کیا: وہ لوگ ایسا کیوں نہیں کہتے ہیں؟ علقمہ نے جواب دیا: وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم یہ بات کہیں گے تو ہم اپنے لئے ایمان کو ثابت کر دیں گے تو گویا ہم اپنے آپ کو جنتی قرار دیں گے۔ تو عطاء نے کہا: سبحان اللہ! یہ شیطان کا دھوکہ، فریب اور حیلہ ہے جو ان لوگوں کو اس بات کی طرف لے گیا ہے کہ وہ اپنے آپ سے ایک ایسی چیز کو پرے کر دیں جو اللہ تعالیٰ کا ان پر سب سے بڑا احسان ہے اور وہ اسلام ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے رسول کی سنت کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے لئے ایمان کا اثبات کرتے تھے اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بھی ذکر کرتے تھے۔ (پھر عطاء نے کہا:) تم ان لوگوں سے یہ کہہ دو کہ وہ یہ کہیں کہ ہم مومن ہیں البتہ وہ یہ نہ کہیں کہ ہم جنتی ہیں کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ انہیں ایسی حالت میں عذاب دے گا کہ وہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا تو علقمہ نے ان سے کہا: اے ابومحمد! اگر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو عذاب دے جنہوں نے پلک جھپکنے کے برابر بھی اس کی نافرمانی نہیں کی ہے تو کیا وہ ان کو عذاب دیتے ہوئے ان پر

241- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (377) بالفاظ اخر- واخرجه ابن ماجة (77) في المقدمة- وابوداؤد في السنة- واحمد 185/5 عن ابن الديلمي .

اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ (قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ) فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ اِشْرَحْ لَنَا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ شَرْحًا يُذْهِبُ عَنْ قُلُوْبِنَا هٰذِهِ الشُّبْهَةَ فَقَالَ اَلَيْسَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى دَلَّ الْمَلَائِكَةَ عَلٰى تِلْكَ الطَّاعَةِ وَاَلْهَمَهُمْ اِيَّاهَا وَعَزَمَ لَهُمْ عَلَيْهَا وَصَبَّرَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَهٰذِهٖ نِعَمٌ اَنْعَمَ اللهُ تَعَالٰى بِهَا عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَوْ طَالَبَهُمْ بِشُكْرِ هٰذِهِ النِّعَمِ مَا قَدَرُوْا عَلَيْهَا وَقَصَرُوْا وَكَانَ لَهُ اَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِتَقْصِيْرِ الشُّكْرِ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ

ظلم کرنے والا نہیں ہوگا' عطاء نے جواب دیا: جی ہاں' علقمہ نے کہا: ہمارے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے' اس کی وضاحت کیسے ہوسکتی ہے؟ تو عطاء نے کہا: اے میرے بھتیجے! اسی وجہ سے قدریہ فرقے کے لوگ گمراہی کا شکار ہوئے۔ تو تم ان کے قول کے مطابق قول کہنے سے اجتناب کرو' کیونکہ وہ لوگ اللہ کے دشمن ہیں' جو اللہ کی بات کو مسترد کرتے ہیں' کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنے نبی سے ارشاد فرمائی ہے:

''تم یہ فرما دو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے حجت بالغہ ہے اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔''

علقمہ نے ان سے کہا: اے ابومحمد! آپ ہمارے سامنے اس کی ایسی وضاحت کیجئے کہ ہمارے دلوں سے شبہات کو ختم کر دے' تو عطاء نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی رہنمائی اس بات کی طرف نہیں کی ہے کہ وہ اس طرح اطاعت کریں اور یہ انہیں الہام نہیں کی ہے اور انہیں اس چیز پر پختہ نہیں کیا ہے انہیں اس چیز کے ساتھ متعلق نہیں کیا ہے علقمہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو عطاء نے کہا: یہ وہ نعمتیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو دی ہیں' علقمہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ عطاء نے کہا: تو اگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے ان نعمتوں کے شکر کا مطالبہ کرے تو وہ اس کا شکر ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھیں گے اور اس میں کوتاہی کا شکار ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ شکر میں کمی کی وجہ سے انہیں عذاب دے اور ایسی صورت میں وہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا۔''

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محبوب بن یعقوب ''مفسر بخاری'' - حسن بن یزید - حماد بن قریش - نوح بن ابومریم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو کتاب ''الآثار'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

241- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

متن روایت: مَا مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَخْرَجَهَا وَمَدْخَلَهَا وَمَا هِیَ لَاقِیَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِعْمَلُوْا وَكُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ اِمَّا اَهْلُ الشَّقَاءِ فَیُسَّرُوْا لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاءِ وَاَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَیُسَّرُوْا لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ الْآنَ حَقَّ الْعَمَلُ

امام ابوحنیفہ نے - عبدالعزیز بن رفیع - مصعب بن سعد بن ابووقاص - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہر جان کے لئے اللہ تعالیٰ نے نکلنے کا راستہ داخل ہونے کا راستہ اور جس صورتِ حال کا اس نے سامنا کیا ہے' وہ سب چیزیں تحریر کر دی ہیں' انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو' کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے' جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو' جہاں تک بد بخت لوگوں کا تعلق ہے' تو ان کے لئے بد بخت لوگوں کے سے اعمال کو آسان کر دیا جاتا ہے اور جہاں تک سعادت مندوں کا تعلق ہے' تو ان کے لئے سعادت مندوں کے سے اعمال کو آسان کر دیا جاتا ہے۔ تو اس انصاری نے کہا: اب عمل کی حقیقت ثابت ہو گئی ہے۔''

*** ——— *** ——— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل ہروی - محمود بن خداش طالقانی - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

احمد بن محمد بن سہل ترمذی نے بھی اس کو - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

من كان من اهل الجنة يسر لعمل اهل الجنة ومن كان من اهل النار يسر لعمل اهل النار

جو شخص جنتی ہو گا اس کے لئے اہل جنت کا سا عمل آسان کر دیا جائے گا اور جو جہنمی ہو گا اس کے لئے اہل جہنم کا سا عمل آسان کر دیا جائے گا۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن محمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

241- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار "(386)-وابن ابى عاصم في " السنة " 76/1

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے' کہ یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن محمد بن یزید بن ابوعوام - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن عبداللہ بن عامر بن زرارہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - شقیق بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن محمد بن موسیٰ سعدی اور محمد ابن رضوان' ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہیکہ یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوربیع - یحییٰ بن خالد - ابوسعد صغانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - محمود بن خداش - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: حمزہ زیات' حماد بن ابوحنیفہ' امام زفر' حسن بن زیاد' صالح بن محمد' سابق' ایوب بن ہانی' سفیان بن عمرو' مصعب بن راشد' اور اسد بن عمرو نے اس روایت کو' امام ابوحنیفہ سے نقلکیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد

حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد ابن سلیمان-محمد بن مصفی-بقیہ-عمرو بن عبسہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوجعفر طحاوی-رجاء بن زکریا-نصر بن حریش-اسماعیل بن موسیٰ بن ملیحان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعثمان سعید بن ہاشم-عبدالرحمٰن بن ابراہیم-شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-ابوالفضل بن خیرون-ابوعلی بن شاذان-ابونصر بن اشکاب-محمد بن طاہر-اسماعیل بن توبہ قزوینی-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف-ابومحمد جوہری-ابوبکر ابہری-ابوعروبہ حرانی-انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے-محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی-ابومحمد جوہری-حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے مذکور سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت-قاضی ہناد بن ابراہیم-قاسم بن عبیداللہ بن عبداللہ-ابوطالب محمد بن احمد بن اسحاق بن بہلول-عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن واقد-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے "الآثار" میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-اپنے والد محمد بن خالد بن خلی-انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی-محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے "نسخہ" میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

242- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے-عبدالعزیز بن رفیع-عبداللہ بن ابوقتادہ-ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ

"تم لوگ زمانے کو برا نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے"۔

242- اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفى فى " مسندالامام" (480)-واحمد 299/ و311-والهيثمى فى " مجمع الزوائد" 71/8- وابن عدى فى " الكامل "42/6

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-صالح بن ابوریح-ابراہیم-حسن-نعیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**243**)- سندروایت: (اَبُو حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے-عبدالعزیز بن رفیع-مصعب بن سعد-ان کے والد حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) قَالَ الشَّفَاعَةُ

"عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد شفاعت ہے۔

•••———•••———•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-محمد بن محمد بن سلیمان-سوادہ بن علی-احمد بن حارث-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت-ہناد بن ابراہیم-ابوطالب یحییٰ بن علی بن طیب-ابوسعد اسماعیل بن احمد بن ابوبکر محمد بن جعفر-ابوبکر محمد بن محمود واسطی-ابوحسین سوادہ بن علی-احمد بن حارث بن علی-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**244**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ (عَنِ) طَاوُسٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-عبدالکریم بن ابومخارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: طاؤس بیان کرتے ہیں:

متن روایت: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَكْسِرُوْنَ اَغْلَاقَنَا وَيَنْقُبُوْنَ بُيُوْتَنَا وَيُغِيْرُوْنَ عَلٰى اَمْتِعَتِنَا اَكَفَرُوْا قَالَ لَا قَالَ اَرَاَيْتَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَاَوَّلُوْنَ عَلَيْنَا وَيَسْفِكُوْنَ دِمَاءَنَا اَكَفَرُوْا قَالَ لَا حَتّٰى يَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى اِصْبَعِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ

ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کرتے ہوئے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو لوگ ہمارے تالوں کو توڑ لیتے ہیں ہمارے گھروں میں نقب لگاتے ہیں، ہمارے سامان پر لوٹ مار کرتے ہیں' کیا وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس شخص نے کہا: ان لوگوں

(243) قال السيوطي في" الدر المنثور" 325/5:

-- واخرج ابن مردويه عن سعد بن ابي وقاص قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المقام المحمود فقال: "هو الشفاعة".

(244) اخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في" مسندالامام" (9)-والترمذي (2637) في الايمان: باب ما جاء فيمن رمى اخاه بالكفر مرفوعاً-بمعناه-

-- واخرجه احمد 112/2 مرفوعاً مختصراً "من قال لاخيه: ياكافر-فقد باء بها احدهما".

تحرِّكُهَا وَهُوَ يَقُوْلُ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو قرآن کی اپنی تاویل بیان کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر ہمارے خون بہا دیتے ہیں' کیا وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے (اس وقت تک وہ کافر نہیں ہوں گے) راوی کہتے ہیں: میں اس وقت بھی گویا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں' جسے وہ حرکت دے رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے۔ (کہ ایسے لوگوں کو کافر قرار نہ دیا جائے)

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن خالد مہلبی - ابومعاذ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابومحمد بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبداللہ بن احمد بن اسد اصفہانی - احمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر بن ہذیل کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(245) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ روایت: لَا يُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم صیرفی - عامر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ اس وقت تک تقدیر پر کامل ایمان رکھنے والا شمار نہیں ہوتا ہے' جب تک وہ (بندہ) اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا ہے''

(245) اخرجه احمد 97/1 - وابن ابی عاصم فی" السنة" (887) - والبزار (904) - والطیالسی (106) - والترمذی (2145) .

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ- حسن بن سہل- مصعب بن سلام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(246)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: يُدْرَسُ الْاِسْلَامُ كَمَا يُدْرَسُ وَشْيُ الثَّوْبِ وَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ اِلَّا شَيْخٌ كَبِيْرٌ اَوْ عَجُوْزٌ فَانِيَةٌ تَقُوْلُ كَانَ قَبْلَنَا قَوْمٌ وَيَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ وَلَا يَصُوْمُوْنَ وَلَا يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَقَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ فَمَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ وَلَا يَصُوْمُوْنَ وَلَا يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ يَا صِلَةُ يَنْجُوْنَ بِهَا مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ يَا صِلَةُ يَنْجُوْنَ بِهَا مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے- ابو مالک اشجعی- ربعی بن حراش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اسلام اس طرح ختم ہو جائے گا' جس طرح پھٹا پرانا کپڑا ختم ہو جاتا ہے اور کوئی چیز باقی نہیں رہے گی' صرف ایک بوڑھا مرد' یا بوڑھی عورت باقی رہ جائیں گے' جو یہ کہیں گے: ہم سے پہلے کچھ لوگ ہوا کرتے تھے' جو لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرتے تھے' وہ لوگ نہ تو کوئی نماز پڑھتے ہوں گے' نہ روزے رکھتے ہوں گے' نہ حج کرتے ہوں گے' نہ صدقہ دیتے ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو صلہ بن زفر نے کہا: اے ابوعبداللہ! لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کا انہیں کیا فائدہ ہوگا' جبکہ وہ لوگ نہ تو نماز پڑھتے ہوں گے' نہ روزے رکھتے ہوں گے' نہ حج کرتے ہوں گے' نہ صدقہ دیتے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے صلہ! وہ لوگ اس کی وجہ سے جہنم سے نجات پا جائیں گے۔

پھر انہوں نے دوسری مرتبہ اپنی آواز کو کھینچ کر یہ فرمایا: اے صلہ! وہ لوگ اس کی وجہ سے جہنم سے نجات پا جائیں گے۔

————***

ابوعبداللہ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن علی بن محمد- ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر- ابوحسین علی بن حسین بن علی- حسن بن رشیق- ابوعبداللہ محمد بن حفص بن عبدالملک طالقانی- صالح بن محمد ترمذی- حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(247)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(246) اخرجه ابن ماجة(449) فی الفتن:باب ذهاب القرآن والعلم-والحاكم فی" المستدرك" 4/587-والخطيب فی" تاريخ بغداد" 1/400

متن روایت: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ قِيْلَ فَمَنْ مَاتَ صَغِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! جو بچہ بچپن میں فوت ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنے تھے؟

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن لیث بلخی المعروف بہ ''ثوری'' - محمد بن یونس - مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(248) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْتَلِفُوْنَ اِلَى الْقُبُوْرِ فَيَضَعُوْنَ بُطُوْنَهُمْ عَلَيْهَا وَيَقُوْلُوْنَ وَدِدْنَا اَنَّا كُنَّا صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا قَالَ لِشِدَّةِ الزَّمَانِ وَكَثْرَةِ الْبَلَايَا وَالْفِتَنِ

''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب وہ قبرستان جائیں گے اور اپنا پیٹ قبر پر رکھ کر یہ کہیں گے کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم اس قبر والے کی جگہ (اس میں دفن ہوتے) عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمانے کی شدت' آزمائشوں اور فتنوں کی کثرت کی وجہ سے ایسا ہوگا۔''

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن لیث - محمد بن یونس - مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(249) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

---

(247) اخرجه ابن حبان (128) - والبخاری (1358) - واحمد 393/2 - ومسلم (2658) - والطحاوی فی " شرح معانی الآثار" 162/2

(248) اخرجه الحافظ صدرالدين الحصكفي في " مسندالامام" (501) - وابن حبان (6707) - ومالك في " الموطأ" 241/1 في الجنائز - واحمد 236/2 - والبخاری (7115) فی الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل.....

(249) اخرجه الحصكفي في " مسندالامام" (504) - والترمذی (3127) باب ومن سورة الحجر - والطبرانی فی " الاوسط" (7847) - والبخاری فی " التاريخ الكبير" 354/7 (1529) - والخطيب فی " تاريخ بغداد" 191/3

متن روایت: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ :

﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾

اَیِ الْمُتَفَرِّسِيْنَ

''مؤمن کی فراست سے بچو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کی مدد سے دیکھتا ہے''

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بیشک اس میں متوسمین کے لیے نشانیاں ہیں''

(یہاں متوسمین سے مراد) فراست والے لوگ ہیں۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوسعود احمد بن علی بن محمد خطیب -محمد بن احمد خطیب -علی بن ربیعہ -حسن بن رشیق -محمد بن جعفر -صالح بن محمد -حماد کے حوالے سے -انہوں نے اپنے والد امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(250)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

متن روایت: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الشِّفَاءَ فِيْ اَرْبَعَةٍ اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَالْحِجَامَةُ وَالْعَسَلُ وَمَاءُ السَّمَاءِ

امام ابوحنیفہ نے -عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں میں شفاء رکھی ہے کلونجی، پچھنے لگوانا، شہد اور آسمان (یعنی بارش) کا پانی''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -ابوسعید کی تحریر کے حوالے سے -یوسف بن بہلول -فرج بن بیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(251)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرٍو الْجَرَشِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: مِنَ الْمَنِّ الْكَمْاَةُ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر -عمرو جرشی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: -حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''من (وسلویٰ) کا ایک جزء کھنبی ہے اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -ابوقاسم صفار -محمد بن قاسم بلخی -سلیمان بن احمد بن عیسیٰ واسطی -مروان جزری کے حوالے

(250) اخرجه الحافظ صدرالدين الحصكفی فی '' مسندالامام'' (443) .

(251) اخرجه الحافظ صدرالدين الحصكفی فی '' مسندالامام'' (444)-وابو يعلی (961)-ومسلم(2049) (162) فی الاشربة باب فضل الكمأة ومداواة العين بها-واحمد 187/1

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

252)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيْدٍ عَنْ صَخْرِ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ :

امام ابوحنیفہ نے -یعلی بن عطاء - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا

''اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے''

*** —— *** —— ***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوبکر محمد بن حسن ہمدانی -عروہ بن عبداللہ بن یعقوب -مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت حاتم بن اسماعیل سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر حافظ مقری - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی -حسن بن عباس مقری رازی -یعقوب ابن احمد بن حمید بن کاسب - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی اس کو امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

253)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْخٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے -ایک (نامعلوم) شیخ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللهُ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ) قَالَ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جو لوگ اس کے مطابق فیصلہ نہیں دیتے' جو اللہ نے نازل کیا ہے' تو یہی لوگ کافر ہیں''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یعنی جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

*** —— *** —— ***

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر

252) اخرجه ابن حبان (4755) -واحمد 417/3 -وابن ابی شیبة 516/12 -وسعید بن منصور (2382) -وابوداؤد (2606) فی الجهاد: باب فی الابتکار فی السفر

اشنانی - حسین بن عمرو بن ابواحوص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس کو امام ابوحنیفہ تک اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(254)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: فَنَاءُ اُمَّتِیْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْنُ قَالَ وَخَزُ اَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِیْ كُلٍّ شَهَادَةٌ

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - یزید بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری امت طعن (زخمی ہونے) اور طاعون کے ذریعے فنا ہوگی" عرض کی گئی: یارسول اللہ! طعن (زخمی ہونے) کا تو ہمیں پتہ ہے یہ طاعون کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے دشمن جنات کی مار (یا ضرب) ہے اور دونوں میں سے ہر صورت میں (مرنے والے) کو شہادت نصیب ہوتی ہے۔

*** ——— *** ——— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وفی کل شھداء "دونوں صورتوں میں (مرنے والے) شہید ہونگے"

ابومحمد کہتے ہیں: امام محمد بن حسن کی روایت میں (ایک راوی کا نام) "یزید بن حارث" کی جگہ "عبداللہ بن حارث" منقول ہے ایک جماعت نے (راوی کا یہ نام نقل کرنے میں) امام محمد کی متابعت کی ہے۔

ان میں سے ایک حمزہ ہیں - محمد بن احمد بن محمد نے یہ روایت فاطمہ بنت محمد - انہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں - احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے یہ روایت - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک امام ابویوسف اور اسد بن عمرو ہیں - احمد بن محمد نے یہ روایت - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد سے

(254) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" 268 - واحمد 4/395 - والطيالسي (534) وقد تقدم

گئی ہے۔

ان میں سے ایک مقری ہیں - صالح بن محمد اسدی نے یہ روایت - علی بن حسن داریجردی - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد ہیں - احمد بن محمد نے یہ روایت - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب (بن ہانی) حسن (بن زیاد) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک سعید بن ابوجہم ہیں - احمد نے یہ روایت - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک سابق بربری ہیں - احمد بن محمد نے یہ روایت - جعفر بن موسیٰ - بوفروہ - سابق (بربری) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک یونس بن بکیر ہیں - احمد بن محمد نے یہ روایت - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد (محمد) - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ان میں سے ایک محمد بن مسروق ہیں - احمد بن محمد نے یہ روایت - محمد بن عبداللہ مسروقی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

ابومحمد بخاری بیان کرتے ہیں: زیاد بن علاقہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے درمیان موجود اس ''راوی'' کے نام کے بارے میں پہلے لوگ بھی اضطراب کا شکار رہے ہیں:

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری - زیاد بن علاقہ - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یعلی بن عبید کہتے ہیں: یہ سفیان ثوری - زیاد بن علاقہ - ان کی قوم کے ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اسماعیل بن زکریا کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری - زیاد بن علاقہ - یزید بن حارث کے حوالے سے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

زائدہ بن قدامہ اور شیبان بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری - زیاد بن علاقہ - ان کی قوم کے کچھ (نامعلوم) افراد کے حوالے سے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یحییٰ بن بکیر نے بغداد میں یہ روایت بیان کی: یہ روایت ابوبکر نہشلی - زیاد بن علاقہ - قطبہ بن مالک کے حوالے سے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

جبکہ یحییٰ (بن بکیر) نے کوفہ میں جو روایت بیان کی اس کے مطابق: یہ روایت - زیاد بن علاقہ - اسامہ بن شریک

(اور) قطبہ بن مالک کے حوالے سے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حجاج ابن ارطا کہتے ہیں: یہ روایت زیاد بن علاقہ - کردوس بن عباس کے حوالے سے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابویحییٰ حمانی (اور) محمد بن زیاد بن علاقہ نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - زیاد بن علاقہ - یزید بن حارث کے حوالے سے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

جبکہ ایک جماعت نے اس روایت کو جیسا کہ نے ذکر کیا ہے امام ابوحنیفہ سے - زیاد بن علاقہ - عبداللہ بن حارث کے حوالے سے - حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: تو اس بات کا احتمال موجود ہے: کہ زیاد بن علاقہ نے ان سب افراد سے اس روایت کو سنا ہو انہوں نے ان میں سے کسی ایک کا ذکر کر دیا ہو اور کبھی ان سب کا ذکر کیا ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ان حضرات میں سے کسی ایک سے اس روایت کو سنا ہو اور پھر اس روایت کو نقل کرتے ہوئے "راوی" کے نام کے بارے میں شبہ لاحق ہو گیا ہو۔

پھر (ابومحمد) بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ روایت یزید بن حارث کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کیونکہ محمد بن زیاد بن علاقہ نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے زیاد بن علاقہ سے اسی طرح نقل کی ہے اور زیاد کے صاحبزادے (محمد بن زیاد بن علاقہ) دوسروں کی بہ نسبت اپنے والد کی سند سے زیادہ واقفیت رکھتے ہوں گے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اسماعیل بن زکریا کے حوالے سے اس کو نقل کرنے میں سفیان ثوری نے امام ابوحنیفہ کا ساتھ دیا ہے جبکہ شداد بن سلیمان نے بھی اس روایت کو زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یزید بن حارث سے نقل کیا ہے۔

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ہم نے باقی روایات کو چھوڑ کر صرف اس کو جو صحیح قرار دیا ہے اس کی دلیل یہ ہے احمد بن محمد بن عبد اللہ بن اسماعیل بن ابوحکم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوحذیفہ ثعلبی کے حوالے سے نقل کیا ہے: محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: امام ابوحنیفہ نے آپ کے حوالے سے طاعون سے متعلق یہ حدیث روایت کی ہے تو ایک شخص نے ان سے (یعنی میرے والد زیاد بن علاقہ سے) دریافت کیا: یزید بن حارث کون ہے؟ یہ مجھے معلوم نہیں ہے انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یزید بن حارث ہمارے ساتھی تھے وہ فتح قادسیہ میں ہمارے ساتھ شریک تھے ان کا گھر ہے انہوں نے اس گھر کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا۔

(ابومحمد بخاری کہتے ہیں:) اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے: زیاد بن علاقہ کے پاس جو روایت تھی وہ یزید بن حارث سے منقول تھی اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ حفظ اور اتقان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ دوسرے محدثین پر فوقیت رکھتے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب صریفینی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسن بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابوالحسن اشکاب بخاری - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری - ابوظفر ہناد بن ابراہیم - ابوقاسم عبیداللہ بن عبداللہ بن حسین نقیب - ابوطالب محمد بن اسحاق بن بہلول قاضی تنوخی - عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن احمد بن حنبل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد خالد بن خالد - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنے نسخہ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادَ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عبداللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متنِ روایت: اِنَّ السَّقَطَ لَيَكُوْنُ مُحْبَنْطِئاً عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالَ لَهٗ اُدْخُلْ فَيَقُوْلُ لَا اِلَّا وَوَالِدَىَّ مَعِىْ

''(دنیا میں) مردہ پیدا ہونے والا بچہ جنت کے دروازے پر رک جائے گا اس سے کہا جائے گا: اندر داخل ہو جاؤ! تو وہ کہے گا: جی نہیں! جب تک میرے ماں باپ ساتھ نہیں ہونگے (میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا)''

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار"(407)-والحصكفي في" مسند الامام"(186)-وعبدالرزاق (10343) في النكاح باب نكاح الابكار والمرأة العقيم عن رجل من اهل الشام بنحوه

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن احمد - عمران - ابوکریب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے اور انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(256) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى صَالِحٍ:

امام ابوحنیفہ نے - عاصم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوصالح اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

متن روایت: فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (لَابِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا) اَلْحَقَبُ ثَمَانُوْنَ سَنَةً مِنْهَا سِتَّةُ اَيَّامٍ عَدَدِ اَيَّامِ الدُّنْيَا كُلِّهَا

"وہ اس میں کئی حقب تک رہیں گے"

(ابوصالح کہتے ہیں:) ایک "حقب" 80 سال کا ہوگا جس میں سے چھ دن دنیا کے تمام ایام جتنے ہوں گے۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ ابن خسرو نے یہ روایت - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین علی بن ربیعہ بن علی - حسن بن رشیق - ابوعبداللہ محمد بن حفص بن عبدالملک بن عبدالرحمٰن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(257) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ اَبِىْ مُوْسٰى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوبردہ بن ابوموسیٰ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ان کے والد حضرت ابوموسیٰ عامر بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اُمَّتِىْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِاَيْدِيْهَا فِى الدُّنْيَا

"میری امت' امت مرحومہ ہے' اس کا عذاب دنیا میں اس کے سامنے آجائے گا"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حازم - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن ساریہ تمیمی - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

(256) اخرجه الحصكفي في " مسندالامام" (515)

(257) اخرجه ابو يعلى (7277)-واحمد 410/4-وابوداؤد (4278) في الفتن: باب مايرجى في القتل- والنسائي 969)-والحاكم في " المستدرك" 444/4-وقد تقدم

...ہے۔

...محمد نے اپنی روایت میں القتل و الزلازل کے الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

...ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوحسین بزاز المعروف بہ "ابن باقر" - ابوبکر محمد بن علی بن محمد بن نصر دیباجی - ...بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول - محمد بن جعفر عبسکے حوالے سے نقلکی ہے؛ تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ ...ہے ہیں:

...کان یوم القیامة اعطی کل رجل منهم یهودیاً او نصرانیاً فیقال هذا فداء ك من نار

...جب قیامت کا دن ہوگا' تو ان (مسلمانوں) میں سے ہر ایک کو ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا' اور یہ کہا جائے ...یہ جہنم (سے بچاؤ) کے لیے تمہارا فدیہ ہے"۔

...الثَّالِثُ فِيْ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالتَّاَسِّىْ بِاَخْلاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرنا

... - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ ...سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ:

...متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ...عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ...فِيْ شِكَاةٍ شَكَاهَا فَاِذَا هُوَ عَلٰى عَبَاءَةٍ قُطْوَانِيَّةٍ ...قِطْعَةٍ مِنْ صُوْفٍ حَشْوُهَا الْاِذْخِرِ فَقَالَ بِاَبِىْ ...وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ كِسْرٰى وَقَيْصَرُ عَلٰى ...دِيْبَاجٍ وَاَنْتَ عَلٰى هٰذِهٖ فَقَالَ يَا عُمَرُ اَمَا تَرْضٰى ...اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ مَسَّهٗ ...فَاِذَا هُوَ شَدِيْدُ الْحُمّٰى فَقَالَ تَحُمُّ هٰكَذَا وَاَنْتَ ...رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ ...هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَلَاءً نَبِيُّهَا ثُمَّ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ ...كَذٰلِكَ كَانَتْ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ...وَالْاُمَمُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت بیمار تھے' آپ ﷺ نے قطوانی عباء پہنی ہوئی تھی' اور آپ کا بچھونا اونی تھا' جس میں اذخر (گھاس) بھری ہوئی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' قیصر و کسریٰ تو دیباج پر ہوتے ہیں' اور آپ اس پر ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ انہیں دنیا ملی ہے' اور ہمیں آخرت ملے گی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو چھوا' تو آپ ﷺ کو شدید بخار تھا' انہوں نے عرض کی: آپ کو اس طرح (اتنا شدید) بخار ہوتا ہے' حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت میں انبیاء کرام کو سب سے زیادہ شدید آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' پھر درجہ بدرجہ

...اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (485) - وابو يعلى (164) - ومسلم (1479) في الطلاق: باب في الايلاء واعتزل ...واحمد 33/1 - والبخاري (89) في العلم: باب التفاوت في العلم

نیک لوگوں کو (زیادہ شدید آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے) تم سے
پہلے کے انبیاء اور امتوں کا بھی یہی معاملہ تھا۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسمید ع بخاری بابدیزی - میتب بن اسحاق - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن خلف بن وردان قطان بخاری - اسحاق ابن حمزہ سے بھی نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زیاد رازی - محمد بن امیہ ان دونوں نے - عیسیٰ بن موسیٰ غنجار - امام ابویوسف کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوحسین عمر اشنانی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حسین بن شاکر - عمر - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - شیخ ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی حسن بن احمد بن باقلانی - ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یوسف بن محمد علاف - قاضی عمر اشنانی - حسین بن شاکر کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد سے روایت کی ہے، جس میں روایت کے الفاظ مسہ فاذا هو شديد الحمى سے روایت کے آخر تک کے الفاظ ہیں۔

(**259**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: مَا شَبِعْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ خُبْزٍ مُتَتَابِعًا حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَا زَالَتِ الدُّنْيَا عَلَيْنَا كَدِرَةٌ عَسِرَةٌ حَتّٰى فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا صُبَّتْ عَلَيْنَا

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہو جانے تک ہم نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہو جانے تک دنیا ہمارے لیے گدلی اور تنگی والی رہی لیکن جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے تو دنیا گویا ہم پر انڈیل دی گئی۔

————***

(259) اخرجه احمد 128 - والبخاری (5442) - ومسلم (2975) (31) - والبیهقی فی " دلائل النبوة" 347/1

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح - احمد بن یعقوب بن مروان - شقیق - ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن نصر ہروی - ابوعلی حسن - ابوحسن بن علی صالحی - ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ما شبع آل محمد ثلاثة ايام من خبز البر

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی مسلسل تین دن سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی"

حافظ محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غنجار کی "تاریخ بخارا" میں یہ روایت پائی ہے - ابومحمد سہل بن عثمان بن سعید نے اس کو - طاہر بن محمد بن حمویہ - عبداللہ بن محمد قوہی رازی - عمرو بن محمد عبقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(260) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْرَفُ بِاللَّیْلِ اِذَا اَقْبَلَ اِلَی الْمَسْجِدِ بِرِیْحِ الطِّیْبِ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے تو (اندھیرے میں بھی) اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوبکر عبداللہ بن محمد قاضی حبال رازی - یعقوب بن یوسف بن دینار - عبید بن آدم بن ایاس - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن ابراہیم جو بیت المقدس کے قاضی ہیں - ابراہیم بن طہمان خراسانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(261) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابورباح کے حوالے سے یہ

(260) اخرجه الحصكفى فى " مسندالامام" (359)-واخرجه البيهقى فى" دلائل النبوة" 256/1-واحمد 161/4-والبخارى فى التاريخ الكبير"317 من حديث جابر بن عبدالله

(261) اخرجه الحصكفى فى" مسندالامام" (430)-واخرجه البيهقى فى " شعب الايمان" (2659)-والحافظ ابن حجر فى" المطالب العالية"(2197) من عبد الله بن عمر رضى الله عنهما

رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:
متنِ روایت: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَلَنْسُوَةٌ شَامِيَّةٌ بَيْضَاءُ

روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سفید شامی ٹوپی تھی"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - قبیصہ بن فضل - زکریا بن یحییٰ بن حارث - محمد بن ایوب - ابواسامہ عبداللہ بن محمد حلبی - خ... بن مخلد - ابوقتادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**262**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ:
متنِ روایت: خَرَجْتُ مَعَ اَبِیْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا غُلَامٌ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فُلَانَةُ تَدْعُوْكَ فَمَضٰى

امام ابوحنیفہ نے - عاصم بن کلیب کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی نے مجھے یہ حدیث بیان کی:
"میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں ان دنوں لڑکا تھا' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں خاتون آپ کو بلا رہی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے"

•••——•••——•••

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد برتی قاضی - ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن ... علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(**263**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
متنِ روایت: اَلْكَافِرُ يَاْكُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِیْ مِعًا وَاحِدٍ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے"

•••——•••——•••

(263) اخرجہ الطحاوی فی" شرح مشکل الآثار" (2003)-والطیالسی (1834)-وابو عوانۃ 328/5-وابن حبان(5238)-والطبرانی فی" الاوسط" (1634)-وابو نعیم فی" تاریخ اصفھان" 153/2

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - نجیح بن ابراہیم قرشی - محمد بن اسحاق بلخی - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

264)- سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِـيْفَةَ) قَـالَ دَاوُدَ الطَّائِيُّ مَنْ عَلِمَ وَعَمِلَ اَوْرَثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ثُمَّ قَالَ حَـدَّثَـنِيْ دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ عُـمَـرَ رَضِـيَ اللّٰهُ عَـنْـهُـمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: اَعْقَلُ النَّاسِ اَتْرَكُهُمْ لِلدُّنْيَا

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: داؤد طائی فرماتے ہیں: ''جو شخص علم حاصل کر کے عمل کر لے اللہ تعالیٰ اس کو اس چیز کا بھی علم عطا فرما دیتا ہے جو اس کو معلوم نہیں ہوتی''۔

پھر انہوں نے بتایا: داؤد نے - عمر بن ابوزائدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بڑا عقلمند وہ ہو جو دنیا کو سب سے زیادہ ترک کردے''

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ - عبداللہ بن احمد بن بہلول - اسماعیل بن حماد - محمد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

265)- سندروایت: (اَبُـوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبِ الْقُرَشِيِّ:

متن روایت: اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ اَبِي اُمَيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَتْ بِمَشَاقَةٍ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا بِالْحِنَّاءِ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن موہب قرشی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ایک شیشی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال لے کر آئیں اُن پر مہندی لگی ہوئی تھی''

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن مخلد - حسین بن علویہ عطار - اسماعیل بن عیاش (اور) اسماعیل بن عیسیٰ عطار ان دونوں نے - داؤد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت حماد بن ابوحنیفہ - قاسم بن معن - سابق - حسن بن زیاد - ابویوسف - یونس - محمد بن حسن - اسد بن

264)- اخرجہ احمد فی "الزھد" 71/6: 200عن عائشة قالت :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :" الدنيا دار من لا دار له ومال من لا مال له ولها يجمع من لا عقل له " .

265)- اخرجه احمد 296/6-وابن سعد فی" الطبقات" 437/1-والبخاری(5896)-والطبرانی فی" الكبير"-والبيهقی فی" دلائل النبوة" 235/1

عمر-اور محمد بن عبداللہ مسروقی نے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-ابوالفضل بن خیرون-ابوعلی بن شاذان-قاضی ابونصر بن اشکاب-ابراہیم بن محمد بن علی-ادریس بن ابراہیم-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**266**)-سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ روایت: اَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّنَانِيْرَ تُبَّعٌ وَّهُوَ اَسْعَدُ الْاَكْبَرُ وَاَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّرَاهِمَ تُبَّعُ الْاَصْغَرُ وَاَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الْفُلُوْسَ وَاَدَارَهَا عَلَى النَّاسِ نَمْرُوْدُ بْنُ كِنْعَانَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:

"سب سے پہلے "تبع" نے دینار بنوائے تھے وہ اسعد اکبر ہے سب سے پہلے "تبع اصغر" نے درہم بنوائے تھے اور سب سے پہلے (دوسری دھاتوں کے) سکے نمرود بن کنعان نے بنوا کر انہیں لوگوں کے درمیان رائج کیا تھا"۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-احمد بن علی بن محمد خطیب-محمد بن احمد خطیب-علی ابن ربیعہ-حسن بن رشیق-محمد بن محمد بن جعفر-صالح بن محمد-حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**267**)-سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اَنَّهُ اِسْتَاذَنَ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَاُذِنَ لَهُ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى اِنْتَهَوْا اِلٰى قَرِيْبٍ مِنَ الْقَبْرِ فَمَكَثَ الْمُسْلِمُوْنَ وَمَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى الْقَبْرِ فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ اِشْتَدَّ بُكَاؤُهُ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ لَا يَسْكُتُ فَاَقْبَلَ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا اَبْكَاكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّيْ فَاَذِنَ لِيْ فَاسْتَاْذَنْتُهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَاَبٰى فَبَكَيْتُ رَحْمَةً لَهَا وَبَكَى الْمُسْلِمُوْنَ رَحْمَةً لَهَا

امام ابوحنیفہ نے-علقمہ بن مرثد-ابن بریدہ-ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والد کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو آپ کو اجازت مل گئی آپ (اپنی والدہ کی قبر پر) تشریف لے گئے آپ کے ساتھ کچھ مسلمان بھی گئے یہاں تک کہ قبر کے قریب پہنچ کر مسلمان ٹھہر گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف لے گئے آپ رضی اللہ عنہ خاصی دیر وہاں ٹھہرے رہے پھر آپ کی گریہ وزاری شدید ہو گئی یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش نہیں ہونگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہوئے (واپس) تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کیوں

(267) اخرجه ابن حبان (981)-وابن ماجة (1571) فی الجنائز: باب ماجاء فی زیارة القبور-والبیهقی فی "السنن" 76/4-وابن ابی شیبة 343/3-ومسلم (976) (108).

رہے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی میں نے اس سے شفاعت کی اجازت مانگی تو وہ اس نے نہیں دی تو میں ان (یعنی اپنی والدہ) کے لیے رحمت کی وجہ سے رو پڑا' (راوی کہتے ہیں:) تو اُن کے لیے رحمت کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانے والے) مسلمان بھی رونے لگے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر' ان دونوں نے -مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعلی عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - یحییٰ بن موسیٰ -عبدالعزیز بن خلد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ -حسن بن حماد -حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوغنائم محمد بن احمد بن محمد بن ابوعثمان -ابوحسن بن زرقویہ -ابوسہل بن زیاد -محمد بن عثمان بن محمد -انہوں نے اپنے چچا قاسم -ابومعاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' مختصر طور پر روایت کی ہے (جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:)

انه زار قبر امه ثم قال استاذنت ربی فی زيارتها فاذن لی واستاذنته فی الاستغفار لها فلم ياذن لی

نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے ان کی زیارت کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی' پھر میں نے اس سے' ان کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو وہ اس نے مجھے نہیں دی۔

انہوں نے یہ روایت' مکمل طور پر' طویل روایت کے طور پر -ابوالقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یوسف -عمر بن حسن بن علی بن مالک -اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر -مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

268)- سندِروایت: (اَبُـوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ امام ابوحنیفہ نے -عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ

268) اخرجه الحصكفی فی'' مسندالامام'' (459)-وابن السنی فی'' عمل اليوم والليلة'': 74 'باب مايقول للرجل اذا ...ه-واورده الهيثمی فی'' مجمع الزوائد'' 20/9

دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ:
متن روایت: اَنَّ رَجُلاً نَادٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَقَالَ لَهٗ لَبَّیْكَ ثُمَّ نَادَاهُ فَقَالَ لَهٗ لَبَّیْكَ ثُمَّ نَادَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَبَّیْكَ قَدْ جِئْتُكَ فَخَرَجَ اِلَیْهِ

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں موجود تھے تو آپ نے اس کو جواب دیا: میں یہاں ہوں اس نے پھر آپ کو پکارا تو آپ نے فرمایا: میں یہاں ہوں" اس نے تیسری مرتبہ آپ کو پکارا تو آپ نے فرمایا: میں یہاں ہوں میں تمہارے پاس آتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے آئے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید کی تحریر کے حوالے سے - موسیٰ بن بہلول - محمد بن مروان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**269**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) (عَنِ) الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:
متن روایت: اِنَّمَا النَّاسُ کَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَکَادُ تَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَةً

امام ابوحنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سالم بن عبداللہ بن عمر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
"لوگ ایسے 100 اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے تمہیں سواری کے لیے کوئی بھی نہیں ملے گا"

•••——•••——•••

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوطالب ابن عبدالقادر بن یوسف - ابومحمد فارسی - ابوعباس محمد بن نصر - احمد بن محمد بن مکرم شاہد - ابوبکر یزوب بن ابراہیم بن عیسیٰ بزار - علی بن مسلم - وہیب بن جریر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن ثابت یعنی امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الْفَضَائِلِ

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے

(**270**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے

(269) اخرجه الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" 201/2 - وابن حبان (5797) - واحمد 122/2 - والبخاری (6498) - والطبرانی فی "الکبیر" (13105) - وابن ماجة (3990) فی الفتن: باب من ترجی له السلامة من الفتن

(270) اخرجه الحصکفی فی "مسند الامام" (381) - واحمد 138/6 - والطبرانی فی "الکبیر" من طریق ابی حنیفة - وذکره المتقی الهندی فی "الکنز" - وابن کثیر فی "البدایة" 92/8

...یم عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا ...قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

...روایت: اِنِّیْ لَیُهَوَّنُ عَلَیَّ الْمَوْتُ اِنِّیْ رَاَیْتُكِ ...ی فِی الْجَنَّةِ

یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

"اب میرے لیے موت آسان ہوگئی ہے کیونکہ میں نے تمہیں جنت میں اپنی بیوی دیکھ لیا ہے"۔

•••——•••——•••

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن منذر بن بکرشمی - سریج بن یونس - صالح بن محمد - ابوربیع سلیمان بن داود ...- عباس بن عزیز قطان - اسحاق ابن اسرائیل (اور) ابوخثیمہ زہیر بن حرب (اور) محمد بن مہاجر - محمد بن عبداللہ بن اسحاق ...(اور) یحییٰ بن محمد بن صاعد' ان دونوں نے - حسین بن حسن (اور) محمد بن منذر بن سعید ہروی - سعد بن محمد ہروی - علی بن معبد ...بن محمد کوفی - محمد بن داؤد بن سلیمان رازی - سعید بن عنبسہ (اور) احمد بن محمد - حارث بن محمد بن یحییٰ بن ایوب (اور) صالح ...بن ابومقاتل بن ہشام قصیر کے حوالے سے' ان سب نے - ابومعاویہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح - نمر بن یحییٰ - اسامہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں ...(اس کی سند میں) ابراہیم (نخعی) سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - سری بن یحییٰ (اور) احمد بن عبدالرحیم' ان دونوں نے - ابونعیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ ...- ابراہیم کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هون علی الموت لانی رایت عائشة فی الجنة

"میرے لیے موت آسان ہوگئی ہے' کیونکہ میں نے عائشہ کو جنت میں دیکھ لیا ہے"

حافظ طلحہ بن محمد بقا نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - محمد بن ہشام قصیر - ابومعاویہ محمد بن خازم ضریر کوفی کے ...سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت - شیخ احمد بن عبدالجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن ...سلیمان رازی - سعید بن عنبسہ رازی خراز - ابومعاویہ ضریر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت' مذکورہ سند کے ساتھ - ابن عقدہ - سری بن یحییٰ - ابونعیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت شیخ ابوغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - محمد بن احمد بن زرقویہ - ابوسلیمان احمد بن محمد بن زیاد رازی - ...اسحاق - عبداللہ بن عمر جعفی - ابومعاویہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعد احمد بن عبدالجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - محمود بن داؤد بن

سلیمان رازی - سعد بن عنبسہ - ابومعاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد ابوطاہر عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ - ابوطاہر - ابوطیب بن عفان - یحییٰ بن صاعد - حسین بن حسن مروزی - ابومعاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنی "مسند" میں ایک اور مقام پر - ابومنصور عبدالمحسن بن عبداللہ - حسین بن جعفر سلمانی - ابوعبداللہ - عبداللہ بن محمد - محمد بن ہارون - محمد بن ہشام مروزی - ابومعاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**271**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: كَانَ سِتَّةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَذَاكَرُوْنَ الْفِقْهَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى حِدَةٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"چھ صحابہ کرام فقہی مسائل کے بارے میں گفت و شنید کرتے تھے ان میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری ایک طرف تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ایک طرف تھے۔)

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقلکیا ہے

(**272**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: لَمَّا اُغْمِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ حَصِرٌ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْمَ مَقَامَكَ فَقَالَ اِفْعَلُوْا مَا آمُرُكُمْ بِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر ایک نرم دل آدمی ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہونے کو نا پسند کریں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں وہ کرو!"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - احمد بن عبیداللہ بن ادریس بن صباح ضبی - خالد بن یحییٰ مقری - ابو...

(271) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (876) في الادب: باب فضائل الصحابة

(272) اخرجه البخاري (713)-ومسلم(418) .

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بخاری نے بھی یہ روایت اس سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

یا صویحبات یوسف ''اے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین (کی طرح کی خواتین)''

273- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ جَعْفَرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ قَالَ:

متنِ روایت: اَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقْعُدْ اِلَيْنَا يَا اَخَا الْعِرَاقِ فَاِنَّكُمْ قَدْ نُهِيْتُمْ عَنِ الْقُعُوْدِ اِلَيْنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ هَلْ شَهِدَ عَلِيٌّ مَوْتَ عُمَرَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ اَوَلَيْسَ الْقَائِلُ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَلْقَى اللهَ بِصَحِيْفَتِهٖ مِنْ هٰذَا الْمُسَجّٰى ثُمَّ زَوَّجَهُ بِنْتَهُ لَوْلَا اَنَّهُ رَآهُ اَهْلًا مَا كَانَ يُزَوِّجُهَا اِيَّاهُ وَكَانَتْ اَشْرَفَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ جَدُّهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْهَا عَلِيٌّ ذُو الشَّرْفِ الْمُنِيْفِ وَالْمَنْقَبَةِ فِي الْاِسْلَامِ وَاُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَخُوْهَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَجَدَّتُهَا خَدِيْجَةُ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَقُلْتُ اِنَّكَ لَا تَتَبَرَّاُ مِنْهُمَا وَعِنْدَنَا مَنْ يَتَبَرَّاُ مِنْهُمَا فَلَوْ كَتَبْتَ اِلَيْهِمْ كِتَابًا فَقَالَ اَنْتَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْهُمْ قَدْ اَمَرْتُكَ اَنْ لَا تَجْلِسَ اِلَيَّ فَلَمْ تُطِعْنِيْ فَكَيْفَ يُطِيْعُوْنِيْ

امام ابوحنیفہ نے -امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضوان اللہ علیہم اجمعین (یعنی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: اے عراق سے تعلق رکھنے والے شخص تم ہمارے پاس نہ بیٹھو کیونکہ تم لوگوں کو ہمارے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت موجود تھے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! انہوں نے ہی تو یہ کہا تھا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے نزدیک اس چادر میں ڈھانپے ہوئے شخص سے اس حوالے سے زیادہ محبوب ہو کہ میں اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک صاحبزادی کی شادی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں اس کا اہل نہ سمجھتے تو اس صاحبزادی کی شادی ان کے ساتھ نہ کرتے حالانکہ وہ صاحبزادی اس وقت دنیا کی معزز ترین خاتون تھیں جن کے نانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے جو اسلام میں بلند مرتبہ اور حیثیت کے مالک تھے ان صاحبزادی کی والدہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں ان صاحبزادی کے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تھے جو نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں ان صاحبزادی

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (515)-وعبد الرزاق (12057) في الطلاق: باب عدة المتوفى عنها زوجها-وابن ابي شيبة 188/5 في الطلاق: باب من رخص للمتوفى عنها زوجها ان تخرج-وسعيد بن منصور (1350)-والبيهقي في "السنن الكبرى" 436/7

کی نانی سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: آپ ان دونوں (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے برائت کا اظہار نہیں کرتے ہیں حالانکہ ہمارے ہاں (عراق میں) ایسے لوگ ہیں جو ان دونوں سے برائت کا اظہار کرتے ہیں اگر آپ انہیں کوئی تحریر لکھ دیں (تو مناسب ہوگا) امام باقر نے فرمایا: تم ان لوگوں کی بہ نسبت میرے زیادہ قریب ہو میں نے تمہیں یہ ہدایت کی کہ تم میرے پاس نہ بیٹھو لیکن تم نے میری بات نہیں مانی، تو وہ لوگ میری بات کیسے مانیں گے؟"

••• ——— ••• ——— •••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوبکر احمد بن محمد بن حسن بن موسیٰ - ہارون اشنانی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوحسین محمد بن احمد بن محمد بن حسنون - ابوحسن علی بن عمر بن محمد - ابوبکر بن قاسم بن ہاشم - اصرم بن حوشب - عبدالرحمٰن بن عبدربہ یشکری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

(274) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُوْلُ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

متنِ روایت: كُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَكُلُّ مَنْ رَاٰى هَدْيَهٗ فَكَانَ هَدْيُهٗ هَدْىُ عَلْقَمَةَ وَيَقُوْلُ مَنْ رَاٰى هَدْىَ عَلْقَمَةَ فَكَانَ هَدْيُهٗ هَدْىُ عَبْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ مَنْ رَاٰى هَدْىَ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ هَدْيُهٗ هَدْىُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

"میں ابراہیم نخعی کو دیکھا کرتا تھا، جس نے بھی ان کی سیرت کو دیکھا، تو ان کی سیرت بالکل علقمہ کی سیرت کی مانند تھی وہ فرماتے ہیں: جس نے علقمہ کی سیرت کو دیکھا تو ان کی سیرت بالکل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سیرت کی مانند تھی جس شخص نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی سیرت کو دیکھا وہ یہ کہے گا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی سیرت بالکل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی مانند تھی"

(274) اخرجه الحصكفي في "مسندالامام" (388) - وابن حبان (7063) - وابن سعد في "الطبقات" 154/3 - والطبراني (426) - واحمد 395/5 - والبخاري (3762) في فضائل الصحابة: باب مناقب عبد الله بن مسعود - والنسائي في "فضائل الصحابة" (161)

محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) حسن بن ثابت نے امام زفر سے بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو سنا: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو سنا۔

- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ :

امام ابوحنیفہ نے - امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم (یعنی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ لَمَّا رَاٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَلْقَی اللّٰهَ بِصَحِيْفَتِهٖ مِنْ هٰذَا الْمُسَجّٰی

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ دیکھا تو یہ فرمایا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے نزدیک اس چادر میں ڈھانپے ہوئے شخص سے اس حوالے سے زیادہ محبوب ہو کہ میں اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی بن عفان - حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس کے الفاظ مختلف نقل کیے ہیں' (جو درج ذیل ہیں:)

ان امیر المؤمنین علی بن ابو طالب دخل علی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنهما وهو مسجی فقال رحمة الله علی ابی حفص ورضوانه تالله لقد اکد من بعده واتعب من تلاه والله ما احد من خلق الله سبحانه وتعالی احب الی من ان القی الله تعالی بصحيفته من هذا المسجی ثم خرج ودموعه تتحادر

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب' حضرت عمر بن خطاب (کی میت) کے پاس تشریف لائے۔ انہیں اس وقت ڈھانپ دیا گیا تو حضرت علی نے کہا: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی رضا مندی حضرت ابوحفص (یعنی حضرت عمر) پر نازل ہو۔ انہوں نے بعد والوں کو پابند کر دیا ہے اور پیچھے آنے والوں کو مشکل کا شکار کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی مجھے ان سے زیادہ اس سے محبوب نہیں ہے کہ میں اس شخص جیسا نامہ اعمال لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ پھر وہ باہر نکلے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اخرجه احمد 109/1 - وعمر بن شبة في " تاريخ المدينة" 938/3 - وابن سعد في " الطبقات" 370/3

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمد - ابوعلی بشر بن موسیٰ بن صالح اسدی - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابومحمد فارسی - ابوعباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم - عبدالرحمٰن بن ہارون - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**276**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: اَنَّ اَبَا مُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَسْاَلُوْنِیْ مَا دَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِیْکُمْ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک یہ عالم تمہارے درمیان موجود ہیں، تم لوگ مجھ سے (کسی مسئلہ کے بارے میں) دریافت نہ کرو!

ان کی مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔

•••——•••——•••

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - محمد بن سلیمان بن حارث واسطی - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**277**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: اُعْطِیْتُ سَبْعًا لَمْ یُعْطَهَا اَحَدٌ مِنْ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کُنْتُ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْهِ نَفْسًا وَاَبًا وَتَزَوَّجَنِیْ بِکْرًا وَلَمْ یَتَزَوَّجْ بِکْرًا غَیْرِیْ وَکَانَ لِیْ یَوْمَانِ وَلَیْلَتَانِ

امام ابوحنیفہ نے - سلیمان بن ابوسلیمان - ابواسحاق شیبانی - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھے سات خصوصیات عطا کی گئی ہیں، جو نبی اکرم کی ازواج میں سے اور کسی خاتون کو عطا نہیں کی گئی ہیں اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف میرے ساتھ، میرے کنوارے ہونے

(276) اخرجه الطحاوی فی'' شرح معانی الآثار'' 392/4 - واحمد 464/1 - والطیالسی (375) - وسعید بن منصور فی'' السنن'' (28) - والبخاری (6736) - والطبرانی فی'' الکبیر'' (9871) - والبیهقی فی'' السنن الکبری'' 229/6

(277) اخرجه الحصکفی فی'' مسند الامام'' (382) - وابن حبان (7116) مختصراً - وابن سعد فی'' الطبقات'' 51/8 - والطبرانی فی'' الکبیر'' 23(75) من طریق ابی حنیفة - والحاکم فی'' المستدرک'' 10/4 - وابو یعلی (4626).

...یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ وَاُنْزِلَ عُذْرِیْ مِنَ السَّمَاءِ وَکَادَ ...فِیَّ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ... عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ ... سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ

عالم میں شادی کی تھی آپ ﷺ نے میرے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی' نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ دو دن اور دو راتیں ٹھہرتے تھے اور دیگر تمام ازواج کے ساتھ ایک دن ٹھہرتے تھے' میرے بے گناہ ہونے کا حکم آسمان سے نازل ہوا تھا' قریب تھا کہ میرے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال میرے گھر میں' میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔

*** ——— *** ——— ***

...طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس بن عقدہ - فضل بن عباس بن سعد - یحییٰ بن غیلان راسبی - عبداللہ ... کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

... - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَحْیٰی بْنِ ... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ ... صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
...ایت: بُشِّرَتْ خَدِیْجَةُ بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ لَا ... فِیْهَا وَلَا نَصَبَ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی گئی' جس میں کوئی شور اور پریشانی نہیں ہوگی"

*** ——— *** ——— ***

...ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن بکر بلخی - سریج بن یونس - عبیدہ بن حمید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے ... ہے۔

... - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ ...ی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:
...ایت: بُعِثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ ... عَلٰی رَأْسِ اَرْبَعِیْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ... عَشْرًا وَمَاتَ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمَا

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن سعید حضرمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا گیا' آپ ﷺ دس برس مکہ میں مقیم رہے اور دس برس مدینہ میں مقیم رہے' جب آپ کا وصال ہوا' اس وقت آپ ﷺ کے سر

...اخرجه الحصكفي في" مسندالامام" (380)-واخرجه ابن حبان (7004)-وابن ابي شيبة 133/12- ومسلم (2433) ...355-وفي " الفضائل" (1577)-والطبراني في" الكبير" 11/23 من حديث ابن ابي اوفي؟
...اخرجه الحصكفي في" مسندالامام" (356)-ومسلم (2348) (114)-وعبد الرزاق (6782) .

فِيْ رَأْسِهٖ عَشْرٌ مِنْ شَعْرَةٍ بَيْضَاءَ

مبارک میں دس سفید بال بھی نہیں تھے''

...——...——...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی بغدادی - حسن بن سلام - سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(**280**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِیْ النَّجُوْدِ عَنْ زِرٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:
متن روایت: اَنَّهٗ وَجَدَ قُمْلَةً فِی الْمَسْجِدِ فَدَفَنَهَا فِی الْحِصٰی ثُمَّ تَلَا قَوْلَهٗ تَعَالٰی:
﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا﴾

امام ابوحنیفہ نے - عاصم بن ابونجود - زر کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
''انہوں نے نماز کے دوران ایک جوؤں پکڑی اور اس کو دفن کردیا' پھر انہوں نے یہ (آیت) پڑھی:
''کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مرحومین (دونوں اقسام) کے لیے سمیٹ لینے والی (چیز) نہیں بنایا ہے''

...——...——...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**281**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ بْنِ الْاَجْدَعِ وَهُوَ اَخُوْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:
متن روایت: مَا اَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رُكْبَتَهٗ بَيْنَ يَدَیْ جَلِيْسٍ لَهٗ قَطُّ وَلَا نَاوَلَ اَحَدًا يَدَهٗ قَطُّ فَتَرَكَهَا حَتّٰی يَكُوْنَ هُوَ الَّذِیْ يَدَعُهَا وَمَا جَلَسَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدٌ قَطُّ فَقَامَ حَتّٰی يَقُوْمَ وَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

☆ امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - یہ مسروق بن اجدع کے بھائی ہیں' انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پاس بیٹھے ہوئے کے سامنے اپنے گھٹنے سے کپڑا نہیں ہٹایا' اور نہ ہی کسی شخص کا ہاتھ پکڑ کر اس کو چھوڑا' یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اپنا ہاتھ چھڑاتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ بیٹھتے' تو خود پہلے نہیں اٹھتے' یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اٹھ جاتا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں پائی''

(280) اخرجه الطبري في "التفسير" /237-والبيهقي في "السنن الكبرى" 294/2-وعبد الرزاق(1747).

(281) اخرجه الحصكفي في "مسندالامام" (361)-وابن حبان(6303)-والبخاري (3561) في المناقب:باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم --ومسلم(2330) (82) في الفضائل: باب طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم ولين مسه--والبيهقي في "دلائل النبوة" 254/1

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوالفضل مہدی بن اشکاب بخاری (اور) حمدان بن حازم بخاری - عبداللہ بن ابوشیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابواسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - اسحاق بن اسرائیل - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یعقوب بن زیاد - عقبہ بن مکرم عمی - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبداللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بن معن نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابوشیبہ (اور) ابراہیم بن عبداللہ ہروی ان دونوں نے - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا صافح احد لا یترك یدہ الا ان یکون ھو الذی یترکہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے تو اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے۔ یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اپنا ہاتھ کھینچ لیتا تھا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عبداللہ بن ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان - ابوبکر بن ابوشیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے تیسری قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

ما جلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احد فقام حتی یقوم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے تو اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک دوسرا شخص نہیں اٹھ جاتا تھا۔

انہوں نے یہ روایت ان الفاظ میں - احمد بن محمد - ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن حسن بزاز - احمد بن عبدالرحمٰن - محمد بن مغیرہ - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن قاسم بجلی - محمد بن عبداللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے چوتھی قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں:)

ما مسست بیدی خزاً ولا حریراً الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی ریشم کو نہیں چھوا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن قاسم - محمد بن عبداللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد - ابوزیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے پانچویں قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں:)

ما قام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد فی حاجة فانصرف حتی یکون هو المنصرف

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص کسی کام کے سلسلے میں حاضر ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے چھوڑ کر نہیں جاتے تھے وہ شخص خود ہی جاتا تھا۔

انہوں نے یہ روایت اسی سند کے ساتھ چھٹی قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں:)

ما رؤی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادیاً رکبتیه بین یدی جلیس له قط

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص کے سامنے گھٹنے کھول کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابوشیبہ ابراہیم ابن عبداللہ بن ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے پانچویں قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں:)

ما وجدت ریحاً اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں پائی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح ابن احمد - حسن بن عرفہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ما نهض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جلیس له قط ولا مد یده من مصافح حتی یکون هو الذی یتر کها

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص کو چھوڑ کر نہیں اٹھ جاتے تھے اور جب بھی کوئی شخص آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے یہاں تک کہ دوسرا شخص آپ کا ہاتھ چھوڑ دیتا تھا۔

انہوں نے اس کو دوسرے لفظوں میں بھی نقل کیا ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

ما وجدت ریحاً اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں پائی ہے۔

احمد بن محمد بن سعید نے یہ روایت - احمد بن عبد کریم - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز - داؤد بن رشید - عباد بن عوام کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' جو بالکل پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم بجلی - محمد بن عبداللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' جو چوتھی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔

ما مسست بیدی خزاً ولا حریراً الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی ریشم نہیں پایا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح معروف با بن عشاری سے اجازت کے طور پر' - ابوعبداللہ بن حسین بن محمد بن سلیمان کاتب - ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی - داؤد بن رشید خوارزمی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسن - ابوحسن محمد بن احمد بن زرقویہ - احمد بن حسن بن زیاد - محمد بن عثمان بن حمید بن زارع - زکریا بن یحییٰ واسطی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: محمد بن احمد بن زیاد نے اس کو - محمد بن عثمان بن محمد - محمد بن عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر سے' انہوں نے' اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین صیرفی - ابوحسن فارسی - محمد بن مظفر - احمد بن محمد بن سعد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبدالجبار - ابوقاسم بن علی بن محسن سے اذن کے طور پر - ابن ثلاج - ابن عقدہ - حسن بن قاسم بجلی - محمد بن عبداللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ:

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

مسروق نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

اخرجه الحصكفي في " مسندالامام" (362)-ومسلم(736) (141) في صلاة المسافرين:باب جامع صلاة الليل-وابوداؤد(1342) في الصلاة:باب في صلاة الليل-وعبد الرزاق(4714)-وابن حبان(2551)

اَمَا تَقْرَاُ الْقُرْآنَ يَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾

فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بیشک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم - محمد بن عبداللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم - محمد بن عبداللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، بالکل اسی طرح جیسے ابومحمد بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔

اشنانی نے یہ روایت - حسن بن قاسم تمار - محمد بن عبداللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل ابن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ دوست علاف - قاضی عمر اشنانی سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

(**283**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ الْمُبَرَّاَةُ حَبِيْبَةُ حَبِيْبِ اللهِ تَعَالٰى

مسروق جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے تو یہ کہتے تھے: سیدہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما نے مجھے حدیث بیان کی، جن کی برائت (کا حکم قرآن میں نازل ہوا)، جو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عبداللہ بن سہل (اور) ابراہیم بن منصور - علی بن خشرم - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن اسماعیل حریری - حسین بن اسماعیل - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابوحسن فارسی - محمد بن مظفر - حسین - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن سعید - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(283) اخرجه الحصكفي في" مسندالامام" (384)-انظر الطبقات لابن سعد 51/8. 53-وابا نعيم 44/2-والاصابة لابن حجر 360/4-ترجمة(704)-والاستيعاب لابن عبد البر في ترجمة عائشة رضى الله عنها .

امام محمد بن حسنؒ نے اس کو "کتاب الآثار میں" امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(284)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

متنِ روایت: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خِفَّةً فَاسْتَاْذَنَهُ اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ اِبْنَةِ خَارِجَةَ وَكَانَتْ فِيْ حَوَائِطِ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ذٰلِكَ رَاحَةَ الْمَوْتِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَاَذِنَ لَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَاَصْبَحَ يَرَى النَّاسَ يَتَرَامَسُوْنَ فَاَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ غُلَامًا يَسْتَمِعُ ثُمَّ يُخْبِرُهُ فَقَالَ اِسْمَعُهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاقَطَعَ ظَهْرَاه فَمَا بَلَغَ اَبُوْ بَكْرٍ الْمَسْجِدَ حَتّٰى ظَنُّوا اَنَّهٗ لَا يَبْلُغُ وَاَرْجَفَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالُوْا لَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَمْ يَمُتْ فَقَالَ عُمَرُ لَا اَسْمَعُ رَجُلًا يَقُوْلُ مَاتَ مُحَمَّدٌ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ فَكَفُّوْا لِذٰلِكَ فَلَمَّا جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُسَجًّى كَشَفَ الثَّوْبَ ثُمَّ جَعَلَ يَلْثِمُهٗ وَيَقُوْلُ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُذِيْقَكَ الْمَوْتَ مَرَّتَيْنِ اِنَّكَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَاِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ) قَالَ عُمَرُ

امام ابوحنیفہ نے -یزید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں بہتری محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اہلیہ بنت خارجہ کے ہاں جانے کی اجازت لی وہ خاتون انصار کے ایک محلے میں رہتی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ نہیں ہوا کہ یہ وصال سے پہلے کی راحت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی، پھر اسی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا، اگلے دن لوگوں میں بے چینی ظاہر ہونا شروع ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا: وہ خبر سن کر آئے اور انہیں بتائے، غلام نے آ کر بتایا: میں نے ان لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہو گئے اور بولے: ہائے کمر ٹوٹ گئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی مسجد نہیں پہنچے تھے لوگوں کو یہ اندازہ تھا کہ وہ جلدی نہیں آپائیں گے، منافقین نے کہنا شروع کر دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر واقعی نبی ہوتے تو ان کا انتقال نہ ہوتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے جس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا، تو وہ لوگ یہ کہنے سے رک گئے، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا، انہوں نے کپڑا ہٹا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا ذائقہ دومرتبہ نہیں چکھائے گا، آپ اس کی بارگاہ میں اس سے زیادہ معزز ہیں، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور بولے: جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا، تو ان کا انتقال ہوگیا ہے، اور

284) اخرجه الحصكفي في " مسندالامام" (366)- والتفصيل في التعليق على مسند الامام .

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہِ لَکَأَنَّھَا لَمْ تُقْرَأْ قَبْلَھَا قَطُّ فَقَالَ النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَۃِ اَبِی بَکْرٍ مِنْ کَلَامِہٖ وَقِرَاءَ تِہٖ قَالَ وَمَاتَ لَیْلَۃَ الْاِثْنَیْنِ فَمَکَثَ لَیْلَتَئِذٍ وَیَوْمَئِذٍ وَلَیْلَۃَ الثُّلَاثَاءِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَکَانَ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَاَوْسُ بْنُ خَوْلِیٍّ یَصُبَّانِ الْمَاءَ وَعَلِیٌّ وَالْفَضْلُ یَغْسِلَانِہٖ

جو شخص حضرت محمد ﷺ کے ربّ کی عبادت کرتا ہے تو وہ (ربّ) زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی' (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''محمد' صرف رسول ہیں' ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں' اگر ان کا انتقال ہو جاتا ہے' یا وہ قتل ہو جاتے ہیں' تو کیا تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے' جو شخص ایڑیوں کے بل پھر جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو جزاء عطا کرے گا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یوں محسوس ہوا جیسے یہ آیت اس سے پہلے کبھی پڑھی ہی نہیں گئی ہے' تو لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات اور ان کی تلاوت کی ہوئی آیت دہرانا شروع کر دیا' نبی اکرم ﷺ کا وصال پیر کی رات ہوا تھا' اس رات' اس سے اگلے دن اور اگلی رات آپ کا جسم شریف یوں ہی رہا' منگل کے دن آپ ﷺ کو دفن کر دیا' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس بن خولی رضی اللہ عنہ پانی انڈیل رہے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - محمد بن امیہ ساوی - سہل بن بشر کندی - بجیر بن نصر (اور) کجہ بن شاذویہ - ابراہیم (اور) عمرو' جو محمد بن حسین کے صاحبزادے ہیں - انہوں نے اپنے والد سے (اور) سہل بن خلف بن زاذان بخاری (اور) محمد بن رجاء بخاری' ان دونوں نے - اسحاق بن حمزہ - ان سب حضرات نے عیسیٰ بن موسیٰ تمی - ابو یوسف تیمی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن صالح بن سعید بن مرداس ترمذی - صالح بن محمد بن سعید - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - صالح بن محمد بن سعید ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - ابوالفضل جعفر بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

285 - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (وَ) رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (وَ) عُثْمَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً - وَقُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک (اور) ربیعہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (اور) عثمان بن زائدہ - زبیر بن عدی کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا' اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ بھی 63 برس کے تھے۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری کی تحریر (اور) احمد بن عبداللہ بن زیاد بغدادی' ان دونوں نے - محمد بن خلیل بصری - ابوعبداللہ صخر بن عثمان - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - عبداللہ بن محمد بن یعقوب' یہ ابومحمد بخاری ہیں' انہوں نے یہ روایت - احمد بن عبداللہ بن زیاد بغدادی - محمد بن خلیل بصری - صخر بن عثمان - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابومظفر ہناد بن ابراہیم نسفی - محمد بن احمد بن محمد غنجار حافظ - محمد بن حسین ابوعمرو بغدادی - شبیب بن عاصم بن محمد شروانی - ابوعبداللہ صخر بن عثمان بجستانی حداد - سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

286 - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ:

متنِ روایت: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام ابوحنیفہ نے - عون بن عبداللہ - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کی مجھ سے ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے کہا:

285- اخرجه الحصكفي في "مسندالامام" (356)-ومسلم (2348) (114) في الفضائل: باب كم سن رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قبض-وعبد الرزاق (6782).

قَالَ لَقِيَنِي رَجُلٌ فَقَالَ اَقْرَاَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ آيَةَ كَذَا وَاَقْرَاَنِيهَا غَيْرُهُ بِغَيْرِ قِرَاءَتِهِ فَقُلْتُ لَهُ اِقْرَا كَمَا اَقْرَاَكَ عُمَرُ فَاِنَّهُ كَانَ اَقْرَاَنَا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَفْقَهَنَا فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَاَعْرَفَنَا بِاللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ دَابَّةً اَحَبَّتْ عُمَرَ لَاَحْبَبْتُهَا وَتَاللّٰهِ لَقَدْ خِفْتُ رَبِّي مِنْ مُحَبَّتِي لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فلاں آیت اس طرح پڑھائی تھی جبکہ فلاں صاحب نے مجھے وہ آیت اس سے کچھ مختلف طریقے سے پڑھائی ہے تو میں نے اس سے کہا: تم اس کو اسی طرح پڑھو جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ہم میں سب سے بڑے عالم تھے اور اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اللہ کی قسم! اگر کوئی جانور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو تو میں اس جانور سے بھی محبت رکھوں گا' اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی محبت کے حوالے سے مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن مخلد- عبداللہ بن جارود- یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(287)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متنِ روایت: لَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ مِنْ قِرَاءَةٍ اِلٰى قِرَاءَةٍ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آدمی ایک قرائت سے دوسری قرائت کی طرف منتقل نہیں ہوگا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: یعنی حرف ''عبداللہ'' اور حرف ''زید'' وغیرہ

(288)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّهُ كَانَ يُقْرِءُ رَجُلًا اَعْجَمِيًّا اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ اِنَّ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک عجمی شخص کو یہ آیت پڑھا رہے تھے: اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ جبکہ وہ

(287) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (273) في الجنائز: باب قراءة القرآن

(288) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (274) في الجنائز: باب قراءة القرآن- وعبد الرزاق (5985) في فضائل القرآن: باب تعاهد القرآن ونسيانه- وابو عبيد كما في " الاتقان في علوم القرآن" 168/1

جَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْيَتِيْمِ فَلَمَّا اَعْيَاهُ قَالَ لَهُ اَمَا
تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَقُوْلَ طَعَامَ الْفَاجِرِ قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ اَنَّ الْخَطَاَ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ اَنْ تَقْرَاَ بَعْضَهُ
فِي بَعْضٍ يَقُوْلُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ كَذٰلِكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلٰكِنِ الْخَطَاَ
اَنْ تَقْرَاَ آيَةَ الْعَذَابِ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الرَّحْمَةِ آيَةَ
الْعَذَابِ وَاَنْ تَزِيْدَ فِيْ كِتَابِ اللهِ مَا لَيْسَ فِيْهِ

پڑھ رہا تھا: اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْيَتِيْمِ جب اس نے انہیں تھکا دیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم ٹھیک طرح سے طعام الفاجر نہیں کہہ سکتے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن میں غلطی یہ نہیں ہے کہ تم اس کے ایک حصے کی جگہ دوسرا پڑھ لو' تم الغفور الرحیم اور العزیز الحکیم کو الغفور الحکیم اور العزیز الرحیم پڑھ لو' کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہے' بلکہ غلطی یہ ہے کہ تم عذاب والی آیت کو رحمت والی' یا رحمت والی آیت کو عذاب والی آیت کر کے پڑھو' یا اللہ کی کتاب میں اس بات کا اضافہ کر دو جو اس میں نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

288- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا :
متن روایت: اَنَّهُ اِسْتَاذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ
عَنْهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اِنِّيْ اَجِدُ غَمًّا وَكَرْبًا فَانْصَرِفْ
فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ مَا اَنَا بِالَّذِيْ يَنْصَرِفُ حَتّٰى اَدْخُلَ
فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَاَخْبَرَهَا بِذٰلِكَ فَاَذِنَتْ لَهُ فَقَالَتْ
اِنِّيْ اَجِدُ غَمًّا وَكَرْبًا وَاِنِّيْ مُشْفِقَةٌ مِمَّا اَخَافُ اَنْ
يَهْجُمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْشِرِيْ فَوَاللهِ لَقَدْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ عَائِشَةُ زَوْجَتِيْ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ اَنْ
يُزَوِّجَهُ جَمْرَةً مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَالَتْ فَرَّجْتَ عَنِّيْ
فَرَّجَ اللهُ عَنْكَ

امام ابوحنیفہ نے۔ہیثم۔عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا: اس وقت میں غمگین بھی ہوں اور پریشان بھی' آپ واپس چلے جائیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے قاصد سے کہا: میں ان کے خدمت میں حاضر ہوئے بغیر واپس نہیں جاؤں گا' قاصد واپس آیا اور اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دیدی' انہوں نے فرمایا: مجھے غم اور پریشانی لاحق ہے اور مجھے یہ اندیشہ بھی ہے کہ کہیں مجھ پر قریب الموت ہونے کی کیفیت طاری نہ ہو جائے' (اس لیے میں اجازت نہیں دے رہی تھی) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی خدمت میں عرض کی: آپ یہ خوشخبری قبول کریں' اللہ کی

اخرجہ الحصکفی فی " مسندالامام " (385)-وابن حبان (7108)-وابو نعیم فی " الحلية " 45/2-واحمد
-والحاکم فی " المستدرک " 4/8-9-والبخاری (4753)

قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عائشہ جنت میں میری بیوی ہوگی'' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم ﷺ کا جو مقام ہے وہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی شادی جہنم کے کسی انگارے کے ساتھ کروادے'تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم نے میری پریشانی ختم کی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانیاں ختم کرے''

•••—— •••—— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ بن سیار - لیث بن مساور - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - عبداللہ بن محمد بن اسماعیل ابن زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**290**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

متن روایت: مَا كَذَبْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا وَاحِدَةً كُنْتُ اُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِرَحَّالٍ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ اَيُّ الرِّحَالِ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ فَقُلْتُ الطَّائِفَةَ الْمَكِّيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُهَا فَلَمَّا رَحَّلَهَا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاُتِيَ بِهَا قَالَ مَنْ رَحَّلَ لَنَا هٰذِهِ الرَّاحِلَةَ قَالُوْا رَحَّالُكَ الَّذِيْ اَتَيْتَ بِهٖ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ رُدُّوْا الرَّاحِلَةَ اِلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - امام شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے' صرف ایک مرتبہ کا معاملہ مختلف ہے' میں پہلے نبی اکرم ﷺ کے لیے پالان تیار کیا کرتا تھا' ایک مرتبہ طائف سے تعلق رکھنے والا ایک پالان تیار کرنے والا شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا (تو یہ خدمت اسے سونپ دی گئی) اس نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کون سی قسم کا پالان پسند کرتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: مکی والا' حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس کو ناپسند کرتے تھے' جب اس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے وہ پالان تیار کیا اور وہ پالان نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا: تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ پالان کس نے تیار کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اس پالان تیار کرنے والے شخص

(290) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (870)-والحصكفي في" مسند الامام" (377)-وابو يعلى (5258) من طريق ابى حنيفة-والطبراني في" الكبير" (10366) من طريق ابى حنيفة ايضاً .

جو جو طائف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پالان تیار کرنے کی خدمت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو واپس دیدو!''

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوربیع زہرانی - یعقوب بن ابراہیم ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ ابواسامہ فقیہ - اسحاق بن ابواسرائیل - ابومعاویہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن ولید بن ابان عقیلی - ابوربیع - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ - محمد بن ولید بن ابان عقیلی - ابوربیع - یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

291)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ :

متن روایت: مَا كَذَبْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا كِذْبَةً وَاحِدَةً كُنْتُ اُرَحِّلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِرَحَّالٍ فَسَاَلَنِيْ اَيُّ رَحْلٍ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ الطَّائِفَةَ الْمَكِّيَّةَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَكْرَهُهَا فَسَاَلَ مَنْ رَحَّلَ لَنَا هٰذِهٖ فَقَالُوْا رَحَّالُكَ فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ فَلْيُرَحِّلْ لَنَا

امام ابوحنیفہ نے - معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد صرف ایک مرتبہ غلط بیانی کی ہے' پہلے میں نبی اکرم ﷺ کے لیے پالان تیار کیا کرتا تھا پھر ایک پالان تیار کرنے والے شخص کو لایا گیا اس نے مجھ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کون سی قسم کا پالان پسند کرتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: مکی والا' حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس کو ناپسند کرتے تھے' آپ نے دریافت کیا: یہ پالان کس نے تیار کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: آپ کے پالان تیار کرنے والے (نئے شخص) نے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد ہی ہمارے لیے پالان تیار کیا کرے۔

*** —— *** —— ***

291) قد تقدم .

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حاتم بن محمد ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ اس کے آخر میں یہ کہا ہے:

فاعيدت الى راحلة ''تو پالان تیار کرنے کی خدمت واپس ان کے پاس آ گئی''

انہوں نے یہ روایت بدر بن ہیثم حضرمی - ابوکریب محمد بن علاء - ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم من صاحب هذه الراحلة قالوا الطائفى قال لا حاجة به

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اس پالان کو تیار کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: طائف والے شخص نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ضرورت نہیں ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - مخلد بن عمرو - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد ہروی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن احمد بن اسحاق - عبداللہ بن عبداللہ بخاری - عمر بن محمد بن حسن - عیسیٰ بن موسیٰ معروف بغنجار - یعقوب یعنی امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

292- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :

متن روایت: فِيَّ سَبْعُ خِصَالٍ لَيْسَتْ فِيْ وَاحِدَةٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَنِيْ وَاَنَا بِكْرٌ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ اَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ بِكْرًا غَيْرِيْ وَاَرَانِيْ لَهُ جِبْرِيْلُ وَلَمْ يَرَهُ اَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِيْ وَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِصُوْرَتِيْ وَلَمْ يَنْزِلْ بِصُوْرَةِ اَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِيْ وَكُنْتُ مِنْ اَحَبِّهِنَّ اِلَيْهِ نَفْسًا وَوَالِدًا وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْوَحْيِ وَاَنَا مَعَهُ فِيْ شِعَارِهِ وَلَمْ يَكُنْ يَاتِيْهِ وَهُوَ مَعَ اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِهِ وَنَزَلَ فِيَّ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَادَ يَهْلِكُ فِيَّ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ وَمَاتَ فِيْ لَيْلَتِيْ وَيَوْمِيْ وَتَوَفّٰى بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے-عون بن عبداللہ بن عتبہ- عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میرے اندر سات خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی' آپ ﷺ نے میرے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی' نبی اکرم ﷺ نے مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام دکھائے' میرے علاوہ اور کسی بھی زوجہ محترمہ نے انہیں نہیں دیکھا' حضرت جبرائیل علیہ السلام میری تصویر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے وہ میرے علاوہ آپ ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ کی تصویر لے کر نہیں آئے' میں اپنی ذات اور اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھی' جب میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لحاف میں ہوتی تھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہو جاتے تھے جب نبی اکرم ﷺ اپنی کسی اور زوجہ محترمہ کے ساتھ ہوتے تھے تو حضرت جبرائیل نازل نہیں ہوتے تھے' میرے بارے میں قرآن پاک کی آیات نازل ہوئی تھیں' قریب تھا کہ میری وجہ سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے' نبی اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر ہوا)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - ابراہیم بن یوسف' سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد' ان دونوں نے - امام ابویوسف کے حوالے

292- قد تقدم فی (277) .

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان فی سبع خصال لم تكن فی احد من ازواجه اتاه جبريل بصورتی ولم ياته بصورة احد من ازواجه غيری وكنت من احبهن اليه نفساً ووالداً ونزل فی آيات من القرآن كاد يهلك فی فنام من الناس وتوفی فی ليلتی وفی يومی وفی بيتی وبين سحری ونحری

وہ بیان کرتی ہیں: میرے اندر سات ایسی خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل میری تصویر لے کر آئے تھے وہ میرے علاوہ نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ کی تصویر لے کر نہیں آئے۔ میں اپنی ذات اور والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میرے بارے میں قرآن مجید میں کچھ آیات نازل ہوئیں۔ قریب تھا کہ میرے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔ نبی اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل طور پر پہلی والی روایت کے الفاظ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن میسرہ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(293) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهٗ كَانَ اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْتَهٗ اَرْسَلَ وَالِدَتَهٗ اُمَّ عَبْدٍ تَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ

امام ابوحنیفہ نے - عون بن عبداللہ بن عتبہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

جب نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لاتے تھے تو وہ اپنی والدہ سیدہ ام عبد رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ کے ہاں بھیج دیتے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کے گھر جا کر نبی اکرم ﷺ کے معمولات

(293) قد تقدم فی (274).

تَنْظُرُ اِلٰی هَدْیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَدَلِّهٖ وَسَمْتِهٖ فَتُخْبِرُهٗ بِذٰلِكَ فَیَتَشَبَّهُ بِهٖ

شریف اور طور طریقوں کا جائزہ لیتی رہتی تھیں اور حضرت عبداللہ کو آ کر اس بارے میں بتاتی تھیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کو اختیار کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

294)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْهِ :

امام ابوحنیفہ نے - عون بن عبداللہ بن عتبہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبُ حَصِیْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چٹائی اٹھایا کرتے تھے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

295)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِیْ رَاشِدٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ :

امام ابوحنیفہ نے - جامع بن ابوراشد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں:

متن روایت: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ صُهَیْبًا فَجَمَعَ لَهُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْ یَكُوْنَ اَكْثَرَ دَاخِلٍ عَلَی الْاَنْصَارِ فَلَمَّا تَكَامَلُوْا لَدَیْهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَصَلّٰی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ حَمَلْتُ اَمْرَكُمْ عَلٰی سِتَّةٍ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَقَدْ اَجَّلْتُهُمْ ثَلَاثًا یَخْتَارُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَلِلْاُمَّةِ فَاِنِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰی

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ مسلمانوں کو ان کے پاس اکٹھا کریں اور ان میں زیادہ تعداد انصار کی ہونی چاہیے جب وہ لوگ ان کے پاس اکٹھے ہو گئے تو انہیں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور بولے: اے لوگو! میں نے تمہارا معاملہ چھ افراد کے سپرد کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے وقت ان حضرات سے رراضی تھے میں نے انہیں تین دن کی مہلت دی ہے کہ یہ لوگ اپنی لیے اور امت کے لیے (کسی کو

294- اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (376)-وابن سعد في" الطبقات" 113/3-وابو نعيم في" الحلية" 126/1-والبخاري (3287) في بدء الخلق-وابن حبان(6331) .

295- اخرجه ابن حبان (2091)-ومسلم (567)-والبيهقي في" السنن الكبرى" 224/6-والطيالسي:11-وابن سعد في" الطبقات" 335/3

اَحِدِهِمْ وَاَبٰى وَاحِدٌ مِنْهُمْ اَنْ يُّبَايِعَ فَكُوْنُوْا عَلَيْهِ وَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَكُوْنُوْا فِيْ فِئَةِ ابْنِ عَوْفٍ ثُمَّ مَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

خلیفہ) چن لیں اگر یہ لوگ کسی ایک شخص پر متفق ہو جائیں اور ان میں سے کوئی ایک انکار کر دے تو تم لوگ اس کے ساتھ ہو جانا' اور اگر ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو تم عبدالرحمٰن بن عوف کے ساتھ ہونا'' پھر اسی دن حضرت عمر کا انتقال ہو گیا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن احمد بن صباح وراق - احمد بن محمد بن عیسیٰ - علی بن مجاہد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**296**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ:

امام ابوحنیفہ نے - عون بن عبداللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبُ عَصَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

''وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عصا بردار تھے''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک' اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

انه كان صاحب رداء رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اٹھانے والے تھے۔

اسی سند کے ساتھ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

انه كان صاحب الراحلة لرسول الله صلى الله عليه و آله وسلم

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پالان تیار کرنے والے تھے۔

اسی سند کے ساتھ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

انه كان صاحب سواك رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم وصاحب الميضاة وصاحب النعلين

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک رکھنے والے تھے۔ آپ کے وضو کا پانی رکھنے والے تھے اور آپ کے جوتے اٹھانے والے تھے۔

(296) قد تقدم فی (294) .

(297)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے- اسماعیل بن عبدالملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

متن روایت: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لِيَكُوْنَ شِعَارُكَ الْعِلْمُ وَالْقُرْآنُ

''اے عائشہ! تمہارا اشعار علم اور قرآن ہونا چاہیے''۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد - ابوجعفر محمد بن قاسم طائکانی - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد کے حوالے سے، مکمل طور پر اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(298)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ:

امام ابوحنیفہ نے- اسماعیل بن عبدالملک - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلٰى عَلِيٍّ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ جَائِعًا فَقَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ مَا اَجَاعَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ لَمْ اَشْبَعْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ کو محسوس ہوا کہ وہ بھوکے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے علی! تم کب سے بھوکے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اتنے دنوں سے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جنت کی خوشخبری قبول کرو!

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن ابراہیم - محمد بن قاسم - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

طلحہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے تقریباً ابومحمد بخاری کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابشر بشهادة الدنيا وسعادة العقبى

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا میں شہادت کی اور آخرت میں سعادت کی خوشخبری قبول کرو!

(299)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالاعلیٰ تیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(297) اخرجه الحصكفي في'' مسند الامام'' (34) .

(298) اخرجه الحصكفي في'' مسند الامام'' (371) .

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّقْرَاَ سُوْرَةَ الْفَرَائِضِ يَعْنِيْ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فَفَعَلَ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهٗ تَعَالٰى (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا) غَلَبَ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ فَقَالَ لَهٗ اَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَعِدْ فَلَمَّا بَلَغَهَا اشْتَدَّ بُكَاؤُهٗ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا

نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورہ فرائض یعنی سورہ نساء کی تلاوت کریں انہوں نے ایسا ہی کیا' جب وہ اس آیت پر پہنچے

''اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے''

تو نبی اکرم ﷺ رونے لگے' آپ نے ان سے فرمایا: رک جاؤ! پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا: اسے دوبارہ پڑھو جب وہ اس مقام پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ زیادہ شدت سے رونے لگے' حتیٰ کہ ایسا تین مرتبہ ہوا۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- قاسم بن محمد- محمد بن محمد- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی باقلانی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی- قاسم بن محمد دلال- ابوبلال اشعری- امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے' اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

(**300**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِى الزَّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے- سلمہ بن کہیل- ابوزعراء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متنِ روایت: اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ

''میرے بعد ان دو افراد' ابوبکر اور عمر' کی پیروی کرنا''

*** —— *** —— ***

(299) اخرجه ابن حبان (735)- ومسلم (800) فى صلاة المسافرين: باب فضل استماع القرآن- والطبرانى فى "الكبير" (8461)- واحمد 380/1- والبخارى (4582) فى التفسير .

(300) اخرجه الحصكفى فى " مسند الامام" (367)- والترمذى (3805) فى مناقب عبدالله بن مسعود- والحاكم فى " المستدرك" 76/3- والبغوى فى " شرح السنة" 195/7 (3789)- والطبرانى فى " الكبير" (8426) .

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر کے حوالے سے - محمد بن عمرو راق - خالد بن نزار کے حوالے سے نقل کی ہے یحییٰ بن نصر بن حاجب بیان کرتے ہیں:

دخلت علی ابو حنیفة فی بیت مملو کتباً فقلت له ما هذه قال هذه احادیث کلها ما حدثت بها الا الیسیر الذی ینتفع به فقلت له حدثنی ببعضها فاملی علی حدثنا سلمة بن کهیل الحدیث

میں امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا گھر تحریروں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ سب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تمام احادیث ہیں۔ میں نے ان میں سے صرف چند احادیث روایت کی ہیں۔ جن کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے (یحییٰ بن نصر کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: آپ ان میں سے کوئی حدیث میرے سامنے بھی بیان کریں تو انہوں نے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی۔

301)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَیْنِ الْعَرَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ:

امام ابوحنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حبہ بن جوین عرنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

متنِ روایت: اَنَا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ وَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

''میں اسلام قبول کرنے والا اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والا' پہلا شخص ہوں''

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ہمام بن خلف شیرازی - حسن - عامر بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

302)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) قَالَ:

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

متنِ روایت: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَفْقَهُ مَنْ رَاَیْتُ وَلَقَدْ بَعَثَ اِلَی اَبِیْ جَعْفَرَ الْمَنْصُوْرِ اَنَّ النَّاسَ قَدْ فُتِنُوْا بِجَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ فَهَیِّءْ لَهٗ مَسَائِلَ شِدَادًا فَلَخَّصْتُ اَرْبَعِیْنَ مَسْئَلَةً وَبَعَثْتُ بِهَا اِلَی الْمَنْصُوْرِ بِالْحِیْرَةِ ثُمَّ اَبْرَدَ اِلَیَّ فَوَافَیْتُهٗ عَلٰی سَرِیْرِهٖ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَتَدَاخَلَنِیْ مِنْ جَعْفَرَ هَیْبَةٌ لَمْ تَدْخُلْهَا مِنَ الْمَنْصُوْرِ فَاَجْلَسَنِیْ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی

میں نے جتنے بھی لوگ دیکھے ہیں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ان میں سب سے بڑے فقیہہ تھے' ایک مرتبہ ابوجعفر منصور نے مجھے پیغام بھیجا کہ لوگ امام جعفر صادق کے حوالے سے آزمائش کا شکار ہیں تو تم میرے لئے کچھ مشکل مسائل تیار کرو۔ میں نے چالیس مسائل تیار کیے اور انہیں حیرہ میں منصور کو بھجوادیا۔ پھر اس نے مجھے اپنے پاس بلوایا جب میں وہاں پہنچا تو وہ اپنے پلنگ پر بیٹھا تھا۔ امام جعفر صادق اٹھ کر دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔

301) اخرجه الحصکفی فی "مسند الامام" (370) - وابن سعد فی "الطبقات" 15/3 - والترمذی (3735) فی المناقب - والبیهقی فی "السنن الکبریٰ" 207/6 - والحاکم فی "المستدرك" 136/3

جَعْفَرَ قَائِلاً يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ هٰذَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ نَعَمْ اَعْرِفُهُ ثُمَّ قَالَ الْمَنْصُوْرُ سَلْهُ مَا بَدَا لَكَ يَا اَبَا حَنِيْفَةَ فَجَعَلْتُ اَسْاَلُهُ وَيُجِيْبُ الْاِجَابَةَ الْحَسَنَةَ وَيُفْحِمُ حَتّٰى اَجَابَ عَنْ اَرْبَعِيْنَ مَسْئَلَةً فَرَاَيْتُهُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِاخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ فَلِذٰلِكَ اَحْكَمُ اَنَّهُ اَفْقَهُ مَنْ رَاَيْتُ

مجھے امام جعفر صادق کا اتنا رعب محسوس ہوا کہ منصور کا اتنا رعب محسوس نہیں ہوا تھا۔ منصور نے مجھے بیٹھنے کیلئے کہا اور پھر امام جعفر صادق کی طرف متوجہ ہو کر بولا: اے ابوعبداللہ! یہ ابوحنیفہ ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں اسے جانتا ہوں۔ پھر منصور نے کہا: اے ابوحنیفہ تم ان سے جو چاہو سوال کرو۔ تو میں ان سے سوالات کرنے شروع کیے انہوں نے مجھے اس کے عمدہ جوابات دیے۔ یہاں تک کہ انہوں نے 40 سوالات کے جوابات دے دیے۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ فقہاء کے اختلاف کے سب سے بڑے عالم ہیں۔ اسی لئے میں نے یہ فیصلہ دیا کہ میں نے جتنے بھی لوگ دیکھے ہیں وہ ان میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد بن حسین حازمی - ابونجیح ابراہیم بن محمد بن حسین - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**303**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن روایت: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد بیان کرتے ہیں:

مسروق بن اجدع کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبید بن عتبہ - حسین بن عبدالاوّل - ابوخالد احمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**304**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن روایت: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِرَجُلٍ اِقْرَا الْحَجَرَ قَالَ اَوَلَيْسَتْ مَعَكَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ لِيْ مِثْلَ صَوْتِكَ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: تم سورۃ حجر پڑھو! اس نے کہا: کیا آپ کو یہ نہیں آتی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: آتی ہے لیکن میری آواز تمہاری آواز جیسی (خوبصورت) نہیں ہے۔

(303) اخرجه ابن ابی شيبة 270/8 فی اللباس :نقش الخاتم وما جاء فيه

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن عبداللہ - خالد بن یوسف بن خالد سمتی - انہوں نے اپنے والد یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعد احمد بن عبدالجبار - علی بن ابوعلی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس احمد بن محمد بن عقدہ - احمد بن محمد بن عبداللہ - خالد بن یوسف بن خالد سمتی - انہوں نے اپنے والد یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

305- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهُ قَالَ حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ حَبِيْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اَلْاِسْتِغْفَارُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مسروق بیان کرتے ہیں:

سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: استغفار جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - اسحاق بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

306- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ الْكُوْفَةَ حِيْنَ اسْتَعْمَلَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا اٰلَوْنَا عَنْ اَعْلَاهَا فُوْقًا

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ فرمایا: ہم کسی ڈر کی وجہ سے بڑے لوگوں سے کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

305- اخرجه الحصكفي في " مسند الامام" (384)-وابن سعد في " الطبقات" /1-51-53-وابو نعيم 44/2

(**307**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ وَرَبِيْعَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :
متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَقُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم اور ربیعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر 63 سال تھی۔ جب حضرت ابوبکر کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی 63 سال تھی۔ جب حضرت عمر کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی 63 سال تھی۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - زکریاء بن یحییٰ نیشاپوری - احمد بن عبداللہ ابن زیاد بغدادی - محمد بن محمد بن خلیل بصری - عبداللہ بن صخر - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**308**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَيَاسٍ عَنْ اَبِی عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ:
متن روایت: لَمَّا خَرَجَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ اَوْصِنِیْ فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَلُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَنْ يَجْمَعَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَاصْبِرْ حَتّٰى تَسْتَرِيْحَ بَرًّا وَتُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن ایاس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں:
جب حضرت عبداللہ بن مسعود مدینہ منورہ جانے لگے تو میں نے کہا آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: تم پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا اور تم اس وقت تک صبر سے کام لینا جب تک نیک ہونے کے عالم میں (دنیا کی پریشانیوں سے) راحت حاصل نہیں کر لیتے یا کسی گناہ گار (اور ظالم حکمران) سے راحت نصیب نہیں ہو جاتی۔

•••———•••———•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد - عبداللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**309**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدٍ

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر - عمرو بن حریث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

(307) اخرجه الحصكفی فی " مسند الامام " (356) وقد تقدم

(308) اخرجه الحاكم فی " المستدرك " 200/1 - والشهاب فی " المسند " (2166) - والترمذی (2167) من حديث عبد الله بن عمر مرفوعا

...ی اللہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ...قَالَ:

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

...روایت: عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ...عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي ...الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ ...فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ...عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ فِي الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهُ ...اَنْتَ فَبَكٰى

دس لوگ جنت میں ہوں گے (یعنی یہ جنتی ہیں) ابوبکر جنتی ہے' عمر جنتی ہے' عثمان جنتی ہے' علی جنتی ہے' طلحہ جنتی ہے' زبیر جنتی ہے' سعد جنتی ہے' سعید جنتی ہے' عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور ابوعبیدہ جنتی ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ آپ بھی؟ تو آپ رو پڑے۔

*** —— *** —— ***

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن حسین بن احمد حرانی - ابویقظان عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسلم - عبداللہ ...کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک ابن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن ...نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

...- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ ...الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ...قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

...روایت: اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ ...اَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقِ ...السَّمَاءِ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا

(جنت میں) بلند درجات کے لوگوں کو نیچے کے درجات والے یوں دیکھیں گے جیسے دنیا میں آسمان کے افق میں چمکنے والے کسی ستارے کو دیکھا جاتا ہے اور ابوبکر اور عمر ان (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور یہ دونوں اچھے بندے ہیں۔

*** —— *** —— ***

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبد ...بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - حسن ابن عباس - محمد بن حنفیہ طریفی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ ...سے روایت کی ہے۔

...اخرجه ابوداؤد (4649) - والترمذی (3748) - والحاكم فی '' المستدرك '' 3/316 - والمتقی الهندی فی '' الكنز '' ...

...اخرجه الخطیب فی '' تاریخ بغداد '' 3/195 - و 4/64 - و 12/123 - والحافظ الذهبی فی '' تذكرة الحفاظ '' 2/484

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**311**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَبْصَرَهُمْ يُهَلِّلُوْنَ وَيُكَبِّرُوْنَ فَقَالَ هِيَ هِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ مَا هِيَ قَالَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا

امام ابوحنیفہ نے -موسیٰ بن ابوکثیر- ایک شخص جس نے انہیں یہ بات بیان کی اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے

حضرت عمر بن خطاب نے لوگوں کو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھتے ہوئے دیکھا تو بولے رب کعبہ کی قسم! یہی ہے یہی ہے کسی نے ان سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تقویٰ کا کلمہ۔ اور یہ لوگ اس کے حقدار بھی ہے اور اس کے اہل بھی ہیں۔

*** —— *** —— ***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت -منذر بن محمد بن منذر نے اپنے والد کے حوالے سے -عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعلی بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**312**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر- ربعی بن حراش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ بن یمان روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

میرے بعد ان دو افراد کی پیروی کرنا۔ ابوبکر اور عمر عمار کے طریقے سے رہنمائی حاصل کرنا اور ام عبد کے صاحبزادے یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود) کے عہد کو مضبوطی سے پکڑ کے رکھنا۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - ابوعبداللہ فضل بن محمد واسطی -عبدالقدوس بن عبدالقاہر- ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(312) اخرجه الحصكفي في" مسندالامام" (368)-وابن حبان-والترمذي (3663) في المناقب: باب في مناقب ابي بكر وعمر-وابن سعد في" الطبقات" 334/2-واحمد 399/5

318- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک بن عمیر - ایک شامی شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ

میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کوحمزہ بن حبیب کی تحریر میں پڑھا ہے' یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علیسے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ بن حسن نے - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف (اور) اسد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبدالملک - احمد بن اسحاق بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد کے حوالے سے امام بوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عیسیٰ رازی - شخویہ بن شبیب - ابومطیع کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

انی مکاثر بکم الامم یوم القیامة فلا تضلوا

میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے سامنے فخر کروں گا تو تم لوگ گمراہ نہ ہو جانا۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: امام ابو یوسف حسن بن زیاد اسحاق ازرق اور حکم بن عبداللہ نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**314**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: لَقَدْ كُنَّ فِيَّ خِلَالٌ سَبْعٌ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَحَبُّهُنَّ اِلَيْهِ اَبًا وَاَحَبُّهُنَّ اِلَيْهِ نَفْسًا وَتَزَوَّجَنِي بِكْرًا وَمَا تَزَوَّجَ بِكْرًا غَيْرِيْ وَمَا تَزَوَّجَنِي حَتّٰى اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ بِصُوْرَتِيْ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا رَآهُ اَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرِيْ وَلَقَدْ كَانَ يَاتِيْهِ جِبْرَئِيْلُ وَاَنَا مَعَهُ فِيْ شِعَارٍ وَلَقَدْ نَزَلَ فِيْ عُذْرِيْ كَادَ اَنْ يَهْلِكَ فِيَّ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ وَلَقَدْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَتِيْ وَيَوْمِيْ وَبَيْنَ سِحْرِيْ وَنَحْرِيْ

امام ابوحنیفہ نے شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میرے اندر سات خصوصیات ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں۔ میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی۔ آپ نے میرے علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔ آپ نے میرے ساتھ اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک حضرت جبرائیل آپ کے پاس میری تصویر لے کے نہیں آئے۔ میں نے حضرت جبرائیل کو دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے اور کسی نے بھی انہیں نہیں دیکھا ہے۔ جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لحاف میں ہوتی تھی تو بھی حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے تھے۔ میرے بے گناہ ہونے کے بارے میں (قرآن میں آیتیں) نازل ہوئیں۔ قریب تھا کہ میری وجہ سے کئی لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔

•••——•••——•••

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن منذر بن سعید ہروی اور دیگر کئی حضرات کے حوالے سے- محمد بن عیسیٰ- محمد بن فضل بن عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- فضل بن عباس بن سعید- یحییٰ بن غیلان راسبی- عبداللہ

(314) قد تقدم فی (292)

...ق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ...عُمَيْرٍ قَالَ:

...روایت: قَالَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِنِسَاءِ ...نَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَضَّلَنِيَ اللّٰهُ ...عَلَيْكُنَّ بِعَشْرِ خِصَالٍ وَّلَا فَخْرَ كُنْتُ اَحَبُّ نِسَائِهٖ ...وَكَانَ اَبِيْ اَحَبُّ اَصْحَابِهٖ اِلَيْهِ وَلَمْ يَعْرِفْ بِكْرًا ...رِيْ وَتَزَوَّجَنِيْ لِسَبْعٍ وَبَنٰى بِيْ لِتِسْعٍ وَنَزَلَ فِيْ ...رِيْ مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَ يُطَافُ بِهٖ فِيْ مَرَضِهٖ بَيْنَ ...ـائِـهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَشُقُّ عَلَيَّ اِنْ رَاَيْتُنَّ اَنْ تَاْذَنَّ ...كُوْنَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلْمَةَ اَذِنَّا فَكَانَ ...اٰخِرُ زَادِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اُتِيَ بِسِوَاكٍ فَقَالَ اُنْكُثِيْهِ يَا ...عَائِشَةُ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَسْتَاكَ بِهٖ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيْقِيْ ...رِيْقِهٖ وَقَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سِحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَدُفِنَ فِيْ ...بَيْتِيْ.

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ پر دس حوالوں سے فضیلت دی ہے۔ اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہہ رہی (بلکہ اظہار نعمت کے لئے بیان کر رہی ہوں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب سے زیادہ آپ کو محبوب تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شادی کی تو میری عمر سات سال تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی۔ میری بے گناہی کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری کے دوران تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے رہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے لئے یہ بات مشقت کا باعث ہے۔ اگر تم خواتین مناسب سمجھو تو مجھے عائشہ کے گھر میں رہنے دو۔ تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ٹھیک ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی جو آخری چیز استعمال کی وہ مسواک تھی۔ وہ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اسے نرم کر دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے استعمال کیا تو یوں اللہ تعالیٰ نے میرے لعاب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب کو جمع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے اور گردن کے درمیان (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ لگے ہوئے تھے اس وقت) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض کیا اور آپ کو میرے حجرے میں دفن کیا گیا۔

... تقدم وهو حديث سابقه

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن مخلد - قیس بن مسلم - حامد بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(316)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دَثَّارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: كَانَ لِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ

امام ابوحنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض واپس کرنا تھا تو وہ آپ نے مجھے ادا کیا اور مزید رقم بھی عطا کی۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - ابوبکر احمد بن داؤد سمنانی - ابواصبغ عبدالعزیز بن یحییٰ - محمد بن سلمہ حرانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(317)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَعَدْنَا حَيْثُ اِنْتَهٰى بِنَا الْمَجْلِسُ

امام ابوحنیفہ نے - سماک بن حرب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو وہاں بیٹھ جاتے تھے جہاں محفل کے آخر میں گنجائش ہوتی تھی۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - ابوجعفر محمد بن حسن بن ہارون موصلی - عبدالغفار بن عبداللہ موصلی - علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(318)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ:

متن روایت: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنِّيْ اَنْبُشُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْتُ اِلَى ابْنِ سِيْرِيْنَ اَسْاَلُهُ فَقَالَ هٰذَا رَجُلٌ يَنْبُشُ عِلْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھود رہا ہوں۔ میں نے ابن سیرین کو پیغام بھیجا اور ان سے (اس کی تعبیر) کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ (خواب دیکھنے والا) شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پھیلائے گا۔

*** —— *** —— ***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - داؤد بن یحییٰ - اسماعیل بن بہرام - اسباط بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(317) اخرجه الحصكفي في "المسند الامام" (468)-وابن حبان (6433)-وابو يعلى (7453)-والطبراني في "الكبير" (1951)-واحمد 98/5-والبخاري في "الادب المفرد" (1141)

(319)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عبداللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ

''میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔''

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن ہارون - ابن ابوغسان - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(320)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :

امام ابوحنیفہ - عاصم بن ابونجود - زر بن حبیش کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ اَخَذَ قُمْلَةً فِي الصَّلَاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ (اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا)

انہوں نے نماز کے دوران ایک جوؤں پکڑی اور اسے دفن کر دیا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

''کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مرحومین کے لئے سمیٹ دینے والی چیز نہیں بنایا ہے۔''

••• —— ••• —— •••

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل ابن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب قاضی - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(321)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَامِعِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ :

امام ابوحنیفہ نے - جامع بن راشد - منذر ثوری - محمد بن حنفیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے

---

(319) اخرج ابن حبان (5985)-واحمد 349/4-والحميدى (779)-والطبرانى فى " الكبير " (7415) عن الصنابح عن النبى صلى الله عليه وسلم قال:" انى فرطكم على الحوض وانى مكاثر بكم الامم فلا تقتتلن بعدى"

(320) اخرجه االبيهقى فى" السنن الكبرىٰ" 294/2-وعبد الرزاق(1741) فى الصلاة: باب القملة فى المسجد تقتل-وابن ابى شيبة 145/2 (7489) .

(321)-- قال السيوطى فى" الدر المنثور" 410/4: واخرج ابن جريروابن المنذر وابن ابى حاتم والطبرانى فى" الاوسط" وابو الشيخ عن محمد بن على بن ابى طالب قال:قلت لابى: ان الناس يزعمون فى قول الله:(ويتلوه شاهد منه)انك انت التالى قال وددت انى اناهو ولكنه لسان محمد صلى الله عليه وسلم .

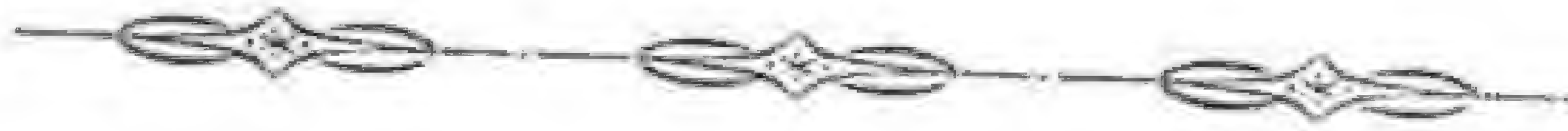
عَزَّ وَجَلَّ (اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَّبِّهٖ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِنْهُ لِسَانُهُ لِسَانٌ عَرَبِيٌّ وَهُوَ الشَّاهِدُ مِنْهُ

میں دریافت کیا گیا: ''جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل پر ہو''۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: واضح دلیل اس کے پروردگار کی طرف سے ہوگی اور اس کی طرف سے مقرر کردہ گواہ اس کی تلاوت کرے گا۔ اس کی زبان عربی زبان ہے اور وہ اس کی طرف سے گواہ ہے۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - حسن بن قاسم بن حسین بجلی - محمد بن عبداللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔



اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ الطَّهَارَةِ

چوتھا باب: طہارت کے بارے میں روایات

وَاَنَّهٗ يَشْتَمِلُ عَلٰى فُصُوْلٍ خَمْسَةٍ

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ كَيْفِيَّةِ الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّمِ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِيْمَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ وَالتَّيَمُّمَ وَاَحْكَامُ الْحَدَثِ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ وَاَحْكَامَ الْجَنَابَةِ

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ الْمِيَاهِ وَالنَّجَاسَاتِ

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا

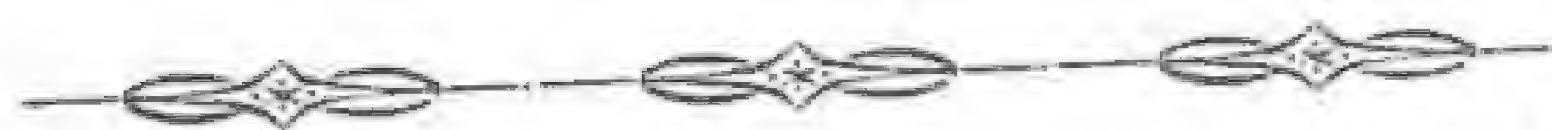
پہلی فصل: وضو اور تیمّم کا طریقہ

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمّم کو لازم کرتی ہیں' نیز حدث کے احکام

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں' نیز جنابت کے احکام

چوتھی فصل: (مختلف اقسام کے) پانیوں اور نجاستوں کے احکام

پانچویں فصل: موزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کے احکام



اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ کَیْفِیَّةِ الْوُضُوْءِ وَالتَّیَمُّمِ

پہلی فصل: وضواور تیمّم کا طریقہ

(**322**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ:

متنِ روایت: اَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ

امام ابوحنیفہ نے-عطاء بن ابی رباح -حمران مولی عثمان بن عفان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تین، تین مرتبہ وضو کیا اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-احمد بن محمد بن سعید-یعقوب بن یوسف ضبی-ابوجنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-احمد بن محمد بن سعید-یعقوب بن یوسف ضبی-ابوجنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**323**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ:

متنِ روایت: رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ كُلَّهٗ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پورا وضو دو، دو مرتبہ کیا۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے مفصل طور پر روایت کیا ہے

فقال توضا فغسل یدیه اثنتین واستنشق مثنی وغسل وجهه مثنی وغسل ذراعیه مثنی ومسح

(322) اخرجه الحصكفی فی" مسند الامام" (51)-وابن حبان (1058)-ومسلم(226) فی الطهارة-والبیهقی فی" السنن الكبری" كم الوضوء من غسل؟ وابن ابی شیبة 10/1 فی الطهارات:باب فی الوضوء كم هو؟

واسه مثنى وغسل رجليه مثنى قال حماد والواحدة تجزى اذا اسبغت قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة

وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دومرتبہ دھوئے اور دومرتبہ کلی کی۔ اپنے چہرے کو دومرتبہ دھویا' بازو دومرتبہ دھوئے۔ اپنے سر پر دومرتبہ مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں دومرتبہ دھوئے۔ حماد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز ہے جب کہ تم نے اچھی طرح پانی بہایا ہو۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

324- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِغْسَلْ مُقَدَّمَ اُذُنَيْكَ مَعَ الْوَجْهِ وَامْسَحْ مُؤَخَّرَ اُذُنَيْكِ مَعَ الرَّاْسِ

''تم اپنے کان کے آگے والے حصے کو چہرے کے ساتھ دھوؤ اور اس کے پیچھے والے حصے پر سر کے ساتھ مسح کرو''۔

•••——•••——•••

ثم قال محمد قال ابو حنيفة رضى الله عنه بلغنا ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال الاذنان من الراس فيعجبنا ان نمسح مقدمهما مع الوجه ومؤخرهما مع الراس قال محمد وبه ناخذ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔ ہمیں یہ روایت اچھی لگی تو ہم ان کے آگے والے حصے کا چہرے کے ساتھ مسح کرتے ہیں اور پیچھے والے حصے کا سر کے ساتھ مسح کرتے ہیں۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

325- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ-عبداللہ بن عمر عمری- نافع کے حوالے سے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَوَضَّأُ فِى النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ

ایک صاحب نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ''سبتی'' جوتے میں ہی وضو کر لیتے ہیں' تو انہوں

324- اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى " الآثار" (2) فى الطهارة: باب الوضوء-والترمذى 55/1 فى الطهارة: باب ما جاء ان الاذنين من الراس-وعبد الرزاق (36) .

325- اخرجه الطحاوى فى" شرح معانى الآثار" 184/2-وابن حبان (3763)-والبخارى (166) فى الوضوء-وابو الشيخ فى" اخلاق النبى صلى الله عليه وسلم" 36-والبيهقى فى" السنن الكبرى" 31/5

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

————***

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- اسماعیل بن فضل بلخی- محمد بن جعفر- موسیٰ بلخی- محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ کہتے ہیں: اسماعیل بن حماد نے اس کو امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) (عن) عبد الله بن عمر (عن) سعيد بن ابوسعيد المقبرى وذكر الحديث فى احرامه ووضوئه فى النعال واستلامه الركن اليمانى وتلوينه لحيته بالصفرة وقوله رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يفعل ذلك كله

یہ روایت انہوں نے عبداللہ بن عمر کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری سے نقل کی ہے۔ انہوں نے ان کے احرام باندھنے جوتوں سمیت وضو کرنے رکن یمانی کا استلام کرنے داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگانے کا ذکر کیا ہے اور ان کے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(**326**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ التَّيْمِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ:

متنِ روایت: اَنَّهٗ كَانَ يُفْتِيْ بِالْوُضُوْءِ مِنَ الْمِطْهَرَةِ

امام ابوحنیفہ نے- مزاحم بن زفر تیمی کوفی کے حوالے سے شعبی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ یہ فتویٰ دیتے تھے لوٹے کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس بن عقدہ- اسماعیل بن حماد- انہوں نے اپنے والد اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

(**327**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ فَاِذَا غَسَلْتُمْ

امام ابوحنیفہ نے- محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(کچھ) ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے جب

(326) اخرجه ابن حبان (1088)- واحمد 409/4- وابن ابى شيبة 26/1-

-- ومسلم (242) (29) كان ابوهريرة يأتى على الناس وهم يتوضؤون عند المطهرة فيقول لهم: اسبغوا الوضوء بارك الله فيكم فانى سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم -يقول: " ويل للاعقاب من النار " .

(327) اخرجه الطحاوى فى " شرح معانى الآثار " 38/1- واحمد 164/2- وابن خزيمة (161)- والبيهقى فى " السنن الكبرى " 69/1- من حديث عبد الله بن عمرو

حکُمْ فَبَلِّغُوْا بِالْمَاءِ اُصُوْلَ الْعَرَاقِیْبِ

(وضو کرتے ہوئے) اپنے پاؤں دھوؤ' تو ایڑیوں کی جڑوں تک پانی پہنچاؤ''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبداللہ فراء طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن عبداللہ طالقانی - ابوجعفر محمد بن قاسم طایکانی - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

329)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ الْمُشْرِكِیْنَ كَانُوْا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَقُوْا الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالُوْا نَرٰی اَنَّ صَاحِبَكُمْ یُعَلِّمُكُمْ كَیْفَ تَاْتُوْنَ الْخَلَاءَ اِسْتِهْزَاءً بِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَعَمْ فَسَاَلُوْهُم فَقَالُوْا اَمَرَنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوْجِنَا وَلَا نَسْتَنْجِیْ بِاَیْمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِیْ بِعَظْمٍ وَلَا بِرَجِیْعٍ وَاَنْ نَسْتَنْجِیْ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مشرکین جب مسلمانوں سے ملتے تھے' تو یہ کہا کرتے تھے: ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تمہارے آقا تمہیں اس بات کی بھی تعلیم دیتے ہیں کہ تم لوگوں کو بیت الخلاء کیسے جانا چاہئے۔ وہ مسلمانوں کا مذاق اڑانے کے طور پر یہ بات کہتے تھے۔ تو مسلمان جواب دیتے تھے: جی ہاں! مشرکین نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو مسلمانوں نے بتایا کہ انہوں نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ نہ کریں اور دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجا نہ کریں اور ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجا نہ کریں اور ہم تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کریں۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن حسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبهذا ناخذ والغسل بالماء فی الاستنجاء احب الینا

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

---

329) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار" (38)–ومسلم(262) فی الطهارة: باب الاستطابة–والترمذی (16) فی الطهارة: باب الاستنجاء بالحجارة–واحمد 437/5

(**329**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ :

امام ابوحنیفہ نے-علقمہ بن مرثد-ابن بریدہ-ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً

''نبی اکرم ﷺ نے ایک،ایک مرتبہ وضو کیا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-صالح بن احمد-شعیب بن ایوب-ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**330**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-عبدالعزیز بن ابورواد-نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: کَانَ تَیَمُّمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ضَرْبَتَیْنِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْیَدَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ

''نبی اکرم ﷺ نے تیمم کرتے ہوئے دو ضربیں لگائیں ایک ضرب چہرے کے لئے تھی اور ایک ضرب کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لئے تھی۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبداللہ قزوینی-یوسف بن موسیٰ مروزی-ابوبکر موسیٰ بن سعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-مبارک بن عبدالجبار صیرفی-ابومحمد حسن بن محمد جوہری-محمد بن مظفر-ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبداللہ قاضی قزوین-یوسف بن موسیٰ مروزی-ابوبکر موسیٰ بن سعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**331**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(329) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (52)-والطبراني في" الاوسط" 397/4 (3674)-وقد ذكره الهيثمي في" مجمع الزوائد" 231/1 .

(330) اخرجه مالك في" الموطأ" 56/1 (122)-والحاكم في" المستدرك" 287/1-والبيهقي في" السنن الكبرى" 207/1-والطبراني في" الكبير" (13366) .

(331) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (31) في الطهارة:باب التيمم-وعبدالرزاق (822) في الطهارة باب كم التيمم من ضربة؟- وابن ابي شيبة 159/1 في الطهارات:باب في التيمم كم هو؟

متن روایت: فِیْ التَّیَمُّمِ قَالَ تَضَعُ رَاحَتَیْكَ فِیْ الصَّعِیْدِ فَتَمْسَحُ وَجْهَكَ ثُمَّ تَضَعُهُمَا الثَّانِیَةَ فَتَنْفُضُهُمَا فَتَمْسَحُ یَدَیْكَ وَذِرَاعَیْكَ اِلَی الْمِرْفَقَیْن

''تم اپنی ہتھیلیاں مٹی پر رکھواور پھر اپنے چہرے کا مسح کرلو پھر تم دوسری مرتبہ انہیں مٹی پر رکھو‘ان پر پھونک مارواور پھر اس کے ذریعے اپنے ہاتھوں اور کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کرلو۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال وبه ناخذ ونری مع ذلك ان ینفض یدیه فی کل مرة من قبل ان یمسح وجهه وذراعیه وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے‘انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے‘ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر مرتبہ اپنے چہرے اور بازو پر مسح کرنے سے پہلے اپنے ہاتھوں پر پھونک مارے گا۔امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

332)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے-ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَرَّ بِرَجُلٍ یَغْسِلُ ذَکَرَهُ فَقَالَ وَیْحَكَ اِنَّ هٰذَا لَیْسَ عَلَیْكَ

''حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنی شرم گاہ کو دھورہا تھا‘تو انہوں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو‘تم پر یہ لازم نہیں ہے۔

•••——•••——•••

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت-ابراہیم بن عبدالرحیم-ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے‘امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی باقلانی-ابوعبداللہ بن دوست علاف-قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد وغسله احب الینا اذا بال وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے‘انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔امام محمد فرماتے ہیں: پیشاب کرنے کے بعد اس (شرمگاہ) کو دھولینا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے‘امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

333)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی کے حوالے

332) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (24) فی الطهارة: باب الوضوء من مس الذکر .

اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:
متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي غُسْلِ الْيَدَيْنِ بِدْعَةٌ وَنِعْمَتِ الْبِدْعَةُ

سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

دونوں ہاتھ دھونے کے بارے میں وہ فرماتے ہیں' بدعت ہے' لیکن یہ اچھی بدعت ہے۔

•••——•••——•••

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عبدالجبار صیرفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - جنادہ بن مسلم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی سے' انہوں نے' اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(**334**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ - خالد بن علقمہ - عبد خیر کے حوالے سے - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

انہوں نے ایک مرتبہ پانی منگوایا اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی اور پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور پھر یہ فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی - یحییٰ بن موسیٰ - ابومطیع حکم بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن طرخان (اور) محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی' ان دونوں نے - علی بن میمون عطار (اور) [illegible] بن مقاتل زنجی - محمد بن عبداللہ بن عمار (اور) محمد بن عبداللہ سمنانی - محمد بن عبداللہ بن عمار ان دونوں نے - معافی بن عمران کے

(334) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (49)-وابن حبان (1056)-وابوداؤد (112) في الطهارة-والنسائي 67/1-والبيهقي في" السنن الكبرى" 48/1-والطحاوي في" شرح معاني الآثار" 35/1

حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح بخاری - محمد بن خالد واقفی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان بخاری - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - عبداللہ بن ولید مدنی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان مروزی - محمد بن حمید رازی - ابراہیم بن مختار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی سرخسی - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مغیث بن بدیل - خارجہ کے صاحبزادے - خارجہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ومسح براسه مرة واحدة "انہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا"

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبیدہ بن شاہ بن عبید - اسماعیل بن عبداللہ بن سعید مقری - علی بن مصعب جو خارجہ بن مصعب کے بھائی ہیں - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ومسح براسه مرة وغسل قدميه ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

"انہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے اور ارشاد فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو (کا طریقہ) ہے"

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثم انه اخذ الماء بيديه ومسح بهما راسه مرة واحدة ثم غسل قدميه ثلاثاً ثم غرف بكفه فشربه ثم قال من سره ان ينظر الى طهور رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فهذا طهوره

پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر انہوں نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے پھر چلو میں پانی لے کر اسے پی لیا اور بولے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کو دیکھے تو اسے اس وضو کو دیکھ لینا چاہئے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کندی - ابوحفص محمد بن حفص بخاری - اسد بن عمرو بجلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثم اخذ ماء بكفيه فصبه على صلعته فتحدر عنها وغسل رجليه ثلاثاً ثم قال من سره ان ينظر الى

وضوء رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کاملاً فلینظر الی هذا

پھر انہوں نے دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر اسے اپنے سر کے آگے والے حصے پر انڈیلا تو وہاں سے پانی کے قطرے بہے پھر انہوں نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور بولے: جو شخص یہ چاہتا ہوں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے مکمل وضو کو دیکھے تو وہ اس شخص دیکھ لے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل-محمد بن شوکہ- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مسح براسه ثلاثاً آپ نے اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کیا۔

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کونقلکیا ہے۔

(ان میں سے ایک) اسحاق ازرق ہیں-جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی-محمد بن ربیع نے-اسماعیل بن ہود واسطی-اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) عبدالحمید حمانی ہیں--جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی- احمد بن محمد نے-جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے- عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں--جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی-سہل بن بشر نے- فتح بن عمر-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات--جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی- احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے-وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے- یحییٰ بن حسین- زیاد بن حسن بن فرات- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابوجہم ہیں-جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی-احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے-منذر بن محمد-منذر نے اپنے والد کے حوالے سے-انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں-جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی-احمد بن محمد نے-انہوں نے اپنے والد محمد-منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے-ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید-عبداللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے امام ابوحنیفہ سے روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے خالد بن علقمہ-عبد خیر کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل

ہے۔

انه توضا ثلاثاً ثلاثاً وقال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر بولے: یہ نبی اکرم ﷺ کا وضو ہے۔

شیخ ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: جن حضرات نے اس روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے تین مرتبہ مسح کیا تھا' تو اس کا مفہوم یہ ہوگا' کہ انہوں نے اپنے سر کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھے' پھر انہیں سر کے پچھلے حصے تک لے کر گئے' پھر انہیں سر کے اگلے حصے تک لے کر آئے' تو راوی یہ سمجھا کہ یہ تین مرتبہ ہو گیا' حالانکہ یہ ایک ہی مرتبہ ہے' کیا آپ نے یہ ملاحظہ نہیں فرمایا ہے؟ کہ جارود بن یزید خارجہ بن مصعب اور اسد بن عمرو نے یہی بات بیان کی ہے' کہ مسح ایک ہی مرتبہ تھا۔

لیکن اصحاب رسول کی ایک جماعت نے یہ بات نقل کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ مسح فرمایا ہے۔

ان صحابہ کرام میں' حضرت عثمان بن عفان' حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

اس کا مفہوم وہ ہو سکتا ہے کہ جو ہم نے ذکر کیا ہے' البتہ یہ ہو سکتا کہ آپ نے تین مرتبہ پانی لیا تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

شیخ ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: شعبہ نے اس میں ایک بڑی غلطی کی ہے' انہوں نے اس کو- مالک بن عرفطہ-عبد خیر کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' تو انہوں نے (اس کی سند میں راوی کا نام) خالد کی جگہ مالک' (اور اس کے باپ کا نام) علقمہ کی جگہ عرفطہ نقل کر دیا۔

اگر یہ غلطی امام ابوحنیفہ سے سرزد ہوئی ہوتی' تو ان لوگوں نے ان کی نسبت معرفت حدیث میں قلت اور جہالت کی طرف کرنی تھی اور خود ان ہی لوگوں نے اس طرح کی روایت نقل کی ہے' یہ صرف ان میں پرہیزگاری کی کمی اور نفسانی خواہشات کی پیروی کا نتیجہ ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اسحاق بن محمد بن مروان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- مصعب بن مقدام کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' (اور) صالح بن احمد- ابراہیم بن عثمان-علی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد-محمد بن شوکہ- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید-علی بن عبدالملک- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حامد- حسن بن محمد بن حسن رازی- موسیٰ بن نصر- ابومطیع حکم بن عبداللہ بلخی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

335)- سند روایت: (اَبُـوْ حَـنِيْـفَةَ) عَـنْ خَالِدِ بْنِ امام ابوحنیفہ- خالد بن علقمہ- عبد خیر کے حوالے سے یہ

335) قد تقدم-وهو حديث سابقه .

عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثَلَاثًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین، تین مرتبہ وضو کرتے تھے اور اپنے سر پر بھی تین مرتبہ مسح کرتے تھے۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن محمد بن ابراہیم بن احمد - ابوعبداللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے پہلے والے الفاظ کے ہمراہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد اور ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

انه توضا ثلاثاً ثلاثاً ثم قال من احب ان ينظر الى وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلينظر الى وضوئى هذا

انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر بولے: جو شخص یہ چاہتا ہوں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے تو اسے میرے اس وضو کو دیکھ لینا چاہیے۔

انہوں نے یہ روایت ابوبکر قاسم بن عیسیٰ عصار سے دمشق میں - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب - انہوں نے اپنے والد شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب فرماتے ہیں: عبد خیر سے اس روایت کو زائدہ' شریک' ابوعوانہ' جعفر بن حارث نے نقل کیا ہے' ان سب نے اس کو عبد خیر سے نقل کیا اور پھر انہوں نے ان حضرات کے طرق نقل کیے ہیں۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی - حافظ ابن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک' ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن محمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - جعفر بن محمد - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابوعلی حسن بن شاذان - عبدالباقی بن قانع مرزوق قاضی - احمد بن محمد بن مقاتل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**336**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - حارث بن عبدالرحمٰن - ضحاک بن

(336) قد تقدم.

عبد الرَّحْمٰنِ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ابِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

(متن روایت): اَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلاثًا ثُمَّ اسْتَنْشَقَ ثَلاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا وَاَخَذَ كَفًّا مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّهُ عَلٰى صَلْعَتِهِ حَتّٰى تَحَادَرَ الْمَاءُ مِنْ رَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

کے حوالے سے - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ انہوں نے پانی منگوایا' اس کے ذریعے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر ہتھیلی میں پانی لے کر اسے اپنی پیشانی پر بہایا' یہاں تک کہ وہ پانی ان کے سر کے نیچے چھلک آیا' پھر انہوں نے دونوں پاؤں دھوئے پھر بولے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح -محمد بن غالب واقفی -سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن خازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثم اخذ بكفه اليمنى ماء فوضعه على راسه حتى جعل يتحدر عليه ثم غسل رجليه ثلاثاً

پھر انہوں نے اپنی دائیں ہتھیلی میں پانی لیا۔ اسے اپنے سر پر رکھا یہاں تک کہ ان پر اس کے قطرے پھسل آئے۔ پھر انہوں نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے۔

انہوں نے یہ روایت ابواحمد بن یاسین بن نصر نیشاپوری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کسائی - ابوحفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبدالملک - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحیٰی عبدالحمید حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - اپنے والد اور سعید بن ذاکر' ان دونوں نے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید- صالح بن منصور بن نصر صغانی -انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے- ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں پڑھی ہے

- یہ یحییٰ بن حسن بن زیاد نے- حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن- محمد بن عبید ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی- جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے۔

ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ توضا ثلاثاً ثلاثاً

حضرت علی بن ابوطالب نے تین تین مرتبہ وضو کیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوحسن علی بن محمد بن عبید-علی بن عبد ربہ- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی - قاسم بن زکریا- احمد بن عثمان بن حکیم-عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

(**337**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيْفٍ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ اَوْ ابْنُ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -منصور بن معتمر- مجاہد- ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام حکم یا شاید ابن حکم تھا کے حوالے سے اس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ حُفْنَةً مِنْ مَّاءٍ فَنَضَحَهُ فِيْ مَوَاضِعَ طُهُوْرِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چلو میں پانی لیا اسے طہارت کے مقامات پر چھڑک دیا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن قدامہ بن سیار زاہد بلخی -لیث بن مساور- اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(337) اخرجه الحصكفی فی" مسند الامام" (54)-وابوداؤد (166) فی الطهارة-والنسائی 86/1 فی الطهارة:باب النضح وابن ماجة(461)-والبيهقی فی" السنن الكبری" 161/1-والحاكم فی" المستدرك" 171/1-واحمد 179/4

338)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الزَّرَّادِ عَنْ تَمَامٍ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :

متن روایت: اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاكُمْ قُلْحًا اِسْتَاكُوْا فَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

امام ابوحنیفہ نے-ابوحسن علی بن حسین زراد- تمام- حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں تم لوگوں نے مسواک نہیں کی ہے تم لوگ مسواک کرو' کیونکہ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-محمد بن اسحاق بن عثمان بخاری- جمعہ بن عبداللہ- اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد-محمد بن شوکہ (اور) محمد بن رضوان-محمد بن سلام' ان دونوں نے-محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

مالی اراکم تدخلون علی قلحاً

کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تم لوگ مسواک کیے بغیر آ گئے ہو۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی- ولید بن حماد- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر- مقاتل بن ابراہیم- نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

او عند کل وضوء "یا ہر وضو کے ساتھ"

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی- انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی- محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- علی بن محمد بن عبید- محمد بن علی- سعید بن سلیمان- محمد بن حسن شیبانی کے حوالے

338- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (41)-والحصكفي في" مسندالامام" (48)

- وهذا الحديث في الاصل حديث العباس بن عبد المطلب:" كانوا يدخلون على النبي صلى الله عليه وسلم " -ورواه احمد/ البيهقي (6710)-والهيثمي في" زوائد ابي يعلى" (122)-والبخاري في"التاريخ الكبير" 157/2-والحاكم في" المستدرك

سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابوعلی جعفر بن محمد بن عبداللہ بن علی صیقل - تمام بن مسکین کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابن عقدہ - محمد بن حسن - احمد بن عبدالرحمٰن - حکم - زفر - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - ابوحسن زراد سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے یہ روایت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - ابویعلیٰ - تمام کے حوالے سے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

عبداللہ بن زبیر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابوحسن زراد - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ نے یہ روایت - محمد بن مخلد - محمد بن فضل - سعید بن سلیمان - محمد بن سلیمان - محمد بن حسن شیبانی - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابومحمد یحییٰ بن محمد بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کی سند کے علاوہ بھی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کی ہے ان میں سے بعض حضرات نے اس کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد سے جبکہ بعض حضرات نے اس کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کے والد کا ذکر نہیں کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - ابوعلی - تمام کے حوالے سے - حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے شاید یہی صیقل ہو۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد والسواك عندنا سنة لا ینبغی ان یترك

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

— پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک مسواک ایک ایسی سنت ہے، جس کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے

339 - سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: يَسْتَاكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مرد یا عورت احرام کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثارفرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

340 - سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِيْفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :

امام ابوحنیفہ نے - سفیان بن سعید ثوری - زید بن اسلم - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک، ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

*** —— *** —— ***

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابوفرج حسین بن علی بن عبداللہ - ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان - یعقوب بن حسن خلال سے بصرہ میں - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

341 - سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِيْـفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: تَـمْسَـحُ الْمَرْاَةُ عَـلٰـى رَاْسِهَـا عَلٰى شَعْرِ وَلَا يُجْزِيْهَا اَنْ تَمْسَحَ عَلٰى خِمَارِهَا

"عورت اپنے سر کے بالوں پر مسح کرے گی اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی اوڑھنی پر مسح کر لے"۔

339- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (42) في الطهارة: باب السواك

340- اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 29/1 - وابن حبان (1095) - وابوداؤد (138) في الطهارة: باب الوضوء مرة - والترمذي (42) في الطهارة: باب ماجاء في الوضوء مرة .

341- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (43) في الطهارة: باب وضوء المرأة ومسح الخمار - وابن ابي شيبة 25/1 الطهارات: باب في المرأة تمسح على خمارها .

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةرضی الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**342**)- سندروایت: (اَبُـوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا يُجْزِئُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَمْسَحَ عَلٰى صُدْغَيْهَا حَتّٰى تَمْسَحَ بِرَاْسِهَا كَمَا يَمْسَحُ الرَّجُلُ

''عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی کنپٹیوں پر مسح کرلے جب تک وہ مرد کی طرح سر پر مسح نہیں کرتی''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةرضی الله عنه ثم قال محمد واما نحن فنقول اذا مسحت موضع الشعر فمسحت من ذلك مقدار ثلاثة اصابع اجزاها واحب الينا ان تمسح كما يمسح الرجل وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن نے اس کو'' کتاب الآثار'' میں نقل کیا ہے انہوں نے یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: البتہ ہم یہ کہتے ہیں: جب اس نے بالوں کی جگہ پر مسح کرتے ہوئے تین انگلیوں کے برابر جگہ پر مسح کرلے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا البتہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ عورت بھی اسی طرح مسح کرے جس طرح مرد مسح کرتا ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**343**)- سندروایت: (اَبُـوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ عَتَّابٍ عَنْ اَبِيْهِ:

امام ابوحنیفہ نے-محمد بن یزید عطار-مجمع بن عتاب-ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ رَاٰى عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ فَحَرَّكَ خَاتِمَهُ

انہوں نے حضرت ابن ابوطالب کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنی انگوٹھی کو حرکت دی۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-احمد بن محمد بن سعید-محمد بن عبید بن عتبہ-محمد بن ہشام-خالد بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

---

(342) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی " الآثار" (43) فی الطهارة:باب وضوء المرأة ومسح الخمار-وقد تقدم

(343) اخرجه البيهقی فی " السنن الكبرىٰ" 57/1 فی الطهارة:باب تحريك الخاتم فی الاصبع عند غسل اليدين .

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَا یُوْجِبُ الْوُضُوْءَ وَالتَّیَمُّمَ وَاَحْکَامَ الْحَدَثِ

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمّم کو لازم کرتی ہیں' نیز حدث کے احکام

344- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ (رَبَاحٍ عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ:

متنِ روایت: لَیْسَ فِی الْقُبْلَةِ وُضُوْءٌ

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''بوسہ لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعبید قاسم بن خالد- ابونعیم فضل بن دکین کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن عبداللہ (اور) علی بن ابراہیم' ان دونوں نے- یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

345- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِی (الزُّبَیْرِ) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

متنِ روایت: اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (مَرَقَةً) بِلَحْمٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ

امام ابوحنیفہ نے- ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے ساتھ شوربہ کھایا' پھر آپ نے نماز ادا کرلی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- صالح بن احمد قیراطی- احمد بن خالد بن عمرو حمصی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عیسیٰ (بن ابراہیم)- ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

346- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

متنِ روایت: سَاَلْتُ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الرَّجُلِ یَذْبَحُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں

(344) اخرجہ عبد الرزاق (505) فی الطھارة: باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة- وابن ابی شیبة 44/1 فی الطھارات: باب من قال: لیس فی القبلة وضوء۔

(345) اخرجہ الحصکفی فی "مسند الامام" (47)- وابو یعلی (1963)- واحمد 304/3- وعبد الرزاق (639)- وابو داؤد (191) فی الطھارة: باب فی ترک الوضوء مماست النار- والبیھقی فی "السنن الکبری" 156/1

(346) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (158) فی الصلاة: باب مایعاد من الصلاة وما یکرہ منھا- وابن ابی شیبة 230 فی الطھارات: باب الرجل یذبح أیتوضأ من ذلک ام لا؟ -عبدالرزاق 125/1 فی الطھارة: باب مس اللحم النیء والدم

شَاةً وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ فَيُصِيْبُ الدَّمَ عَلٰى يَدِهٖ قَالَ يَغْسِلُ مَا يُصِيْبُهٗ وَلَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ

دریافت کیا' جو باوضو حالت میں بکری کو ذبح کرتا ہے' تو بکری کا خون اس کے ہاتھ پر لگ جاتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا جس جگہ پر خون لگا ہے' وہ اس جگہ کو دھولے گا' اس کے لئے وضو دہرانا لازم نہیں ہے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**347**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالثَّوْبِ قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ ثُمَّ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اغْتَسَلَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ يَقُوْمُ حَتّٰى يَجُفَّ

جو شخص وضو کرے اور پھر اپنے کپڑے کو چہرے سے پونچھ لے' اس کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' پھر انہوں نے فرمایا: اگر اس شخص نے کسی ٹھنڈی رات میں غسل کیا ہو' تو کیا وہ اتنی دیر کھڑا رہے گا' جب تک اس کا جسم خشک نہیں ہوتا۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ ولا نرى بذلك باساً وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**348**)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: فِي الرَّجُلِ يَقُصُّ اَظْفَارَهٗ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهٖ قَالَ يَمُرُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

"وہ شخص جو اپنے ناخن تراشتا ہے' یا اپنے بال کاٹتا ہے' اس کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس جگہ پر پانی بہا دے گا۔

(347) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (39) فی الطهارة: باب مسح الوجه بالمنديل وقص الشارب- وعبد الرزاق (707) فی الطهارة: باب المسح بالمنديل- وابن ابی شيبة 150/1 فی الطهارات: باب من كره المنديل

(348) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (40) فی الطهارة: باب مسح الوجه بالمنديل وقص الشارب- وعبد الرزاق (463) فی الطهارة: باب قص الشارب- وابن ابی شيبة 53/1 فی الطهارات: باب من قال: يعد الوضوء

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد وسمعت ابا حنیفة یقول ربما قصصت اظفاری واخذت من شعری ولم اصبه بالماء حتی اصلی ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابویوسف وحسن البصری رحمهما الله تعالی

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: بعض اوقات میں اپنے ناخن تراشتا ہوں' یا بال تراشتا ہوں اور پھر ان پر پانی استعمال کیے بغیر نماز ادا کر لیتا ہوں' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابویوسف اور حسن بصری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

349- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَحْبِیْلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: لَیْسَ فِیْمَا مَسَّتِ النَّارُ وُضُوْءٌ

امام ابوحنیفہ نے-عبدالرحمٰن بن شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم نہیں ہوتا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوعباس-یعقوب بن یوسف بن زیاد-اسماعیل بن علیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

350- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا قَلَسْتَ مَلَا فِیْكَ فَاَعِدْ وُضُوْئَكَ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ مَلَا فِیْكَ فَلَا تُعِدْ وُضُوْءَ كَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب تمہیں منہ بھر کر قے آجائے' تو تم وضو کو دہراؤ گے' اور جب منہ بھرنے سے کم قے آئے' تو تم وضو کو نہیں دہراؤ گے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد وهو قول ابی حنیفة وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' تو انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

351- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے-سلیمان بن یسار کے حوالے سے یہ

350- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (20)-وعبد الرزاق (520) فی الطهارة: باب الوضوء من القیء والقلس-وابن ابی شیبة 40/1 فی الطهارات: باب فی القلس الوضوء .

يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ نِسَاءَهُ فِي رَمَضَانَ وَمَا يُجَدِّدُ وُضُوءًا

روایت نقل کی ہے: ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اپنی ازواج کا بوسہ لے لیتے تھے اور وضو کی تجدید نہیں فرماتے تھے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بصری - حارث - علی بن منصور جرجانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(352) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ رَجُلٍ يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ فَتَقَبَّلَهُ عَمَّتُهُ اَوْ خَالَتُهُ اَوِ امْرَاةٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا فَاَمَّا اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ حَدَثٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص سفر سے واپس آئے اور پھر اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ یا کوئی ایسی عورت جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لئے حرام ہو اس کا بوسہ لے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی ایسی عورت آدمی کا بوسہ لے جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لئے حرام ہو تو ایسی صورت میں آدمی پر وضو لازمی نہیں ہوگا لیکن اگر کوئی ایسی عورت اس کا بوسہ لے لیتی ہے جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لئے جائز ہو تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا اور یہ "حدث" کے مترادف ہوگی۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابوحنيفة ثم قال وهو قول ابراهيم ولسنا ناخذ به ولا نرى فى القبلة وضوا على حال الا ان يمذى فيجب للمذى عليه الوضوء وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر انہوں نے فرمایا: ابراہیم نخعی کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم اس کو اختیار نہیں کرتے ہیں ہمارے نزدیک بوسہ لینے کی صورت میں کسی بھی صورت میں وضو لازم نہیں ہوتا البتہ اگر (بوسہ لینے سے) آدمی کی مذی خارج ہو جائے تو مذی کی وجہ سے اس پر وضو لازم ہوگا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(351) اخرجه ابن جرير الطبرى فى "التفسير" 108/4 (9638)-والعثمانى فى "اعلاء السنن" 158/1 (130) .

(352) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى " الآثار" (21) فى الطهارة:باب ماينقض الوضوء من القبلة والقلس-وعبدالرزاق (502) فى الطهارة:باب الوضوء من القبلة

353)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطِیَّةَ بْنِ رَوْقِ الْهَمْدَانِیِّ الْکُوْفِیِّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ یَزِیْدَ التَّیْمِیِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ:

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ بن روق ہمدانی کوفی - ابراہیم بن یزید تیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ام المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ کَانَ یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ یُقَبِّلُنِیْ وَلَا یُحْدِثُ وَضُوْءً

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور پھر میرا بوسہ لے لیتے تھے اور وضو دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - محمد بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - احمد بن محمد بن حسین - ہارون بن موسیٰ اشنانی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

354)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ (وَعَنْ) سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: کَانَ یَقْرَاُ اَحَدُهُمْ جُزْءَهٗ مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی شخص قرآن میں اپنے معمول کے مطابق حصے کی تلاوت کر لیتا تھا' حالانکہ وہ اس وقت وضو کے بغیر ہوتا تھا۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة قال محمّد وبه ناخذ لا نری به باساً وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

355)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

353) اخرجه الدار قطنی فی" السنن" فی الطهارة: ما ینقض الوضوء-والبیهقی فی " الخلافیات" 28/1

354) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (278) فی الجنائز: باب القراءة فی الحمام والجنب-وعبد الرزاق (1316) فی الطهارة: باب القراءة علی غیر وضوء-وابن ابی شیبة 103/1 فی الطهارات: باب فی الرجل یقرأ القرآن وهو غیر طاهر-والبیهقی فی" السنن الکبریٰ" 90/1 فی الطهارة: باب قراءة بعد الحدیث .

متن روایت: اَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ اَوْ نَحْوَهَا اَلْجُنُبُ وَالَّذِیْ عَلٰی الْغَائِطِ وَالَّذِیْ يُجَامِعُ وَفِی الْحَمَّامِ

کیا لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے؟ خواہ ایک آیت یا اس کے جتنا حصہ ہو جنبی شخص وہ شخص جو بیت الخلاء میں موجود ہو وہ شخص جو صحبت کر رہا ہو اور وہ شخص جو حمام میں موجود ہو۔

————***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**356**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ هِشَامٍ عَنْ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے - ہشام - (ابن شہاب) زہری - عروہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَلَا يُجَدِّدُ وُضُوْءًا وَيُصَلِّیْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیتے تھے اور وضو کی تجدید کئے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**357**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِی الرَّجُلِ يَبُوْلُ وَمَعَهُ شَیْءٌ مِنَ الدَّرَاهِمِ فِيْهَا كِتَابٌ يَعْنِی الْقُرْآنَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ يَكُوْنُ فِیْ هُمْيَانٍ اَوْ فِیْ مَصْرُوْرَةٍ اَحْسَنُ

جو شخص پیشاب کرنے لگے اور اس کے پاس دراہم موجود ہوں جن پر قرآن مجید (کے الفاظ تحریر ہو) تو ابراہیم نخعی نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر وہ درہم (رقم رکھنے والی) تھیلی میں یا اس طرح کی کسی چیز میں لپٹے ہوں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

————***

(355) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی " الآثار" (282) فی الجنائز :باب القراء ة فی الحمام والجنب-وابن ابی شيبة 114/1 فی الطهارات:باب الرجل يذكر الله وهو علی الخلاء او هو يجامع .

(356) اخرجه ابن ابی شيبة (485) فی الطهارات :باب من قال :ليس فی القبلة وضوء-وابن ماجة (502)-واسحاق بن راهويه فی المسند" 99/2 (23)-واحمد 210/6-وابوداؤد (181) .

(357) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی " الآثار" (36) فی الطهارة: باب ابواب البهائم وغيرها-وعبد الرزاق (1341) فی الطهارة:باب مس المصحف والدراهم التی فيها القرآن-وابن ابی شيبة 113/1 فی الطهارات :باب فی الرجل يدخل الخلاء ومعه الدراهم .

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ویکره ان یاخذها وفیها القرآن بیده

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں'امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے'اور یہ مکروہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کو پکڑے جبکہ اس میں قرآن موجود ہو۔

(358)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ صَبِيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَاَقْبَلَ اَعْمٰى يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَوَقَعَ فِي زُبْيَةٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ حَتّٰى قَهْقَهَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

امام ابوحنیفہ نے-منصور بن زاذان-حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت معبد بن صبیح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ اسی دوران ایک نابینا شخص آیا وہ نماز میں شریک ہونا چاہتا تھا لیکن وہ ایک گڑھے میں گر گیا تو بعض لوگ ہنس پڑے' یہاں تک کہ انہوں نے قہقہہ لگالیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قہقہہ لگایا ہے وہ وضو اور نماز کو دہرائے گا۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-صالح بن احمد-شعیب بن ایوب-ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ-اسماعیل بن محمد-مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اسد بن عمرو نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے'معبد سے روایت کی ہے۔

ابن عقدہ نے یہ روایت-محمود بن علی-مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے-منصور-حسن-کے حوالے سے (سعید) سے روایت کی ہے' پھر حافظ نے یہ کہا ہے: یہ حضرت معقل سے بھی روایت کی گئی ہے' لیکن یہ غلط ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت-اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر-مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن بکیر بن خالد-عبداللہ بن عمر بن ابان-اسد بن عمرو کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

358- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (164) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما یکره فیها-والدار قطنی فی " السنن" 166/1 (167)-وعبد الرزاق (3760) فی الصلاة: باب الضحك والتبسم فی الصلاة .

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی-ابوعبداللہ بن دوست علاف- عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے ہی یہ روایت -ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن خنیس-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

(**359**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ :

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِيْ الرَّجُلِ يُقَهْقِهُ فِيْ الصَّلَاةِ قَالَ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ وَيَسْتَغْفِرُ فَاِنَّهُ اَشَدُّ الْحَدَثِ

جو شخص نماز کے دوران قہقہہ لگاتا ہے وہ وضو اور نماز کو دہرائے گا اور استغفار پڑھے گا کیونکہ یہ شدید ترین حدث ہے

————***

(اخرجه) محمد بن حسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**360**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ :

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: فِيْ الْمَرِيْضِ لَا يَسْتَطِيْعُ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَوِ الْحَيْضِ قَالَ يَتَيَمَّمُ

جو بیمار شخص جنابت یا حیض کے بعد غسل کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ تیمّم کرلے گا۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر

(359) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (165) فی الصلاة:باب القهقهة فی الصلاة وما یکره فیها- و عبد الرزاق (3764) فی الصلاة:باب الضحك والتبسم فی الصلاة- وابن ابی شیبة 388/2 فی الصلاة:باب من كان يعيد الصلاة والوضوء(360) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (28) فی الطهارة:باب الوضوء لمن به قروح

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

361)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عتبة قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلَقٍ اَنَّ اَبَاهُ حدثه:

امام ابوحنیفہ نے-ایوب بن عتبہ' قاضی یمامہ-قیس بن طلق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد نے انہیں یہ بات بتائی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه آله وسلم عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ هل هُوَ اِلَّا بُضْعَةٌ مِنْ جَسَدِكَ

ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صرف تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-علی بن احمد بن سلیمان-محمد بن حجاج حضرمی-علی بن معبد-محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو- مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

362)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ اَنَّهُ قَالَ مَا اُبَالِيْ اَمَسَسْتُهُ اَمْ طَرَفَ اَنْفِيْ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اس کو چھولیا ہے' یا اپنی ناک کے کنارے کو چھولیا ہے۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فى الآثار فرواه عن ابوحنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

363)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

361) اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 75/1-واحمد 23/4-وعبد الرزاق (426)-وابن ماجة (483)-وابن الجارود فى "المنتقى" (20)-وابونعيم فى "الحلية" 103/7-وفى "تاريخ اصفهان" 352/2

362) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (22) فى الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر-وفى "الموطأ" (36)-وابن ابى شيبة 165/1 فى الطهارات: باب من كان لايرى فيه الوضوء-وعبدالرزاق (428) فى الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر .

اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنْ كَانَ نَجَسًا فَاقْطَعْهُ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو (کے لازم ہونے) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر یہ نجس ہے تو تم اس کو کاٹ دو۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(**364**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ قَائِمًا قَالَ اِنْتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَتَفَحَّجَ ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ حَتّٰى رَاَيْنَا تَفَحُّجَهُ اِشْفَاقًا مِنَ الْبَوْلِ

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک جگہ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے تو آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا آپ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ دیکھا کہ آپ نے پیشاب کے قطروں سے بچنے کے لئے اپنی ٹانگوں کو کشادہ کیا ہوا تھا۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(**365**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- عدی بن ثابت - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے دودھ پیا

(363) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (23) في الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر - وفي " الموطأ" (19) - وعبد الرزاق (430) في الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر - وابن ابي شيبة 164/1 في الطهارة: باب من كان لايرى فيه الوضوء.

(364) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (37) في الطهارة: باب ابوال البهائم وغيرها - ومسلم (273) في الطهارة: باب المسح على الخفين - وابوداؤد (23) في الطهارة: باب البول قائماً.

(365) اخرجه الحصكفي في " مسند الامام" (46) - وابويعلى (2418) - واحمد 223/1 - والبخاري (5609) في الاشربة: باب شرب اللبن - وابن ماجة (498) في الطهارة: باب المضمضة من شرب اللبن - والبيهقي في " السنن الكبرى" 159/1

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَتَمَضْمَضَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ کے بعد کلی کی اور نماز ادا کرلی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - یحییٰ بن خالد بن مہلب - محمد بن منتشر - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

366)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

متن روایت: اَنَّهٗ اَكَلَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا مَشْوِيًّا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ وَفَمِهٖ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

امام ابوحنیفہ نے - داؤد بن عبدالرحمٰن - شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاں بھنا ہوا گوشت کھایا پھر دونوں ہاتھ اور منہ کو دھولیا پھر نماز ادا کرلی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - ابوحسین محمد بن مظفر - ابوسعید احمد بن محمد ابن عصمہ بن وکیع - وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: احمد بن خضر - حماد بن احمد - محمد بن جبلہ - ابوعمرو نعیم بن عمرو مروزی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری - قاضی ابوقاسم علی بن حسن تنوخی - ابوحسن احمد بن یوسف ازرق - انہوں نے اپنے چچا اسماعیل بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

367)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ عَلِيٍّ عَنْ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِىْ فَاَتَيْتُهٗ بِلَحْمٍ قَدْ

امام ابوحنیفہ نے - ابوعلی - شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں میرے گھر تشریف لائے، میں آپ کی خدمت میں بھنا ہوا گوشت لے کر آیا، آپ نے اسے

366) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار " (17) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار - والطبراني في " الكبير " 24/ 445 - واورده الهيثمي في " مجمع الزوائد " 254/1

367) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

شُوِيَ فَطَعِمَ مِنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَصَلَّى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءًا

کھایا' پھر پانی منگوا کر دونوں ہاتھوں کو دھویا' پھر کلی کی اور نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوطالب بن یوسف-ابومحمد جوہری-ابوبکرابہری-ابوعروبہ حرانی-انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابوعمرو-محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے-عبدالرحمٰن بن زاذان-شرحبیل سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت کو ابوعلی کے حوالے سے شرحبیلسے نقل کیا ہے'اور دوسری مرتبہ عبدالرحمٰن بن زاذان کے حوالے سے شرحبیل سے نقل کیا ہے

(**368**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْبَةَ بْنِ الْمُسَاوِرِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: شیبہ بن مساور فرماتے ہیں:

متن روایت: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةٍ اِذْ سُئِلَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اَنَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَزَنِيُّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى عَمَّتِهٖ صَفِيَّةَ اِبْنَةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَرَّبَتْ لَهُ مِنْ كَتِفٍ بَارِدٍ فَطَعِمَ مِنْهَا وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءًا

میں عدی بن ارطاۃ کے پاس بیٹھا ہوا تھا'اس دوران حسن بصری سے سوال کیا گیا: کیا ہم آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا: نبی اکرم ﷺ اپنی پھوپھی سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کندھے کا گوشت پیش کیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کو کھالیا اور آپ ﷺ نے دوبارہ وضو نہیں کیا۔

•••——•••——•••

(اخرجه) محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةرضی الله عنه ثم قال محمد بن الحسن وبقول بكر ابن عبد الله المزنی ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں نقل کیا ہے'انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم بکر بن عبداللہ مزنی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں'امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**369**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ

امام ابوحنیفہ نے-یحییٰ بن عبداللہ تیمی - ابوماجد حنفی کے

(368) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (18) في الطهارة:باب الوضوء مما غيرت النار-وابويعلى (...) -والطبراني في" الكبير" 321/24(808)-واورده الهيثمي في" مجمع الزوائد" 253/1

عبد اللهِ التَّيمِيّ عَنْ اَبِیْ مَاجِدِ الْحَنَفِيّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: بَيْنَمَا نَحْنُ قُعُوْدٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِذْ اَقْبَلُوْا بِجُفْنَةٍ وَقُلَّةٍ مِنْ مَّاءٍ مِنْ بَابِ الْفِيْلِ نَحْوَنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّي لَاَرَاكُمْ تَرَادُوْنَ بِهٰذِهٖ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَادُبَةٌ كَانَتْ فِي الْحَيِّ فَوُضِعَتْ فَطَعِمَ مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ بِبَلَلِ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم مسجد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران "باب الفیل" کی طرف سے ہماری طرف ایک پیالہ اور پانی کا گھڑا آیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس کی وجہ سے الجھن کا شکار ہوئے ہو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: جی ہاں! اے ابوعبدالرحمٰن! یہ دستر خوان ہے جو قبیلے کا ہوتا ہے اسے وہاں رکھا گیا انہوں نے اس میں سے کچھ کھایا اور پانی کو پیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر ان کو دھولیا اپنے چہرے اور کلائیوں کو ہاتھ کی نمی کے ذریعے پونچھ لیا اور پھر فرمایا: جس شخص کا وضو نہ ٹوٹا ہو یہ اس کا وضو ہے۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه وبه ناخذ ولا باس بالوضوء فی المسجد اذا كان من غير قذر

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ (مسجد میں) گندگی (پھیلانے کا) باعث نہ ہو۔

370- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن مرہ - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: لَوْ اَتَيْتُ بِجَفْنَةٍ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى اَشْبَعَ ثُمَّ اَتَيْتُ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ

اگر میرے پاس روٹی اور گوشت کا پیالہ لایا جائے اور میں اس میں سے کھاؤں یہاں تک کہ میں سیر ہو جاؤں پھر میرے

369- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فی "الآثار" (19) فی الطهارة: باب الوضوء مماغيرت النار - وعبد الرزاق (650) فی الطهارة: باب من قال: لايتوضأ ممامست النار - وابن ابی شيبة 49/1 فی الطهارة: باب من كان لا يتوضأ مما مست النار - والطبرانی فی (9234).

370- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فی "الآثار" (16) فی الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار - وقد تقدم فی (365).

فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اَتَضَلَّعَ وَاَنَا عَلٰى وُضُوْءٍ لَمْ اُبَالِ اَنْ لَا اَمَسَّ مَاءً

پاس دودھ کا پیالہ لایا جائے اور میں اس میں سے پی لوں یہاں تک کہ سیراب ہو جاؤں اور میں اس وقت وضو کی حالت میں ہوں، تو اگر بعد میں، میں پانی کو نہیں چھوتا (یعنی دوبارہ وضو نہیں کرتا) تو بھی میں اس کی کوئی پروانہیں کروں گا۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم ابن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیس-محمد بن شجاع بلخی-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه وبه ناخذ ولا وضوء مما غيرت النار انما الوضوء مما خرج وليس مما دخل

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم نہیں ہتا ہے وضو (جسم سے کوئی چیز) باہر نکلنے پر لازم ہوتا ہے اندر داخل ہونے پر لازم نہیں ہوتا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(371)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ رَوْقٍ عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ التَّيْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے-ابو روق عطیہ بن حارث ہمدانی-ابراہیم بن یزید تیمی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُقَبِّلُ وَلَا يُجَدِّدُ وُضُوْءًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے وضو کرتے تھے پھر (اپنی زوجہ محترمہ کا) بوسہ لے لیتے تھے لیکن وضو کی تجدید نہیں کرتے تھے۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-مبارک بن عبدالجبار صیرفی-ابومحمد جوہری-حافظ محمد بن مظفر-احمد بن محمد بن حسن-ہارون بن موسیٰ اشنانی-یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت-ابوقاسم یوسف بن محمد ہمدانی سے اذن کے طور پر-عبدالواحد بن محمد بن عبداللہ بن مہدی فارسی-ابوعبداللہ محمد بن مخلد عطار-محمد بن جارود-یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(371) قد تقدم فی (353)

[redacted] - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ فَمَرَّ بِهَا فَقَبَّلَهَا فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

امام ابوحنیفہ نے -محمد بن عبید اللہ بن ابوسلیمان عرزمی - عمرو بن شعیب -انہوں نے اپنے والد -اور دادا کے حوالے سے- سیّدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے- سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے جانے لگے' آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے' تو آپ نے ان کا بوسہ لیا' پھر آپ نے نماز ادا کی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -احمد بن عقدہ- داؤد بن بہرام بن زبرقان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید- قاسم بن عبداللہ بن عامر بن زرارہ -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -عبداللہ ابن حضرمی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت عائشه كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يتوضا ثم يقبل ثم يصلى ولم يتوضا

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) وضو کر لینے کے بعد' (ان کا) بوسہ لے لیتے تھے' اور پھر از سر نو وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے''۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت- صالح بن مقاتل -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- داؤد بن زبرقان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسن بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

373- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ وَقِيْلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَاذَانَ وَهُوَ الصَّحِيْحُ عَنْ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -عبدالرحمٰن بن زیاد (اور ایک قول کے مطابق) عبدالرحمٰن بن زاذان (اور یہی صحیح ہے) -شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

372- اخرجه ابن ابى شيبة 44/1 فى الطهارة: من قال: ليس فى القبلة وضوء- واسحاق بن راهويه فى " المسند" 99/2 - واحمد 210/6- وابو داؤد (181)- والترمذى (86)- والدار قطنى 137/ (15) .

373- قد تقدم فى (366)

متنِ روایت: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَاَتَيْتُهُ بِلَحْمٍ مَشْوِيٍّ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

نبی اکرم ﷺ میرے ہاں ملنے کے لئے تشریف لائے میں نے بھنا ہوا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا' آپ نے اسے کھالیا پھر دونوں ہاتھوں کو دھولیا اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن ابومقاتل - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبداللہ - ابوعاصم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**374**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اَنَّهُ اَكَلَ لَحْمًا مَشْوِيًّا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ وَفَمِهِ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

امام ابوحنیفہ نے - داؤد بن عبد الرحمٰن بن شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے بھنا ہوا گوشت کھایا' پھر آپ نے دونوں ہاتھ اور منہ دھو لئے اور نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن - احمد بن عبدالرحمٰن - حکم - زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دخل علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فاتیته بلحم مشوی فاكل ثم دعا بماء فغسل كفيه ثم تمضمض ولم يحدث وضوءً ا

''نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' میں نے بھنا ہوا گوشت آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا' آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا' پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اپنے دونوں ہاتھ دھوئے' پھر کلی کی' البتہ آپ نے از سرِ نو وضو نہیں کیا''

حافظ کہتے ہیں: امام ابویوسف نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

مقری نے ان کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ عبدالرحمٰن بن داؤد سے منقول ہے' البتہ پہلی روایت درست ہے۔

(374) قد تقدم فی (366)

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -علی بن احمد بن سلیمان -محمد بن حجاج -علی بن معبد -محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں :یہ شرحبیل بن سعد سے منقول ہے' انہوں نے اس میں نہ تو عبدالرحمٰن کا ذکر کیا ہے' نہ ہی ان کے صاحبزادے داؤد کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز -عباس بن محمد -عبدالصمد بن نعمان -ابوجعفر رازی -شرحبیل بن سعد کے حوالے سے' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں)

دخل علی النبی صلی الله علیه و آله وسلم وقد اهدی لنا شاة فناولته الذراع فاکل ثم دعا بماء فتمضمض وغسل باطراف اصابعه ثم صلی ثم دخل علینا ذات یوم وعندنا لحم بارد فاکل ثم صلی ولم یصب ماءً

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' ہمیں ایک بکری تحفے کے طور پر دی گئی تھی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دستی پیش کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر کلی کی' اپنی انگلیوں کے کنارے دھوئے' پھر (از سر نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کی' پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے' تو ہمارے ہاں ٹھنڈا گوشت موجود تھا' آپ نے اس کو کھا کر' پھر نماز ادا کی' آپ نے پانی استعمال نہیں کیا' (یعنی از سر نو وضو نہیں دیا)''۔

ابن مظفر کہتے ہیں: سماک بن حرب نے اس کو شرحبیل سے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطا کی -احمد بن عبد اللہ کندی -علی بن معبد -محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے -ابوعلی -شرحبیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قال دخل علی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فاتیته بلحم قد شوی الحدیث

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' میں نے بھنا ہوا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا''......الحدیث

انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن محمد بن عطیہ بن وکیع سے روایت کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ صاحب حج کے لیے جاتے ہوئے' یا حج کے موقعہ پر) ہمارے ہاں تشریف لائے' انہوں نے بتایا: میں نے اپنے والد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے: احمد حضرمی نے یہ روایت -حماد بن احمد -محمد بن ابوتمیلہ -ابوعمرو بن نعیم بن عمرو مروزی -امام ابوحنیفہ -داؤد بن عبدالرحمٰن -شرحبیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عمر بن احمد بن ہارون عطار -اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر -مکی بن ابراہیم -امام ابوحنیفہ -عبدالرحمٰن بن داؤد -شرحبیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -مبارک بن عبدالجبار صیرفی -ابومحمد جوہری -حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

(**375**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْبَةِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ وَيُقَالُ ابْنُ الْمُسَاوِرِ الْبَصْرِيّ عَنْ بَكْرِبْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَطَعِمَ مِنْ كَتِفٍ بَارِدٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءًا

امام ابوحنیفہ نے - شیبہ بن مستورد (اور ایک قول کے مطابق) ابن مساور بصری - بکر بن عبداللہ مزنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ہاں تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے کا گوشت کھایا' پھر آپ نے نماز ادا کی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی بن عبید بن زید ہروی - خالد بن مقاتل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسین بن محمد بن علی ازدی - امام ابویوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حنیس بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقلکیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ وَاَحْكَامَ الْجَنَابَةِ

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں' اور جنابت کے احکام

(**376**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن عمر عمری - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک صاحب نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں' انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے

(375) اخرجه ابن ابی شيبة 50/1 فی الطهارة: من كان لا يتوضأ مما مست النار- وابو يعلی (4432) (4449)- واحمد 161/6- والبيهقی فی " السنن الكبریٰ" 154/1

(376) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی " الآثار" (325) فی الحج: باب المناسك- باب الاحرام والتلبية- والبخاری 5/ فی اللباس: باب النعال السبتية وغيرها- ومسلم (1187) فی الحج: باب الاهلال من حيث تبعث به الراحلة

ہوئے دیکھا ہے۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن فضل بلخی - محمد بن جعفر بن موسیٰ بلخی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ کہتے ہیں: اسماعیل بن حماد نے اس کو امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ کہ یہ روایت عبداللہ بن عمر (عمری نامی راوی) کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری سے منقول ہے پھر انہوں نے اس روایت میں ان کے تلبیہ (شروع کرنے) جوتوں سمیت وضو کر لینے رکن یمانی کا استلام کرنے اور داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگانے کا ذکر کیا ہے اور ان کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

رایت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يفعل ذلك كله

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے''

377- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ اَبِی الْعَرِيْفِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: قَالَ [لَا] يَقْرَأُ الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْآنِ حَرْفًا وَاحِدًا

امام ابوحنیفہ نے - عامر بن سمط - ابوعریف - حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنبی شخص قرآن کے ایک حرف کی بھی تلاوت نہیں کرے گا''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبداللہ بن سالم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سعید بن حکیم ابوزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

378- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن شعیب - ان کے والد اور دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

377- اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (279) في الجنائز: باب القراءة في الحمام والجنب - وابو داؤد 57 في الطهارة: باب في الجنب يقرأ القرآن - والترمذي 273/1 في الطهارة: باب ماجاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال مالم يكن جنباً .

378- اخرجه ابن ماجة (611) - وابن ابي شيبة 89/1 - واحمد 178/2 - والخطيب في" تاريخ بغداد" 311/1 - والمرتضى الزبيدي في" عقود الجواهر المنيفة " 67/1

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ مِمَّا يُوْجِبُ الْغُسْلَ اِلْتِقَاءُ الْخَتَانَيْنِ وَغَيْبُوْبَةُ الْحَشْفَةِ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ

آپ فرماتے ہیں: شرم گاہوں کا مل جانا اور حشفہ کا غائب ہو جانا غسل کو واجب کر دیتا ہے۔ خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ - عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی - ابراہیم بن یحییٰ نیشاپوری - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - ابن ابومیسرہ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**379**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - عون بن عبداللہ - امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ يُوْجِبُ الصِّدَاقَ وَيَهْدِمُ الثَّلَاثَ وَيُوْجِبُ الْعِدَّةَ وَلَا يُوْجِبُ صَاعًا مِنَ الْمَاءِ

''ایک چیز مہر کو لازم کر دیتی ہے' تین طلاقوں کو کالعدم کر دیتی ہے' عدت کو لازم کر دیتی ہے' تو کیا وہ ایک صاع پانی کو لازم نہیں کرے گی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة رضی الله عنه قال محمد رحمه الله تعالی یعنی اذا التقی الختانان وجب الغسل انزل او لم ينزل وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه.

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: یعنی جب شرمگاہیں مل جائیں' تو غسل واجب ہو جاتا ہے' خواہ انزال ہو' یا نہ ہو' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**380**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ اَوْ نَحْوَهَا اَلْجُنُبُ وَالَّذِيْ عَلَى الْغَائِطِ وَالَّذِيْ يُجَامِعُ وَفِي الْحَمَّامِ

''چار قسم کے لوگ قرآن کی' ایک آیت یا اس کی مانند (کسی بڑی آیت کے الفاظ کی) تلاوت نہیں کر سکتے۔ جنبی شخص' وہ شخص جو بیت الخلا میں ہو' وہ شخص جو صحبت کر

(379) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (47) فی الطهارة: باب الغسل من الجنابة- وعبد الرزاق (942 فی الطهارة: باب ما يوجب الغسل - وابن ابی شيبة 86/1 فی الطهارات: باب من قال: اذا التقی الختانان فقد وجب الغسل

(380) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (282) فی الجنائز: باب القراءة فی الحمام والجنب- وابن ابی شيبة 114/1 فی الطهارة: باب الرجل يذكر الله وهو علی الخلاء- وقد تقدم

ہواور وہ شخص جوحمام میں ہو"۔

————***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

381)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اُذْکُرِ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ فِی الْحَمَّامِ وَفِیْ غَیْرِہٖ اِذَا عَطَسْتَ

تم ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو گے جب تمہیں چھینک آئے خواہ تم حمام میں موجود ہو یا اس کے علاوہ کہیں اور ہو۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةرضی الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

382)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِیْعِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے-ابواسحاق سبیعی-اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُصِیْبُ مِنْ اَهْلِهٖ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ فَیَنَامُ وَلَا یُصِیْبُ مَاءً فَاِنِ اسْتَیْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ اَعَادَ وَاغْتَسَلَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے بعد سو جاتے تھے اور آپ پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے) پھر رات کے آخری حصے میں آپ بیدار ہو کر دوبارہ یہ عمل کرتے تھے اور پھر وضو کرتے تھے۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-محمد بن رضوان-محمد بن سلام-محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

381) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (283) فی الطهارة:باب القراءة فی الحمام والجنب-وابن ابی شیبة 114/1 فی الطهارات:باب الرجل یعطس وهو علی الخلاء

382) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (56)-وفی "الآثار" (46) فی الطهارة:باب الغسل من الجنابة-وابو داؤد (228) فی الطهارة:باب فی الجنب یؤخر الغسل-والترمذی (118) فی الطهارة:باب فی الجنب ینام کهیئته لا یمس ماءً- واحمد 107/6

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن سہل (اور) علی بن محمد بن عبدالرحمٰن سرخسی (اور) عمرو بن عاصم مروزی (اور) ابراہیم بن منصور (اور) محمد بن یوسف' سے نقل کی ہے' یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: (یہ روایت) علی بن خشرم نے-عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن محمد بن صاعد (اور) محمد بن منذر بن سعید ہروی (اور) عبداللہ بن عبیداللہ شیبانی سے نقل کی ہے' یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: (یہ روایت)-ابراہیم بن مرزوق نے-معاذ بن فضالہ-یحییٰ بن ایوب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر-شداد بن حکیم-زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز-بشر بن ولید-امام ابو یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ-عبداللہ بن عمر-اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد-ولید بن حماد-حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی-عیسیٰ بن احمد-علی بن عاصم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن اسحاق بن ابراہیم-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-مغیث بن بدیل-خارجہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی (اور) علی بن حسن بن عبدہ' ان دونوں نے-حسین بن حریث-فضل بن موسیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت-عبدالصمد بن فضل-عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن نصر بن سلیمان ہروی-احمد بن مصعب-اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-حسن بن علی سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ بن بشر نے-زیاد بن حسن-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد-منذر بن محمد-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید بن ابوجہم-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی-محمد بن شوکہ-قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد-محمود بن خداش-علی بن یزید صدائی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد ابن عبداللہ مسروقی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا کی تحریر میں نے اس میں پڑھا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ابوحنیفہ نے ہمیں بیان کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں اسی مضمون میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - عبیداللہ بن جریر بن جبلہ عتکی (اور) احمد - فضل بن ابوطالب (اور) احمد بن محمد بن یوسف (اور) احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے - محمد بن موسیٰ ان سب نے فضالہ - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمود بن خداش - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - احمد بن عبیداللہ حمیری - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعروبہ حسین ابن محمد بن مودود حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم بن خلاد عسکری - محمد بن محبوب - عبداللہ بن محمد - حارث بن نبہان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین احمد بن محمد بن حارث بن عبدالوارث سے مصر میں - ابراہیم بن مرزوق - معاذ بن فضالہ - یحییٰ بن ایوب کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطاہر احمد بن حسن بن احمد باقلانی - ابوعلی حسن بن احمد ابن ابراہیم بن شاذان - ابوبکر احمد بن سلیمان - یحییٰ بن جعفر - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - احمد بن جعفر بن نصر حمانی - ادریس بن ابراہیم - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن محمد بن منصور - ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالواحد بن عمر بن محمد حربی - حافظ محمد بن مظفر - ابوعروبہ حسین بن محمد بن مودود اور ان کے بھائی فضل - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابویوسف - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة قال محمد وبه ناخذ ولا باس

اذا اصاب الرجل من اهله ان ينام قبل ان يغتسل او يتوضا وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے بعد غسل یا وضو کیے بغیر سو جائے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقلکیا ہے

امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**383**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: كَانَتْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَالِجُوْنَ اَرْضَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ فَكَانَ الرَّجُلُ يَرُوْحُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَقَدْ عَرِقَ وَتَلَطَّخَ بِالطِّيْنِ فَكَانَ يُقَالُ مَنْ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

امام ابوحنیفہ نے -یحییٰ بن سعید انصاری - عمرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنی زمین پر خود کام کاج کیا کرتے تھے تو جب کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے آتا تو اسے پسینہ بھی آیا ہوا ہوتا تھا اور وہ مٹی میں بھی لتھڑا ہوا ہوتا تھا تو یہ کہا جاتا: جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن ابراہیم بن احمد بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع بلخی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید حرانی - ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -سالم بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن صاعد-شعیب بن ایوب -ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حسن بن احمد بن مختار -عبداللہ بن محمد بن رستم -ابوہاشم محمد بن حنفیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**384**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(383) اخرجه الطحاوى فى " شرح معانى الآثار" 117/1 -وابن حبان (1236) -وعبد الرزاق (5315) -وابن ابى شيبة 95/2 -واحمد 62/6 -والبخارى (903) -ومسلم (847) -والبيهقى فى " السنن الكبرى" 189/3

کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ اَزْوَاجِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يَتَنَازِعَانِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا

نبی اکرم ﷺ اور آپ کی زوجہ محترمہ ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور یہ دونوں اس برتن سے اکٹھے پانی حاصل کرتے تھے۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوطالب بن یوسف-ابومحمد جوہری-ابوبکرابہری-ابوعروبہ حرانی -انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابوعمرو-محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى باساً بغسل المراة مع الرجل بدات قبله او بدا قبلها وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ بیوی شوہر کے ساتھ غسل کرلے خواہ عورت نے مرد سے پہلے غسل شروع کیا ہو یا مرد نے اس سے پہلے شروع کیا ہو امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

385-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے-حضرت عمر بن خطاب (اور) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُمَا قَالَا فِىْ الْحَائِضِ اِذَا انْقَطَعَ دَمُهَا فَهِيَ حَائِضٌ مَا لَمْ تَغْتَسِلْ

ان دونوں حضرات کا یہ کہنا ہے کہ حیض والی عورت کا خون جب منقطع ہوجائے تو جب تک وہ غسل نہیں کرتی اس وقت تک وہ حیض کی حالت میں شمار ہوگی۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد

(384) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى " الآثار" (48) فى الطهارة:باب غسل الرجل والمرأة من اناء واحد-والبخارى فى الاعتصام:باب ماذكر النبى صلى الله عليه وسلم -ومسلم (319) فى الحيض:باب القدر المستحب من الماء فى غسل الجنابة-واحمد 189/6

(385) اخرجه ابن حبان (1357)-وعبدالرزاق (1257)-واحمد 173/6-وابن الجارود (102)-والبغوى فى" شرح السنة" (320)-وابو داؤد(261) .

بن ابراہیم بغوی-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیے

(**386**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَسْوَدٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی-اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا نَاوِلِيْنِيْ الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مجھے چادر پکڑا دو انہوں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ نہیں ہے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-عبداللہ بن محمد بن یعقوب-احمد بن ابوصالح-یعقوب بن اسحاق ابن ابواسرائیل-بشر بن ولید-ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**387**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ يُخْرِجُ اِلَيْهَا رَاْسَهُ مِنْ نَافِذَةِ الْمَسْجِدِ

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیا کرتی تھیں، حالانکہ وہ اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اعتکاف کئے ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی کھڑکی سے اپنا سر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے-مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-ابوغنائم محمد بن علی بن ابوعثمان-ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ-ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان-بشر بن موسیٰ-ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابوحنيفة ثم قال محمد وبهذا ناخذ لا

---

(387) اخرجه ابن حبان (1359)-ومالك في" الموطأ" 60/1-والبخاري (295) في الحيض-والدارمي 246/1-وابوعوانة 312/1-والبيهقي في" السنن الكبرى" 186/1-واحمد 99/6

نری به باساً وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

381- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ایک نامعلوم شخص (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:) - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَدَّ يَدَهٗ اِلَيْهِ فَدَفَعَهَا عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَالَكَ فَقَالَ اِنِّيْ جُنُبٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَرِنَا يَدَكَ فَاِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

(ایک مرتبہ) اپنا دستِ مبارک ان کی طرف بڑھایا تو وہ پیچھے ہٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ مومن نجس نہیں ہوتا ہے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بلخی - ہلال بن یحییٰ - یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح بخاری - احمد بن حرب موصلی - قاسم بن یزید - ان کے ایک ساتھی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت جیہان بن ابوحسن فرغانی - محمد بن جعفر کوفی - کثیر بن ہشام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابراہیم نخعی - ہمام کے حوالے سے - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم رازی - حسن بن حکم - محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ لا نری به باساً ولا بمصافحة الجنب باساً وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

381- اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (27) فی الطهارة: باب مالا ينجسه شیء- مسلم (372) فی الحيض: باب الدليل علی ان المسلم لا ينجس- وابو داؤد (230) فی الطهارة: باب فی الجنب يصافح- وابن حبان (1255).

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' جنبی شخص کے ساتھ مصافحہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**389**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ:
متن روایت: اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ یُنْزِلْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے' انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

•••——•••——•••

امام حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**390**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
متن روایت: مَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْیَغْتَسِلْ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن مخلد بن حفص - عبدوس بن بشر رازی - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی - ابوقاسم علی بن احمد بن محمد بن بشر نے املاء کے طور پر - ابوعمر وعبدالواحد بن محمد بن عبداللہ بن جہیر فارسی - ابوعبداللہ بن محمد بن مخلد بن حفص - عبدوس بن بشر - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

(389) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (45) في الطهارة: باب الغسل من الجنابة - والترمذي (الطهارة: باب ما جاء اذا التقى الختانان وجب الغسل: وابن ماجة (608) في الطهارة: باب ماجاء في وجوب الغسل - واحمد
(390) اخرجه احمد 4/2 - والطبراني في " الكبير" (13392) - والخطيب في " تاريخ بغداد" 300/5 - ومسلم (844) حبان (1224) - وابو نعيم في " الحلية" 266/7 - والبيهقي في " السنن الكبرى" 297/1

ہے۔

391)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّا وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

•••——•••——•••

امام ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن عبداللہ - امیہ بن حارث - مروان بن سالم جزری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

392)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ قُمَيْرًا اِمْرَاَةَ مَسْرُوْقٍ سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَمَرَتْهَا بِمِثْلِ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

مسروق کی اہلیہ قمیر نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو وہی ہدایت کی، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ کا شکار عورت کے بارے میں ارشاد فرمائی تھی۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبداللہ بن زیاد - خالد - عمر بن ابوعثمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

393)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَنْ الْاَعْمَشِ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ:

امام ابوحنیفہ نے-اعمش سلیمان بن مہران - حبیب بن ابوثابت - عروہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا

فاطمہ بنت ابوحبیش نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ

(391) قد تقدم فی (382)

(392) اخرجه ابوداؤد (300) فی الطهارة: باب من قال: تغتسل من طهر الى طهر - وعبدالرزاق (1170) فی الطهارة: باب المستحاضة - والمتقی الهندی فی " الكنز " (3129) .

(393) اخرجه ابن حبان (1348) - وابوداؤد (286) فی الطهارة: والبیهقی فی " السنن الكبرى " 325/1 - والطحاوی فی " شرح مشكل الآثار " 306/3 - والحاكم فی " المستدرك " 174/1

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْتَحَاضُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ اَيَّامُ عَادَتِكَ فَدَعِيْ الصَّلَاةَ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ قَالَ وَاِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيْرِ

کی شکایت ہے تو کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک اور رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں ہے۔ جب تمہارے عادت کے مخصوص ایام آ جائیں تو (ان کے دوران) نماز کو ترک کر دو پھر غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو (میں) نے دریافت کیا: اگر چہ خون ٹپک رہا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اگر چہ وہ چٹائی پر ٹپک رہا ہو۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن محمد بن یعقوب - علی بن فرزدق - محمد بن محمد بن سیار - بشر بن یحییٰ - خالد بن صبیح - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن سعید - عبداللہ - علی بن فرزدق - نضر بن محمد - بشر بن یحییٰ - سہل بن مزاحم - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**394**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ (اَخْبَرَنِيْ) مَنْ سَمِعَ اُمَّ سُلَيْمٍ:

متن روایت: اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَغْتَسِلُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس خاتون کے بارے میں دریافت کیا، جو وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کرے گی۔

*** —— *** —— ***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابوعمرو - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

(394) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الموطأ " (81) - وفی " الآثار " (57) فی الطهارة: باب المرأة تری فی المنام مثل الرجل - ومسلم (311) فی الحیض: باب وجوب الغسل علی المرأة - والدارمی (770) فی الطهارة: باب فی المرأة تری فی منامها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام [محمد فر]ماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

395-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ [عُتْبَ]ـةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ عَنْ اَبِى سَلْمَةَ ابْنِ [عَبْ]ـدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِى سُفْيَانَ رَضِىَ [اللّٰهُ] عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے-ایوب بن عتبہ- یحییٰ بن ابوکثیر-ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

[متن] روایت: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [وَآلِ]ـهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلاً [وَتَجْتَنِ]ـبُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّىْ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے حیض کے مخصوص ایام گزر جائیں گے' تو وہ غسل کرے گی اور پھر ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے گی۔

•••——•••——•••

امام حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-علی بن احمد بن سلیمان-محمد بن حجاج-علی بن معبد-محمد بن حسن شیبانی [کے حوالے سے] کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-مبارک بن عبدالجبار صیرفی-ابومحمد فارسی-محمد بن مظفر کے حوالے سے امام [ابوحن]ـیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(واخرجه)الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفة(عن) رجل (عن) ابو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ کے حوالے سے-[ایک] (نامعلوم شخص)-ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے نقل کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

396-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ [عُرْوَةَ] عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے-ہشام بن عروہ-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

395-اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى " الآثار" (50) فى الطهارة:باب المستحاضة والحائض-وعبد الرزاق (1177) فى [المصنف] باب فى المستحاضة-ومسلم(333) فى الحيض:باب المستاحضة وغسلها وصلاتها-والترمذى (125) فى الطهارة:باب [ما جاء] فى المستحاضة .

396-قد تقدم فى(393)

متن روایت: اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِی حُبَیْشٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ اَحِیْضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَیْنِ فَقَالَ لَهَا اِنَّمَا عِرْقٌ هُوَ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُكَ فَذَرِیْ الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ لِطُهْرِكَ ثُمَّ تَوَضِّئِیْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَصَلِّیْ

فاطمہ بنت ابوحبیش نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے (بعض اوقات) ایک مہینے یا دو مہینے تک مسلسل حیض آتا رہتا ہے (درمیان میں طہر نہیں آتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے' جب تمہارا حیض آئے تو تم نماز کوترک کردواور جب وہ رخصت ہوجائے' توتم اپنے طہر کے لئے غسل کرواور پھر ہر نماز کے لئے وضوکر کے نماز ادا کرو۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعبداللہ محمد بن مخلد-سلیمان بن توبہ ہمدانی - ابونعیم فضل بن دکین کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد-محمد بن اشکاب- ابونعیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد-عبدالرحمٰن بن ازہر-عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون- ابونصر بن اشکاب قاضی- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی- ابویونس ادریس بن ابراہیم مقانعی -حسن ابن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(397)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِیْ الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتّٰی اِذَا کَانَ فِیْ آخِرِ الْوَقْتِ اِغْتَسَلَتْ ثُمَّ صَلَّتْ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتْ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمْكُثُ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَکَتِ الصَّلَاةَ حَتّٰی اِذَا کَانَ آخِرُ وَقْتِهَا اِغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتّٰی تَفْرُغَ

استحاضہ والی عورت ظہر کی نماز ادا نہیں کرے گی' یہاں تک کہ جب اس کا آخری وقت آئے گا' تو وہ غسل کر کے ظہر ادا کرلے گی اور پھر عصر کی نماز ادا کرلے گی' پھر وہ اسی طرح رہے گی' یہاں تک کہ مغرب کا وقت شروع ہوجائے گا تو وہ نماز نہیں کرے گی' جب مغرب کا آخری وقت آئے گا تو وہ غسل کر کے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرلے گی۔

•••——•••——•••

(397) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (49) فی الطهارة: باب المستحاضة والحائض-وعبد الرزاق [illegible] الحیض: باب المستحاضة-وابن ابی شیبة 127/1 فی الطهارات: باب المستحاضة کیف تصنع؟ -والدارمی 225/1 [illegible]

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةرضی الله عنه ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا وانما ناخذ بالحديث الآخر انها تتوضا لوقت كل صلوة وتصلى الى آخر الوقت الآخر وليس عليها الا غسل واحد حتى تمضى ايام اقرائها وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ہم دوسری حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ ایسی عورت ہر نماز کے لیے وضو کرے گی اور آخری وقت میں نماز ادا کرے گی اس پر صرف ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہوگا جب تک اس کے طہر کے مخصوص ایام گزر نہیں جاتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

[illegible]- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِیْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اَنْ تَقْضِیَ تِلْكَ الصَّلَاةَ وَاِنْ طَهُرَتْ فِیْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلْتُصَلِّ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب کسی عورت کو نماز کے وقت میں حیض آجائے تو اب اس پر اُس نماز کی قضا کرنا لازم نہیں ہوگا اور جب کوئی عورت نماز کے وقت میں پاک ہوجائے تو وہ اس نماز کو ادا کرے گی۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

[illegible]- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا اَجْنَبَتِ الْمَرْاَةُ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ فَاِنَّ مَا بِهَا مِنَ الْحَيْضِ اَشَدُّ مِمَّا بِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب عورت کو جنابت لاحق ہو اور پھر اسے حیض بھی آجائے تو اب اس پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ اسے جو چیز (یعنی جو ناپاکی) حیض کے حوالے سے لاحق ہوئی وہ اس سے زیادہ شدید نہیں ہے جو جنابت کی وجہ سے اسے لاحق ہوئی ہے۔

[illegible] اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی " الآثار" (51) فی الطهارة:باب الحائض فی صلاتها-والدارمی (887) فی الطهارة: باب المرأة تطهر عند الصلاة او تحيض .

[illegible] اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی " الآثار" (52) فی الطهارة:باب الحائض فی صلاتها-والدارمی فی "السنن" (968) 248/1 فی الطهارة:باب المرأة تجنب ثم تحيض-وابن ابی شيبة 76/1

(اخرجه) الامام محمد بن حسن فی الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة لا غسل عليها حتى تطهر من حيضها فتغتسل غسلاً واحداً لهما جميعاً

امام محمد بن حسن نے "الآثار" میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے' پھر انہوں نے یہ کہا ہے: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' ایسی عورت پر غسل کرنا اس وقت تک لازم نہیں ہوگا جب تک وہ حیض سے پاک نہیں ہو جاتی' (حیض سے پاک ہونے پر) وہ ان دونوں (یعنی جنابت اور حیض) کے لیے ایک ساتھ غسل کر لے گی۔

(**400**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا طَهُرَتِ الْمَرْاَةُ فِىْ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتّٰى ذَهَبَ الْوَقْتُ بَعْدُ اَنْ تَكُوْنَ مَشْغُوْلَةً فِىْ غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب عورت نماز کے وقت ناپاک ہو جائے اور اس نے غسل نہ کیا ہو اور اس کے غسل میں مشغول ہونے کے دوران نماز کا وقت رخصت ہو جائے' تو اب اس پر قضا لازم نہیں ہوگی۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة رضی الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ اذا انقطع الدم فی وقت لا تقدر على ان تغتسل فيه حتى يمضى الوقت فليس عليها اعادة تلك الصلاة وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

امام محمد نے اس کو کتاب الآثار میں' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' اگر اس عورت کو خون کی آمد اس وقت منقطع ہوتی ہے' کہ اگر وہ غسل کرتی ہے' تو اس وقت کی نماز کا وقت رخصت ہو جاتا ہے' تو اس پر اس نماز کی قضا لازم نہیں ہوگی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**401**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ قَالَتْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اِذَا اغْتَسَلَ الْجُنُبُ وَنَسِىَ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

امام ابوحنیفہ نے- عثمان بن راشد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

جب جنبی شخص غسل کرتے ہوئے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے تو وہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے ہمراہ دوبارہ وضو کرلے گا۔

(400) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (53) فی الطهارة: باب الحائض فی صلاتها

(401) اخرجه الدار قطنی فی "السنن" 404/5 فی الطهارة: المضمضة والاستنشاق فی غسل الجنابة- والمنذری فی 379/1 (361)- وعلقه البيهقی فی "السنن الكبرىٰ" 179/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید بن ہارون کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن ابراہیم بن محمد - ابوعبداللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - دو بزرگوں یعنیا بوطاہر احمد بن حسین بن احمد کرخی (اور) ابوالمعالی ثابت بن منذر بن ابراہیم مقری' ان دونوں نے - ابوحسن بن حسین بن عباس - قاضی ابوحسن عیسیٰ بن حامد قنبیطی - احمد بن خالد سلفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عکرمہ - ابیض بن اغر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

402) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبَانٍ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَبِهَا وَنِعْمَتْ

امام ابوحنیفہ نے - ابان - ابونضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' تو یہ اچھی بات ہے اور جو غسل نہیں کرتا' تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے''۔

••• ——— ••• ——— •••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شریف ابوعلی محمد بن محمد بن عبدالعزیز مہتدی - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن احمد نسفی - عبداللہ بن احمد بن مالک بیع - محمد بن نوح - علی بن حرب - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة رضی الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

402- اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (71) فی الصلاة: باب الغسل يوم الجمعة والعيدين - وعبد الرزاق (5313) فی الجمعة: باب الغسل يوم الجمعة - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 119/1

(**403**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:
متن روایت: فِیْ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اِنِ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ وَاِنْ تَرَکْتَهُ فَحَسَنٌ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر تم غسل کر لیتے ہو تو یہ اچھا ہے اور اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**404**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:
متن روایت: رَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ یَخْرُجُ اِلَی الْعِیْدَیْنِ وَلَا یَغْتَسِلُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا ہے کہ وہ (بعض اوقات) عید کی نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد اذا اغتسلت للجمعة والعیدین فحسن وان ترکته فلا باس

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اگر تم جمعہ اور عیدین کے لیے غسل کرو تو یہ عمدہ ہے لیکن اگر تم اس کو ترک کر دیتے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(**405**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:
متن روایت: کُنَّا نَاْتِیْ الْعِیْدَیْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم (بعض اوقات) عید کی نماز ادا کرنے کے لئے جاتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے۔

•••——•••——•••

امام محمد نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**406**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ حُذَیْفَةَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

(403) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار" (68) فی الصلاة: باب الغسل یوم الجمعة والعیدین-وفی" الموطا" 47

(404) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار" (69) فی الصلاة: باب الغسل یوم الجمعة والعیدین

(405) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار" (70) فی الصلاة: باب الغسل یوم الجمعة والعیدین-وفی" الموطا" 47

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ وَهِيَ تَغْتَسِلُ خَلِّلِيْهِ بِالْمَاءِ يَعْنِي الشَّعْرَ لَا تَتَخَلَّلَهُ نَارٌ قَلِيْلَةٌ اِتَّقِيْ عَلَيْكَ

اہلیہ سے کہا' جو غسل کرنے لگی تھیں' کہ تم پانی کے ذریعے خلال کرنا' یعنی اپنے بالوں کا خلال کرنا' ورنہ آگ ان کا خلال کرے گی' اس لئے تم اُس سے بچنے کی کوشش کرو۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(407) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن عمرو بن شعیب - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ سَائِلًا سَاَلَهٗ اَلَا يُوْجِبُ الْمَاءَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِلَّا الْمَاءَ فَقَالَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانُ وَغَابَتِ الْحَشْفَةُ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ

ایک سائل نے آپ سے سوال کیا: یارسول اللہ! کیا پانی (یعنی غسل) صرف پانی (یعنی انزال) کے ذریعے لازم ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے' تو غسل واجب ہو جاتا ہے' خواہ انزال ہوا ہو' یا نہ ہوا ہو۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ ابن مظفر - احمد بن نصر بن طالب - ابوحسن احمد بن محیا - عبداللہ بن محمد بن رستم - ابوہشام محمد بن حفص کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(408) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ :

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن عبیداللہ بن ابوسلیمان عرزمی - عمرو بن شعیب - انہوں نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيُوْجِبُ الْغُسْلَ غَيْرُ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانُ وَتَوَارَى الْحَشْفَةُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا پانی (انزال) کے علاوہ بھی غسل واجب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب شرمگاہیں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے'

---

(406) اخرجه احمد 178/2 - وابن ابی شیبة 84/1 - ومن طریقه ابن ماجة (611) والخطیب فی "تاریخ بغداد" 311/1 - والزبیدی فی "عقود الجواهر" 67/1 من حدیث عبد الله بن عمرو

خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن نصر بن طالب - ابو حسن احمد بن محیا - عبداللہ بن محمد بن رستم - ابو ہشام محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**409**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِى خَالِدِ الْاَحْمَسِيِّ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اِمْرَاَةِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن ابوخالد احمسی بجلی - عامر شعبی - مسروق کی اہلیہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهَا اَمَرَتِ الْمُسْتَحَاضَةَ اَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ اَيَّامَ حَيْضِهَا وَاَنْ تَتَوَضَّاَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ بَعْدَ اَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ طُهْرٍ

انہوں نے استحاضہ والی عورت کو یہ حکم دیا کہ وہ حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کئے رکھے گی اور ہر طہر کے لئے غسل کرنے کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کرلیا کرے گی۔

•••——•••——•••

حافظ ابن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**410**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(408) وقد تقدم - وهو حديث سابقه

(409) قد تقدم في (392).

(410) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (54) في الطهارة: باب النفساء والحبلى ترى الدم

...ہیم قَالَ :

...متن روایت: اَلنُّفَسَاءُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَقْتٌ قَعَدَتْ ...قْتَ نِسَائِهَا

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
نفاس والی عورت کی جب کوئی متعین عادت نہ ہو تو وہ دیگر خواتین کے وقت کے حساب سے بیٹھی رہے گی (یعنی اُتنے دن نفاس میں گزارے گی)

•••—— •••—— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابن حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنها نفساء ما بينها وبين اربعين يوماً فاذا زادت على ذلك اغتسلت وتوضات لوقت كل صلوة وصلت وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے پھر امام محمد ...تے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے جب (خون کی آمد) اس کے ...د بھی ہو تو وہ عورت (مستحاضہ شمار ہو گی وہ) غسل کرلے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کرے گی اور نماز ادا کرے گی امام ابوحنیفہ کا ...بھی یہی قول ہے

(4..)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ...ہیم قَالَ :

...متن روایت: اِذَا رَاَتِ الْحُبْلٰى الدَّمَ فَلَيْسَتْ ...بِحَائِضٍ فَلْتُصَلِّ وَلْتَصُمْ وَلْيَاتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا ...يَصْنَعُ الطَّاهِرُ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
جب حاملہ عورت کو جب خون نظر آئے تو وہ حائضہ شمار نہیں ہو گی وہ نماز پڑھے گی اور روزہ رکھے گی اس کا شوہر اس کے ساتھ صحبت بھی کرسکے گا اور وہ عورت ہر وہ کام کرسکتی ہے جو کوئی پاک عورت کرسکتی ہے۔

•••—— •••—— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى فى الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر ...محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(4..)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ...ہیم قَالَ :

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(...) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى" الآثار" (55) فى الطهارة: باب النفساء والحبلى ترى الدم- والدارمى فى" السنن" 15.. (941) فى الطهارة: باب اذا اختلطت على المرأة أيام حيضها .

متن روایت: اَلْحُبْلٰی تُصَلِّیْ اَبَدًا مَا لَمْ تَضَعْ وَاِنْ رَاَتِ الدَّمَ لِاَنَّ دَمَ الْحُبْلٰی لَا یَکُوْنُ حَیْضًا وَاِنْ اَوْصَتْ وَهِیَ تُطَلَّقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِیَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ

حاملہ عورت ہمیشہ نماز ادا کرتی رہے گی جب تک وہ بچے کو جنم نہیں دیتی' خواہ درمیان میں اُسے خون بھی نظر آ جائے' کیونکہ حاملہ کا نکلنے والا خون حیض نہیں ہوتا ہے اور اگر حاملہ عورت کوئی وصیت کرے اور اسے طلاق بھی ہو چکی ہو اور پھر اس کا انتقال ہو جائے' تو اس کی وصیت ایک تہائی حصے میں سے نافذ ہوگی۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**413**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ الْبَصْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- ابان بن ابوعیاش بصری - ابونضرہ - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنِ اقْتَصَرَ عَلَی الْوُضُوْءِ فَلَا حَرَجَ

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے' تو یہ اچھی بات ہے اور جو وضو پر اکتفاء کر لے' تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- علی بن محمد بن عبید - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ محمد بن مخلد - اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن مقاتل (اور) اسحاق بن سہل رازی' ان دونوں نے - ادریس بن ابراہیم - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**414**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ

امام ابوحنیفہ نے- ابان بن ابوعیاش کے حوالے سے

(412) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (56) فی الطهارة: باب النفساء والحبلی تری الدم- والدارمی فی السنن" 183/1 (945) فی الطهارة: باب اذا اختلطت علی المرأة ایام حیضها .

(413) اخرجه عبدالرزاق (5313) فی الجمعة: باب الغسل یوم الجمعة والطیب والسواک- وعبد بن حمید (1077)- والبزار (629 کشف الاستار)- والهیثمی فی "مجمع الزوائد" 175/2

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

متن روایت: مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ

روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن وضو کرے' تو یہ کافی ہے اور ٹھیک ہے' لیکن جو شخص غسل کرے' تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسن - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابوسہل محمد بن احمد بن زیاد - اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' اسی مضمون میں نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل احمد بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن تو بہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

من اغتسل يوم الجمعة فقد احسن ومن لم يغتسل فبها ونعمت

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرلے تو یہ عمدہ ہے' اور جو غسل نہ کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے''

انہوں نے یہ روایت احمد بن خیرون - ابن شاذان - ابونصر بن اشکاب - احمد بن جعفر - ادریس بن ابراہیم - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ (یہ روایت نقل کی ہے:)

انه قال عليه الصلاة والسلام من توضا يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لیے' صرف) وضو کرلے' تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے' لیکن جو غسل کرے تو غسل زیادہ فضیلت رکھتا ہے''

انہوں نے یہ روایت عبدالملک بن عبدالقاہر - ابوحسن بن قشیش - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - ابان - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے' انہی طرق سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت امام ابوحنیفہ - ابان - ابونضرہ کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

ابن خسرو کہتے ہیں: کثیر سری احمد نے ہمیں حدیث بیان کی: ابوقاسم عبداللہ بن حسین بن محمد نے - ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یوسف - محمد بن عبداللہ بن عتاب - اسماعیل بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: ابان نے - ابونضرہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال عليه الصلاة والسلام من اغتسل يوم الجمعة فقد احسن ومن لم يغتسل فبها ونعمت

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لیے) غسل کرلے تو یہ عمدہ ہے' اور جو غسل نہ کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے''

414) اخرجه الطحاوي في" شرح معاني الآثار" 119/1-وابو يعلى (4082)-والطيالسي 143/1 (685)-والبزار 301/1 (628)-واورده الهيثمي في" مجمع الزوائد" 175/2

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ الْمِیَاهِ وَالنَّجَاسَاتِ

چوتھی فصل: پانیوں اور نجاستوں کا بیان

(**415**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةِ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: بِئْسَ الْبَیْتُ الْحَمَّامُ بَیْتٌ لَا یُسْتَرُ وَمَاءٌ لَا یُطَهِّرُ

امام ابوحنیفہ نے- عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''برا گھر حمام ہے' جو ایک ایسا گھر ہے' جس میں پردہ نہیں ہوتا اور ایسا پانی نہیں ہوتا' جو پاک ہو (یا پاک کرنے والا ہو)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- صالح ترمذی- خضر بن ابان ہاشمی- مصعب بن مقدام کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**416**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ مِنْهُ

امام ابوحنیفہ نے- ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ بعد میں وہ اُس سے وضو بھی کرلے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن منذر بن سعید ہروی- احمد بن عبداللہ کندی- ابراہیم بن جراح- امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت- عبیداللہ بن بکیر تمار- ابوبلال اشعری- امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل احمد ابن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ دوست علاف- قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(415) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (75)-والبيهقي في " شعب الايمان" (7772) -والديلمي في" مسند الفردوس" (2149).

(416) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (42)-ومسلم (281)-وابن ماجة (343) في الطهارة: باب النهي عن البول في الراكد-واحمد 341/3-والبيهقي في" السنن الكبرىٰ" 97/1--والطحاوي في" شرح معاني الآثار" 141/1

(417)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِیْفَةَ) (عَنِ) الْهَیْثَمِ بْنِ حَبِیْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ :

متن روایت: نَهٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُبَالَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ

امام ابوحنیفہ نے-ہیثم بن حبیب-محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-علی بن محمد بن عثمان-ضرار-امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت بن عقدہ-علی بن محمد بن سعید عوفی-امام ابویوسف-امام ابوحنیفہ-ہیثم-عامر کے حوالے سے-حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(418)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ :

متن روایت: اِذَا کَانَ الدَّمُ قَدْرَ الدِّرْهَمِ اَوِ الْبَوْلِ اَوْ غَیْرِهٖ فَاَعِدْ صَلَاتَكَ وَاِنْ کَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ فَامْضِ عَلٰی صَلَاتِكَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب خون یا پیشاب یا کوئی اور نجاست درہم کی مقدار میں لگی ہوئی ہو (اور تم نے اس کپڑے میں نماز ادا کرلی ہو) تو تم اپنی نماز کو دہراؤ گے' لیکن اگر اس سے کم مقدار میں ہو' تو تم اپنی نماز کو جاری رکھو گے۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابو حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ یجزیه حتی یکون اکثر من قدر الدرهم الکبیر المثقال فاذا کان کذلك لم تجز صلاته وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' یہ اس کے لیے اس وقت تک جائز ہوگا' جب تک وہ (نجاست) ایک مثقال والے بڑے درہم کی مقدار جتنی نہیں ہوتی' جب وہ اتنی ہو' تو (اس کے ہمراہ) آدمی کی نماز جائز نہیں ہوگی۔

(417) اخرجه الحصکفی فی" مسند الامام"(43)-والطحاوی فی" شرح معانی الآثار"14/1-وابن حبان (1251)-والنسائی 49/1 فی الطهارة:باب الماء الدائم-واحمد 492/2-وابن ابی شیبة 141/1-وعبد الرزاق (300)-وابو عوانة 286/1

(418) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار" (147) فی الصلاة:باب مایعاد من الصلاة وما یکره منها-وابن ابی شیبة 392/1 فی الصلاة:باب فی الرجل وفی ثوبه او جسده دم .

امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**419**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَ تْ الْهِرَّةُ فَشَرِبَتْ مِنَ الْاِنَاءِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُ وَشَرِبَ مَا بَقِيَ

امام ابوحنیفہ نے۔شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' اسی دوران ایک بلی آئی اور (پانی کے) برتن میں سے پینے لگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پانی کے ذریعے وضو بھی کرلیا اور جو پانی بچا تھا' اُسے پی بھی لیا۔

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن منکدر -سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**420**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبِ الْبَكْرِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ لِسَوْدَةَ فَقَالَ مَا عَلٰى اَهْلِهَا لَوْ اِنْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا قَالَ فَسَلَخُوْا جِلْدَ تِلْكَ الشَّاةِ فَجَعَلُوْهُ سِقَاءً ا فِي الْبَيْتِ حَتّٰى صَارَ شِنًّا

امام ابوحنیفہ نے -سماک بن حرب بکری - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے مالکان اگر اس کی کھال کے ذریعے نفع حاصل کرتے تو انہیں کوئی حرج نہ ہوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے بکری کی کھال اتاری اور اس کے ذریعے گھر میں ایک مشکیزہ بنایا (اور وہ اتنا استعمال کیا) کہ وہ پرانا ہوگیا (یعنی پرانا ہونے تک لوگ اُسے استعمال کرتے رہے)

•••———•••———•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن موسیٰ بن ابراہیم - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حماد - ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

419) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (44)-وابو يعلى (4951)-والبزار 144/1 (275)-والطحاوي في" شرح معاني الآثار" 19/1 في الطهارة:باب سؤر الهر-وابو داؤد (76) في الطهارة:باب سؤر الهرة .

(420) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (79)-وابو يعلى (2334)-واحمد 327/1-والبيهقي في" السنن الكبرى" في الطهارة-وابن حبان (1281)-والطحاوي في" شرح معاني الآثار"471/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن موسیٰ بن ابراہیم - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حماد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: ابن اخشید نے اس روایت کو - ابن کاس - احمد بن حازم - ابوغرزہ - عبید بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

421)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: اَيُّمَا اِهَابٌ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ

امام ابوحنیفہ نے - سماک - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی کھال کی دباغت کر لی جائے وہ (دباغت کی وجہ سے) پاک ہو جاتی ہے۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حماد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

422)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ ذَكَاةُ كُلِّ مِسْكٍ دِبَاغُهٗ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ہر کھال کو پاک کرنے کا طریقہ اس کی دباغت ہے''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی نے یہ روایت - اپنے والد محمد - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

423)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم

421) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (78)- والطحاوی "شرح معانی الآثار" 469/2- وفی "شرح مشکل الآثار" 262/4- وابن حبان (1287)- والبغوی فی "شرح السنة" (303)- ومالك فی "الموطأ" (17) فی الصید- والشافعی 23/1

422) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (865) فی اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد عن عمر

اِبْرَاهِيْمَ: نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ رَاٰى عَلٰى حَمَّادٍ قَلَنْسُوَةَ ثَعَالِبَ وَكَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِجُلُوْدِ النَّمِرِ

ایک مرتبہ انہوں نے حماد کے سر پر ثعالب (لومڑی) کی (کھال کی) بنی ہوئی ٹوپی دیکھی' وہ چیتے کی کھال (کو پہننے) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں' اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(**424**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: كُلُّ شَيْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دَبَاغٌ

ہر وہ چیز جو کھال کو خراب ہونے سے بچالے' وہ دباغت (شمار) ہوتی ہے۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں' اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**425**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا اَصَابَ ثَوْبَكَ مِنَ الدَّمِ قَدْرَ الدِّرْهَمِ اَوْ اَقَلَّ اَجْزَاَكَ اَنْ تُصَلِّيَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ لَمْ يُجْزِئْكَ اَنْ تُصَلِّيَ فِيْهِ حَتّٰى تَغْسِلَهٗ

جب تمہارے کپڑے پر درہم کی مقدار میں' یا اس سے کم خون لگ جائے' تو تمہارے لئے اس کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے' لیکن اگر وہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہو' تو تمہارے لئے اس کپڑے میں نماز ادا کرنا' اس وقت تک جائز نہیں ہوگا' جب تک تم اسے دھو نہیں لیتے ہو''۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن

(423) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (864) في اللباس:باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد-وابن ابي شيبة (4909) في العقيقة:باب في لبس القلانس-وابن سعد في" الطبقات" 280/6

(424) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (866) في اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد-وعبد الرزاق 64/1(194) في الطهارة:باب جلود الميتة اذا دبغت-وابن ابي شيبة 381/8 (4836) في العقيقة:باب في الفراء من جلود الميتة اذا دبغت-وابن سعد في" الطبقات" 281/6

(425) قد تقدم في(418) نحوه .

ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(426)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ہمام بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متنِ روایت: لَقَدْ كُنْتُ اُفْرِكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسے کھرچ دیا کرتی تھی۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی - فضل بن عباس - یحییٰ بن غیلان - عبداللہ بن زریع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن علی - احمد بن یعقوب - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان عائشة رضى الله عنها اضافت رجلاً وارسلت اليه ملحفة فالتحف بها بالليل فاصابته جنابة فغسل الملحفة كلها فبلغ عائشة فقالت ما اراد بغسل الملحفة انما كان يجزئه ان يفركه لقد كنت افركه عن ثوب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم يصلى فيه

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو مہمان کے طور پر ٹھہرایا' انہوں نے اس کو ایک لحاف بھجوایا' جو اس نے رات کو اوڑھ لیا' رات کے وقت اس کو جنابت لاحق ہوگئی' (جس کا نشان اس لحاف پر لگا) تو اس نے پورا لحاف دھو دیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا: اس نے لحاف کو دھویا کیوں ہے؟ اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا' کہ وہ اس سے (جنابت کے نشان کو) کھرچ دیتا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اس کو کھرچ دیتی تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے"۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں پہلے والے الفاظ کے ساتھ - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین بن مہتدی باللہ - ابوقاسم عبداللہ بن محمد بن جنادہ - ابوحسن محمد ابن عبداللہ - فضل بن عباس تستری - یحییٰ بن غیلان - عبداللہ بن زریع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

426- اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (76)-والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 48/1-ومسلم (288) -والترمذى (116)-وابو داؤد (371)-وابن ماجة (537)-واحمد 125/6-والبيهقى فى "السنن الكبرى" 417/2 فى الطهارة

(**427**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ السِّنَّوْرِ تَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ قَالَ هِيَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ لَا بَأْسَ بِاَنْ يَشْرَبَ فَضْلَهَا فَسَاَلَهُ اَيَتَطَهَّرُ بِفَضْلِهَا لِلصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَرْخَصَ الْمَاءَ وَلَمْ يَاْمُرْهُ وَلَمْ يَنْهِهِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

اگر بلی کسی برتن میں سے پی لے تو اس کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: یہ گھر میں آنے جانے والوں میں سے ہے اس کے بچائے ہوئے پانی کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے' سائل نے اُن سے سوال کیا: اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعے نماز کے لئے طہارت (وضو) حاصل کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے پانی کے بارے میں رخصت دی ہے نہ تو اس کے بارے میں کوئی حکم دیا ہے' اور نہ ہی اس سے منع کیا ہے۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی كتاب الآثار فرواه عن ابوحنيفة ثم قال محمد قال الامام ابوحنيفة غيره احب الى وان توضا به اجزاه قال محمد و كذلك شرب غيره احب الى وان توضا به اجزاه قال محمد وبقول ابى حنيفة ناخذ

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں' اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: اس کے علاوہ دوسرا پانی میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا البتہ اگر آدمی اس کے ساتھ وضو کر لیتا ہے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا' امام محمد فرماتے ہیں: اسی طرح اس کی بجائے کسی اور پانی کو پی لینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' اور اگر آدمی اس کے ذریعے وضو کر لے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا' امام محمد فرماتے ہیں: ہم امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(**428**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَا خَيْرَ فِيْ سُؤْرِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَلَا يُتَوَضَّاُ بِسُؤْرِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَيُتَوَضَّاُ بِسُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبِرْذَوْنِ وَالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''خچر اور گدھے کے جوٹھے میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور گدھے کے جوٹھے کے ذریعے وضو نہیں کیا جائے گا گھوڑے، برذون (ترکی گھوڑے)، بکری اور اونٹ کے جوٹھے کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے۔

(427) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى ''الآثار'' (6) فى الطهارة: باب مايجزئ من الوضوء -وعبد الرزاق فى الطهارة: باب سؤر الدواب-وابن ابى شيبة 31/1 فى الطهارات: باب من رخص فى الوضوء بسؤر الهر .

(428) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى ''الآثار'' (7)-وعبد الرزاق (366) فى الطهارة: باب سؤر الدواب-وابن ابى شيبة 30/1 فى الطهارات: باب فى الوضوء بسؤر الحمار والكلب من كرهه .

اخرجه محمد فی الآثار فرواه عن ابو حنیفة وقال وبهذا کله ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام فرماتے ہیں: ہم اس سب کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

429)- سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِـیْـفَةَ) عَـنْ الْهَیْثَمِ الصَّرَّافِ عَنْ مُـحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم صراف - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یُغْتَسَلُ مِنْهُ اَوْ یُتَوَضَّاُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اس سے غسل کر لیا جائے یا اس سے وضو کیا جائے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد ابن ابومقاتل بزاز ہروی - محمد بن عثمان بن ابراہیم کوفی - ضرار - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

430)- سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِـیْـفَةَ) عَـنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حسن بصری فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا بَاْسَ بِبَوْلِ کُلِّ ذَاتِ کَرِشٍ

جگالی کرنے والے کسی بھی (جانور) کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد کان ابوحنیفة یکرهه ویقول ان وقع فی وضوء افسد الوضوء وان اصاب الثوب منه شیء کثیر ثم صلی فیه اعاد الصلاة ثم قال محمد واما انا فلا اری به باساً لا یفسد ماءً ولا وضوءً ولا ثوباً

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں: اگر یہ وضو کے پانی میں گر جائے تو یہ پانی کو فاسد کر دے گا اور اگر اس کی زیادہ مقدار کپڑے پر لگ جائے اور آدمی اس کپڑے میں نماز ادا کر لے تو وہ اس نماز کو دہرائے گا پھر امام محمد

429) قد تقدم فی (417) .

430) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (33) فی الطهارة: باب ابوال البهائم وغیرها—وعبد الرزاق (1483) فی الطهارة: باب ابوال الدواب وروثها—وابن ابی شیبة 115/1 فی الطهارات: باب فی بول البعیر والشاة یصیب الثوب .

فرماتے ہیں: البتہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں' نہ تو یہ پانی کو فاسد کرتا ہے' نہ وضو (کے پانی) کو اور نہ ہی کپڑے کو (خراب کرتا ہے)۔

(**431**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ يُصِيْبُ ثَوْبَهُ بَوْلُ الصَّبِيِّ قَالَ اِذَا لَمْ يَكُنْ اَكَلَ وَشَرِبَ اَجْزَاكَ اَنْ تُصِبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا

''جس شخص کے کپڑے پر بچے کا پیشاب لگ جاتا ہے' اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ بچہ کچھ کھاتا' پیتا نہ ہو' تو تمہارے لئے یہ جائز ہوگا کہ تم اس جگہ پر کچھ پانی بہادو۔

•••——•••——•••

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال واحب الينا ان يغسله غسلاً وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر وہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ آدمی اس کو دھولے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**432**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبٍ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم بن حبیب- شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: اَرْبَعٌ لَا يُنَجِّسُهُنَّ شَيْءٌ اَلْمَاءُ وَالْاَرْضُ وَالثَّوْبُ وَالْجَسَدُ

چار چیزیں ایسی ہیں' جنہیں کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے: پانی، زمین، کپڑا' اور جسم۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- محمد بن مخلد- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعلی حسین بن علی بن ایوب- قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثارفرواه عن ابى حنيفةرضى الله عنه ثم قال محمد

(431) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار " (35) في الطهارة: باب ابواب البهائم وغيرها .

(432) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار " (25) في الطهارة: باب مالاينجسه شيء- وعبد الرزاق (309) في الطهارة: باب الماء يمسه الجنب او يدخله- وابن ابي شيبة 173/1 في الطهارات: باب في مجالسة الجنب- والبيهقي في " السنن الكبرى " 267/1- والبغوي في " شرح السنة " 31/2

وتفسیر ذلك عندنا ان ذلك اذا اصابه القذر فغسل ذلك عنه فلم یحمل قذراً وانما المعنی فی الماء عندنا اذا کان کثیراً او جاریاً انه لا یحمل خبثاً والله اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے: (زمین' کپڑے اور جسم کا حکم یہ ہے) کہ جب ان پر نجاست لگ جائے پھر اس کو پانی کے ذریعے دھولیا جائے تو وہ نجس نہیں رہتے ہیں' جبکہ ہمارے نزدیک پانی کا حکم یہ ہے: جب وہ زیادہ ہو' یا بہہ رہا ہو تو وہ نجس نہیں ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ الْمَسْحِ عَلٰی الْخُفَّیْنِ وَغَیْرِهِمَا

پانچویں فصل: موزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کا بیان

433)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ فِی السَّفَرِ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَلَمْ یُوَقِّتْ

امام ابوحنیفہ نے-عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ نے اس کی کوئی مدت متعین نہیں کی ہے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-ابوسعید-سلیمان بن عبیداللہ-مروان بن معاویہ فزاری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

434)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَیْمَرَةَ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِیءٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: یَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَی الْخُفَّیْنِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهِنَّ وَالْمُقِیْمُ یَوْمًا وَلَیْلَةً

امام ابوحنیفہ نے-حکم بن عتبہ-قاسم بن مخیمرہ-شریح بن ہانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے گا اور مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک کرے گا''۔

---

433) اخرجه الحصکفی فی'' مسند الامام'' (64)-والدار قطنی 196(12)-وعبد الرزاق (763) و(804)-والبیهقی فی'' السنن الکبری'' 280/1-موقوفاً علی ابن عمر رضی الله عنهما

434) اخرجه الحصکفی فی'' مسند الامام'' (55)-وابن حبان (1322)-وابن خزیمة (195)-وابن شیبة 177/1 فی الطهارة واحمد 113/1-ومسلم (276) فی الطهارة-وابو عوانة 361/1-والبیهقی فی'' السنن الکبری'' 272/1

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بن بکر بلخی - ابراہیم بن یوسف کوفی (اور) محمد بن یزید - مسیب بن اسحاق - افلح بن محمد (اور) احمد بن محمد - احمد بن عبداللہ بن زیاد - ایوب بن سلیمان (-) عبداللہ بن احمد طواویسی - محمد بن کامل ان سب نے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان شريح بن هانى قال سالت عائشة رضى الله عنها ايمسح على الخفين فقالت ائت علياً فاساله فانه كان يسافر مع النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال شريح فاتيت علياً فسالته فقال ......الحديث

شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو' کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں' شریح بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا...... (الحدیث)
انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن اصفہانی سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابوحامد احمد بن رستہ کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں اس وقت وہاں موجود تھا' - یہ روایت محمد بن مغیرہ نے - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبداللہ - ابراہیم بن مسعدہ - ابومقاتل کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبدالوہاب بن عبدالرحمٰن بن شیبہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا شیبہ بن عبدالرحمٰن بن اسحاق کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی' یہ روایت اسد بن عمرو کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے' مکمل حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبدالرحمٰن بن یوسف - احمد بن خلف - قاسم بن حکم - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ احمد بن حسین کرخی - حسین بن شبیب مؤذن - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

...روایت کی ہے۔

435)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحُكْمِ بْنِ ...عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

...روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

امام ابوحنیفہ نے -حکم بن عتیبہ- ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - ابوبکر محمد بن خلف بن ایوب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن ...کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

436)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ...اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ...رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

...روایت: اَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ...لِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ لَا ...يَنْزِعُ خُفَّيْهِ اِنْ شَاءَ اِذَا لَبِسَهُمَا وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابوعبد اللہ جدلی -حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مقیم کے لئے اس کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہے اگر وہ چاہے تو اس دوران وہ موزے نہ اتارے بشرطیکہ جب اُس نے موزے پہنے ہوں اُس وقت وہ باوضو حالت میں ہو۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبدالصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون بلخی (اور) احید بن حسین یمانی سے ان سب نے - ...بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابومحمد بخاری بیان کرتے ہیں: مکی (بن ابراہیم) فرماتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ نے - ابومعشر کے حوالے سے - ابراہیم نخعی سے ...کی مانند روایت ہمیں بیان کی ہے۔

...بخاری نے یہ روایت - ابوسعید فراء -علی بن مصعب - خارجہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

...اخرجه ابن ابی شيبة 22/1 فی الطهارة: من كان يرى المسح على العمامة - ومسلم 231/1 (84) - والطبرانی ... - واحمد 12/6 - والنسائی فی "الصغری" (104) - والبزار فی "المسند" (1358) - وابن خزيمة (185) - والبيهقی فی "...الكبری" 61/1

...اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (65) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 81/1 - وابن خزيمة (1332) - والطبرانی ...الكبير" (3757) - والحميدی (437) - واحمد 213/5 - وابو عوانة 262/1

انہوں نے یہ روایت ایوب بن اسحاق سرخسی - ابواسحاق بن ابراہیم - مغیث بن بدیل - خارجہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی - احمد بن یعقوب بلخی - اصرم بن حوشب ہمدانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد اصفہانی - اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانی - محمد بن منصور کرمانی - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور ابراہیم صائغ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانیسے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابومحمد جوہری - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین بن مہتدی باللہ - ابوقاسم عبیداللہ بن احمد بن علی صیدلانی - ابوبکر عبداللہ بن محمد نیشاپوری - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**437**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ:

متن روایت: اَنَّهُ رَاٰى جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ وَاِنَّمَا صَحِبْتُهُ بَعْدَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرلیا' ہمام نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہمدانی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - عبدالکریم - دارقطنی - قاضی حسین بن حسین انطاکی - ابوعلی احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم کے حوالے

(437) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (12)-والحصكفي في"مسند الامام"(58) و(59)-وابن حبان (1335)-وعبد الرزاق (756)-والحميدي (797)-والطيالسي 55/1-وابن ابي شيبة 176/1-واحمد 358/4-والبخاري (382) الصلاة: باب الصلاة في الخفاف .

سے اس شخص سے روایت کی ہے جس نے حضرت جریر (بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ) کو دیکھا تھا۔

438)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِهَا فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے جسم پر شامی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں تو آپ نے نیچے کی طرف سے بازو باہر نکالے اور وضو کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل -حسن بن محمد صباح زعفرانی - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد -شعیب بن ایوب -ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -صالح بن احمد -حسن بن صباح - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وضات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعليه جبة شامية ضيقة الكمين فاخرج يديه من جنبها فتوضا ومسح على خفيه

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا جبہ پہنا ہوا تھا' تو آپ نے اس کے پہلو میں سے ان (یعنی بازو) باہر نکال کر وضو کیا' اور آپ نے (اس وضو میں) اپنے موزوں پر مسح کیا''۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوسعید محمد بن عبدالملک بن عبدالقاہر -ابوحسن علی بن محمد بن حسن - ابوبکر محمد بن عبداللہ ابہری - ابوعروبہ حسن بن محمد حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابوعمرو -محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے' اسی مفہوم میں' روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین مبارک بن عبدالجبار -ابومحمد حسن جوہری - حافظ محمد بن مظفر -ابوحسن علی بن احمد بن سلیمان -محمد بن حجاج -علی بن معبد -محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابومظفر ہناد بن نسفی - ابوحسین محمد بن حسین بن محمد قطان - ابوعمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ بن سماک -حسن بن سلام -عیسیٰ بن ابان -محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

438) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (11) في الطهارة:باب المسح على الخفين-والحصكفي في " مسند الامام" 60)- والطحاوي في" شرح معاني الآثار" 83/1 في الطهارة:باب المسح على الخفين-والبيهقي في" السنن الكبرى" 92/1-وابوداؤد (149) في الطهارة:باب المسح على الخفين .

روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - حسین بن عمر بن برہان غزال - عثمان بن احمد دقاق - حسین بن سلام - عیسیٰ بن ابان بن صدقہ - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ - حماد - شعبی - ابراہیم - مغیرہ بن شعبہ - انہوں نے اپنے والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

(**439**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ جُبَّتِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا' آپ نے شامی جبہ پہنا ہوا تھا' جس کی آستینیں تنگ تھیں' تو آپ نے جبے کے نیچے سے دونوں بازو باہر نکالے (اور انہیں دھویا)

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسین بن ایوب - یحییٰ بن محمد بن علی - انہوں نے اپنے نانا محمد بن ابراہیم - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالمعالی ثابت بن بندار - حسن بن حسین بن عباس بغالی - محمد بن حسن بن یقطینی - یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**440**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابوعبداللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(439) قد تقدم -وهو حديث سابقه .

(440) قد تقدم في (436) .

لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ

فرمایا ہے: مقیم کے لئے اس کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے' جبکہ مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں۔

... —— ... —— ...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بلخی - عبیداللہ بن یعیش - یونس بن بکیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا ينزع خفيه اذا لبسهما وهما طاهران

''موزوں کو (وضو کرتے ہوئے) اتارا نہیں جائے گا' جبکہ آدمی نے باوضو حالت میں انہیں پہنا ہو''۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

اسماعیل بن حماد بیان کرتے ہیں: محمد بن ابان اور روح بن مسافر نے حماد کے حوالے سے بالکل اسی کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمزہ نیشاپوری - حماد بن حکیم طالقانی - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید کوفی - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابورمیح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - حسن بن علی حداد - زید بن حباب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسین بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن رزقویہ - ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن زیاد تک اسی سند کے ساتھ' اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خیرون - ابوطالب محمد بن حسن بن احمد - ابوبکر بن مالک قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح عشاری - ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابوعبداللہ محمد بن علی بن اسماعیل حافظ ایلی - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - حسن بن حسین بغالی - عبیداللہ بن محمد بن احمد بزاز - محمد بن محمد - ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانی - محمد بن منصور - حسان بن ابراہیم کرمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**441**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِي مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

متن روایت: اَنَّـهُ خَـرَجَ مَـعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَآلِـهٖ وَسَـلَّـمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَلَمْ يَنْزَعْهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شعبی - ابراہیم بن ابوموسیٰ اشعری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا' آپ نے انہیں اُتارا نہیں اور پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔' لیکن دوسرے لفظوں میں نقل کی ہے۔

عن المغيرة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فى سفر فانطلق نبى الله صلى الله عليه وآله وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة له رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من ضيق كميها وكنت اصب يعنى على رسول الله صلى الله عليه وآله

(441) قد تقدم فى (438) .

وسلم الماء فتوضا وضوء ہ للصلوۃ ومسح علی خفیہ ولم ینزعھما

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک طرف) تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی پھر آپ واپس تشریف لائے آپ نے تنگ آستینوں والا ایک رومی جبہ پہنا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آستینوں کی تنگی کی وجہ سے اس کو اوپر کیا (اور اس کے نیچے سے بازو دھونے کے لیے باہر نکالے) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی انڈیلتا رہا آپ نے نماز کے وضو کا سا وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا آپ نے ان (موزوں) کو اتارا نہیں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جو دوسری روایت کے الفاظ کی مانند ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

اصب الماء علیہ من اداوۃ

میں برتن میں سے آپ کے لیے پانی انڈیلتا رہا۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

ثم تقدم وصلی

"پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی"

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے مکی نے حماد کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے: امام ابوحنیفہ نے شعبی کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابوعلی بختویہ بن مرزبان مولیٰ بنی ہاشم - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یوسف سمنانی - عمار بن خالد - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توضا ومسح علی خفیہ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا"۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حسن بن محمد حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم میں روایت کی ہے۔

442)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ   امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن روایت: اِخْتَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ سَعْدٌ اَمْسَحُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا یُعْجِبُنِیْ وَقَالَ سَعْدٌ اَمْسَحُ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ عَمُّكَ اَفْقَهُ مِنْكَ سُنَّةً

روایت نقل کی ہے: سالم بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے درمیان موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں اختلاف ہوگیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو مسح کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں تو مسح کرتا ہوں' یہ دونوں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تمہارے چچا (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سنت کا تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**443**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ اَبِی ضَرَارٍ قَالَ:

متن روایت: صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ سَفَرٍ فَاَتَتْ عَلَیْهِ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهِنَّ لَا یَنْزِعُ خُفَّیْهِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - محمد بن عمرو بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عمرو بن حارث بن ابوضرار بیان کرتے ہیں:

میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' تو انہوں نے تین دن اور تین راتوں تک موزے نہیں اتارے۔

••• ——— ••• ——— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(442) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (8)-والحصکفی فی "مسند الامام (63)-واحمد 15/1-والبیهقی فی "السنن الکبری" 269/1-والبخاری (202) باب المسح علی الخفین-والنسائی 82/1 باب المسح علی الخفین-وابن ماجه (546) باب المسح علی الخفین-والطبرانی فی "الکبیر" (86)-وعبد الرزاق (760).

(443) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (13) فی الطهارة:باب المسح علی الخفین-والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 84/1 فی الطهارة:باب المسح علی الخفین کم هو؟وعبد الرزاق (800) فی الطهارة:باب کم یمسح علی الخفین؟والبیهقی فی "السنن الکبری" 277/1-والطبرانی فی "الکبیر" (9241).

(444)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

''وہ موزوں پر مسح کرلیا کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(445)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ الْقَرَشِيِّ الْعَوْفِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- ابوبکر عبداللہ بن ابوجہم قرشی عوفی کوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَاَيْتُ سَعْدًا يَمْسَحُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ سَلْ عُمَرَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ

میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو (موزوں پر) مسح کرتے ہوئے دیکھا' تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کرنا' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعبداللہ بن حسین کرخی- حسن بن شبیب- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے'

حافظ صاحب کہتے ہیں: محمد بن حسن اور اسد بن عمرو نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اس کو ''الآثار'' میں' اور اپنے نسخہ میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(446)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ:

امام ابوحنیفہ نے- علقمہ بن مرثد- سلیمان بن بریدہ- ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

---

(444) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (14) في الطهارة: باب المسح على الخفين- وعبد الرزاق (780) في الطهارة: باب المسح على الجوربين- وابن ابى شيبة 190/1 فى الطهارات: باب المسح على الجرموقين .

(445) قد تقدم في (442) .

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَصَلّٰى خَمْسَ صَلَوَاتٍ

نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا (اس وضو کے ساتھ) پانچ نمازیں ادا کیں۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریمح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - حم بن نوح - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**447**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا فَاِنَّمَا يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ

جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرے پھر انہیں اتار لے تو اب وہ اپنے پاؤں دھوئے گا۔

••• ——— ••• ——— •••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی - ابوحسن محمد بن احمد بن زرقویہ - ابوسہل بن زیاد - حامد بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**448**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ:

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلّٰى خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ

نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن پانچ نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کی تھیں (اور اس وضو میں) آپ نے موزوں

(446) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (56) - والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 41/1 - ومسلم (277) - واحمد 351/5 - وابوداؤد (172) - والترمذى (61) - وابن ماجة (510) - وابن ابى شيبة 177/1 (9) - والبيهقى فى "السنن الكبرى" 162/1

(447) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (15) فى الطهارة: باب المسح على الخفين - وعبد الرزاق (812) فى الطهارة: باب نزع الخفين - وابن ابى شيبة 187/1 فى الطهارة: باب فى الرجل يمسح على خفيه ثم يخلعهما - والبيهقى فى "السنن الكبرى" 290/1

(448) قد تقدم فى (446).

وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا رَاَيْنَاكَ صَنَعْتَ هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ

مسح کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آج سے پہلے ہم نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

449)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: فِىْ الرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ

جو شخص غسل جنابت ادا کرنے لگے' اس کے بارے میں ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: وہ پٹی پر مسح کرے گا۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة قال محمد رحمه الله وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة وان كان يخاف من مسحه على الجبائر ترك ان شاء واجزاه وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' اگر اس کو پٹی پر مسح کرنے سے (زخم کے خراب ہو جانے کا) اندیشہ ہو' تو اگر وہ چاہے تو اس کو ترک کر دے' یہ اس کے لیے جائز ہوگا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

450)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْ سَمِعَ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِىَّ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم بن ابومخارق - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ روایت بیان کی ہے: جس نے حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

متنِ روایت: يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ مائدہ نازل ہونے کے

449) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى" الآثار" (30) فى الطهارة:باب الوضوء لمن به قروح -وعبد الرزاق(622) فى الطهارة:باب المسح على العصائب والجروح-وابن ابى شيبة 1361 فى الطهارة:باب فى المسح على الجبائر-والبيهقى فى" السنن الكبرى" 229/1

450) قد تقدم فى(437) .

عَـلَيْـهِ وَآلِـهٖ وَسَـلَّـمَ يَـمْـسَـحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَمَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ

بعد موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - حسن بن عمر بن شقیق - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعبداللہ احمد بن حسین کرخی - حسین بن شبیب مؤذن - امام قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد ابن سلیمان بن عمر عطار - بشر بن ولید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم

اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وكان اسلامى بعد نزول المائدة

میں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: زفر ابیض ابن اغر اور عبداللہ بن زبیر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**451**) - سندِ روایت: (اَبُـوْ حَـنِـيْـفَةَ) عَـنْ الْهَيْثَمِ الـصَّـوَّافِ عَـنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم صواف - (ابن شہاب) زہری - عروہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبداللہ - عبداللہ بن محمد' جو محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ کے بھانجے ہیں - انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابراہیم - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - اپنے والد ابوطاہر عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ - ابوحسن علی بن عبدالعزیز طاہری - ابوجعفر محمد بن حسن بن علی بن محمد یقطینی - ابوعباس یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

---

(451) قد تقدم فی (438) .

452)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ :

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

امام ابوحنیفہ نے -سعید بن مسروق ثوری - ابراہیم تیمی - عمرو بن میمون - ابوعبداللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسافر کے لئے اس کی مدت تین دن اور تین راتیں ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - ابوعلی حسن بن علی حداد - زید بن حباب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

453)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذِ بْنِ نَصِيْبِ الْاَسَدِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ :

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَعَلَيْهِ خُفَّاهُ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَمْسَحُ عَلَيْهِمَا

امام ابوحنیفہ نے - ہشام بن عائذ بن نصیب اسدی کوفی کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

وہ حمام میں داخل ہوئے انہوں نے موزے پہنے ہوئے تھے جب وہ باہر آئے تو انہوں نے اُن پر مسح کرلیا۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - حسن بن جعفر بن مدرار - انہوں نے اپنے چچا - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

454)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن روایت: قَدِمْتُ عَلٰى غَزْوٍ فِي الْعِرَاقِ فَاِذَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْنَا لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِذَا قَدِمْتَ عَلٰى اَبِيْكَ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَتَيْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

امام ابوحنیفہ نے - ابوبکر بن ابوجہم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے عراق آیا تو وہاں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہم نے ان سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے ابن عمر! جب تم اپنے والد کے پاس جاؤ گے تو اُن سے اس بارے میں دریافت کرنا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے

452- قد تقدم فی (436) .

453- اخرجه ابن ابی شیبة 482/1 فی الطهارة: باب المسح علی الخفین

454- قد تقدم فی (442) .

فَمَسَحْنَا

ہیں: جب میں اُن کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو ہم بھی (وضو کرتے ہوئے موزوں پر) مسح کر لیتے ہیں۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوعبداللہ محمد بن منذر ر اعمش بلخی - ابراہیم بن یوسف - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - ابوسعید صغانی اور ابومقاتل سمرقندی سے نقل کی ہے' تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال عمر عمك افقه منك راينا رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يمسح فمسحنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے چچا (دینی احکام کے بارے میں) تم سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں' ہم نے نبی اکرم ﷺ کو (موزوں پر) مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو ہم بھی مسح کرتے ہیں۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن ابوعروبہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى كتاب الآثار فرواه عن ابى حنيفة

(واخرجه) رحمه الله ايضاً فى نسخته فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابن حنيفة رضى الله عنه وعنا به وعن جميع المسلمين آمين

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں' اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اسے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔



اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ الصَّلاۃِ

پانچواں باب: نماز کے بارے میں روایات

وَاَنَّہٗ یَشْتَمِلُ عَلٰی سَبْعَۃِ فُصُوْلٍ

یہ سات فصول پر مشتمل ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ مَوَاقِیْتِ الصَّلاۃِ وَالْقِبْلَۃِ وَفِیْ الْاَذَانِ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ الْقِرَاءَ ۃِ وَالْقُنُوْتِ وَاِخْفَاءِ الْبَسْمِلَۃِ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ تَرْكِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَرَفْعِ الرَّاْسِ وَمَا یُفْسِدُ الصَّلاۃَ وَسَتْرِ الْعَوْرَۃِ

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ الْجُمُعَۃِ وَالْعِیْدَیْنِ وَالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ ھَیْئَتِھَا وَالشَّكِّ فِیْھَا وَشَرَائِطِ وُجُوْبِھَا

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ الْجَمَاعَۃِ وَآدَابِ الْاِمَامِ وَمَا یُکْرَہُ فِیْ الْمَسْجِدِ

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِیْ الْجَنَائِزِ

پہلی فصل نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کے بارے میں ہے۔

دوسری فصل قرأت، قنوت اور بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھنے کے بارے میں ہے۔

تیسری فصل رکوع میں جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنے کے بارے میں ہے اور جو چیزیں نماز کو فاسد کر دیتی ہیں اور ستر عورت کے بارے میں ہے۔

چوتھی فصل جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کے بارے میں ہے۔

پانچویں فصل اس کی ہیئت، اس میں شک ہو جانے، اس کے وجوب کی شرائط کے بارے میں ہے۔

چھٹی فصل جماعت، امام کے آداب اور مسجد میں جو چیزیں مکروہ ہیں ان کے بارے میں ہے۔

ساتویں فصل جنائز کے بارے میں ہے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ مَوَاقِیْتِ الصَّلَاةِ وَالْقِبْلَةِ وَفِی الْاَذَانِ

پہلی فصل: نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کا بیان

(**455**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَاَمَرَهُ اَنْ یَحْضُرَ الصَّلَوَاتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمَرَ بَلَالاً اَنْ یُبَکِّرَ بِالصَّلَوَاتِ کُلِّهِنَّ ثُمَّ اَمَرَهُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ اَنْ یُؤَخِّرَ الصَّلَوَاتِ کُلَّهَا ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوَقْتِ وَقْتُ الصَّلَوَاتِ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان -ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ تمام نمازیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کرے پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ تمام نمازوں کے لئے جلدی کریں دوسرے دن آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ تمام نمازیں تاخیر سے ادا کریں پھر آپ نے ارشاد فرمایا: (نمازوں کے) وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دو اوقات کے درمیان میں نمازوں کا وقت ہوتا ہے۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةرضی الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ والمغرب وغيرها فی هذا سواء الا انه یکره تاخیرها اذا غابت الشمس وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' اس حوالے سے مغرب اور دیگر نمازوں کا حکم ایک جیسا ہے' تاہم (ایک حوالے سے مغرب کا حکم مختلف ہے) کہ جب سورج غروب ہو جائے تو اس میں تاخیر مکروہ ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(455) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی''الآثار'' (65) فی الصلاة :باب مواقیت الصلاة-ومسلم (613) فی المساجد ومواضع الصلاة: باب اوقات الخمس-وابو داؤد (395) فی الصلاة:باب فی المواقیت الصلاة-والترمذی(115) فی الصلاة-وابن ماجة(667) فی الصلاة:مواقیت الصلاة-واحمد 349/5

(456)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ

''ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد یؤخر الظهر فی الصیف حتی یبرد بها ویصلی فی الشتاء حین تزول الشمس وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: گرمی کے موسم میں آدمی ظہر کی نماز کو اتنا مؤخر کرے گا' کہ اس کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرے' جبکہ سردیوں میں' آدمی اس کو سورج ڈھل جانے کے (بعد' تاخیر کے بغیر' جلدی) ادا کرلے گا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(457)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ نَظَرَ اِلَی الشَّمْسِ حِیْنَ غَرَبَتْ قَالَ هٰذَا حِیْنَ دَلَکَتْ

''جب سورج غروب ہوا تو انہوں نے سورج کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے' جس میں یہ ڈوب جاتا ہے۔''

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(458)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابوعبد اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ مِقْدَارِ لَیْلَتَیْنِ مِنَ الْهِلَالِ

''ہم عصر کی نماز ادا کرتے تھے' جب کہ سورج اتنی مقدار میں ہوتا تھا' جتنا دوسری رات کا چاند ہوتا ہے۔''

---

456) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی"الآثار" (62) فی الصلاة: باب مواقیت السلاة-وابن ابی شیبة1/325 فی الصلوات:باب من کان یبرد بحق-والبزار (369)-واورده الهیثمی فی "مجمع الزوائد" 1/306

457) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی"الآثار" (67) فی الصلاة:باب مواقیت الصلاة

458) اخرجه عبد الرزاق (2089) فی الصلاة:باب وقت العصر-وابن ابی شیبة (3310) فی الصلوات:من کان یؤخر العصر یری تاخیرها-والماردینی فی"الجوهر النقی" 1/114

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - عمر بن حسن اشنانی - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس کو امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**459**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَمْ يَجْتَمِعْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ كَاِجْتِمَاعِهِمْ عَلٰى التَّنْوِيْرِ فِي الْفَجْرِ وَالتَّعْجِيْلِ فِي الْمَغْرِب

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا کسی بھی چیز پر اس طرح اتفاق نہیں ہوا' جتنا اس بات پر ہوا کہ فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنی چاہئے اور مغرب کی نماز جلدی ادا کرنی چاہئے۔''

*** —— *** —— ***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**460**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهٗ اَمَّ اَصْحَابَهٗ فِيْ بَيْتِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ وَقَالَ اِقَامَةُ النَّاسِ تُجْزِئُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اپنے ساتھیوں کی امامت کی' تو اذان اور اقامت کے بغیر انہیں نماز پڑھائی اور فرمایا: لوگوں نے (مسجد میں) جو اقامت کہی تھی' وہی کفایت کر جائے گی۔

*** —— *** —— ***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(459)-- ...قلت وقد اخرج احمد 415/5-والشاشی فی" المسند" (1129)-والطبرانی فی " الكبير" (4058)عن ابی ايوب الانصاری قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:"بادروا بصلاة المغرب قبل طلوع النجم".

(460) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی"الآثار" (133)-وعبد الرزاق (1961) و (1962) فی الصلاة:باب الرجل يصلی فی المصر بغير اقامة-والبيهقی فی " السنن الكبرىٰ" 406/1-وابن ابی شيبة 220/1 فی الاذان:من كان يقول:يجزئه ان يصلی بغير اذان -ومسلم 378/1 (26)-وابن خزيمة (1636) .

(461)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ یُّؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ

''اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مؤذن بے وضو حالت میں اذان دیدے۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) محمد فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبهذا ناخذ لا نری بذلك باساً ویکره ان یؤذن جنباً وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں البتہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی شخص جنابت کی حالت میں اذان دے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(462)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِیْ الْمُؤَذِّنِ یَتَکَلَّمُ فِیْ اَذَانِهٖ قَالَ لَا آمُرُهُ وَلَا اَنْهَاهُ

ایسے مؤذن کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جو اذان کے دوران کلام کر لیتا ہے کہ نہ تو میں تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔''

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَمَّا نَحْنُ نَرٰی اَنْ لَا یَفْعَلُ فَاِنْ فَعَلَ لَمْ یَنْقُضْ ذٰلِكَ اَذَانَهُ

امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم یہ سمجھتے ہیں: کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اگر وہ ایسا کر دیتا ہے تو اس کی اذان نہیں ٹوٹے گی۔

(امام محمد کا یہ قول یہاں آنا تو نہیں چاہیے مگر مطبوعہ کتاب میں اسی جگہ ہے شاید ناسخ سے سہو ہو گیا ہو۔)

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(463)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(461) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی"الآثار" (58) فی الصلاة:باب الاذان-وعبد الرزاق (1801) فی الصلاة:باب الاذان غیر وضوء-وابن ابی شیبة 211/1 فی الطهارات:باب المؤذن یؤذن وهو علی غیر وضوء-والبغوی فی" شرح السنة" 267/2 باب التثویب .

(462) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی"الآثار" (59) فی الصلاة:باب الاذان-وعبد الرزاق (1809) فی الصلاة:باب الکلام فی ظهرانی الاذان-وابن ابی شیبة212/1 فی الطهارات:باب من کرنه الکلام فی الاذان .

(463) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی"الآثار" (60) فی الصلاة : باب الاذان .

اِبْرَاهِيْمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ:
متن روایت: سَاَلْتُهُ عَنِ التَّثْوِيْبِ فَقَالَ هُوَ مِمَّا اَحْدَثَهُ النَّاسُ وَهُوَ حَسَنٌ مِمَّا اَحْدَثُوْا وَذَكَرَ اَنَّ تَثْوِيْبَهُم كَانَ حِيْنَ يَفْرَغُ الْمُؤَذِّنُ مِنْ اَذَانِهِ اَنَّ الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ

روایت نقل کی ہے:
''میں نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے تھویب کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا ہے' لوگوں نے جو چیزیں بعد میں ایجاد کی ہیں' یہ ان میں سب سے بہتر ہے' انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ تھویب اس وقت کہی جائے گی' جب مؤذن اذان دے کر فارغ ہو جائے گا' اور اس میں دو مرتبہ یہ کہا جائے گا: نماز' نیند سے بہتر ہے۔''

•••—•••—•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وهو قول ابی حنیفة وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(**464**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:
متن روایت: اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰى مَثْنٰى

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں گے۔''

•••—•••—•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**465**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(464) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (62) فی الصلاة: باب الاذان- وعبد الرزاق (1790) فی الصلاة: باب الاذان- والدار قطنی (34) فی الصلاة: باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها- وابن ابی شیبة 206/1 فی الاذان والاقامة: من كان يشفع الاقامة- والطحاوی فی " شرح معانی الآثار" 134/1 فی الصلاة: باب الاقامة کیف هی؟

(465) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (44) فی الصلاة: باب الاذان- وابن ابی شیبة 222/1 فی الاذان والاقامة: فی النساء من قال: لیس علیهن اذان ولا اقامة .

ابراهيم انّهٔ قالَ: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ اَذَانٌ وَلَا اِقَامَةٌ ''خواتین پر اذان دینا اور اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

466)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: كَانَ آخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ''حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ہوتے تھے۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

467)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِى الْغَادِيَةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: امام ابوحنیفہ نے- عبدالملک بن عمیر- ابوغادیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ كَانَ يَضْرِبُ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے پر لوگوں کی پٹائی کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

466) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (61) في الصلاة: باب الاذان- والنسائي (649) في الاذان: باب آخر الاذان- وعبد الرزاق (1777) في الصلاة: باب بدء الاذان- والدار قطني (44) في الصلاة: باب ذكر الاقامة واختلاف الروايات فيه.

467) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (153) في الصلاة: باب مايعاد من الصلاة وما يكره منها- وابن ابي شيبة 2/350 في الصلوات: من قال: لاصلاة بعد الفجر .

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -علی بن محمد حافظ- احمد بن حرب- ہوذہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل ابن خیرون- ابوعلی بن شاذان- قاضی ابونصر بن اشکاب- عبد اللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**468**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :

متن روایت: مَا نَدِمْتُ عَلٰی شَیْءٍ مَا نَدِمْتُ عَلٰی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنْ لَا اَکُوْنَ سَاَلْتُ لَهُمَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ قَالَ وَلُحُوْمُ الْمُؤَذِّنِیْنَ حَرَامٌ عَلَی النَّارِ وَقَالَ لَوْ اَنَّ الْمَلَائِکَةَ کَانَتْ فِی الْاَرْضِ لَغَلَبُوْا النَّاسَ عَلَی الْاَذَانِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مجھے کسی بھی چیز پر ندامت نہیں ہوتی، جتنی اس بات پر ندامت ہوتی ہے، جو حسن اور حسین کے حوالے سے ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن دونوں کے لئے اذان کی اجازت کیوں نہیں لی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اذان دینے والے کا گوشت جہنم کی آگ پر حرام ہوگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر فرشتے زمین پر رہتے ہوتے تو وہ اذان دینے کے حوالے سے لوگوں پر غالب آجاتے۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر بن محمد بن سلیمان المعروف بہ صاحب تاریخ بخارا کے حوالے سے- خلف بن محمد بن اسماعیل- محمد بن یعقوب بن حارث- ابوابراہیم اسحاق بن عبداللہ- حسن بن محمد- مخلد بن عمر- ابومزاحم بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**469**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(468) اخرجه الطبرانی فی "الاوسط" 305/7 (7563)- والهیثمی فی "مجمع الزوائد" 326/1- وفی "مجمع البحرین" [illegible] فی الصلاة: فصل الاذان.

(469) اخرجه الطیالسی (2576)- وعبد بن حمید 205/1 (1458).

متن روایت: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اَلصَّلاَةُ فِيْ مَوَاقِيْتِهَا

''نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنا۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن احمد بن نور بن خطاب ترمذی - جارود بن معاذ - ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ ؓ سے روایت کی ہے

470)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی ؒ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ شَابٌّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرُسُكُمْ فَحَرَسَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ مَعَ الصُّبْحِ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَمَا اسْتَيْقَظَ اِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ وَتَوَضَّاَ اَصْحَابُهٗ وَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى الْفَجْرَ بِاَصْحَابِهٖ فَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فِيْ وَقْتِهَا

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے آخری پہر میں پڑاؤ کیا تو ارشاد فرمایا: آج رات کون ہماری پہرہ داری کرے گا؟ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی پہرہ داری کروں گا' اس شخص نے ان کے لئے پہرہ داری شروع کی (یعنی صبح صادق کے وقت کا انتظار کرنے لگا) لیکن صبح صادق سے کچھ دیر پہلے اس کی بھی آنکھ لگ گئی' تو لوگوں کی آنکھ سورج کی تپش کی وجہ سے کھلی' نبی اکرم ﷺ اٹھے آپ نے وضو کیا آپ کے ساتھیوں نے بھی وضو کیا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اذان دی پھر آپ نے دو رکعت (سنتیں) ادا کیں پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھائی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی' جس طرح آپ ﷺ اُس نماز کو اُن لوگوں کو اس کے مخصوص وقت میں پڑھایا کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد رحمه الله تعالی وبه ناخذ

470) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (170) في الصلاة: باب النوم قبل الصلاة - وابن حبان (2069) - وابن ماجه (697) - والبيهقي في "دلائل النبوة" 272/4 - وابوداؤد (435) في الصلاة: باب في من نام عن الصلاة او نسيها - وابو عوانة 253/2 - والترمذي (3163).

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(**471**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: مَا يَسُرُّنِيْ صَلاةُ الرَّجُلِ حِيْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ

''مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ آدمی اس وقت نماز ادا کرے' جب سورج سرخ ہو چکا ہو (یعنی ڈوبنے کے قریب ہو)''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة تكره الصلاة تلك الساعة الا ان تفوته العصر من يومه ذلك فيصليها تلك الساعة فاما غيرها من الصلوات المكتوبات والتطوع فلا ينبغى ان يفعل

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' اس گھڑی میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے' البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز ادا نہ کی ہوئی ہو' تو آدمی اُس کو اِس گھڑی میں ادا کر سکتا ہے' لیکن اس کے علاوہ اور کوئی بھی فرض یا نفل نماز اس وقت میں ادا نہیں کی جانی چاہیے۔

(**472**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- شیبان- یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ (فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ)

''جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے تو گویا کہ اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو جائے''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد ہمدانی- جعفر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عصمہ بن عبداللہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہی روایت' اسی سند کے ساتھ دوسرے الفاظ میں نقل کی ہے: (جو یہ ہیں:)

قال بكروا بصلوة العصر

''عصر کی نماز جلدی ادا کرلو''

(471) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (155) فى الصلاة: باب مايعادمن الصلاة ومايكره منها .

(472) اخرجه الحصكفى فى " مسند الامام" (88)- وابن حبان (1463)- وابن ابى شيبة 342/1- واحمد 361/5- وابن ماجه (694) فى الصلاة: باب ميقات الصلاة فى الغيم- والبيهقى فى " السنن الكبرىٰ" 444/1- والبخارى (553) .

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر- مقاتل بن ابراہیم -نوح بن ابومریم امام ابوحنیفہکے حوالے سے -انہوں نے شیبان- یحییٰ بن ابوکثیر سے روایت کی ہے -حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بكروا بصلوة العصر فى يوم الغيم فان من فاتته صلوة العصر حتى تغرب الشمس فقد حبط عمله

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابر آلود دن میں عصر کی نماز جلدی ادا کرلو' کیونکہ جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی ہو اور سورج غروب ہوجائے' تو اس کا عمل ضائع ہوجاتا ہے''

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوعباس احمد بن محمد بن سعید -جعفر بن محمد -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -عصمہ بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

بادروا بصلاة العصر

''عصر کی نماز جلدی ادا کرلو''۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شیخ ابوسعید احمد بن عبدالجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ -جعفر بن محمد بن مروان -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -عصمہ بن عبداللہ بن سالم اسدی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے 'مکمل طور پر روایت کی ہے۔

473)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:
اَدْرَكْتُ اَصْحَابَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُؤَخِّرُوْنَ الْعَصْرَ اِلٰى آخِرِ الْوَقْتِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب کو پایا ہے کہ وہ عصر کی نماز کو آخری وقت تک مؤخر کر کے ادا کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان -ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان -بشر بن موسیٰ -عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ما لم تتغير الشمس وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام

(472) اخرجه عبد الرزاق (2042) و (2043) فى الصلاة: باب المواقيت

-- قلت: وقد اخرجه احمد 289/6 -وابن ابى شيبة 323/1 -والترمذى (162) -وابو يعلى (6992) -قالت ام سلمة: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجيلاً للظهر منكم وانتم اشد تعجيلاً للعصر منه

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، بشرطیکہ سورج متغیر نہ ہوا ہو، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**474**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَآهُ حَزِيْنًا وَكَانَ الرَّجُلُ ذَا طَعَامٍ يُجْتَمَعُ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَزِيْنًا لِمَا رَاٰى مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ طَعَامَهُ وَمَا كَانَ يُجْتَمَعُ اِلَيْهِ وَدَخَلَ مَسْجِدَهُ يُصَلِّيْ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاهُ آتٍ فِي النَّوْمِ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مَا حَزَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَالَ فَهُوَ لِهٰذَا النَّاقُوْسِ فَاْتِهِ فَمُرْهُ اَنْ يَاْمُرَ بِلَالًا اَنْ يُؤَذِّنَ فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ فِيْ آخِرِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِهِمْ فَاَقْبَلَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَعَدَ عَلٰى بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اسْتَاْذِنْ لِيْ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَدْ رَاٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ لِلْاَنْصَارِيِّ فَدَخَلَ وَاَخْبَرَ بِالَّذِيْ رَاٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْ

امام ابوحنیفہ نے-علقمہ بن مرثد-ابن بریدہ-ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا اس نے نبی اکرم ﷺ کو پریشان دیکھا اس شخص کے پاس بہت اناج تھا' جب اس نے نبی اکرم ﷺ کو پریشان دیکھا' تو وہ بھی پریشانی کے عالم میں (اپنے گھر) چلا گیا اور اس نے کھانا پینا ترک کر دیا' لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ترک کر دیا' پھر وہ مسجد میں آیا اور نماز ادا کی' اسی دوران اسے اونگھ آ گئی' تو خواب میں کوئی شخص اس کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو نبی اکرم ﷺ کس وجہ سے پریشان ہیں؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں۔ خواب والے شخص نے کہا: وہ اس ناقوس کی وجہ سے پریشان ہیں تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے یہ کہو: وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیں کہ وہ اذان دیں، پھر اس (خواب والے) شخص نے اس (صحابی کو) کو اذان کی تعلیم دی: اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ کہنا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہنا ہے' اشہد ان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ کہنا ہے' حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ کہنا ہے حی علی الفلاح دو مرتبہ کہنا ہے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہنا ہے' پھر اس نے اقامت کے کلمات کی تعلیم اسی کی مانند دی اور اس کے آخر میں قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ کے کلمات کہے' پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہا۔ یہ وہی طریقہ ہے' جو اذان اور اقامت کے حوالے سے لوگوں میں آج کل رائج ہے' پھر وہ انصاری شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر بیٹھ گیا' وہاں سے حضرت ابوبکر

(474) اخرجه الطبرانی فی "الاوسط" 2/293 (2020)-واورده الهیثمی فی "مجمع الزوائد" 1/238-وفی "مجمع البحرین" (624) فی الصلاة: باب بدء الاذان.

بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ

کا گزر ہوا تو اس نے کہا: آپ میرے لئے بھی اندر آنے کی اجازت لے لیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے انہوں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا پھر انہوں نے انصاری کے لئے اجازت لی۔ انصاری اندر گیا اور اس نے جو خواب دیکھا تھا وہ بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر نے بھی اسی کی مانند ہمیں بتایا ہے، تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے مطابق اذان دیں۔"

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - احمد بن نصر عتکی - ابومقاتل کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبدالرحمٰن سرخسی - خارجہ بن مصعب بن خارجہ - مغیث بن بدیل ابن بنت خارجہ بن مصعب کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زاہد بلخی -عبداللہ بن عمر بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مثنیٰ بن محمد مروزی - یعلی بن حمزہ - بشر بن یحییٰ -نضر بن محمد کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد -شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعباس بن عقدہ - داؤد بن یحییٰ - ابوکریب - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روا: ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

فمر بـه ابـوبكر فقال له الانصاری استاذن لی علی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فه

فدخل عليه فاخبره بذلك قال ابوبكر قد رايت مثل ذلك يا رسول الله

''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گزرے تو اس انصاری نے ان سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے بھی اندر آنے کی اجازت دلوادیں' انہوں نے ایسا ہی کیا' وہ اندر گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے بھی اس کی مانند خواب دیکھا ہے''۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ- ابوبکر بن بشران- ابوحسن علی بن عمر دارقطنی- ابراہیم بن محمد بن ابراہیم معدل- حسن بن محمد بن داؤد- ابراہیم بن علی بن عبدالجبار- حسین بن حسن بن عطیہ عوفی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوغنائم- ابن زرقویہ- ابوسہل- ابوبکر بن موسیٰ بن اسحاق- محمد بن علاء- اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**475**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَاَوْسَطِهٖ وَآخِرِهٖ لِكَىْ يَكُوْنُ وَاسِعًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَىُّ ذٰلِكَ اَخَذُوْا بِهٖ كَانَ صَوَابًا غَيْرَ اَنَّ مَنْ طَمَعَ فِىْ قِيَامِ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ وِتْرَهٗ آخِرَ اللَّيْلِ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی- ابوعبداللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں بھی اور درمیانے حصے میں بھی اور آخری حصے میں (یعنی ہر حصے میں) وتر ادا کر لیتے تھے تاکہ مسلمانوں کے لئے زیادہ گنجائش ہو' وہ اس میں سے جس کو بھی اختیار کریں گے وہ درست ہوگا' البتہ جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا خواہش مند ہو' تو اسے وتر رات کے آخری حصے میں ادا کرنے چاہئیں۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن اشرس سلمی نیشاپوری- حفص بن عبداللہ (اور) عبداللہ بن محمد بن علی- احمد بن حفص بن عبداللہ (اور) قطن بن ابراہیم' ان دونوں نے- حفص بن عبداللہ (اور) احمد بن محمد شرقی- احمد بن حفص بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے- ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوبکر بن داؤد سجزی (اور) علی بن محمد بن عبدالرحمٰن سرخسی' ان دونوں نے- احمد بن حفص بن عبداللہ- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(475) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (160)-وابن ابى شيبة 287/2 باب فيمن اخر الوتر-واحمد 129/4-215/5-والطبراني في" الكبير" 224/17-وفي "الاوسط" 10/2 (686)-والطيالسي 86(616) .

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوعثمان سعید بن ذاکر بخاری - سعد بن جناح بخاری - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل ہروی سے بغداد میں "درب ابوہریرہ" میں - محمد بن شوکہ - قاسم ابن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - حماد - ابراہیم - ابوعبداللہ جدلی - حضرت عقبہ بن عمر وابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ مؤدب - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن اسحاق نیشاپوری - احمد بن حفص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

476)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:
متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِيْ الرَّجُلِ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتُ قَالَ لَا يُصَلِّيْ حَتّٰى يَقْضِيْ مَا عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جس کے ذمے کئی نمازیں لازم ہوں کہ وہ شخص اس وقت تک نماز ادا نہیں کرے گا' جب تک وہ اپنے ذمے لازم نمازوں کی قضاء ادا نہیں کر لیتا۔"

*** —— *** —— ***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابومحمد بن آبنوسی - ابوبکر بن بشران - علی بن عمر دارقطنی - علی بن عبداللہ بن مبشر - حسن بن مکرم - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(قال) ابن خسرو وقال علی یعنی ابن عاصم فحدثت ابا حنیفة (عن) هشام (عن) الحسن انه قال

476- اخرجه عبد الرزاق (2258) فی الصلاة: باب الرجل یأتی الجماعة - والطحاوی فی " شرح معانی الآثار " 270/1

یقضی ما علیہ فان حضرت صلوۃ مکتوبۃ فصلاھا فی آخر وقتھا ثم یقضی ما علیہ ولا یفرط فی شیء قال فترک ابو حنیفۃ قول ابراھیم واخذ بقول الحسن رحمھم اللہ تعالی

ابن خسرو بیان کرتے ہیں: علی بن عاصم فرماتے ہیں: میں نے ہشام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کو حسن کے بارے میں یہ روایت بیان کی: کہ وہ یہ فرماتے ہیں: وہ اپنے ذمہ لازم نمازوں کی قضا کرے گا' اس دوران اگر فرض نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اس کے آخری وقت میں ادا کرے گا' پھر وہ اپنے ذمہ لازم قضا نمازیں پڑھے گا' اور کسی (اس وقت کی فرض نماز کی ادائیگی میں) کوتاہی نہیں کرے گا' راوی بیان کرتے ہیں: تو امام ابوحنیفہ نے ابراہیم نخعی کا قول ترک کر دیا' اور حسن بصری کا قول اختیار کر لیا۔

(**477**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:
متن روایت: سَأَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِيْ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَمْ يُصَلُّوْهَا

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے مغرب کی نماز سے پہلے (نفل نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔"

••• — ••• — •••

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا غابت الشمس فلا صلاۃ علی جنازۃ ولا غیرھا قبل صلاۃ المغرب

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے نماز جنازہ یا اور کوئی بھی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

(**478**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ:
متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

امام ابوحنیفہ نے عبد اللہ بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: "جب مؤذن اذان دیتا تھا' تو نبی اکرم ﷺ اسی کی مانند کلمات کہتے تھے' جو مؤذن کہتا تھا (یعنی آپ ﷺ اذان کا جواب دیتے تھے)"

(477) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (146) فی الصلاۃ: باب ما یعاد من الصلاۃ -وعبد الرزاق (2985) فی الصلاۃ: باب الرکعتین قبل المغرب -والمتقی الھندی فی "الکنز" (4126).

(478)-- ...وقد اخرج احمد 168/2 -ومسلم (384) -وابوداؤد (523) -والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 143/1 -وابن حبان (1690) -والبیھقی فی "السنن الکبری" 409/1 -عن عبد اللہ بن عمرو انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم مؤذناً فقولوا مثل مایقول"

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر نجیری - موسیٰ بن بہلول - محمد بن صلت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

479)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:
متنِ روایت: اَلْوِتْرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ مَسْخَطَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَاَكْلُ السُّحُوْرِ مَرْضَاةٌ لِلرَّحْمٰنِ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کرنا' شیطان کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اور سحری کھانا ''رحمان'' کی رضامندی کا باعث ہوتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید - ابوجعفر محمد بن اسماعیل - سالم مولیٰ بنی ہاشم - محمد بن بشر عبدی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

480)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
متنِ روایت: اَسْفِرُوْا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلثَّوَابِ

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرو' کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید - یحییٰ بن فروخ - محمد بن مروان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

481)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی - عبداللہ بن یزید خطمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

479)- ...اخرجه ابن ابی شیبة 288/2 واحمد-272/5-والطبرانی فی "الکبیر" 679/17-عن ابن مسعود قال من كل الليل قد اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم :من اوله ووسطه وآخره فانتهى وتره الى السحر .

480) اخرجه احمد 135/2-عن ابی الربيع قال: كنت مع ابن عمر......فقلت له: انی اصلی معك الصبح ثم التفت فلا ارى وجه جليسی ثم احياناً تسفر؟قال: كذلك رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلی واحببت ان اصليها كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها .

481) اخرجه ابن ابی شيبة 289/1-واحمد 418/5-والطيالسی (590)-والنسائی (4023)-والدارمی (1883)-والبخاری 1414)-وابن حبان (3858)-وابن ماجة (3020) .

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ

''نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی -علی بن معبد بن شداد عبدی -محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن منذر - احمد بن عبداللہ کندی -علی بن معبد بن شداد عبدی -محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فاتته صلاة المغرب والعشاء فجمع بينهما باذان واقامة واحدة

''ان کی عصر اور مغرب کی نمازیں فوت ہوگئیں تو انہوں نے ان دونوں کوایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کیا''۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: ابواسحاق (نامی راوی سے) یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

(**482**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے -ابواسحاق سبیعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: قَالَتْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ اَذَانِ بِلَالٍ وَابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَّا قَدْرَ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَيَصْعَدُ هٰذَا

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذانوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک صاحب اتر رہے ہوتے تھے اور دوسرے اوپر چڑھ رہے ہوتے تھے۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ -عبدالواحد بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -حکم بن میسرہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**483**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللهِ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

امام ابوحنیفہ نے -ابوعبداللہ جابر بن یزید جعفی کوفی - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ وِتْرَهُ آخِرَ صَلَاتِهٖ لَيْلًا وَيَقْنُتُ فِيْهِ

''نبی اکرم ﷺ اپنے وتر کو رات کی نماز کا آخری حصہ بنا لیتے تھے اور اس میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔''

(482) اخرجه الطحاوى فى" شرح معانى الآثار" 138/1-واحمد 44/6-وابن خزيمة (403) و (1932)-واسحاق بن راهويه(943)-والبخارى (622)-ومسلم (1092) (38)-والبيهقى فى" السنن الكبرى"381/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - ابن نمیر - عبداللہ بن حماد - قاسم بن اسماعیل اور قاسم بن معنکے حوالے سے نقل کی ہے:

قالا سمعنا ابا حنيفة يقول ما سالت جابر الجعفي عن مسئلة قط الا اورد فيها حديثاً ولقد سالته عن وتر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال حدثني نافع عن ابن عمر الحديث

یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ہم نے امام ابوحنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے جابر جعفی سے جو بھی مسئلہ دریافت کیا' تو اس نے اس بارے میں کوئی حدیث بیان کر دی' میں نے اس سے نبی اکرم ﷺ کے وتر کے بارے میں دریافت کیا' تو اس نے بتایا: نافع نے حضرت عبداللہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے...... الحدیث

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: ابن عقدہ - ابن حازم - ابوغسان کے حوالے سے زہیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب جابر بن یزید یہ کہہ دیں: اس نے مجھے حدیث بیان کی' یا میں نے (اپنے استاد کو یہ بیان کرتے ہوئے) سنا' تو تم اس کو یقینی سمجھو' کیونکہ جابر میرے نزدیک سب سے زیادہ سچے شخص ہیں۔

484)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا جَعَلْتَ الْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ وَالْمَغْرِبَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةُ اَهْلِ الْعِرَاقِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

''جب تم مشرق کو اپنے بائیں طرف کر دو اور مغرب کو دائیں طرف کر دو' تو اس کے درمیان والا حصہ اہل عراق کا قبلہ ہو گا۔''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

485)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک بن عمیر - قزعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

483) اخرجه احمد 20/2-وابو داؤد (1438)-وابو عوانة 310/2-والبخاري (998)-ومسلم(751) -والمروزي في " قيام الليل" 131-والبغوي في" شرح السنة" (965) .

485) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في"الآثار" (149) في الصلاة: باب مايعد من الصلاة وما يكره منها-والطحاوي في" شرح مشكل الآثار" 242/1-وابن حبان(1617)-واحمد 34/3-والبخاري (1197) في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة-ومسلم(827) في الحج: باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره-والبيهقي في" السنن الكبرى" 452/2 .

متن روایت: لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَلَا يُصَامُ هٰذَانِ الْيَوْمَانِ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدِ اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِىْ هٰذَا وَلَا تُسَافِرُ اِمْرَاَةٌ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اِلَّا مَعَ ذِىْ رِحْمٍ مِحْرَمٍ

''صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں کی جائے گی اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور ذو دنوں میں روزہ نہیں رکھا جائے گا' عید الضحیٰ کا دن اور عید الفطر کا دن' اور سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جائے گا' مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھنے والی کوئی بھی عورت سفر پر نہیں جائے گی' البتہ اس کا محرم رشتہ دار ساتھ ہو (تو پھر اس کی اجازت ہے)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر' ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبدالملک - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - ابوغالب رافقی - سعید بن مسلمہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - شعیب بن لیث - ہارون بن ہاشم - یوسف بن واقد - علاء بن حصین

حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن علی بن زیاد لخمی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابوقرہ کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یحییٰ - احمد بن عبداللہ بن بہلول سے نقل کی ہے'وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا (اسماعیل بن حماد) کی تحریر میں ہے'میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والداور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے'وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے'میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ اصفہانی - احمد بن سلیمان بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن عبدالسلام اصفہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے'مختصر طور پر روایت کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

لا يصام يومان "ان دودنوں میں روزہ نہ رکھا جائے"

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ مسروقی - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت جعفر بن شعیب شاشی - محمد بن یوسف - ابوقرہ موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - روح بن فرج - محمد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن علی - عمر بن علی - صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے'جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ تک ہے:

لا تسافر امراة

"عورت سفر نہ کرے"

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:)

النهي عن الصلاة والصوم

''نماز اور روزے سے متعلق ممانعت ہے''

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل حدیث روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زفر حسن بن زیاد قاسم بن حکم ابویوسف ایوب بن ہانی اسد بن عمرو منذر ابواسحاق محمد بن حسن علاء بن حصین ابوقرہ قاسم بن معن یوسف بن بندار سعید بن مسلمہ عبداللہ بن یزید مقری (اور) نضر بن محمد نے اسے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسین بن حسین انطا کی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی روایت کی نقل ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حسن بن محیا - عبداللہ بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر ابن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے لیکن انہوں نے اس کا صرف ابتدائی حصہ ان کلمات تک نقل کیا ہے:

حتى تطلع الشمس

''یہاں تک کہ سورج نکل آئے''

باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیُ فِی الْقِرَاءَ ةِ وَالْقُنُوْتِ وَاِخْفَاءِ الْبَسْمِلَةِ

دوسری فصل: قرأت کرنے، قنوت پڑھنے اور بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھنے کا بیان

(486)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَ ةٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے مدینہ منورہ میں یہ اعلان کیا کہ قرأت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی' خواہ سورۂ فاتحہ ہی پڑھ لی جائے۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن منذر ہروی- احمد بن محمد کندی- نعیم بن حماد- عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابن عقدہ- اسحاق ابن ابراہیم بن حاتم انباری- احمد بن عبداللہ بن محمد کوفی- عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا صلوة الا بقراء ة بفاتحة الكتاب وقال مرة بقراء ة ولو بفاتحة الكتاب

"سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی' (ایک مرتبہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) قرأت کے بغیر (نماز نہیں ہوتی) خواہ سورہ فاتحہ ہی ہو"

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- حسین بن حسین (اور) احمد بن علی بن سعید' ان دونوں نے- احمد بن عبداللہ کندی- نعیم بن حماد- عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- مبارک بن عبدالجبار صیرفی- ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت- ابوبکر خطیب- قاضی ابوعبداللہ صیمری- عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ حلی- ابوعباس احمد بن محمد بن سعید- اسحاق بن ابراہیم بن حاتم انباری- احمد بن عبداللہ بن محمد کوفی' جو انبار میں ہمارے پاس آئے تھے- نعیم بن حماد- عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(487)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ

امام ابوحنیفہ نے- ابراہیم بن محمد بن منتشر- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبدالرحمٰن بن زیاد حنظلی کے حوالے

(486) اخرجه الطحاوی فی" شرح معانی الآثار" 1/208- واحمد 2/308- والبیهقی فی" القراء ة خلف الامام" (12)- وابو داؤد (823).

زِيَادٍ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَهَا

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سورۃ فاتحہ کے بغیر اور اس کے بعد قرآن کے کچھ حصے کی تلاوت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔''

••• ——— ••• ——— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - علاء - محمد بن حسان طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**488**) - سند روایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَأْتُوْهُ إِلَّا لِيَسْأَلُوْهُ عَنْ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَقَامَ عُمَرُ فَافْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَهُمْ خَلْفَهُ ثُمَّ جَهَرَ فَقَالَ:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ صرف اس لئے ان کے پاس آئے تھے' تاکہ ان سے دریافت کریں کہ نماز کے آغاز میں کیا پڑھا جائے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے نماز شروع کی وہ لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں پڑھنا شروع کیا اور یہ پڑھا:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔''

••• ——— ••• ——— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة رضی الله عنهم قال محمد رحمه الله وبهذا ناخذ فی افتتاح الصلاة ولكن لا نری ان يجهر بذلك الامام ولا من خلفه وانما جهر بذلك عمر ليعلمهم ما سالوه عنه وكذلك بلغنا عن ابراهيم النخعی وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

(487) - - ......قلت: وقد اخرج ابن ابی شيبة 373/1 فی الصلاة: باب من رخص فی القراءة خلف الامام...... قال: سألت عمر بن الخطاب عن القراءة خلف الامام؟ فقال لی: اقرأ! قلت: وان كنت خلفك؟ قال: وان كنت خلفی قلت: وان قرأت؟ قال: وان قرأت

(488) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (72) فی الصلاة: باب افتتاح الصلاة - والطحاوی فی " شرح معانی الآثار" 198/1 فی الصلاة: باب مايقال فی الصلاة بعد تكبيرة الاحرام - والحاكم فی " المستدرك" 235/1

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: نماز کے آغاز کے بارے میں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں' کہ امام یا مقتدی اس کو بلند آواز میں پڑھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلند آواز میں اس لیے پڑھا تھا' تاکہ وہ لوگوں کو اس چیز کی تعلیم دیں جس کے بارے میں لوگوں نے ان سے دریافت کیا تھا' ابراہیم نخعی کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایت ہم تک پہنچی ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

489)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَـمْ يَقْرَاْ عَلْقَمَةُ خَلْفَ الْاِمَامِ حَرْفًا لَا فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَاءَ ةِ وَلَا فِيْمَا لَا يُجْهَرُ فِيْهِ وَلَا قَرَاَ فِى الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَلَا غَيْرِهَا خَلْفَ الْاِمَامِ وَلَا اَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ جَمِيْعًا

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''علقمہ' امام کے پیچھے ایک حرف بھی نہیں پڑھتے تھے' اس نماز میں بھی' جس میں امام بلند آواز میں قرأت کرتا تھا اور اس نماز میں بھی' جس میں امام بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا تھا' اسی طرح وہ امام کے پیچھے آخری دو رکعت میں' نہ تو سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے' اور نہ ہی کچھ اور پڑھتے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد بھی اسے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

*** —— *** —— ***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسین مبارک بن عبدالجبار- ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان- بشر بن موسیٰ- مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه)الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى القراء ة خلف الامام فى شىء من الصلاة لا فيما يجهر بها ولا فيما لا يجهر بها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم امام کے پیچھے' کسی بھی نماز میں (مقتدی کی) قرأت کے قائل نہیں ہیں' نہ تو ان نمازوں میں جن میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے' اور نہ ہی ان نمازوں میں جن میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے۔

490)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

489) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى"الآثار" (84) فى الصلاة:باب القراء ة خلف الامام-وعبد الرزاق (2658) فى الصلاة:باب كيف القراء ة فى الصلاة-ومحمد فى " الموطا" 62 (120) باب القراء ة خلف الامام .

490) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى"الآثار" (85) فى الصلاة:باب القراء ة خلف الامام-وعبد الرزاق (2660) فى الصلاة:باب كيف القراء ة فى الصلاة؟ وابن ابى شيبة 372/1 فى الصلوات:باب من كان يقول:يسبح فى الآخرتين ولا يقرأ .

متنِ روایت: لَا يُزَادُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

''آخری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ اور نہیں پڑھا جائے گا''

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(491)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ لَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وَلَا فِيْ غَيْرِهِمَا

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے تلاوت نہیں کیا کرتے تھے نہ ہی پہلی دو رکعت میں کرتے تھے اور نہ ہی آخری میں کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(492)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متنِ روایت: مَا قَنَتَ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ وَلَا عَلِيٌّ حَتّٰى حَارَبَ اَهْلَ الشَّامِ فَكَانَ يَقْنُتُ

''حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی نے کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل شام کے ساتھ جنگ کی تو وہ قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی-ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان-ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان-بشر بن موسیٰ-ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت-ابوعلی بشر بن موسیٰ-ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(493)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

---

(491) اخرجه ابن ابی شيبة 372/1 فی الصلاة: باب من كان يقول: سبح فی الاخرين ولاتقرأ .

(492)-- اخرج الطحاوی فی " شرح معانی الآثار" 249/1-واحمد 472/3-والترمذی (402)-وابن ماجة (1241)-والطبرانی فی " الكبير" (8178) عن ابی مالك قال: قلت لابی: ياابت! انك قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وابی بكر و عمر وعثمان وعلی هاهنا بالكوفة قريباً من خمس سنين اكانوا يقنتون؟ قال: ای بنی امحدث .

متن روایت: حَدَّثَنِیْ مَنْ صَلّٰی اِلٰی جَانِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ حِرْصِهٖ عَلٰی اَنْ یَّسْمَعَ صَوْتَهٗ فَلَمْ یَسْمَعْ غَیْرَ اَنَّهٗ سَمِعَ یَقُوْلُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یُرَدِّدُهَا مِرَارًا فَظَنَّ الرَّجُلُ اَنَّهٗ یَقْرَاُ فِیْ طٰهٰ

''مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تھی اور وہ اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہ اُن کی آواز سنے' تو اس نے ان کی آواز میں یہی سنا کہ وہ کہہ رہے تھے ''اے میرے پروردگار تو میرے علم میں اضافہ کر'' وہ ان کلمات کو بار بار دہرا رہے تھے تو اس سے اُس شخص نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ سورۃ طٰہٰ کی تلاوت کر رہے تھے۔''

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وهذا کله فی صلوة النهار ولا نری باساً ان یقف الرجل علی الشیء من القرآن مثل هذا یدعو لنفسه فی التطوع واما المکتوبة فلا

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: یہ سب کچھ دن کی نماز میں تھا' ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کہ آدمی دن کی نماز میں' قرآن کی تلاوت کے دوران اس طرح کے کسی مقام پر ٹھہر کر اپنے لیے دعا کرے' لیکن یہ نفل نماز میں ہوگا' فرض نماز میں نہیں۔

494)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِجَمْعِ حَزْمٍ مِنْ حَطَبٍ وَّاُقَدِّمُ رَجُلاً یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَتَتَبَّعُ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ وَلَا یَحْضُرُوْنَ الْجَمَاعَةَ فَاُحَرِّقُ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں لکڑیوں کا گٹھا جمع کرنے کا حکم دوں' پھر کسی شخص کو آگے کروں' جو لوگوں کو نماز پڑھا دے اور پھر میں ان لوگوں کے پیچھے جاؤں' جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔''

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین علی بن محمد بن عبید - جعفر بن محمد بن کفاک - عبداللہ بن یحییٰ مروزی -

493- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (77) فی الصلاة: باب الجهر بالقراءة - وابن ابی شیبة 363/1 فی الصلوات: باب فی قراءة النهار کیف هی فی الصلاة؟ والطبرانی فی "الکبیر" (9390).

494- اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 168/1 فی الصلاة: باب الصلاة الوسطی ای الصلوات؟ وابن خزیمة 1754 (1853) - والحاکم فی "المستدرک" 430/1 - والبیهقی فی "السنن الکبری" 56/3

اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(495)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ سِيَاهٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ:

متن روایت: اَنَّهُ سَاَلَهُ سَائِلٌ اَقْرَاُ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَنْ يُطِيْقُ هٰذَا قَالَ الرَّجُلُ اَنَا اُطِيْقُهُ قَالَ اِنَّ اَحَبَّ الصَّلَاةِ اِلَى اللهِ تَعَالٰى طُوْلُ الْقُنُوْتِ

امام ابوحنیفہ-میمون بن سیاہ کے حوالے سے-حسن بصری کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: کیا میں ہر رکعت میں پانچ سو آیات پڑھ سکتا ہوں؟ تو وہ اس بات پر حیران ہوئے اور بولے سبحان اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس شخص نے کہا: میں اس کی طاقت رکھتا ہوں' تو حسن بصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے' جس میں طویل قیام ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد طول القيام فى صلاة التطوع احب الينا من كثرة الركوع والسجود وهو قول ابى حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: نفل نماز میں رکوع وسجود کی کثرت بہ نسبت طویل قیام کرنا ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(496)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَا الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ فَكَاَنَّهُ لَمْ يَقْرَاْ

امام ابوحنیفہ نے-ابو محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھ لیتا ہے' تو گویا اُس نے اُسے پڑھا ہی نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابن عقدہ-قاسم بن محمد-ابو بلال-امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(497)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

امام ابوحنیفہ نے-نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں چالیس دن تک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ

(495) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (188) في الصلاة: باب تخفيف الصلاة

(496) اخرجه ابن ابي شيبة 243/2 (8593) في القرآن في كم يختم؟ وعبد الرزاق (5946)-والطبراني في "الكبير" (8701)-والبيهقي في "السنن الكبرى" 396/2 بعضه .

وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ فِیْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ

ہیں) ایک ماہ تک نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لیتا رہا' تو آپ ﷺ فجر کی دو رکعت سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عباس بن عزیز -علی بن سلیمان -سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوعباس بن عقدہ -عبداللہ بن محمد بن یعقوب -عباس بن عزیر قطان -علی بن سلیمان -سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

498)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ طَرِيْفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيْرُ تَحْرِيْمُهَا وَالتَّسْلِيْمُ تَحْلِيْلُهَا وَفِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيْمٌ وَلَا تُجْزِءُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا

امام ابوحنیفہ نے -ابوسفیان طریف بن شہاب- ابونضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وضو نماز کی کنجی ہے' تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیرنے پر یہ ختم ہوتی ہے' ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا اور فاتحہ اور اس کے ساتھ (کسی دوسری سورۃ یا آیت) کی تلاوت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبدالصمد بن فضل -عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے -سفیان بن عبدالحکم -مقری سے نقل کی ہے: تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال المقری قلت لابی حنیفة فما معنی فی کل رکعتین فسلم قال یعنی فتشهد قال المقری صدق

''مقری بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: اس کا مطلب کیا ہوگا' تم ہر دو دو رکعات کے بعد سلام کرو؟ تو انہوں نے جواب دیا: یعنی تم تشہد پڑھو''۔

---

497) اخرجه ابن حبان (2459)-واحمد 94/2-والترمذی (417) فی الصلاة: باب ماجاء فی تخفیف رکعتی الفجر-وابن ماجة (1149) فی اقامة الصلاة: باب ماجاء فیما یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر-وعبد الرزاق (4790).

498) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (4) فی الطهارة: باب الوضوء-والترمذی (238) فی الصلاة: باب ما جاء فی تحریم الصلاة وتحلیلها-والدار قطنی 359/1 فی الصلاة: باب مفتاح الصلاة-والبیهقی فی "السنن الکبرٰی" 180/2

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ - محمد بن ابراہیم صائغ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم ان الفاظ تک ہے: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل اور محمد بن منصور اور اسماعیل بن بشر (یہ دونوں بلخی ہیں) اور احید بن حسین بامیانی کے حوالے سے اور ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی نیشاپوری - جارود بن یزید سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان مروزی - نوح بن انس (اور) علی بن سلیمان (یہ دونوں رازی ہیں) - مہران بن عمر رازی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

وفی کل رکعتین تسلیمة یعنی التطوع

''ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے گا یعنی نفل نماز میں ایسا ہوگا''۔

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل اور ابراہیم بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی بن حسن ترمذی - احمد بن حجاج ترمذی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابواسامہ زید بن یحییٰ - احمد بن یعقوب - عبدالعزیز بن خالد ترمذی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - حم بن نوح - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن ابوخالد - حسن بن صالح - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن محمد - محمد بن سہل خطیب - حسن بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن شاذی سرخسی - عبدان (اور) وہب بن زمعہ (اور) محمود بن والان مروزی (اور) عبد...

بن محمد طواویسی' ان سب نے - حامد بن آدم (اور) محمد بن صالح ترمذی (اور) محمد بن حمدویہ بن سنجار مروزی' ان دونوں نے - سوید بن نصر' ان سب نے - عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام خفاف - محمد بن یزید محمش - حفص بن عبداللہ - کنانہ بن جبلہ اور ابراہیم بن طہمان' ان دونوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن صالح - ابراہیم بن ہاشم - جعفر بن عون کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قبیصہ بن فضل طبری - احمد بن یونس ضبی - جعفر بن عون کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - محمد بن حنیفہ - حسن بن جبلہ - سعید بن صلت کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبدالملک - احمد بن اسحاق ازرق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبدالحمید حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن مسروق کی تحریر میں پڑھا ہے: امام ابوحنیفہ نے ہمیں (یہ) حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن سلیمان مروزی (اور) احید ابن عمر (اور) ابراہیم بن منصور' ان سب نے - محمد بن علی بن حسن بن سفیان - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوسلیمان شعرانی - محمد بن سلیمان مروزی - محمد بن ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سری بن عصام بخاری - حماد بن آدم - بشار بن قیراط کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوفی - ابراہیم بن اسحاق زہری - محمد بن یعلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان نسوی - یزید بن صالح یشکری - حفص بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب ومعھا غیرھا

''سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) کے بغیر نماز نہیں ہوتی''

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ بن محمد کندی - ابراہیم بن جراح قاضی مصر - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا صلوۃ لمن لا یقرا فیھا بفاتحۃ الکتاب او غیرھا

''اس کی نماز نہیں ہوتی، جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) نہ کی ہو''

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - محمد بن غالب رافعی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - عبداللہ بن محمد بن یزید حنفی - عبداللہ بن معاویہ - حارث بن نبہان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مفتاح الصلاۃ الطھور وتحریمھا التکبیر وتحلیلھا التسلیم وفی کل رکعتین فسلم ولا تصح صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب ومعھا غیرھا

''وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے، ہر دو رکعات کے بعد تم سلام پھیر دو اور نماز صرف ''سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) کے ساتھ ہی ہوتی ہے''

انہوں نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ساتھ - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن اسحاق زہری - محمد بن یعلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطیب ابراہیم بن شہاب - عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن ابراہیم - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن ابوحسین- اسماعیل بن ابوکثیر- مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم حسن بن بشر بن داؤد بجلی - ابراہیم بن اسحاق- محمد بن یعلی سلمی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعمرو احمد بن خلف ''معروف بہ ابن ابی اخیل''- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن حسن دینوری- ہارون بن موسیٰ- یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوغنائم محمد بن علی بن محمد- ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ- ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار- ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر سے- انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت- ابوحسین محمد بن احمد بن حسنون- قاضی ابوحسن علی بن محمد بن اسحاق بن یزید- ابومحمد اسماعیل بن محمد بن قبیصہ- قطن بن ابراہیم بن سعید- حفص بن عبداللہ- ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی کتاب الآثار فرواه عن ابی حنیفة باللفظ الاول ثم قال محمد رحمه الله وان قرا بام الکتاب وحدها فقد اساء ویجزیه انشاء الله ثم قال محمد رحمه الله وبلغنا (عن) ابن عباس انه سئل عن القرآن فی الصلاة فقال هو امامك فان شئت فاقلل منه وان شئت فاکثر وهو قول ابی حنیفة رحمه الله

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اگر وہ صرف سورہ فاتحہ ہی کی تلاوت کرلے تو اس نے برا کیا لیکن اگر اللہ نے چاہا تو اس کی نماز ہوجائے گی پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے:

''ان سے نماز میں قرآن کی تلاوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ تمہارا امام ہے تم چاہو تو اس میں سے تھوڑی (تلاوت کرلو) اور اگر تم چاہو تو اس میں سے زیادہ (تلاوت کرلو۔)''

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے ان الفاظ تک روایت کیا ہے:

فسلم ای تشهد ''تو تم سلام کرو یعنی تشہد پڑھو''

(**499**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِى عَيَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِى الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

امام ابوحنیفہ نے- ابان بن ابوعیاش- ابراہیم نخعی- علقمہ- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- عبداللہ بن احمد بن ابومیسرہ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ اور احمد بن حازم ان دونوں نے- عبیداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز- انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے- احمد بن منیع- یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے- ابان بن ابوعیاش- ابراہیم نخعی- علقمہ سے روایت کی ہے- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بعثت بامی فباتت عند زوجات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لتنظر متی یقنت فاخبرت انہ یقنت فی وترہ قبل الرکوع

''میں اپنی والدہ کو بھجواتا تھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہاں رات کے وقت ٹھہر جاتی تھیں تاکہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کب قنوت پڑھتے ہیں؟ تو (میری والدہ نے بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے''

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے ایک جماعت نے اس کو ابان بن ابوعیاش سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ انصاری- محمد بن احمد نرسی- ابوحسین عبدالوہاب کلابی- ابوحسن احمد بن عمیر- عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق- انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

---

(499) اخرجه الدار قطنی 31/2 فی الوتر: باب ما یقرأ فی رکعات الوتر- والبیهقی فی" السنن الکبری" 41/3 فی الصلاة قال: یقنت فی الوتر قبل الرکوع- وابن ابی شیبة 302/2 فی الصلاة: باب فی القنوت قبل الرکوع اوبعده .

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن محمد بن ابوقاسم - ابوعبداللہ عمر بن حسین - حسن بن سلام - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**500**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی سُفْيَانَ طَرِيْفِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ عَنْ اَبِيْهِ :

امام ابوحنیفہ نے - ابوسفیان طریف بن شہاب - ابونضرہ - یزید بن عبد اللہ بن مغفل کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِحْبِسْ عَنَّا نَغْمَتَكَ هٰذِهٖ فَاِنِّیْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِی بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِهَا

ایک مرتبہ انہوں نے امام کے پیچھے نماز ادا کی تو امام نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز میں پڑھ لی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم اپنا یہ نغمہ ہمیں نہ سناؤ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی ہے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے پیچھے نماز ادا کی ہے لیکن میں نے انہیں بلند آواز میں اس کو پڑھتے نہیں سنا ہے۔''

••• —— ••• —— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة (عن) ابوسفيان (عن) يزيد (عن) ابيه ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ - ابوسفیان - یزید - انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن سفیان - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبدالرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد سمسار - عمار بن خالد - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

500) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (81) فی الصلاة: باب الجهر ب بسم الله الرحمٰن الرحيم - والترمذی (244) فی الصلاة: باب ما جاء فی ترك الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - وابن ماجة (815) فی اقامة الصلاة: باب افتتاح القراء ة - وعبد الرزاق (2600) - والطحاوی فی" شرح معانی الآثار "202/1 - وابن ابی شيبة 409/1

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ مسروقی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میں نے اپنے دادا کی تحریر میں پائی ہے کہ یہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ان حضرات نے اس کو امام ابوحنیفہ - ابوسفیان - یزید بن عبداللہ بن مغفل سے روایت کی ہے۔

جبکہ ایک جماعت نے امام ابوحنیفہ - ابوسفیان - یزید بن عبداللہ بن مغفل - عبداللہ بن مغفل سے روایت کی ہے اور یہی درست ہے کیونکہ یہ روایت عبداللہ بن مغفل سے منقول ہونے کے حوالے سے مشہور ہے۔

ایک جماعت نے اس روایت کو جریری سعید بن ایاس - قیس بن عبایہ - عبداللہ بن مغفل کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد (عبداللہ بن مغفل) سے روایت کی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: صالح بن احمد بن ابومقاتل بزاز نے بغداد میں ہمیں یہ روایت بیان کی: محمد بن عبید بن ثعلبہ حمانی نے - ابویحیٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے انہوں نے اس کو - ابوسفیان - یزید بن عبداللہ بن مغفل - ان کے والد (عبداللہ بن مغفل) سے روایت کی ہے:

انه صلى خلف امام فجهر ببسم الله الرحمن الرحيم فناداه يا عبد الله انى صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وابى بكر وعمر وعثمان فلم اسمع احداً منهم يجهر بها

''انہوں نے امام کے پیچھے نماز ادا کی امام نے بلند آواز میں بسم اللہ شریف پڑھنی شروع کی تو انہوں نے بلند آواز میں اسے پکارا: اے اللہ کے بندے! میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں میں نے ان حضرات میں سے کسی کو اس کو بلند آواز میں پڑھتے ہوئے نہیں سنا''

بخاری کہتے ہیں: احمد بن محمد نے اس روایت کو - ابراہیم بن اسحاق زہری - جعفر بن عون - محمد بن عبد بن حمید کشی - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے

بخاری نے یہ روایت - اپنے والد اور اسحاق بن احمد - عمر بن حفص - یحیٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد اور منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں سے

نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ اور عبداللہ بن عبیداللہ - عیسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت اپنے والد اور سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن کثیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے عثمان کا ذکر نہیں کیا۔
انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - احمد بن یعقوب - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - محمد بن ثعلبہ حمانی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوطیب ابراہیم بن شہاب - ابوشبیل عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن محمد بن ابراہیم بن احمد - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن عیسیٰ عصار نے دمشق میں - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد - انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
اور انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن محیا - احمد بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
ابن خسرو کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ یہ یزید بن عبداللہ بن مغفل سے منقول ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(501)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَمْ یَجْهَرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ یَعْنِیْ بِالتَّسْمِیَةِ

امام ابوحنیفہ نے - ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بلند آواز میں اسے نہیں پڑھا کرتے تھے' ان کی مراد ''بسم اللہ'' شریف تھی۔''

•••——•••——•••

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر بن خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن احمد بن نصر - ابراہیم بن عبدالحمید - یحییٰ بن یمان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - محمد بن احمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(502)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

متن روایت: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ الرَّجُلِ یَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَنَّهَا اَعْرَابِیَّةٌ وَكَانَ لَا یَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہو کہ یہ شخص دیہاتی ہے' حضرت عبداللہ خود اور ان اصحاب میں سے کوئی ایک بھی اسے بلند آواز میں نہیں پڑھتا تھا۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(503)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(501) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 202/1 - وابن ابی شیبة 410/1 - ومالك فی "الموطأ" 81/1 (30) - والبیهقی فی السنن الكبرى" 51/2 - وعبدالرزاق (2598) - وابو یعلی (3081) - وابن حبان (1798) .

(502) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (82) فی الصلاة: باب الجهر ب بسم الله الرحمن الرحیم - وعبد الرزاق (2605) - وابن ابی شیبة 410/1 - والطحاوی فی " شرح معانی الآثار "204/1 - والبزار (252) كلهم من قول عبد الله بن عباس

متن روایت: اَرْبَعٌ یُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ التَّعَوُّذُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَآمِیْنَ

''چار چیزیں ایسی ہیں' جنہیں امام پست آواز میں پڑھے گا'سبحانك اللهم، اعوذ بالله، بِسْمِ اللهِ اور آمین۔''

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةقال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

504)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ لَا یَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بلند آواز میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمنانی -محمد بن فرج خطیب بغدادی- اسحاق بن بشر خراسانی -ابوحذیفہ بخاری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت -ابوبکر خطیب بغدادی -ابوقاسم ازہری -ابونصر محمد بن احمد ابن محمد بن موسیٰ بن جعفر ملاحمی -عبداللہ بن محمد بن یعقوب -عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمنانی -محمد بن فرج بغدادی -ابوجعفر قزوینی -اسحاق بن بشر قرشی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

505)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبَانِ بْنِ اَبِی عَیَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ

امام ابوحنیفہ نے -ابان بن ابوعیاش - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کا بغور جائزہ لیا' تو

503) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی"الآثار" (83) -وعبد الرزاق (2596) و (2597) فی الصلاة:باب ما یخفی الامام-وابن ابی شیبة 360/1 (4136) .

504) قد تقدم فی(501) .

505) قد تقدم فی(499) .

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْوِتْرِ فَرَأَيْتُهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔“

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن مقاتل رازی - یعقوب بن اسحاق - ہشام - عبدالکریم بن عبداللہ جرجانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعد احمد بن عبدالجبار - علی بن ابوعلی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن محمد بن مقاتل - یعقوب بن اسحاق - ہشام - عبدالکریم بن عبداللہ جرجانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**506**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّ اَصْحَابَهُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِلِاِيْلَافِ قُرَيْشٍ

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھائی' تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ کافرون کی اور دوسری رکعت میں سورۃ قریش کی تلاوت کی۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ ونراه مجزیاً ولکنا نستحب للامام اذا صلی الصبح وهو مقیم ان یطیل فیها القراء ة وان یقرا فی کل رکعة سورة تکون عشرین آیة فصاعداً سوی فاتحة الکتاب ویطیل الاولی علی الثانیة

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں' اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر وہ یہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم اسے جائز سمجھتے ہیں' لیکن ہم امام کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے ہیں' کہ جب وہ مقیم ہونے کے دوران صبح کی نماز پڑھا رہا ہو' تو وہ اس میں طویل قرأت کرے' اور وہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ کسی ایک سورت کی تلاوت کرے جو بیس یا اس سے زیادہ آیات پر مشتمل ہو' نیز وہ دوسری رکعت کی بہ نسبت پہلی رکعت طویل ادا کرے۔

(**507**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عدی بن ثابت کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(506) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (189) فی الصلاة: باب تخفیف الصلاة .

(507) اخرجه ابن ابی شیبة 359/1 فی الصلاة: باب ما یقرأ به فی العشاء الآخرة . ومسلم 339/1 (177)- والبخاری (767)- وابو داؤد (1214)- والترمذی (310)- وابن ماجة (834)- والخطیب فی "تاریخ بغداد" 333/11

متن روایت: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَاَ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی' تو آپ نے اس میں سورۂ والتین والزیتون کی تلاوت کی۔''

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن زید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہیاج بن بسطام - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

508)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) اَبِی سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسفیان - یزید بن عبداللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ اِنِّیْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ اَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے نماز ادا کی' تو امام نے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز میں پڑھ لی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! میں نے نبی اکرم ﷺ کے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے' میں نے ان حضرات کو بلند آواز میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا ہے۔''

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن محمد بن عبید - ابراہیم بن اسحاق قاضی - جعفر بن عون حریثی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

509)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ حُوْطٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - صلت بن بہرام - حوط - ابوشعثاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اُنْبِئْتُ اَنَّ اِمَامَكُمْ يَقُوْمُ فِیْ آخِرِ الرَّكْعَةِ مِنَ الْفَجْرِ لَا تَالِی لِلْقُرْآنِ وَلَا رَاكِعٌ فَلَا يَفْعَلْ

''مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارا امام فجر کی دوسری رکعت میں کھڑا ہوتا ہے' حالانکہ اس دوران وہ نہ تو قرآن کی تلاوت کر رہا ہوتا ہے اور نہ ہی رکوع میں جاتا ہے' تو اُسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔''

*** —— *** —— ***

508) قد تقدم فی (501) .

509) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (215) فی الصلاة: باب القنوت فی الصلاة - وعبد الرزاق (4954) - وابن ابی شیبة 309/2 - من كان لا يقنت فی الفجر - والطحاوی فی " شرح معانی الآثار" 242/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-احمد بن محمد بن سعید-جعفر بن محمد-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**510**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: لَمْ يَقْنُتْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ قَطُّ اِلَّا شَهْرًا وَّاحِدًا لِاَنَّهٗ حَارَبَ حَيًّا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَنَتَ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ

امام ابوحنیفہ نے-ابان بن ابوعیاش-ابراہیم نخعی-علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی صرف ایک ماہ تک آپ نے ایسا کیا تھا' جب آپ مشرکین کے ایک قبیلے کے خلاف جنگ کر رہے تھے' تو آپ نے قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے ان کے لئے دعائے ضرر کی تھی۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-احمد بن محمد-سفیان-مالک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد-ابوقاسم عبد اللہ بن حسن-ابوعبد اللہ-عمر-محمد بن عبد اللہ بن سلیمان-ابوسری مالک بن فدیک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**511**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ بِلَالِ بْنِ مِرْدَاسِ الْفَزَارِيِّ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُّدَ وَالتَّكْبِيْرَ رُكُوْعًا وَسُجُوْدًا كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

امام ابوحنیفہ نے-بلال بن مرداس فزاری-وہب بن کیسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو تشہد کی رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہنے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے' جس طرح لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

(510) اخرجه الطحاوی فی'' شرح معانی الآثار'' 244/1-وابن حبان (1973)-واحمد 116/3-والبخاری (1003) فی الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده-ومسلم (677) فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جميع الصلوات-وابو عوانة 186/2-والبيهقی فی'' السنن الكبرى'' 244/2

(511) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی''الآثار'' (78)-والحاكم فی'' المستدرك'' 399/1-والنسائی فی''المجتبى'' [illegible] نوع آخر من التشهد-وابن ماجة (902) باب ما جاء فی التشهد-والنسائی فی'' السنن الكبرى'' 253/1-والبيهقی فی السنن الكبرى'' 141/2

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ محمد بن مخلد - محمد بن سلیمان - ابو ہریرہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - حمشاذ - سہل بن عمار - عبداللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسن بن محمد بن شعیب - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - محمد بن مظفر - حسین بن حسین - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

512- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اِلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ تَدْعُوْ بِمَا اَحْبَبْتَ

امام ابوحنیفہ نے - سلیمان بن مہران اعمش - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی:

''ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں'' یہ کلمات یہاں تک ہیں ''اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' پھر تم جو چاہو وہ دعا کرو۔''

••• ——— ••• ——— •••

حافظ محمد بن مظفر نے اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن محمد بن احمد بن ہیثم بن صالح تیمی - عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح - انہوں نے اپنے والد خالد بن نجیح - محمد بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت الى جنب ابى حنيفة فسمعنى اتشهد فقال لى يا شامى حدثنى سليمان بن مهران الاعمش ......الحديث

ضحاک بن مسافر جو سلیمان بن عبدالملک کا غلام ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے امام ابوحنیفہ کے پہلو میں نماز ادا کی انہوں نے مجھے تشہد پڑھتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا: اے شامی! سلیمان بن مہران اعمش نے مجھے حدیث بیان کی ہے......الحدیث

512- اخرجه الطحاوى فى" شرح معانى الآثار " 257-واحمد 422/1-وابو داؤد (970) فى الصلاة:باب التشهد-والدار قطنى 353-والطبرانى فى"الكبير" (9925)-والطيالسى (275) .

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - عبدالوہاب بن محمد بن منصور - ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالواحد - علی بن عمر بن محمد حربی - ابوحسین محمد بن مظفر حافظ - ابوحسن محمد بن احمد بن ہیثم بن صالح تیمی مقری - عبدالرحمٰن بن خالد بن نجیح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت بجنب ابو حنيفة ......الحديث

•••——•••——•••

ضحاک بن مسافر' جو سلیمان بن عبد الملک کا غلام ہے' وہ بیان کرتا ہے: میں نے امام ابوحنیفہ کے پہلو میں نماز کی......الحدیث

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(513)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ بِلَالٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ كَبِّرُوْا كُلَّمَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ وَرَفَعْتُمْ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

امام ابوحنیفہ نے - بلال - وہب بن کیسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے جب بھی تم رکوع میں جاؤ یا سجدے میں جاؤ یا (رکوع یا سجدے سے) اٹھو تو تکبیر کہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کے کلمات کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح قرآن کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔''

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن حسین خثعمی - ابوکریب - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - محمد بن محمد بن سلیمان - ابراہیم بن یوسف صیرفی - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(513) قد تقدم في (511) .

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(514)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: قُلْتُ اَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ قَالَ قُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حماد بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا میں یوں پڑھ سکتا ہوں؟ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ التحيات لِلّٰه تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: تم یہ پڑھو التحيات لله والصلوات۔"

•••—•••—•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى انه يزاد فى التشهد ولا ينقص منه حرف واحد وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم یہ (درست) نہیں سمجھتے ہیں کہ تشہد کے کلمات میں کسی ایک حرف کا اضافہ یا کمی کی جائے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(515)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: كَانُوْا يَتَشَهَّدُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ فِيْ تَشَهُّدِهِمْ اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ فَاِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ لٰكِنْ قُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ تشہد پڑھا کرتے تھے تو وہ تشہد میں یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ کو سلام ہو۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور لوگوں کی طرف رخ کر کے ان سے فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم یہ کہو: ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔''

•••—•••—•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول

514) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (79) فى الصلاة: باب التشهد-

515) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (80) فى الصلاة: باب التشهد- والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 263/1- والبخارى (1202) فى العمل فى الصلاة- والطبرانى فى "الكبير" (9903)- وابن ابى شيبة 291/1- وابو عوانة 229/3- والبيهقى فى "السنن الكبرى" 138/2

ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(516)- سندِروایت: (اَبُـوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْمُخَیْمَرَةِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِهٖ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِلَّا فَاقْعُدْ

امام ابوحنیفہ نے-حسن بن حر- قاسم بن مخیمرہ-علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی (جو یہ ہیں)

''ہر طرح کی جسمانی، زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کی برکتیں نازل ہوں۔'' یہ کلمات یہاں تک ہیں ''اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جب تم یہ پڑھ لو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی' (اس کے بعد) اگر تم چاہو' تو اُٹھ جاؤ ورنہ بیٹھے رہو۔''

...——...——...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید-حسن بن سلام-معلّی بن منصور- امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن زاہر بن طاہر شحامی- ابومحمد علی بن اسحاق جزری- ابونصر نعمان بن محمد -ابوجعفر احمد بن عمران-حسن ابن سلام-معلّی بن منصور- امام ابویوسف- امام ابوحنیفہ-حسن بن حر کے حوالے سے یہ روایت کی ہے:

(عن) القاسم بن المخیمرة قال اخذ علقمة بیدی فحدثنی ان عبد الله ابن مسعود اخذ بیده وحدثه ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اخذ بید عبد الله بن مسعود فعلمه التشهد التحیات لله والصلوات والطیبات ......الحدیث

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا' اور انہوں نے مجھے حدیث بیان کی: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود

(516) قد تقدم—وهو حدیث سابقه .

نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد (کے کلمات کی) تعلیم دی:

التحیات للہ والصلوات والطیبات ......الحدیث

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن اسرائیل جوہری - معلّٰی بن منصور - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(517) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: يُعْطٰى قَارِئُ الْقُرْآنِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَالْاَلِفُ حَرْفٌ وَاللَّامُ حَرْفٌ وَالْمِيْمُ حَرْفٌ

امام ابوحنیفہ نے - عاصم - ابواحوص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص کو ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملیں گی "الف" ایک حرف ہے "لام" ایک اور "میم" ایک حرف ہے۔"

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابن عقدہ - فاطمہ - انہوں نے اپنے چچا - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اسد بن عمرو (اور) ابویوسف (اور) حسن بن زیاد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(518) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِيَاضِ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ "صٓ"

امام ابوحنیفہ نے - سماک بن حرب - عیاض اشعری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے سورۂ ص میں سجدہ تلاوت کیا تھا۔"

•••——•••——•••

(517) اخرجه الترمذی (2910) – والدارمی (3308) – والطبرانی فی "الکبیر" (8646) – وعبد الرزاق (5993).

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - محمد بن یونس - محمد بن فرج مولیٰ بنی ہاشم - محمد بن زبرقان اھوازی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**519**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ اِحْدٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ)

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی ایک رکعت میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: ''اور کھجور کے لمبے درخت جن کے خوشے تہہ درتہہ ہوتے ہیں''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - قاسم بن عبداللہ بن عامر - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ ثقفی جن کا تعلق آل ابوعقیل سے ہے' ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور مسعر بن کدام سے نقل کیے ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد - قاسم بن عبداللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ ثقفی - مسعر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن عبداللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر مدائنی - محمد بن مغیرہ ثقفی' جن کا تعلق آل ابوعقیل سے ہے' ان کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ اور مسعر بن کدام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مظفر حافظ نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعد احمد بن عبدالجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - قاسم بن عبداللہ بن عامر - محمد بن بشر - محمد بن مغیرہ ثقفی' جن کا تعلق آل ابوعقیل سے ہے' ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور مسعر بن کدام سے نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - حسن بن محمد خلال - محمد بن موسیٰ حافظ - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن عبداللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر مدائنی - محمد بن مغیرہ - مسعر بن کدام کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**520**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

(519) اخرجه ابن حبان (1814)-والدارمی 297/1-والطبرانی فی "الكبير" -وابو داؤد الطيالسی (1256)-وابن ابی شیبة 353/1-وعبد الرزاق (2719)-والحميدی (825)-ومسلم (457) -والترمذی (306) فی الصلاة:باب القراءة فی صلاة

متن روایت: صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ فَلَمْ اَرَهُ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ

''میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو سال رہا ہوں لیکن میں نے انہیں فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔''

*** —— *** —— ***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

521)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يَقْنُتْ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ ثُمَّ لَمْ يَقْنُتْ اِلٰى اَنْ مَاتَ

امام ابوحنیفہ نے-عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چالیس دن قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ نے عصیہ اور ذکوان نامی (قبائل) کے خلاف دعائے ضرر کی تھی' پھر آپ نے اس کے بعد وصال فرمانے تک قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔''

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-ابوسعید-یحییٰ بن فروخ نجرانی-محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

522)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:

متن روایت: مَا قَنَتَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْفَجْرِ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

امام ابوحنیفہ نے-حماد-ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ بیان کرتے ہیں:

''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی' یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔''

*** —— *** —— ***

520) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (217) في الصلاة: باب القنوت في الصلاة-وعبد الرزاق (4947) في الصلاة: باب القنوت-وابن ابي شيبة 308/2 في الصلاة: باب من لا يقنت في الفجر-والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 250/1

521)-- اخرج الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 243/1-والبيهقي في "السنن الكبرى" 213/2-والبزار ۱: 268 (555)-وابو يعلى (5029) عن عبد الله قال: قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهراً يدعو على عصية و ذكوان فلما ظهر عليهم ترك القنوت

522) اخرجه ابن ابي شيبة 308/2 من كان لا يقنت في الفجر-وابن ماجة (1241)-والطبراني في "الكبير" (8179)-واحمد 472/3-والترمذي (۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴)-والنسائي (۲٦٧).

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوعلی بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**523**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقْنُتُ اِذَا حَارَبَ وَيَتْرُكُهُ اِذَا لَمْ يُحَارِبْ

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک بن میسرہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: زید بن وہب بیان کرتے ہیں:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب جنگ کرتے تھے تو قنوت نازلہ پڑھتے تھے اور جب جنگ نہیں کرتے تھے تو اسے ترک کردیتے تھے۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد بن نعیم مروزی - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعد احمد بن عبدالجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - عمر بن حفص (اور) محمد بن اسحاق بن موسیٰ مروزی - ابراہیم بن احمد بلخی - ابومطیع - شریک بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**524**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ قَبْلَ اَنْ يَّرْكَعَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے:

''وہ پورا سال وتر کی نماز میں رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(524) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (212) في الصلاة:باب القنوت في الصلاة-وعبد الرزاق (...) الصلاة:باب القنوت-وابن ابي شيبة 2/305-306 في الصلوات:باب من قال القنوت في النصف من رمضان-والطحاوي في شرح معاني الآثار" 1/253-والطبراني في "الكبير"(9432) .

(525)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا :

متنِ روایت: اَنَّهُ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ تَعَالٰى (اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً) فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ قُلْ "مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ"

امام ابوحنیفہ نے -عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت کیا:

''وہی وہ ذات ہے جس نے تمہیں کمزوری سے پیدا کیا اور کمزوری کے بعد قوت دی' قوت کے بعد پھر کمزوری اور بڑھاپا دے دیا۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا: تم یہ پڑھو: ''مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ'' (یعنی ''ض'' پر پیش پڑھو)

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن احمد ہروی -محمد بن معاویہ انماطی -حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(526)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ روایت: مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

امام ابوحنیفہ نے -موسیٰ بن ابوعائشہ -عبداللہ بن شداد بن الہاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کا امام ہو' تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت کے لئے کافی ہوگی''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -ابوسلیمان محمد بن منصور بن داؤد بلخی -عمرو بن عون واسطی -امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد عمرو بن موجہ مروزی -یحییٰ بن ایوب مقابری -اسحاق بن یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

(525) اخرجه الطحاوی فی" شرح مشكل الآثار" (3132)-واحمد 58/2-والترمذی (2936)-وابو داؤد (3978)-والحاكم فی "المستدرك" 247/2-والطبرانی فی" الصغير" (1128) .

(526) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (86) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام-وفی " الموطأ" 61 (117) -والطحاوی فی" شرح معانی الآثار" 217/1-وابن ماجة (850) فی اقامة الصلاة: باب اذا قرأ الامام فانصتوا-والدار قطنی 323/1 فی الصلاة: من كان له امام فقراءة الامام له قراءة-وعبد الرزاق (2797) .

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بغداد میں ''درب ابوہریرہ'' میں (بیان کی تھی اور) عبداللہ بن شریح' ان دونوں نے محمد بن منصور طوسی - اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (اور) محمد بن نصر - احمد بن مصعب - اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ محمد بن عقیل - علی بن اشکاب - اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (اور) عباس بن عزیز قطان - علی بن خشرم - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن خلف - محمد بن یزید - فضل بن عبدالعزیز - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' البتہ اسحاق (بن یوسف) کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

من كان له امام فان قراء ته له قراء ة

''جس کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوگی''

ابومحمد بخاری نے یہ روایت' پہلے الفاظ کے ہمراہ' ایک جماعت سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عمرو بن محمد عنقزی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: محمد بن سعید بزاز نے اس روایت کو - علی بن حسین ذہلی - عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک جعفر بن عون ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حاتم بن موسیٰ خوارزمی نے اس روایت کو - اسحاق بن قاسم - جعفر بن عون کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خارجہ بن مصعب ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن سعید نے اس روایت کو - عبداللہ بن احمد بن بلخی - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خالد بن سلیمان ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی نے اس روایت کو - یحییٰ بن موسیٰ - خالد بن سلیمان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خلف بن یاسین زیات ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن سعید کوفی نے اس روایت کو - حسن بن حماد - حکیم - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عبداللہ بن زبیر ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد نے اس روایت کو - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت داؤد بن ابوعوام سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے اٹھا کر یحییٰ بن نصر بن حاجب کے پاس لے کر گئے میں چھوٹا بچہ تھا' تو میں نے حدیث میں اپنی علامت دیکھی' انہوں نے بیان کیا: امام ابوحنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

اورانہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابواصبغ حرانی - عبدالعزیز بن یحییٰ - عبداللہ بن وہب - لیث - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن محمد طلحی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ (اور) حسن بن زیاد (اور) ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو (اور) اسحاق ازرق (اور) عبداللہ بن یزید مقری (اور) محمد بن حسن (اور) فضل بن موسیٰ سینانی (اور) عبداللہ بن زبیر (اور) محمد بن مسروق (اور) حسن بن عمارہ (اور) خارجہ بن مصعب نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیر فی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوقاسم سعید بن احمد فقیہ - محمود بن محمد مروزی - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیر فی - ابوالفضل حسین بن علی بن عبیداللہ طناجیری - ابوحفص عمر بن احمد بن شاہین - احمد بن قاسم بن ریان - مقدام بن داؤد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن تلید - عبداللہ بن وہب - لیث ابن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو کہتے ہیں: یہ روایت لیث بن سعد نے امام ابو یوسف سے نقل کی ہے' حالانکہ لیث کا انتقال امام ابو یوسف سے چھ سال پہلے ہو گیا تھا' ان کا انتقال 175 ہجری میں ہوا تھا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

527)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُوْسٰی ابْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا قَرَاَ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ اَوْ فِی الْعَصْرِ وَاَوْمٰی اِلَیْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِیْ اَنْ اَقْرَاَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرَا ذٰلِكَ حَتّٰی سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن ابوعائشہ - عبداللہ بن شداد بن الہاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ظہر یا شاید عصر کی نماز میں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلاوت کی' تو دوسرے شخص نے اسے اشارہ کر کے اس سے منع کیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی' تو اس شخص نے کہا: کیا تم مجھے اللہ کے رسول کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کر رہے تھے ان دونوں کے درمیان بات چیت شروع ہوئی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا:

527) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَقِرَاءَ ةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ
''جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت کے لئے کافی ہوگی۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن محمد اسدی (اور) عبداللہ بن محمد بلخی (اور) محمد بن صالح ترمذی (اور) عبداللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری' ان سب نے - احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب - عبداللہ بن وہب - لیث بن سعد - امام ابویوسف بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل بزاز - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعید سلیمان بن داؤد ہروی - احمد بن عبداللہ ہروی - محمد بن فضل ابن عطیہ (اور) سلیمان بن مسلم بن نافع خشاب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ بن شریح - ابویونس ادریس ابن ابراہیم رازی - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل (اور) احید بن حسین (اور) محمد بن منصور' ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر' ان دونوں نے - زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سعید بن سلیمان - شداد بن سعید - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن ابومقاتل - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - ابراہیم بن احمد بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطا کی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابومحمد عبداللہ بن محمد دمشقی - سعید بن محمد بن عبدالرحمٰن - شعیب بن لیث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سعید بن احمد فقیہ - محمود بن محمد مروزی - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت - ابوغنائم محمد بن علی بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابوسہل بن زیاد قطان - اسمٰعیل بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - شریف ابوغنائم عبدالصمد بن علی بن مامون - ابوحسن علی بن عمر دارقطنی - ابوبکر عبداللہ بن محمد بن زیاد - احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب - انہوں نے اپنے چچا - لیث بن سعد - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوبکر خطیب بغدادی - ابوقاسم عبداللہ بن عبداللہ بن حسین حفار - ابوطالب محمد بن احمد بن اسحاق بن بہلول - عبیداللہ واقدی - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

521 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ موسٰی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِبْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن ابوعائشہ - عبداللہ بن شداد بن الہاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: صَلّٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ایک شخص

521 - قد تقدم .

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ خَلْفِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةً

نے آپ کے پیچھے تلاوت کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے تلاوت کی تھی؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی: تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت شمار ہوتی ہے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوبکر محمد بن ہمام سبزواری - ایوب بن حسن - حفص بن عبداللہ - کنانہ بن جبلہ اور بیان کے بسطام ان دونوں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قبیصہ بن فضل طبری - احمد بن علی بن موسیٰ طرسوسی - عبید بن حمید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**529**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

متن روایت: اِقْرَاْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَلَا تَقْرَاْ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

''تم ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت کرو ان دو کے علاوہ نمازوں میں تلاوت نہ کرو۔''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابو حنیفة ثم قال محمد لا ینبغی ان یقرأ خلف الامام فی شیء من الصلوات

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں قرأت کرنا مناسب نہیں ہے۔

(**530**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِي الْإِمَامِ يَغْلُطُ بِالْآيَةِ قَالَ يَقْرَاُ الَّتِيْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

''جب امام کوئی ایک آیت غلط پڑھ جاتا ہے تو

(529) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (87) فی الصلاة:باب القراءة خلف الامام-وابن ابی شیبة 1/ الصلاة:باب من کان یقرأ فی الاولیین بفاتحة الکتاب وسورة وفی الاخریین بفاتحة الکتاب .

(530) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (88) فی الصلاة:باب القراءة خلف الامام-وعبد الرزاق (2824) الصلاة:باب تلقینه الامام .

بَعْدَهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَرَأَ سُوْرَةً غَيْرَهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ رَكَعَ إِذَا كَانَ قَدْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوِهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَافْتَتِحَ عَلَيْهِ فَهُوَ مُسِيءٌ

فرماتے ہیں کہ وہ اس کے بعد والی آیت کی تلاوت کرلے گا اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو کوئی اور سورۃ پڑھ لے گا اگر وہ ایسا بھی نہیں کرتا تو رکوع میں چلا جائے گا تو اگر تو وہ تین آیات یا اس کی مانند تلاوت کر چکا ہو تو ٹھیک ہے اگر اس نے ایسا نہیں کیا' تو وہ غلطی کرنے والا ہے' تم اسے لقمہ دے دو۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

527- سندروایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ حُوْطٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے - صلت بن بہرام - حوط - ابوشعثاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ابوشعثاء سے فرمایا:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ إِنَّ إِمَامَكُمْ فِي الْقِرَاءَةِ يَقُوْمُ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْفَجْرِ لَا يَقْرَأُ وَلَا يَرْكَعُ

قرأت کے بعد تمہارا امام فجر کی آخری رکعت میں کھڑا ہوتا ہے' (اس دوران) وہ نہ تو تلاوت کرتا ہے اور نہ ہی رکوع میں جاتا ہے (ایسا نہیں کرنا چاہئے)

•••——•••——•••

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوقاسم محمد بن دلال - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

528- سندروایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوْسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي الْوَلِيْدِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوحسن موسیٰ بن ابوعائشہ - ابوولید عبداللہ بن شداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قد تقدم في (509) .

قد تقدم في (526) .

متنِ روایت: اِنْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاۃِ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ مَنْ قَرَاَ مِنْکُمْ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی) فَسَکَتَ الْقَوْمُ حَتّٰی سَاَلَ عَنْ ذٰلِکَ مِرَارًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُکَ تُنَازِعُنِیْ اَوْ تُخَالِجُنِی الْقُرْآنَ

''نبی اکرم ﷺ ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا تم میں سے کس نے سورۃ الاعلیٰ تلاوت کی تھی تو لوگ خاموش رہے۔ آپ نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم قرآن (کی تلاوت) کے حوالے سے میرا مقابلہ کر رہے تھے۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبدالصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشر' ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی - محمد بن حرب مروزی - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بزاز - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بلخی (اور) محمد بن زکریا استر بادی' ان دونوں نے - احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب - انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن وہب - لیث بن سعد - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن احمد - عبدالملک - احمد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسی طرح میرے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے: (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابوحنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ ابن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت - عبداللہ بن یزید حرانی - خضر بن محمد - مروان بن اسحاق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - حسن بن محمد بن ربیعہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت رجاء بن سوید - ابوطالب جبرئیل بن سہل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - ابوحفص احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - عبداللہ بن محمد دمشقی - سعید بن محمد بن عبدالرحمٰن بن صفوان - شعیب بن لیث - انہوں نے اپنے والد - لیث بن سعد - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - شریف ابوغنائم عبدالصمد - علی بن مامون - حافظ علی بن عمر دارقطنی - عبداللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری - احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب - انہوں نے اپنے چچا - لیث بن سعد - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ...مَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - عبید بن نضلہ کے حوالے سے - حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

روایت: اَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةً فَخَفَّفَهَا وَاَكْثَرَ ...جُوْدَ وَالرُّكُوْعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ ...احِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ...لِّيْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ ذَرٍّ لَمْ اُتِمَّ ...وْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ ...صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَجَدَ ...ةً رَفَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ ...تُ اَنْ يُرْفَعَ لِيْ دَرَجَاتٌ اَوْ يُكْتَبَ لِيْ

"انہوں نے ایک نماز ادا کرتے ہوئے اسے مختصر ادا کیا لیکن اس میں سجدے اور رکوع بکثرت (یعنی طویل) کیے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک صاحب نے ان سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور پھر اس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا میں نے رکوع اور سجدے مکمل ادا نہیں کیے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ

...خرجه الحصكفي في " مسند الامام" (80)-والطحاوي في " شرح معاني الآثار" 476/1-واحمد 148/5-والبخاري ...يخ الكبير" 430/7-والبيهقي في " السنن الكبرى" 10/3 في الصلاة:من استحب الاكثار في الركوع والسجود-وعبد ...356)-والدارمي في " السنن " 405/1-والبزار في " المسند" (3903) .

سے جنت میں اس کے ایک درجے کو بلند کر دیتا ہے' تو میں نے
اس بات کو پسند کیا کہ میرے درجات بلند ہوں (راوی کو شک
ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے درجات نوٹ کئے جائیں۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو ہمدانی - ابوعباس بن یزید - مصعب بن مقدام کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حماد اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس شخص سے منقول ہے جس نے انہیں (یعنی ابراہیم نخعی کو) یہ بات بیان کی:

انه مر بابی ذر بالربذة وهو يصلی صلوة خفيفة يكثر فيها الركوع والسجود...... الحديث

"وہ ربذہ میں' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو (انہیں دیکھا) کہ وہ مختصر (قیام والی) نماز ادا کر رہے تھے' لیکن اس میں بکثرت رکوع وسجود کر رہے تھے"۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ اسدی - ابوعبدالرحمٰن مغربی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**534**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ:

متنِ روایت: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةُ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْتَمَعُوْا فِىْ مَنْزِلٍ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ فَاَبٰى فَقَالُوْا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَقَدَّمْ اَنْتَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابووائل بیان کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام ایک گھر میں اکٹھے ہوئے نماز کے لئے اقامت کہی گئی' سب حضرات یہی کہنے لگے کہ اے فلاں تم آگے ہو' یعنی انہوں نے گھر کے مالک سے کہا کہ تم ایسا کرو' اس نے انکار کر دیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ آگے بڑھیں

(534) اخرجه الحصكفی فی" مسند الامام" (123)-وابو يعلی (5232)-واحمد 386/1-والطيالسی (362)-و... (366)-وابو داؤد (995)-والحاكم فی" المستدرك" 269/1-عن عبد الله-قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ... الركعتين كانه علی الجمر قلت: حتی يقوم؟ قال: حتی يقوم .

تَقَدَّمَ فَصَلّٰی بِهِمْ صَلٰوةً خَفِيْفَةً وَجِيْزَةً اَتَمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ الْقَوْمُ لَقَدْ حَفِظَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

آگے بڑھے، انہوں نے ان لوگوں کو مختصر لیکن مکمل نماز پڑھائی' جس میں رکوع اور سجدے مکمل کئے تھے' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو لوگوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ صحیح یاد ہے۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن علاف - قاضی عمر اشنانی سے - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ سَهِرَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ فَخَرَجْنَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَمَرُّوْا بِابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَقْرَاُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ كَمَا نَزَلَ فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ ثُمَّ جَعَلَ يَقُوْلُ لَهٗ سَلْ تُعْطَهْ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ لِيُبَشِّرَاهُ فَسَبَقَ اَبُوْ بَكْرٍ عُمَرَ اِلَيْهِ فَبَشَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ بِمَا دَعَا لَهٗ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا

"ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات دیر تک' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے' وہ بیان کرتے ہیں: جب ہم روانہ ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ بھی باہر تشریف لائے' ان حضرات کا گزر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو تلاوت کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو' وہ قرآن کی اُسی طرح تلاوت کرے جس طرح یہ نازل ہوا ہے' تو اسے چاہئے کہ وہ قرآن کو "ابن ام عبد" کی قرأت کے مطابق تلاوت کرے' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانا شروع کیا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت

اخرجه الحصكفي في" مسندالامام" (374)-وابن حبان (7067)-وابو يعلى (16)-واحمد 445/1-والطبراني في" الكبير" (8417)-والطيالسي (334)-وابو نعيم في" الحلية" 127/1-واحمد في" فضائل الصحابة" (1554)-وابن ماجة(138) في المقدمة باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم.

يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ

عمر رضی اللہ عنہ انہیں خوش خبری سنانے کے لئے ان کے پاس آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کے پاس گئے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خوش خبری دی اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ فرمایا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا میں یہ کہا:

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو ارتداد کا شکار نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو جنت الخلد کے بالائی درجات میں تیرے نبی کے ساتھ کا سوال کرتا ہوں۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبدالرحمٰن - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے البتہ انہوں نے ہیثم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان میں کسی شخص کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن حسن بن یزید - احمد بن عبدالرحمٰن - محمد بن حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(536) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ:

متن روایت: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

''اللہ کے رسول نے ہمیں خطبہ نکاح کی تعلیم دی

(536) اخرجه الطحاوی فی" شرح مشكل الآثار" 4/1-واحمد 392/1-والطيالسی (338)-والدارمی 142/2-وابوداؤد (2118)-والنسائی (5257)-والشاشی (917)-والطبرانی فی" الكبير" (10080)-والحاكم فی" المستدرك" 182/2-والبيهقی فی" الكبرى" 146/7

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ النِّكَاحِ يَعْنِيْ التَّشَهُّدَ

تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن مخلد ضریر سجزی - اسحاق بن ابواسرائیل (اور) محمد بن علی بن مہدی عطار - ابواسباط یعقوب بن ابراہیم' ان دونوں نے - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن طریف (اور) محمد بن علی کندی (اور) عبداللہ بن محمد کنانی - ابواسباط یعقوب بن ابراہیم - ابویحییٰ - عبدالحمید حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

537)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: لَمْ يَقْنُتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ الْفَجْرِ اِلَّا شَهْرًا حَارَبَ حَيًّا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَنَتَ يَدْعُوْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں صرف ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی' آپ مشرکین کے ایک قبیلے کے خلاف جنگ کر رہے تھے' تو آپ نے قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے (ان کے خلاف) دعا کی تھی۔"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشانی سے - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

538)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَجْدَةِ "صٓ" سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً

امام ابوحنیفہ نے - عمر بن ذر ہمدانی - انہوں نے اپنے والد - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"انہوں نے "سورۃ ص" میں موجود سجدہ تلاوت کے بارے میں یہ کہا ہے: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا

537) قد تقدم فی (510) .

538) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار " (211) فی الصلاۃ: باب السجود فی صٓ - والنسائی 159/2 فی الافتتاح: باب سجود القرآن - السجود فی (صٓ) - وعبد الرزاق (5870) فی فضائل القرآن: باب کم فی القرآن من سجدۃ - والطبرانی فی "الکبیر" (8717) .

وَنَسْجُدُهَا نَحْنُ شُكْرًا

ہے:) حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔"

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوحسن علی بن محمد بن عبید - محمد بن احمد بن عبید نیشاپوری - ابوجعفر محمد بن حجاج مصری حضرمی - علی بن معبد - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - محمد بن یحییٰ ابوسعید رہاوی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن حرب - محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس کو "کتاب الآثار" میں امام محمد بن حسن کے حوالے سے "ابن ذر" سے نقل کیا ہے اور امام ابوحنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن احمد نیشاپوری - محمد بن محمد بن حجاج - علی بن معبد - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(**539**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابووائل شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل پر سلام ہو ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تو خود سلام کرنے والا ہے جب تم تشہد پڑھو تو یہ پڑھو:

"ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

(539) قد تقدم فى (516) .

سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ
حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبدالرحمٰن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر' ان دونوں نے - شداد - زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - داؤد بن یحییٰ - عبدالرحمٰن بن فضل بن موفق - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - احمد بن یعقوب بلخی - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بہلول بن اسحاق بن بہلول - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن اصفہانی - منصور کرمانی - حسان بن ابراہیم - امام ابوحنیفہ اور ابراہیم صائغ کے حوالے سے - حماد - شقیق بن سلمہ ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قال كنا اذا صلينا مع النبی صلی الله عليه وآله وسلم نقول اذا جلسنا فی آخر الصلاة السلام على الله السلام على رسول الله وعلى ملائكته نسميهم من الملائكة فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تقولوا كذا وقولوا التحيات لله والصلوات والطيبات

جب ہم پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو جب ہم نماز کے آخر میں (تشہد میں) بیٹھتے تو یہ پڑھتے: اللہ پر سلام ہو' اللہ کے رسول پر سلام ہو' اور اس کے فرشتوں پر سلام ہو' ہم ان فرشتوں کا نام بھی لیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: تم یوں نہ پڑھو بلکہ یہ پڑھو: التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعبداللہ احمد بن حسین کرخی - حسن بن شبیب - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: ابوعباس بن عقدہ نے یہ روایت مجھ سے (سن کر) نوٹ کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن حنیس - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کانوا یتشهدون فی عهد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فیقولون السلام علی الله فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا تقولوا السلام علی الله ان الله هو السلام ولکن قولوا السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں وہ لوگ تشہد میں یہ پڑھتے تھے: "اللہ تعالیٰ پر سلام ہو" تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ نہ پڑھو: "اللہ تعالیٰ پر سلام ہو" کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے' بلکہ تم لوگ یہ پڑھو: ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو"

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - ابوحسین محمد بن مظفر

کے حوالے سے' مذکورہ بالا دونوں اسناد کے ساتھ' دونوں قسم کے الفاظ کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالوہاب بن محمد بن منصور - ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالواحد - علی بن عمر بن محمد حربی - ابوحسین محمد بن مظفر حافظ - ابوعبداللہ احمد بن حسین بن احمد کرخی - حسن بن شبیب مؤدب - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہناد بن ابراہیم - ابوحسین محمد بن حسین بن فضل قطان - ابوعمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن حماد بن سفیان - عبدالرحمٰن بن فضل بن موفق - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**540**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
متنِ روایت: اَنَّهُ قَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا شَيْءٌ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد - عبدالرحمٰن بن زیاد حنظلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
"سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ (یعنی قرآن کے کسی حصے کی تلاوت) کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔"

(540) قد تقدم فی (488) .

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید بن ابوقاسم بن احمد - قاضی علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - علاء بن عمرو محمد بن حسان طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے ابن عقدہ تک اسی سند کے حوالے سے' محمد بن عبداللہ بن سوید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے

541)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْم بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن روایت: كَانَ نَقْشُ خَاتِمِ مَسْرُوْقٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''مسروق کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

••• —— ••• —— •••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید بن ابوقاسم بن احمد - قاضی علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن عبید - حسین بن عبد اول - ابوخالد احمر - سلیمان بن حیان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

542)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ قَطُّ اِلَّا شَهْرًا وَّاحِدًا لَمْ يُرَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَعْدَهُ وَاِنَّمَا قَنَتَ فِيْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ يَدْعُوْ عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی صرف ایک ماہ تک آپ نے اسے پڑھا تھا' نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد' آپ کو اسے پڑھتے ہوئے دیکھا گیا' اس ایک مہینے میں بھی آپ نے مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کی تھی۔''

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - احمد بن یعقوب - ابوسعد صغانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

541- اخرجه ابن ابی شيبة 270/8 فی اللباس: نقش الخاتم وما جاء فيه .

542- قد تقدم فی (510) .

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - ابوحسن برقی - بشر بن ولید کندی - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(543) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَوْ اَخْبَرْتُكَ اَنِّیْ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا یَسْجُدَانِ فِیْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) اَمَّا الْیَقِیْنُ فَاَحَدُهُمَا[اَوْ اَحَدُهُمَا]

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ فرماتے ہیں:

"اگر میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سورۃ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ان دونوں حضرات میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات یقینی ہوگی۔"

... —— ... —— ...

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(544) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِیْعِیِّ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یُخْفِیْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پست آواز میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔"

... —— ... —— ...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - عبداللہ بن غنام - حفص بن غیاث اور عاصم بن یوسف - قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(545) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کے کلمات کی تعلیم اس طرح

(543) -- اخرج ابن حبان (2761) -ومالك في" الموطأ" 205/1 في القرآن: باب ما جاء في سجود القرآن -ومسلم (578) في المساجد: باب سجود التلاوة -والبخاري (1074) في سجود القرآن -وابو داؤد (1408) في الصلاة: ابن خزيمة (955) عن ابي هريرة انه قرأ بهم: (اذا السماء انشقت) فسجد فيهافلما انصرف اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد فيها

(545) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (118) .

كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

دیتے تھے جس طرح قرآن کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔''

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوربیع سے ان کی تحریر کے حوالے سے - عبداللہ بن غنام - عاصم بن یوسف - قاسم بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

546) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ بِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيْرَ كُلَّمَا سَجَدْنَا وَرَفَعْنَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنَ

امام ابوحنیفہ نے - زید بن ابوانیسہ - بلال - وہب بن کیسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ سجدے میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہنے کی تعلیم ہمیں یوں دیا کرتے تھے، جس طرح قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔''

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس - محمد بن مزاحم مقری - ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے یہ روایت، زید (بن ابوانیسہ نامی راوی) کے ذکر کے بغیر بلال نامی راوی سے بھی نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

547) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: كُنْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ فَافْتَتَحْتُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ وَاَنَا مَعَهُ فِيْ الْمَحْمَلِ فَتَلَوْتُ السَّجْدَةَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''میں علقمہ کے ساتھ تھا، میں نے سورۂ فرقان پڑھنی شروع کی، میں اُن کے ساتھ ایک ہی محمل میں تھا، میں نے آیت سجدہ

546) اخرجه الطبرانی فی" الاوسط" 227/2 (1816)-وابن ابی شیبة 240/1 فی الصلاة: من كان يتم التكبير ولا ينقصه فی كل رفع وخفض .

الَّتِیْ فِیْهَا فَتَهَیَّاْتُ لِلنُّزُوْلِ فَقَالَ اِلٰی اَیْنَ یَا ابْنَ الْاَخِ قُلْتُ اَنْزِلُ فَاَسْجُدُ قَالَ اَلْاِیْمَاءُ یُجْزِیْكَ

تلاوت کی اور سواری سے نیچے اترنے کے لئے تیار ہوا انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم کہاں جانے لگے ہو؟ میں نے کہا: میں نیچے اتر کر سجدہ تلاوت کروں گا' تو انہوں نے فرمایا (سجدے کا) اشارہ کر دینا' تمہارے لئے کفایت کر جائے گا۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ تَرْكِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَرَفْعِ الرَّاْسِ وَمَا یُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ

تیسری فصل: رکوع (میں جاتے ہوئے اور اس سے) سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا' کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے' نیز ''ستر عورة'' (کے احکام)

(**548**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ:

متنِ روایت: اَنَّهُ اَمَّهُمْ فِیْ قَمِیْصٍ وَمَعَهُ فَضْلُ ثِیَابِهٖ یُعَرِّفُنَا سُنَّةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ - عطاء کے حوالے سے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''انہوں نے (صرف) ایک قمیص پہن کر اُن لوگوں کی امامت کروائی' حالانکہ ان کے پاس مزید کپڑے موجود تھے (دراصل) ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پہچان کروا رہے تھے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر ہروی - سعد بن محمد بیروتی - علی بن معبد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں اسی مضمون کے ساتھ - ابوعبداللہ محمد بن مخلد (اور) ابن عقدہ' ان دونوں نے بشر بن موسیٰ مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' عطاء فرماتے ہیں:

(548) اخرجه البيهقى فى " السنن الكبرىٰ" 237/2 -والطحاوى فى " شرح معانى الآثار" 379/1 فى الصلاة: باب الصلاة فى الثوب الواحد- واحمد 293/3 -ومسلم (518) -وابن خزيمة (762) -وابو عونة 62/2 -والبيهقى فى " السنن الكبرىٰ" 2/ ... مرفوعاً .

رایت جابراً یصلی فی قمیص ضیق لیس علیه ثوب

''میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ایک تنگ قمیص میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے'ان کے جسم پر (اس کے علاوہ اور کوئی) کپڑا نہیں تھا''۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابومحمد جوہری - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

549)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :

امام ابوحنیفہ - عطاء بن یسار کے حوالے سے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ اَمَّهُمْ فِيْ قَمِيْصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ اِزَارٌ وَّلَا رِدَاءٌ لِيُعَلِّمَنَا اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِالصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

انہوں نے (صرف) ایک قمیص پہن کر اُن لوگوں کی امامت کروائی'اُن کے جسم پر اور کوئی تہبند یا چادر وغیرہ نہیں تھے'تاکہ وہ ہمیں اس بات کی تعلیم دیں کہ صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ان کی حدیث'یعنی امام صاحب کا اُن سے روایت کرنا محل نظر ہے۔

550)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِاَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ الْمَكْتُوْبَةُ وَغَيْرُ الْمَكْتُوْبَةِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی'جس کو آپ نے ''توشیح'' کے طور پر لپیٹا ہوا تھا''

حاضرین میں سے کسی نے ابوزبیر (نامی راوی) سے دریافت کیا'یہ غیر فرض (یعنی نفل) نماز میں ہوا تھا؟ تو انہوں نے

549) قد تقدم -وهو حديث سابقه

550) قد تقدم .

جواب دیا: فرض نماز اور غیر فرض نماز (دونوں میں آپ ﷺ نے ایسا کیا ہے۔)

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - وکیع بن محمد بن رزمہ نیشاپوری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - بشر بن حذیفہ مروزی - حفص بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید سے اسی طرح نقل کی ہے جس طرح (ابومحمد) بخاری نے اس کو نقل کیا ہے تاہم حافظ صاحب یہ کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ (یہ روایت) حفص بن عبدالرحمٰن نے ابوخیثمہ زہیر بن معاویہ سے نقل کی ہے کیونکہ یہ روایت زہیر نامی راوی کی نقل کردہ ہے البتہ وکیع کی اصل میں اسی طرح منقول ہے۔

(**551**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَدْخُلَ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِيْزَرٍ وَمَنْ لَمْ يَسْتُرْ عَوْرَتَهٗ مِنَ النَّاسِ كَانَ فِيْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ

امام ابوحنیفہ - ابوزبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل ہو جو شخص اپنی شرمگاہ کو لوگوں سے چھپاتا نہیں ہے اس پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور ساری مخلوق کی لعنت ہوتی ہے"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل (انہوں نے بغداد میں "درب ابوہریرہ" یعنی ابوہریرہ نامی گلی کے پھاٹک میں یہ حدیث سنی تھی) - محمد بن سلام - حسن بن شبیب کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**552**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قَامَتِ الْمَرْاَةُ اِلٰى جَنْبِ رَجُلٍ وَهُمَا يُصَلِّيَانِ صَلٰوةً وَّاحِدَةً فَسَدَتْ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ - حماد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

"جب کوئی عورت کسی مرد کے پہلو میں کھڑی ہو اور دونوں (مرد و عورت) ایک ہی (باجماعت) نماز ادا کر رہے

(551) اخرجه الحصكفي في " مسند الامام" (465)-وابو يعلى (1925)-والترمذي (2801) في الادب: باب ماجاء في دخول الحمام-واحمد 339/3-والحاكم في " المستدرك" 162/1 و288/4-والنسائي 198/1 في الغسل: باب الرخصة في دخول الحمام .

(552) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (138) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة .

صلاتہ ہوں' تو عورت' مرد کی نماز کو فاسد کر دے گی''۔

*** —— *** —— ***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بغوی-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے-امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقلکیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

553- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ-حماد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں-ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متنِ روایت: فِيْ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ الْعَصْرَ فَيَتَذَكَّرُ اَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ الظُّهْرَ قَالَ صَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ يَبْدَاُ بِالظُّهْرِ ثُمَّ يُصَلِّيْ الْعَصْرَ

''جو شخص عصر کی نماز ادا کر رہا ہو اور پھر اس کو یاد آ جائے کہ اس نے تو ظہر کی نماز ادا ہی نہیں کی ہے' تو اس کی (عصر کی) نماز فاسد ہو گی' وہ پہلے ظہر کی نماز ادا کرے گا اور پھر عصر کی نماز ادا کرے گا''

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ الا فی خصلة واحدة ان خاف فوت صلاة العصر ان بدا بالظهر مضی علی العصر ثم صلی الظهر اذا غابت الشمس

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے' اگر آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ اس نے اگر ظہر کی نماز پڑھنی شروع کر دی تو اس کی عصر کی نماز رہ جائے گی (جس کا وہ وقت ہے) تو (ایسی صورت میں آدمی) عصر کی نماز کو جاری رکھے گا' اور ظہر کی نماز سورج غروب ہو جانے کے بعد ادا کرے گا۔

554- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِيْ النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

امام ابوحنیفہ-عاصم بن ابونجود-ابورزین کے حوالے سے-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

553) اخرجه محمدبن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (162) فی الصلاة:باب القهقهة فی الصلاة وما یکره فیها-وابن ابی شیبة 67/2 فی الصلوات:باب الرجل یذکر صلاة علیه وهو فی اخری .

554) اخرجه محمد الحسن الشیبانی فی " الآثار" (157) فی الصلاة:باب مایعاد من الصلاة وما یکره منها-وعبدالرزاق 447/1 فی الصلاة:باب القملة فی المسجد تقتل-وابن ابی شیبة 328/2 فی الصلوات:باب الرجل یجد القملة فی المسجد-والبیهقی فی" سنن الکبری" 294/2-وقد تقدم .

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّـهٗ اَخَـذَ قُمْلَةً فِیْ الصَّلاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ (اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً ا وَّاَمْوَاتًا)

''انہوں نے نماز کے دوران ایک جوؤں پکڑی اور اسے دفن کر دیا' پھر انہوں نے یہ (آیت) پڑھی: ''کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مرحومین (دونوں اقسام) کے لیے سمیٹ لینے والی چیز نہیں بنایا ہے''

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة لا نری بقتل القملة ودفنها فی الصلاة باساً

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' ہم نماز کے دوران جوؤں کو مار دینے یا ان کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(555)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی- ابوزرعہ بن عمرو بن جریر بن عبداللہ کے حوالے سے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متنِ روایت: فِیْ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِیْ طَرْفِ ذَكَرِهٖ وَهُوَ فِیْ الصَّلَاةِ قَالَ يَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى الْاَرْضِ وَالْحَصٰى فَيَمْسَحُ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّیْ قَالَ حَمَّادٌ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ كَيْفَ تَفْعَلُ اَنْتَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُ ذٰلِكَ فَاِنِّیْ اُعِيْدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ وَهُوَ اَوْثَقُ فِیْ نَفْسِیْ

''ایسا شخص جس کو اپنی شرمگاہ کے کنارے پر تری محسوس ہوتی ہے اور وہ اس وقت نماز ادا کر رہا ہوتو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین اور کنکریوں پر رکھے گا' اور پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح کر کے نماز ادا کر لے گا''

حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سوال کیا: (ایسی صورتحال میں) آپ کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: میں تو اگر یہ صورتحال پاؤں تو وضو اور نماز کو دہراؤں گا' کیونکہ مجھے اسی طرح مکمل اطمینان ہوگا''

————***

(555) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی '' الآثار'' (159)-فی الصلاة:باب مايعاد من الصلاة وما يكره منها-وابن ابی شيبة 430/2 فی الصلوات:باب الرجل يجد البلل وهو يصلی .

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة قال محمد واما نحن فنری ان یمضی علی صلاته ولا یعید ولا یضرب بیدیه علی الارض ولا یمسح وجهه ولا یدیه حتی یستیقن ان ذلك خرج منه بعد الوضوء فاذا استیقن ذلك اعاد الوضوء وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے'امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں: وہ شخص اپنی نماز جاری رکھے گا' وہ اس کو نہیں دہرائے گا' نہ ہی زمین پر دونوں ہاتھ مارے گا نہ ہی چہرے یا بازوؤں پر مسح کرے گا' جب تک اس کو یقین نہیں ہوجاتا کہ وضو کے بعد اس کے جسم سے کچھ نکلا ہے' جب اس کو اس بات کا یقین ہوگا تو وہ وضو کو دہرائے گا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

556)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: اِذَا وَجَدْتَ شَیْئًا مِنَ الْبَلَّةِ فَانْضَحْهُ وَمَا یَلِیْهِ مِنْ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ ثُمَّ قُلْ هُوَ مِنَ الْمَاءِ

امام ابوحنیفہ-حماد بن ابوسلیمان-سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب تمہیں تری محسوس ہو' تو تم اپنے کپڑے پر اس جگہ اور اس کے آس پاس پانی چھڑک لو! اور پھر یہ سمجھو کہ یہ پانی ہی ہے''

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا کثر ذلك من الانسان وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' بشرطیکہ آدمی کو اس صورتحال کا کثرت سے سامنا ہو' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

557)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: لَا بَاْسَ اَنْ یُّغَطِّیَ الرَّجُلُ رَاْسَهُ فِیْ

امام ابوحنیفہ-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

''اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے

556) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (160) فی الصلاة: باب مایعادمن الصلاة وما یکره منها-وعبد الرزاق 151/1 فی الطهارة: باب قطر البول ونضح الفرج اذا وجد بللاً-وابن ابی شیبة 430/2 فی الصلوات: باب الرجل یجد البلة وهو یصلی.

557) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (161) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما یکره فیها-وعبدالرزاق 4036) فی الصلاة: باب الرجل یصلی وهو متلثم-وابن ابی شیبة 346/2 فی الصلوات: باب فی تغطیة الفم فی الصلاة.

الصَّلَاةِ مَا لَمْ يُغَطِّ فَاهُ وَيَكْرَهُ اَنْ يُّغَطِّيَ فَاهُ وَيَكْرَهُ اَيْضًا اَنْ يُّغَطِّيَ اَنْفَهُ

سر کو ڈھانپ لے جبکہ اس نے اپنے منہ کو نہ ڈھانپا ہوا س کا یہ منہ کو ڈھانپ لینا مکروہ ہے اس کا اپنی ناک کو ڈھانپ لینا بھی مکروہ ہے"۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(سفیان بن عيينة) قال اجتمع ابو حنيفة والاوزاعي في دار الحناطين بمكة فقال الاوزاعي لابي حنيفة ما بالكم لا ترفعون ايديكم في الصلاة عند الركوع وعند الرفع منه فقال ابو حنيفة لانه لم يصح عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في ذلك شيء فقال كيف لم يصح وقد حدثني الزهري (عن) سالم (عن) ابيه (عن) رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة وعند الركوع وعند الرفع منه فقال له ابو حنيفة وحدثنا حماد (عن) ابراهيم (عن) علقمة والاسود (عن) عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلاة ثم لا يعود لشيء من ذلك فقال الاوزاعي احدثك (عن) الزهري (عن) سالم (عن) انهوں نے اپنے والد (عن) النبي صلى الله عليه وآله وسلم وتقول حدثني حماد (عن) ابراهيم فقال له ابو حنيفة كان حماد افقه من الزهري وكان ابراهيم افقه من سالم وعلقمة ليس بدون ابن عمر في الفقه وان كانت لابن عمر صحبة له فضل الصحبة والاسود له فضل كثير - وعبد الله عبد الله بن مسعود له فضل كثير في الفقه والقراءة وحق الصحبة من صغره عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم علي عبد الله بن عمر فسكت الاوزاعي

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی' مکہ میں' دار الحناطین (یعنی مُردوں پر خوشبو لگانے والوں کے محلّہ) میں اکٹھے ہوئے' تو امام اوزاعی نے امام ابوحنیفہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ نماز میں' رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے پر رفع یدین نہیں کرتے؟ تو امام ابوحنیفہ نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کچھ بھی منقول نہیں ہے' امام اوزاعی نے کہا: مستند طور پر کیسے منقول نہیں ہے؟ جبکہ زہری نے - سالم - ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے - نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

"نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں' رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے پر رفع یدین کرتے تھے"

امام ابوحنیفہ نے ان سے کہا:

حماد نے - ابراہیم نخعی - علقمہ اور اسود - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے پھر نماز میں دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے''

امام اوزاعی نے کہا: میں نے آپ کو- زہری- سالم- ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں حدیث سنائی اور آپ نے حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے روایت سنادی۔

امام ابوحنیفہ نے فرمایا: حماد- زہری سے بڑے فقیہ ہیں ابراہیم (نخعی)- سالم سے بڑے فقیہ ہیں علقمہ- فقہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کم نہیں ہیں لیکن کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صحابی ہیں تو انہیں صحابی ہونے کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے اسود کو بھی بہت فضیلت حاصل ہے رہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ- تو انہیں فقہ اور قرات میں بہت فضیلت حاصل ہے اور صحابی ہونے کے حوالے سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پر اس حوالے سے فضیلت رکھتے ہیں کہ وہ کم سنی سے ہی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے ہیں تو (یہ سن کر) امام اوزاعی خاموش ہو گئے۔

ابومحمد بخاری نے یہ (مذکورہ بالا) روایت- محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی- سلیمان شاذکونی کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ایک مرتبہ) امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی اکٹھے ہوئے (اس کے بعد حسب سابق روایت ہے)

558- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ الْيَامِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا تُرْفَعُ الْاَيْدِيُ اِلَّا فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَفِي الْعِيْدَيْنِ وَعِنْدَ اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

امام ابوحنیفہ- طلحہ بن مصرف یامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''صرف سات مواقع پر رفع یدین کیا جائے گا: نماز کے آغاز میں عیدین (کی نماز میں اضافی تکبیریں کہتے ہوئے) حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے صفا اور مروہ پر مزدلفہ میں اور رمی جمرات کے وقت''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبد اللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیے

نوٹ: ''جامع المسانید'' کے مطبوعہ نسخہ میں یہ روایت اسی طرح رقم الحدیث: 557 کے تحت حاشیہ میں نقل ہوئی ہے جو شاید ناقل یا محقق اور تصحیح کنندہ کا سہو ہے کیونکہ رقم الحدیث: 557 کے مضمون کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ روایت رقم الحدیث: 558 کے مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ (مترجم عفی عنہ)

558)-- ...... واما حديث ابن عمر فرواه ابن حبان (1861)-ومالك في "الموطا" 75/1-والبخاري (735)-وابو داؤد (742)-والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 223/1-

-- واما حديث عبد الله بن مسعود فرواه ابو يعلى (5039)-واحمد 388/1-وابو داؤد (748)-والترمذي (257)-والبيهقي 78/3

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(559)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَاتُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلَاتِكَ بَعْدَ الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی

''پہلی تکبیر کے بعد نماز میں کسی بھی (موقعہ پر) رفع یدین نہیں کیا جائے گا''

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(560)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: فِی الرَّجُلِ یَدْخُلُ عَلٰی صَاحِبِهٖ فَیُسَلِّمُ وَهُوَ یُصَلِّیْ قَالَ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِیْنَ فَقَدْ رَدَّ عَلَیْهِ

''جب کوئی شخص کسی کے پاس جائے اور سلام کرے اور وہ (دوسرا شخص) نماز ادا کر رہا ہو' (تو نماز ادا کرنے والا) جواب کیسے دے گا؟ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:) کیا وہ تشہد میں یہ نہیں پڑھے گا؟

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِیْنَ

''ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو'' تو اس نے (سلام کا) جواب دیدیا۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا یرد السلام ولا یعجبنا ان یسلم الرجل علیه وهو یصلی

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(559) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (73) فی الصلاة: باب افتتاح الصلاة ورفع الایدی-وفی (106)-وعبد الرزاق (2533) فی الصلاة: باب تکبیرة الافتتاح ورفع الیدین .

(560) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (184) فی الصلاة: باب من یسلم علی قوم فی الخطبة (3603) فی الصلاة: باب السلام فی الصلاة-وابن ابی شیبة فی الصلوات: باب من کان یرد ویشیر بیده او برأسه

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' وہ سلام کا جواب نہیں دے گا' اور ہمیں یہ بھی پسند نہیں ہے کہ جب وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کوئی اسے سلام کرے۔

56 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: فِی الرَّجُلِ یَجْلِسُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ یَنْصَرِفُ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ الْاِمَامُ قَالَ لَا یُجْزِیْهِ

''جو شخص امام کے پیچھے (نماز ادا کرتے ہوئے) تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے' اور پھر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وہ اُٹھ جائے' تو (ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔''

*** ——— *** ——— ***

وقال عطاء بن ابی رباح اذا جلس قدر التشهد اجزاه قال ابوحنیفة قولی هو قول عطاء

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبقول عطاء ناخذ نحن ایضاً

عطاء بن ابورباح کہتے ہیں: جب وہ شخص تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے' تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا (کہ وہ امام کے سلام سے پہلے اٹھ جائے) 'امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: میرا قول بھی عطاء کے قول کی مانند ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام فرماتے ہیں: ہم بھی عطاء کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

57 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے-(ابن شہاب) زہری-سعید بن میبّب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُصَلِّی الرَّجُلُ فِیْ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَکُلُّکُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟''

56- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (185) فی الصلاة: باب من یسلم علی قوم فی الخطبة او الصلاة-وابن ابی [illegible] 455

57- اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 379/1-وابن حبان (2295)-ومالك فی الموطأ 140/1-والبخاری (358) فی الصلاة: باب الصلاة فی الثوب الواحد-ومسلم (515) فی الصلاة: باب الصلاة فی ثوب واحد-وابو داؤد (625) فی الصلاة: باب [illegible] ثوب ما یصلی فیه .

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ہناد بن ابراہیم - قاضی ابوحسن محمد بن حسن بن محمد بن ہمام - ابوبکر احمد عبدان - احمد بن سمعان بن عبداللہ اور محمد بن موسیٰ بن ابراہیم حارثی - اسحاق بن ابراہیم بن شاذان - انہوں نے اپنے دادا صلت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**563**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الْعُطُوْفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمِنْهَالِ الشَّامِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوعطوف جراح بن منہال شامی (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ اَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟''

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - محمد بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوعباس بن عقدہ - فتح بن محمد - ابوبلال - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(**564**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ التَّكْبِيْرِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَيَاْثُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ ان میں سے (کسی بھی تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں) کرتے تھے اور وہ (اس طریقے کو نبی) اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - رجاء بن عبداللہ نہشلی - شقیق بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**565**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بن یزید بیان کرتے ہیں:

(563) قد تقدم-وهو حديث سابقه .

(564) اخرجه الطحاوى فى" شرح معانى الآثار" 224/1-واحمد 388/1-وابن ابى شيبة 236/1-وابو داؤد (748)-والترمذى (257) -وابو يعلى (5040)-والبيهقى فى"السنن الكبرى" 78/2

روایت: اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَمَّا یَقْطَعُ الصَّلَاۃَ فَقَالَتْ اَمَا اَنَّکُمْ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْحِمَارَ وَالْکَلْبَ وَالْمَرْاَۃَ وَالسِّنَّوْرَ یَقْطَعُوْنَ الصَّلَاۃَ فَقَرَنْتُمُوْنَا بِھِمْ اِدْرَاْ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّہٗ لَا یَقْطَعُ صَلَاتَکَ شَیْءٌ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا نَائِمَۃٌ اِلٰی جَنْبِہٖ عَلَیْہِ ثَوْبٌ جَانِبُہٗ عَلَیَّ

انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل عراق! تم لوگ یہ سمجھتے ہو' گدھا' کتا' عورت یا بلی (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو توڑ دیتے ہیں' تم نے ہم (خواتین) کو ان (جانوروں) کے ساتھ ملا دیا ہے' تم سے جہاں تک ہو سکے' تم (اپنے آگے سے گزرنے والے کو) روکنے کی کوشش کرو' لیکن کوئی بھی چیز (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو توڑتی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت' نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کپڑا ہوتا تھا' اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابورمیح - ابراہیم بن حسین کسائی ہمدانی - عبداللہ بن صالح بن - لیث بن سعد - عبداللہ بن سوار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' انہوں نے روایت کا یہ والا آخری حصہ نقل کیا ہے:

قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی وانا نائمۃ الی جنبہ وعلیہ ثوب جانبہ علی

وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت' نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کپڑا ہوتا تھا' اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا''

ابن عبداللہ بن عبیداللہ نے - عیسیٰ بن عثمان بن صالح - حرملہ بن یحییٰ - عبداللہ بن وہب - لیث بن سعد - عبداللہ بن سوار کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - یحییٰ بن عثمان بن صالح - عبداللہ بن صالح بن محمد جہنی - لیث بن سعد - احوص بن ... کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ زاہد بلخی اور ابوزید عمران بن فرینام - ابوعصمہ سعد بن معاذ' ان دونوں نے - یحییٰ بن اکثم -

اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (141) فی الصلاۃ: باب مایقطع الصلاۃ - وعبد الرزاق (2365) فی ... باب ما یقطع الصلاۃ - وابن حبان (2342) - واحمد 148/6 - والبخاری (382) فی الصلاۃ: باب الصلاۃ علی ... والبیھقی فی "السنن الکبرٰی" 264/2 - والبغوی فی "شرح السنۃ" (545).

عبداللہ بن صالح - لیث بن سعد - احوص بن حکیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصلي وانا معترضة بينه وبين القبلة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت، نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبلہ کے درمیان میں (لیٹی) ہوتی تھی''

ابومحمد بخاری بیان کرتے ہیں: ابوعصمہ سعد بن معاذ نے یحییٰ بن اکثم کے حوالے سے، سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک نیک شخص نے ہمیں یہ روایت بیان کی: ہمارے پاس اس سے زیادہ خوبصورت وضع قطع کا کوئی شخص کبھی نہیں آیا (اس کا نام) احوص بن حکیم تھا، وہ بیان کرتے ہیں:

انه راى انس بن مالك يطوف بين الصفا والمروة على حماره

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے گدھے پر صفا و مروہ کے درمیان چکر لگا رہے تھے

یحییٰ بن اکثم بیان کرتے ہیں: ابن عیینہ کی احوص کے حوالے سے نقل کردہ یہ روایت ہم نے اس لیے ذکر کی ہے، تاکہ اس کے ذریعے ان کی عظمت شان اور فضیلت واضح ہو، کہ انہوں نے بعض صحابہ کرام سے ملاقات کی ہوئی ہے اور پھر بھی انہیں نے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہیں۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ وکیل - ابوحسین محمد بن احمد - ابوحسین عبدالوہاب بن حسین کلابی - ابوحسین احمد بن عمیر بن یوسف - ابوبکر عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبقول عائشة ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، امام محمد فرماتے ہیں، ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**566**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

متن روایت: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِيِّ وَالْمَرْاَةُ فِي الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ فَكَرِهَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ مَكَانٍ يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ قَدْرَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں: ''میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو مسجد کے مشرقی کنارے میں نماز ادا کر رہا ہے اور اس وقت کوئی عورت مسجد کے مغربی کنارے میں ہے (اور مرد کے آگے سے گزرتی ہے؟) تو انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا، البتہ اگر مرد اور عورت کے درمیان میں پالان کی

(566) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (140) فى الصلاة: باب مايقطع الصلاة.

لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) موجود ہو تو حکم مختلف ہوگا (یعنی پھر یہ مکروہ نہیں ہوگا)"

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ اذا كانا فی صلوة واحدة يصليان بامام واحد

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں (یہ حکم اس وقت ہے) جب وہ دونوں ایک ہی امام کی اقتداء میں ایک ہی نماز ادا کر رہے ہوں۔

567)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ عَبْدُ اللهِ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ السُّرَّةِ اِلَى الرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ

"ناف اور گھٹنے کی درمیانی جگہ عورۃ (یعنی واجب الستر چیز) ہے"

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر سے ان کی تحریر کے حوالے سے-امام ابویوسف یعقوب بن یوسف احمرانی - صالح بن عبادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے:

غير انه ذكر فيه عن ابراهيم عن الاسود قال قال عبد الله ما بين السرة الى الركبة عورة

"تاہم انہوں نے اس میں یہ ذکر کیا ہے: یہ ابراہیم کے حوالے سے اسود سے منقول ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ناف اور گھٹنے کی درمیانی جگہ عورۃ (یعنی واجب الستر چیز) ہے"۔

568)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا نَائِمَةٌ اِلٰى جَنْبِهٖ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

567) اخرجه الحصكفى فى" مسند الامام" (181)

-- قلت: وقد اخرج احمد2/187-والبيهقى فى" السنن الكبرى" 2/229-وابوداؤد (496) من حديث عبد الله بن عمرو

568) قد تقدم فى (565) .

جَانِبُهُ عَلَىَّ — پر جو کپڑا ہوتا تھا' اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوطالب بن یوسف- ابومحمد جوہری- ابوبکر ابہری- ابوعروہ حرانی- انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة لا نری به باساً وكذلك لو صلت الى جنبه وهی فی صلوة غير صلوته انما تفسد عليه اذا صلت الى جنبه وهما فی صلوة واحدة تاتم به او امهما غيره وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز ادا کرے لیکن اس کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہو' تو بھی عورت مرد کی نماز فاسد کردے گی' جب وہ اس کے پہلو میں نماز ادا کرے گی' خواہ وہ دونوں ایک ہی نماز ادا کررہے ہوں' جس میں عورت مرد کی اقتداء کررہی ہو' یا پھر کوئی اور شخص ان دونوں کی امامت کررہا ہو' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے یہ روایت- ابواسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی- ابوصالح عبداللہ بن صالح- لیث بن سعد- احوص بن حکیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**569**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ : — امام ابوحنیفہ- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِیْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَعْرَابِیٌّ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً — ''انہوں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہا ہے: وہ ایک دیہاتی تھے' انہوں نے اس سے پہلے

(569)-- اماحدیث وائل بن حجر فاخرجه ابن حبان (1945)- والبخاری فی ''قرة العينين برفع اليدين فی الصلاة'' 19- وابن ماجه (912) فی اقامة الصلاة: باب الاشارة فی التشهد- عن وائل بن حجر فی حديث طويل ...فلما ركع رفع يديه ... واما حديث عبدالله بن مسعود فاخرجه ابن ابی شيبة 236/1 فی الصلاة: باب من كان يرفع يديه فی اول تكبيرة ثم لا يعود- واحمد 388/1- وابوداؤد (748)- والترمذی (257)- وقد تقدم .

قَبْلَهَا قَطُّ فَهُوَ اَعْلَمُ مِنْ عَبْدِ اللهِ وَاَصْحَابِهٖ حَفِظَ وَلَمْ يَحْفُظُوْا يَعْنِيْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کوئی نماز ادا نہیں کی تھی، تو کیا وہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھیوں سے زیادہ علم رکھتے ہوں گے اور انہیں (یعنی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ) صحیح یاد ہوگا اور اُن لوگوں (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں) کو صحیح یاد نہیں ہوگا' (راوی کہتے ہیں:) یعنی رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنا (سنت ہے یا نہیں ہے؟)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -احمد بن محمد- جعفر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- محمود بن علی بن عبیداللہ ہروی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- صلت بن حجاج کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن عمرو بن محمد ہمدانی- محمد بن عبید- قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**570**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متنِ روایت: ذُكِرَ عِنْدَهٗ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ السُّجُوْدِ فَقَالَ اِعْرَابِيٌّ لَا يَعْرِفُ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا صَلٰوةً وَّاحِدَةً وَقَدْ حَدَّثَنِيْ مَنْ لَا اُحْصِيْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ بَدْءِ الصَّلَاةِ فَقَطْ وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللهِ عَالِمٌ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ وَحُدُوْدَهٗ مُتَفَقِّدُ اَحْوَالِ رَسُوْلِ

امام ابوحنیفہ- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے- ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اُن کے سامنے (رفع یدین کے بارے میں) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث ذکر کی گئی' کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو رکوع میں' اور سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو ابراہیم نخعی نے کہا: وہ (یعنی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) ایک دیہاتی تھے' وہ شرعی احکام سے زیادہ واقف بھی نہیں تھے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں صرف ایک نماز ادا کی تھی' اور (علقمہ یا اسود نے) بے شمار مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ صرف نماز کے آغاز میں ہی رفع یدین کرتے

(570) قد تقدم- وهو حديث سابقه .

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُلَازِمٌ لَهُ فِيْ اِقَامَتِهٖ وَاَسْفَارِهٖ وَقَدْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَا يُحْصٰى

تھے اور اس (طریقہ کو) نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے۔

(ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسلام کے شرعی احکام کے عالم تھے وہ نبی اکرم ﷺ کے احوال کی جستجو میں رہتے تھے آپ ﷺ کے مقیم ہونے یا سفر کرنے کے دوران آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور انہوں نے بے شمار مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے''

(**571**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے- (ابن شہاب) زہری- سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ يُصَلِّيْ الرَّجُلُ فِيْ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

''ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری یہ روایت- جعفر بن محمد شاشی اور ابوحسین محمد بن صالح بن عبداللہ طبری- محمد بن یوسف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں- ابوقرہ نے- ابن جریج- زہری- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رجلاً قال للنبی صلی الله علیه وآله وسلم یا رسول الله یصلی الرجل فی الثوب الواحد فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم اولکلکم ثوبان

''ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟''

ابوقرہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے- زہری- سعید بن مسیب- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے: تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال ما کلکم یجد ثوبین

''تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں''

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ ابواسامہ بلخی اور عبداللہ بن محمد بلخی- احمد بن یعقوب- عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے نقل

(571) قد تقدم فی (562).

ابوحنیفہ سے نقل کی ہے، تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لیس کلکم یجد ثوبین

''تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں''

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوفی - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے- امام ابوحنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان سائلاً ساله ایصلی فی الثوب الواحد قال ما کلکم یجد ثوبین

''ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا: کیا وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں''۔

انہوں نے اس کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

ابومحمد (بخاری) کہتے ہیں: وہ بعض اوقات ان کے اور زہری کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات جراح بن منہال کا ذکر کرتے ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ بن مخلد - عبیداللہ بن کثیر - حسن بن صالح بن ابودواھی - موسیٰ بن طارق - ابن جریج اور امام ابوحنیفہ - زہری - ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوحسین محمد بن احمد بن موسیٰ اہوازی - ابواحمد حسین بن عبداللہ بن سعید عسکری - عبداللہ بن اسحاق - اسحاق بن ابراہیم نہشلی - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسروق کندی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

572- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اَمَّ الْقَوْمَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَقَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَثِيَابُهٗ عَلَى الْمِشْجَبِ لَوْ شَاءَ لَتَنَاوَلَ مِنْهَا ثَوْبًا

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا پہن کر لوگوں کی امامت کی، جس کے کنارے انہوں نے مخالف سمت میں (کندھوں پر) ڈالے ہوئے تھے، حالانکہ اُن کے اضافی کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے تھے اگر وہ چاہتے تو اُن میں سے ایک اور

572- قد تقدم فی (548) .

کپڑا لے سکتے تھے''۔

••• ——— ••• ——— •••

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**573**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهٗ كَانَ عُلِّقَ فِیْ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَاَبْطَاَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ مَا اَبْطَاَ بِكَ عَنِّیْ قَالَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيْلُ فَامِطِ السَّتْرَ وَاقْطَعْ رُؤُسَ التَّمَاثِيْلَ وَاَخْرِجُوْا هٰذَا الْجَرْوَ

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی - عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک پردہ جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں' حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر کیوں ہوگئی؟ تو انہوں نے کہا: ہم (فرشتے) ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں' جس میں کوئی کتا یا تصویر موجود ہو تو آپ اس پردے کو ہٹا دیں' تصویروں کے سر کاٹ دیں' اور کتے کے پلّے کو باہر نکال دیں''۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد - ابوجابر - علی بن حسن - حفص بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے

(573) اخرجه ابن حبان (5854)-واحمد 305/2 -وابو داؤد (4158) فی اللباس :باب فی الصور-والترمذی ( ) الادب :باب ما جاء ان الملائكة لا تدخل بيتاً فيه صورة و لا كلب-البيهقی 270/7 من حديث ابی هريرة .

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے - ابواسحاق - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے اس کو نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے- یہ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے منقول ہے انہوں نے اس کو- ابواسحاق کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

574)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

متن روایت: اَنَّهٗ عَلَّقَ فِیْ بَيْتِهٖ سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَاَبْطَا عَنْهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ يَا جِبْرَئِيْلُ مَا الَّذِیْ اَبْطَاكَ عَنِّیْ فَقَالَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيْلُ فَامِطِ السِّتْرَ وَاقْطَعْ رُؤُسَ التَّمَاثِيْلِ الَّتِیْ فِيْهِ وَاَخْرِجْ هٰذَا الْجَرْوَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلَّ ذٰلِكَ

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے - نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''آپ ﷺ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی (جب وہ آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر کیوں ہو گئی؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں کوئی کتا یا تصویر موجود ہو آپ پردے کو اتار دیں اس میں موجود تصاویر کے سر کاٹ دیں اور اس کتے کے پلّے کو گھر سے باہر نکال دیں تو نبی اکرم ﷺ نے یہ سب کام کیے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

575)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ:

متن روایت: اَنَّ جَابِرًا اَمَّهُمْ فِیْ قَمِيْصٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ قَالَ وَلَا اَرَاهُ اَرَادَ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک قمیص پہن کر ان لوگوں کی امامت کی ان کے جسم پر اس (قمیص) کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انہوں نے ایسا اس لیے

574) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

575) قد تقدم فی (548) .

کیا تھا کہ وہ یہ بتانا چاہ رہے تھے کہ ایک کپڑے میں نماز
کرنے میں' کوئی حرج نہیں ہے۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن بطحا - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ الْجُمُعَةِ وَالْعِیْدَیْنِ وَالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

چوتھی فصل: جمعہ' عیدین' سنتوں اور نوافل کا بیان

(**576**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ:

متن روایت: رَاَیْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ یَخْطُبُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ بَعْدَ الصَّلَاةِ یَوْمَ الْعِیْدِ

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو عید کے دن نماز کے بعد اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد بن نوح - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**577**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ:

متن روایت: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدُّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی (نفل) نماز کی' فجر کی دو سنتوں سے زیادہ اہتمام کے ساتھ' پابندی نہیں کرتے تھے''

(576) -- اخرج ابن حبان (2825)-وابو یعلی (1182)-وابن خزیمة (1445)عن ابی سعید الخدری :ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب یوم العید علی راحلته .

(577) اخرجه الطحاوی فی" شرح معانی الآثار" 299/1-وابن حبان (2456)-واحمد43/6-والبخاری (1169)-ومسلم (724) (94)-وابو داؤد (1245) .

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - فضل بن محمد بن ابراہیم - علی بن زیاد بلخی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن زرعہ بن شداد - انہوں نے اپنے دادا شداد - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن حلاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

روایت: اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَوَاتِ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ يَبْدَاُ بِالتَّكْبِيْرِ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَقْطَعُ وَكَانَ تَكْبِيْرُهٗ:

اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق کے دوران تمام نمازوں کے بعد تکبیر پڑھا کرتے تھے وہ عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد یہ عمل شروع کرتے تھے اور قربانی کے دن کے اگلے دن عصر کی نماز کے بعد تک اسے پڑھتے تھے پھر اسے منقطع (یعنی ختم) کر دیتے تھے ان کی تکبیر کے یہ کلمات ہوتے تھے:

اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی بھی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہے"

••• —— ••• —— •••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حافظ ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - ایوب بن عائذ - محمد بن کعب قرظی کے

اخرجہ ابن ابی شیبة 165/2 فی الصلوات: التکبیر من ای یوم هو؟ والی ای ساعة؟ - والطبرانی فی "الکبیر" - والزیلعی فی "نصب الرایة" 223/2

عَائِذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ اَرْبَعَةٌ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِمُ الْمَرْاَةُ وَالْعَبْدُ وَالْمَرِيْضُ وَالْمُسَافِرُ

''چار لوگوں پر جمعہ لازم نہیں ہوتا' عورت' غلام' بیمار' مسافر''

*** —— *** —— ***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوغنائم محمد بن علی بن حسن -ابوحسین محمد بن احمد بن زرقویہ - احمد بن محمد بن زیاد -بشر بن موسیٰ -ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اس کو -ابن خیرون -ابن شاذان -ابونصر بن اشکاب -عبداللہ بن طاہر -اسماعیل بن توبہ قزوینی -محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفة(عن) غيلان وايوب بن عائذ كلاهما (عن) محمد بن كعب القرظى ثم قال محمد قال ابوحنيفة فان فعلوا ذلك اجزاهم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ -غیلان' ایوب بن عائذ دونوں نے -محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے نقل کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اگر وہ ایسا کر لیں تو یہ اُن کے لیے جائز ہوگا۔

(**580**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ

''جمعہ کے دن' اس شخص پر غسل کرنا واجب ہے' جو جمعہ (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے آئے''

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -قبیصہ -زکریا بن یحییٰ -احمد بن عبداللہ بن زیاد -محمد بن خلید بصری -حماد بن یحییٰ ان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(579) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى " الآثار" (201) فى الصلاة: باب صلاة الجمعة والخطبة-والبيهقى فى "السنن الكبرى" 183/3-وابن ابى شيبة 109/2فى الصلوات: باب لا تجب عليه جمعة -وعبد الرزاق 172/3 (5200) فى الصلاة: باب من لا يجب عليه الجمعة .

(580) اخرجه ابن ابى شيبة 93/2 فى الصلاة: فى غسل الجمعة-والنسائى (1680)-ومالك فى" الموطأ" 102/1 (4)-والبخارى (877)-ومسلم 579/2

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری - قبیصہ - زکریا ... - محمد بن خلید بصری - حماد بن یحییٰ ابح کے حوالے سے - منصور بن معتمر' محمد بن سوقہ اور امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ ... رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ... عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

روایت: مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

''جو جمعہ (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے آئے' اسے غسل کر لینا چاہیے''۔

•••—— •••—— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد تمیمی منکدری - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف کے ... سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعد عوفی - عمر بن مدرک - مکی ابن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے ... کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - عبدوس بن بشر بن شعیب رازی - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ... کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - ابو ... محمد بن مخلد بن جعفر - عبدوس بن بشر رازی - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو کہتے ہیں: میں نے حافظ المعروف بہ غنجار کی ''تاریخ بخارا'' میں یہ پڑھا ہے: یہ روایت خلف بن محمد بن ... - علی بن ابراہیم بن اسماعیل کندی - علی بن مسلم طوسی - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - احمد بن محمد عتیقی - علی بن محمد بن لؤلؤ - ابوبکر محمد بن فروہ ... - عمر بن مدرک - مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ ... رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

قد تقدم - وهو حديث سابقه .

اخرجه الحصكفي في " مسند الامام " (182) - واحمد 2/6 - والبخاري (1187) - ومسلم (777) - والنسائي في " ... 197/3

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
متن روایت: صَلُّوْا فِیْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوْهَا قُبُوْرًا

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"تم لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - علان بن یعقوب علاف - عیسیٰ بن عبدالرحمٰن ربعی - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**583**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:
متن روایت: سَأَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ وَكَمْ صَلّٰی قَالَ رَكْعَتَيْنِ مِمَّا يَلِی الْعُمُوْدَ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
"میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کہاں نماز ادا کی تھی اور کتنی (رکعات) ادا کی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: دو رکعات ستون کے ساتھ ادا کی تھیں"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - خضر بن ابان ہاشمی سے کوفہ میں - ابوسعید ہیثم بن محفوظ ہندی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**584**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:
متن روایت: اَلسُّكُوْتُ فِی الْعِيْدَيْنِ اِذَا خَطَبَ الْاِمَامُ مِثْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
"عیدین کے موقعہ پر جب امام خطبہ دے رہا ہو تو جمعہ کے دن کی مانند اس وقت بھی خاموش رہنا (لازم) ہے"

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**585**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(583) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (184)-والبخاری (468) فی الصلوات:باب الابواب والغلق للمساجد-ومسلم (1329) فی الحج-وابو داؤد (2023) فی المناسك:باب دخول الكعبة-وابن حبان (3204).

(584) -- اخرج ابن ابی شيبة 124/2 فی الصلاة:فی الكلام اذا صعد الامام المنبر وخطب-عن ابراهيم-قال:قلت لعلقمة: يكره الكلام يوم الجمعة؟ قال:اذاصعد الامام المنبر واذا خطب الامام واذا تكلم الامام.

...راھیم اَنَّهُ قَالَ: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

...ن روایت: اَلسَّلَامُ يَقْطَعُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ "سلام (پھیرنا) دونمازوں کے درمیان حد فاصل ہوتا ہے"۔

•••——•••——•••

اخوجه الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةقال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن نے "الآثار" میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

586)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ...اهِيْمَ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ- حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں::

...ن روایت: اَنَّ رَجُلاً اِسْتَقْرَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ...اِمَامُ يَخْطُبُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ عَنِ ...جُمُعَةِ قَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَمَا اَنَّ ...ظَّكَ مِنَ الْجُمُعَةِ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ

"ایک شخص نے جمعہ کے دن اُن سے قرآن کی کسی آیت کے بارے میں دریافت کیا امام اس وقت خطبہ دے رہا تھا تو انہوں نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: جمعہ میں سے تمہارا حصہ صرف وہ ہے جس کے بارے میں تم نے سوال کیا تھا"۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ...یم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5...)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ ...ئِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

58... اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار" (109) فی الصلاة: باب تسلیم الامام وسجوده- وعبد الرزاق (3603) فی الصلاة باب السلام فی الصلاة- وابن ابی شیبة 74/2 فی الصلاة: باب من کان یرد ویشیر بیده او برأسه .

58... اخرجه الطبرانی فی" الکبیر" 308/9 (9542)

-- و اخرج الهیثمی فی" مجمع الزوائد" 186/2عن عبد الله قال:"کفی لغواً ان تقول لصاحبك انصت اذا خرج الامام فی ...

متن روایت: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهٗ لَا يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ وَكَانَ رُكُوْعُهٗ قَدْرَ قِيَامِهٖ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ قَدْرَ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ جَلَسَ فَكَانَ جُلُوْسُهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَدْرَ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الْاٰخِيْرَةُ بَكٰى فَاشْتَدَّ بُكَاؤُهٗ فَسَمِعْنَاهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَلَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ ثُمَّ جَلَسَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَيْنِ مِنْ اٰيَاتِ اللهِ تَعَالٰى لَا تَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُدْنِيْتُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا فَعَلْتُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُدْنِيْتُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى جَعَلْتُ اَتَّقِيْ لَهْبَهَا عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا سَارِقَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ بِالنَّارِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا عَبْدَ بَنِيْ دَعْدَعٍ سَارِقَ الْحَاجِّ بِمِحْجَنِهٖ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا اِمْرَاَةً طَوِيْلَةً اَدْمَاءَ حِمْيَرِيَّةً تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

بیان کرتے ہیں:

''جس دن نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' اس دن سورج گرہن ہو گیا' تو لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ (نماز ادا کرنے کے لیے) کھڑے ہوئے' آپ نے اتنا طویل قیام کیا' کہ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ رکوع میں نہیں جائیں گے' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے تو آپ ﷺ کا رکوع بھی آپ ﷺ کے قیام جتنا (طویل) تھا' پھر آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ ﷺ کے سجدے بھی آپ ﷺ کے رکوع جتنے (طویل) تھے' جب آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے' تو وہ بیٹھنا بھی آپ ﷺ کے سجدے جتنا (طویل) تھا' پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت ادا کی' تو اس کو بھی اسی طرح ادا کیا' یہاں تک کہ جب آپ ﷺ آخری سجدے میں تھے تو آپ ﷺ رونے لگے' آپ ﷺ بہت روئے' ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا ہے' کہ جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں' تو ان کو عذاب نہیں دے گا''

پھر آپ بیٹھ گئے' آپ ﷺ نے تشہد پڑھا' (نماز کا سلام پھیرنے کے بعد) آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا:

''بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' جب ایسی (یعنی گرہن کی) صورتحال ہو' تو تم پر نماز ادا کرنا لازم ہے' ابھی میں نے خود کو دیکھا کہ میں جنت کے قریب ہوا' یہاں تک کہ اگر میں اس کی

ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کو پکڑنا چاہتا' تو ایسا کرسکتا تھا' پھر میں نے خود کو دیکھا کہ میں جہنم کے قریب ہوا' تو میں نے اس کے شعلوں سے خود کو اور تم لوگوں کو بچانے کی کوشش کی' میں نے اس (جہنم) میں' اللہ کے رسول کے اونٹوں کو چوری کرنے والے شخص کو دیکھا اسے جہنم میں عذاب دیا جارہا تھا' میں نے اس میں بنی دعدع کے غلام کو دیکھا' جو اپنی چھڑی کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چرالیتا تھا' میں نے اس میں ایک طویل القامت' گندمی رنگت کی مالک' ایک حمیری عورت کو دیکھا' جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جارہا تھا' اس عورت نے اُس بلی کو باندھ دیا تھا' اور اسے کچھ کھانے یا پینے کے لیے بھی نہیں دیا' اور اس کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی' (یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی)''۔

... ——— ... ——— ...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن اشرس سلمی- جارود بن یزید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد سمسار -عبداللہ بن عمر جعفی - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابواحمد ہروی -عمار بن خالد تمار- اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح طبری -محمد بن یوسف زبیدی- ابوقرہ موسیٰ بن طارق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی (اور) عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح -عیسیٰ بن احمد- مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد -بشر بن موسیٰ -مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون -ابراہیم بن سلیمان- زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔' اس کے معنوی اعتبار سے قریب ہیں' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

اخرجه احمد 109/2 -وابن حبان (2828) -والبخاري (1042) في الكسوف: باب الصلاة في كسوف الشمس -ومسلم في الكسوف: باب ذكر النداء بصلاة الكسوف -والطبراني في "الكبير" (13095) -والحاكم في "المستدرك" 331/1

سارق الحاج بمحجنه و كان اذا خفى له شيء ذهب به و اذا رؤى قال انما تعلق بمحجنى

''حاجیوں (کے سامان) کو اپنی چھڑی سے چوری کرنے والے (کو دیکھا) جب اس کی حرکت پوشیدہ رہتی تو وہ اس چیز کو لے جاتا اور جب اس کی حرکت پکڑی جاتی تو وہ کہتا: یہ میری چھڑی کے ساتھ پھنس گئی تھی''

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت داؤد بن ابوعوام - عبدالرحمٰن بن علقمہ مروزی - ابراہیم بن عبدالرحمٰن خوارزمی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید اور محمد بن محمد اشعری - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔-

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن - محمد بن حرب - اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - ولید بن حماد انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان ان دونوں نے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے یحییٰ بن حسن - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے

اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے- یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن خلف - عمر بن حفص - یحییٰ بن نضر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن ابومقاتل - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عثمان بن سعد بن نوفل - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن علی بن حسن بن ایوب - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد بن یعقوب - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(588) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ وَاَبُوْ مُوْسٰى حَتّٰى خَرَجَ عَلَيْهِمُ الْوَلِيْدُ ابْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْكُوْفَةِ فَقَالَ غَدًا عِيْدُكُمْ فَكَيْفَ اَصْنَعُ فَقَالُوْا اَخْبِرْهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاَمَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنْ يُّصَلِّيَ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ وَاَنْ يُكَبِّرَ فِي الْاُوْلٰى خَمْسًا وَفِي الْاٰخِرَةِ اَرْبَعًا وَيُوَالِيْ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَيَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ وہ کوفہ کی مسجد میں موجود تھے ان کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے ولید بن عقبہ ان حضرات کے پاس آیا وہ ان دنوں کوفہ کا امیر تھا اس نے کہا: کل عید ہے تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ تو ان حضرات نے (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے ابوعبد الرحمٰن! آپ اس کو اس بارے میں بتائیں تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی: وہ اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرے پہلی رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہے اور دوسری رکعت میں چار مرتبہ کہے دو قرأتوں کے درمیان تسلسل رکھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دے''

*** —— *** —— ***

(588) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (204) في الصلاة: باب صلاة العيدين-وعبد الرزاق (5687) في الصلاة: باب التكبير في الصلاة يوم العيد-وابن ابي شيبة 173/2 في الصلاة: باب في التكبير في العيدين-والطبراني في " الكبير" (9514) 350/9 .

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے' یہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی' انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ولا باس بان يخطب قائماً ان لم يكن على راحلته وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ سواری پر سوار نہ ہو تو کھڑا ہو کر خطبہ دیدے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**589**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: كَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَقِفُ الْاِمَامُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

''عیدین کی نماز' خطبہ سے پہلی ادا کی جاتی تھی' پھر نماز کے بعد امام اپنی سواری پر وقوف کر کے (خطبہ دیتا تھا) وہ اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرتا تھا''

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**590**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

''جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' اس دن سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(589) اخرج ابن حبان (2826)-واحمد 92/2-وابن خزيمة (1443)-والبخاری (957) فی العيدين: باب المشی والركوب الى العيد بغير اذان ولا اقامة-ومسلم (888) فی صلاة العيدين-والترمذی (531) فی العيدين: باب صلاة العيدين قبل الخطبة

(590) اخرجه ابن خزيمة 309/2 (1372)-والنسائی فی "السنن الكبرى" 195/1-والبيهقی فی "السنن الكبرى" 341/3-والطبرانی فی "الكبير" 94/10 (10065)-والبزار (259/1) 9260

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَاحْمَدُوْا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْهُ وَسَبِّحُوْهُ حَتّٰى يَنْجَلِيَ ثُمَّ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

کھڑے ہوکر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم اس (گرہن) کو دیکھو تو نماز ادا کرو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اس کی کبریائی کا اعتراف کرو اس کی پاکی بیان کرو جب تک وہ روشن نہ ہو جائے (یعنی گرہن ختم نہ ہو جائے)''

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ (منبر سے) نیچے اترے اور آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی''

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری -محمد بن یزید نیشاپوری معروف بہ محمش -عامر بن فرات نسوی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

591)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اِلَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الْعِيْدِ وَلَا بَعْدَهَا

امام ابوحنیفہ نے -عدی بن ثابت -سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''عید کے دن نبی اکرم ﷺ عید گاہ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عباد بن یزید ہروی -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -خالد بن ہیاج بن بسطام -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

592)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے -سہیل بن ابوصالح -انہوں نے اپنے

591) اخرجه ابن حبان (2818)-واحمد 340/1-وابن ابی شيبة 177/2-والبخاری (964) فی العيدين:باب الخطبة بعد العيد-ومسلم (884) (13) فی العيدين:باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها-وابوداؤد (1159) فی الصلاة:باب ما جاء لا صلاة قبل العيد ولا بعدها"۔

592) اخرجه الطحاوی فی" شرح معانی الآثار" 336/1-وابن حبان (2480)-وعبد الرزاق (5529)-والحميدی (976)-والدارمی 370/1-ومسلم (881) (69)-والترمذی (523) فی الصلاة:باب ما جاء فی الصلاة قبل الجمعة وبعدها-والبيهقی فی" السنن الكبری" 240/3

اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: مَنْ کَانَ مُصَلِّیًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًاقَبْلَهَا وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس نے جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے ساتھ) کوئی (نفل) نماز ادا کرنی ہو' تو وہ چار رکعات اس سے پہلے اور چار رکعات اس کے بعد ادا کرے''۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ہناد بن ابراہیم بن محمد نسفی - ابوحسن علی بن احمد بن حسن بن محمد بن نعیم - احمد بن عبدان بن فرج - عبداللہ بن سلمہ بن شاہین - محمد بن منصور سلمی - حسین بن ولید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**593**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْکَرِیْمِ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ:

متنِ روایت: کَانَ یُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِیْ الْخُرُوْجِ یَوْمَ عِیْدِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی

امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نکلنے کی رخصت دیتے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن سعید - احمد بن حازم - عبیداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات - زفر - ایوب بن ہانی - عبیداللہ بن موسیٰ - منذر اور محمد بن حسن رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

حتی ان البکرین تخرجان فی ثوب واحد وتخرج الطامث فی عرض الناس فتدعو

یہاں تک کہ دو کنواری لڑکیاں ایک ہی چادر اوڑھ کر نکلیں گی' اور حائضہ عورت لوگوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوگی۔

(**594**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

---

(593) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار" (205)-وابن حبان (2816)-واحمد 84/5-والدارمی 377/1-ومسلم (890) فی صلاة العیدین -والبخاری (324)-وابو داؤد (1138) فی الصلاة:باب خروج النساء فی العید-وابن ماجة (1308).

(594) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار" (182)-وعبد الرزاق (5437) فی الصلاة:باب العطاس یوم الجمعة والامام یخطب-وابن ابی شیبة 1202 فی الصلاة:باب یسلم اذا جاء والامام یخطب -والبیهقی فی" السنن الکبری" 223/3

إبْرَاهِيمَ قَالَ: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: تَرُدُّوْا السَّلَامَ وَتُشَمِّتُوْا الْعَاطِسَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

"جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (تو اس دوران) سلام کا جواب دو، چھینکنے والے کو جواب دو"۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنيفةرضی الله عنه ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا لكنا ناخذ بحديث سعيد بن المسيب علی ما انبا سفيان بن عيينة (عن) عبد الله بن سعيد بن ابوهند قال قلت لسعيد بن المسيب ان فلاناً عطس والامام يخطب فشمته فلان قال مرة فلا يعودن قال محمد وبه ناخذ الخطبة بمنزلة الصلاة لا يشمت فيها العاطس ولا يرد فيها السلام وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه (عن) مخول بن راشد النهدی (عن) مسلم البطين (عن) سعيد بن جبير (عن) ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی صلی الله عليه وآله وسلم كان يقرا فی الجمعة سورة الجمعة والمنافقين

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ہم سعید بن مسیّب کے بارے میں منقول روایت کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: جس کو سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن سعید بن ابوہند سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید سے کہا: فلاں کو امام کے خطبہ دینے کے دوران چھینک آ گئی تو فلاں شخص نے اس کو چھینک کا جواب دیدیا انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ (تو جو ہو گیا سو ہو گیا) وہ دوبارہ ہرگز ایسا نہ کرے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اسی روایت کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: خطبہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اس میں چھینکنے والے کو جواب نہیں دیا جا سکتا اور سلام کا جواب بھی نہیں دیا جا سکتا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

مخول بن راشد نہدی نے مسلم بطین - سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے"۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ابوجنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن حسن بن سعید بن عثمان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حصین بن مخارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور ازہر بن معبد سے روایت کی ہے۔

595- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - ناصح بن عجلان - یحییٰ بن ابوکثیر - ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان

595) اخرجه ابن حبان (886) .

اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:
متن روایت: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

کرتے ہیں:
''نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارہ کی تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے' جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن صالح بلخی - محمد بن قاسم بلخی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**596**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عُبَیْدَةِ بْنِ الْمُعَتِّبِ الضَّبِّیِّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ یُقَالُ لَهٗ عَبْدُ الْوَهَّابِ:
متن روایت: اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ لَا یَفْصِلُ بَیْنَهُمَا بِتَسْلِیْمٍ

امام ابوحنیفہ نے - عبیدہ بن معتب ضبی - ابراہیم نخعی - قزعہ کے حوالے سے ان کے ایک ساتھی عبدالوہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:
''نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے' آپ ان (چار رکعات) کے درمیان سلام پھیر کر فصل نہیں کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن مقری نے یہ روایت امام ابوحنیفہ - عبیدہ - ابراہیم - قزعہ کے حوالے سے نبی اکرم - سے نقل کی ہے' وہ (یعنی حافظ صاحب فرماتے ہیں:) یہی درست ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**597**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(596)-- ...... واخرج ابن ابی شیبة 199/2-واحمد 239/6-ومسلم 504/1 (105)-وابو داؤد (1245) عن عائشة رضی الله عنها-قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی اربعاً قبل الظهر .

(597) اخرجه عبد الرزاق (4829) فی الصلاة: باب التطوع قبل الصلاة وبعدها

-- قلت: وقد اخرج ابن ابی شیبة 199/2-والطحاوی فی" شرح معانی الآثار" 335/1-والحمیدی (385)-واحمد 416/6-وابو داؤد (1264) ...... قال ابو ایوب الانصاری: یارسول الله! اما اربع رکعات تواظب علیهن قبل الظهر؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم:" ان ابواب الجنة تفتح عند زوال الشمس فلا ترتج حتی تقام الصلاة فاحب ان اقدم" .

...ھیم اَنَّهُ قَالَ:

...روایت: مَا كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى ... عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ اَشَدُّ ...رَةً مِنْهُمْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَرْبَعٍ قَبْلَ ...ظهر

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی بھی نفل نماز کو اتنے زیادہ اہتمام سے ادا نہیں کرتے تھے' جتنے اہتمام سے وہ فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنتیں) اور ظہر سے پہلے کی چار رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے''۔

...—...—...

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ...ہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

59...)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ ...قَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

...روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ...سَلَّمَ يَقُوْمُ عَامَّةَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ اَلَيْسَ قَدْ ...رَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا ...وْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کا زیادہ تر حصہ نوافل ادا کرتے رہتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزشتہ اور آئندہ ''ذنب'' کی مغفرت نہیں کر دی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔

...—...—...

...بو محمد بخاری نے یہ روایت - قبیصہ بن فضل بن عبدالرحمٰن طبری - اسحاق بن ابراہیم فارسی - سعید بن صلت کے حوالے سے' ...حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

59...)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ ...مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ ...نُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

...) اخرجه ابن حبان (311)–وعبد الرزاق (4746)–والحميدى (759)–واحمد4/251–والبخارى (4836)–ومسلم ...) (80)–والبيهقى فى " السنن الكبرىٰ" 3/16–وابن ماجة (1419) فى اقامة الصلاة: باب ما جاء فى طول القيام فى ...ات.

...) اخرجه ابن ابى شيبة 2/142 فى الصلاة: من كان يستحب ان يقرأ فى الفجر يوم الجمعة بسورة فيها سجدة–ومسلم 2/598 ...والنسائى (1775)–وابو داؤد (1115)–والترمذى (533)–وابن ماجة (1281).

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ" آلم تَنْزِيْلُ"

''نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز میں) سورۂ آلم تنزیل'' کی تلاوت کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوغنائم محمد بن علی بن حسن -محمد بن احمد بن محمد -احمد بن محمد -محمد بن فضل بن جابر سقطی -نصر بن حریش صامت -مشمعل بن ملحان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**600**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ یَاْتِیْ الْمَسْجِدَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ قَدْ جَلَسَ آخِرَ صَلَاتِهِ قَالَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَدْخُلُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ مَعَهُمْ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

''جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام اُس وقت نماز کے آخر میں (قعدہ میں) بیٹھا ہوا ہو تو وہ شخص تکبیر کہہ کر ان لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے ان کے ساتھ تشہد پڑھے جب امام سلام پھیر دے تو وہ شخص کھڑا ہو کر دو رکعات ادا کر لے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا من ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى ومن ادركهم جلوساً صلى اربعاً وبذلك جاءت الآثار من غير واحد (ثم قال) محمد حدثنا ابو حنيفة اخبرنا سعيد بن ابوعروبة (عن) قتادة (عن) انس بن مالك (و) حسن البصرى (و) سعيد بن المسيب (و) خلاس بن عمرو انهم قالوا من ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى ومن ادركهم جلوساً صلى اربعاً قال محمد وكذلك بلغنا (عن) علقمة بن قيس (و) الاسود بن يزيد وهو قول سفيان الثورى وزفر بن الهذيل وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت کو ملا لے گا لیکن جو شخص (تاخیر سے آئے) اور لوگوں کو (تشہد میں) بیٹھا ہوا پائے وہ چار رکعات ادا کرے گا اس حوالے سے کئی راویوں نے آثار نقل کیے ہیں: پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے -سعید بن ابوعروبہ -قتادہ کے حوالے سے -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (اور) حسن بصری (اور) سعید بن مسیب (اور) خلاس بن عمرو کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے

(600) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (128) في الصلاة: باب من سبق بشيء من صلاته .

یہ حضرات فرماتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت کو ملا لے گا'لیکن جو شخص (تاخیر سے آئے) اور لوگوں کو (تشہد میں) بیٹھا ہوا پائے'وہ چار رکعات ادا کرے گا''

امام محمد فرماتے ہیں: علقمہ بن قیس (اور) اسود بن یزید کے بارے میں اسی طرح کی روایت ہم تک پہنچی ہے' سفیان ثوری اور زفر بن ہذیل کا بھی یہی قول ہے' ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

601)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِیْم بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے -ابراہیم بن محمد بن منتشر -انہوں نے اپنے والد- حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ كَانَ یَقْرَاُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَیَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی -محمد بن شوکہ- قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی -شعیب بن ایوب- ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر- فتح بن عمرو- حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار- بشر بن ولید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- حسن بن علی سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا حسین بن علی کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے

600) قد تقدم فی (599)

دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے' یہ امام ابوحنیفہ اور سفیان سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے - والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن خالد - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی - عبداللہ بن عبیداللہ' ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' اور یہ صرف عیدین کے بارے میں ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن سرخسی - عبداللہ بن عبدالرحمٰن مدینی - عفیف بن سالم موصلی کے حوالے سے ابوحنیفہ سے' عیدین کے بارے میں روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - احمد بن خالد بن عمرو حمصی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن - ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے عیدین کے بارے میں روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن یزید - ابیض بن اغر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسن بن ابومقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسن بن محمد بن سعید - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے - ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد بن سلیمان - ابوبکر اور عثمان' یہ دونوں ابوشیبہ کے صاحبزادے ہیں' ان دونوں نے - عبدالحمید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**602**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد - حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت کی

(602) قد تقدم ایضاً فی (599) ۔

عن النعمان بن بشير رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم:

ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

روایت: انه كان يقرأ في العيدين والجمعة بهل اتاك حديث الغاشية وسبح اسم ربك الاعلى وان اجتمع في العيدين قراهما جميعا في يوم

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے اگر عید اور جمعہ کا دن اکٹھے آجاتے تو آپ دونوں نمازوں میں انہی دونوں سورتوں کی تلاوت کرتے تھے''۔

————***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعلی حسن بن محمد بن سعید انصاری - محمد بن عمران عمرانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن خالد بن عمرو - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عکرمہ بن یزید الہانی - ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حافظ صاحب کہتے ہیں: شعبہ نے اسے ابراہیم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن فارسی - محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مظفر تک اس سند کے ساتھ احمد بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبدالجبار صیرفی - علی بن حسن بصری سے اذن کے طور پر - ابن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن احمد دمشقی - ابومحمد عبدالعزیز بن احمد کنانی (اور) ابوقاسم مسلم بن احمد کعکی ان دونوں نے - عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر - ابوحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ قرشی - عبداللہ بن احمد بن ابومیسرہ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

- سندروایت: (ابو حنيفة) عن عطية عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال:

امام ابوحنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

روایت: كان رسول الله صلى الله عليه وآله

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر چڑھتے تھے تو

اخرجه احمد 35/2-وعبد الرزاق (5261)-وابن ماجة (1103)-والنسائي في "الكبرى" (1721)-وابن الجارود -والطبراني في "الكبير" (13296)-والبيهقي في "السنن الكبرى" 197/3-والبخاري (920).

وَسَلَّمَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جَلَسَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ جَلْسَةً خَفِيفَةً

(کھڑے ہوکر) خطبہ ارشاد فرمانے سے پہلے تھوڑی سی دیر کے لیے اُس پر تشریف فرما ہوتے تھے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر سے ان کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن فروخ - عبدالوہاب بن ابراہیم خراسانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**604**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ تَرَكْتُ الْوِتْرَ وَاَنَّ لِیْ مِثْلُ حُمْرِ النِّعَمِ

"مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں وتر ترک کردوں خواہ اس کے عوض میں' مجھے سرخ اونٹوں کی مانند (دولت یا کوئی قیمتی چیز) مل جائے"۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**605**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ هِنْدٍ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوہند حارث بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ اغْتَسَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مِنْ جُفْنَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ ثُمَّ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ایسے برتن سے غسل کیا' جس میں آٹے کا نشان موجود تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعات ادا کیں"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعبید - محمد بن علی مداینی فستقہ - احمد بن ہشام بن بہرام - انہوں نے

(604) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى" الآثار" (123)-وفى "الموطأ" (260)-وابو يوسف فى "الآثار" (342)-ومحمد بن الحسن الشيبانى فى "الحجة على اهل المدينة" 196/1-وعبد الرزاق (4578)-وابن ابى شيبة 297/2

(605) اخرجه ابن خزيمة 119/1-وعبد الرزاق (4860)-واحمد 341/6-والطبرانى فى "الكبير" 426/2 (1038)-والبيهقى فى" السنن الكبرى"8/1-واورده الهيثمى فى "مجمع الزوائد" 269/2

کے حوالے سے-ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوالفضل احمد بن خیرون-ان کے ماموں ابوعلی-ابوعبداللہ بن دوست
قاضی عمر اشنانی-محمد بن حنیفہ-تمیم بن منتصر-اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ
نقل کیے ہیں:

ثم صلى ركعتين

''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں''

قاضی عمر اشنانی نے اسی طرح کی روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

606-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ رَجُلاً حَدَّثَهُ:

متن روایت: اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَمَا تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَا اَعْلَمُ فَقَالَ فَاقْرَؤُا (وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا) قَالَ فَالْخُطْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے سورہ جمعہ نہیں پڑھی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: پڑھی ہے لیکن مجھے (اُس سورت سے اِس بارے میں) پتہ نہیں چل سکا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے''

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے''۔

*** —— *** —— ***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت-صالح بن سعید-صالح بن محمد-حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-محمد بن ابراہیم بن احمد-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (202)-وابن ابي شيبة 112/2-والطبراني في" الكبير" (1003)-وابن ماجه (1105) في اقامة الصلاة: باب ماجاء في الخطبة يوم الجمعة .

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مظفر حافظ - محمد بن ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**607**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَمَّنْ سَمِعَ اُمَّ عَطِيَّةَ تَقُوْلُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جس نے سیدہ عطیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

متن روایت: رُخِّصَ لِلنِّسَاءِ فِی الْخُرُوْجِ اِلَی الْعِيْدَيْنِ حَتّٰی لَقَدْ كَانَتِ الْبِكْرَانُ تَخْرُجَانِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ حَتّٰی لَقَدْ كَانَتِ الْحَائِضُ لَتَخْرُجَ فَتَجْلِسَ فِیْ عِرْضِ النَّاسِ يَدْعُوْنَ وَلَا يُصَلِّيْنَ

''خواتین کو عید کے لیے نکلنے کی رخصت دی گئی تھی' یہاں تک کہ دو کنواری لڑکیاں ایک ہی چادر اوڑھ کر نکلتی تھیں' یہاں تک کہ حیض والی خواتین بھی نکلتی تھیں' وہ لوگوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوتی تھیں' البتہ وہ نماز ادا نہیں کرتی تھیں''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**608**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم بن ابومخارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِی الْخُرُوْجِ فِی الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی

''وہ خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے نکلنے کی اجازت دیتی تھیں''۔

*** —— *** —— ***

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(607) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (205) - واحمد 84/5 - والبخاري (1652) - والنسائي 193/1 - والطبراني في" الكبير" - وابن خزيمة (1466) - والحميدي (361) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 306/3

(608) قد تقدم في (607)

609)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ :

متن روایت: فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَعْدُوْدَاتٍ) قَالَ اَلْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ اَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْمَعْلُوْمَاتُ اَيَّامُ النَّحْرِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی عیشیہ فرماتے ہیں:

''ابراہیم نخعی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''گنتی کے (مخصوص) دنوں میں' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو''

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اَلْاَيَّامُ الْمَعْدُوْدَات سے مراد (ذوالحج کے ابتدائی) دس دن ہیں اور 'اَلْمَعْلُوْمَات' سے مراد' قربانی کے دن ہیں''۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

610)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٌ قَبْلَ الْجُمُعَةِ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی عیشیہ فرماتے ہیں:

''ظہر سے پہلے ادا کی جانے والی چار رکعات اور جمعہ سے پہلے ادا کی جانے والی چار رکعات کے درمیان میں سلام پھیر کر فصل نہیں کیا جائے گا''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

611)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ دِثَارٍ اَوْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ شَكَّ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حارث بن دثار (یا شاید) محارب بن دثار (یہ شک امام محمد کو ہے) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

609) اخرجه البيهقي في "معرفة السنن والآثار" 255/4 -عن عبد الله بن عباس رضى الله عنهما

610) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (110) -وابن ابى شيبة 133/2 -والطحاوى فى " شرح معانى الآثار" 335/1

611) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار" (112) -وابن ابى شيبة 343/2 فى الصلاة:باب فى اربع ركعات بعد العشاء .

متن روایت: مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاِنَّهُنَّ يَعْدِلْنَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

''جو شخص عشاء کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر لے تو یہ شب قدر میں چار رکعات ادا کرنے کے برابر ہوگا''۔

•••—— •••—— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**612**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -معن بن عبدالرحمٰن- قاسم بن عبدالرحمٰن -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: وَقِّرُوْا الصَّلَاةَ يَعْنِىْ السُّكُوْتَ فِيْهَا

''نماز کی توقیر کرو (راوی کہتے ہیں:) یعنی اس میں خاموشی اختیار کرو''۔

•••—— •••—— •••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**613**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے -مخول بن راشد- مسلم بطین -سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِى الْجُمُعَةِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقین کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

•••—— •••—— •••

امام حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس بن عقدہ- یعقوب بن یوسف بن زیاد- ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**614**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے -عبدالکریم ابوامیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(612) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (114)-وعبد الرزاق (3305) 265/2-وابن ابي شيبة 340/2-والطبراني في"الكبير" (9343)-والبيهقي في" السنن الكبرىٰ" 280/2-وابن المبارك في"الزهد" (1150) .

(613) اخرجه ابن ابي شيبة 142/2 في الصلاة: باب ما يقرأ به في صلاة الجمعة-ومسلم 599/2 (64)-وابو داؤد (1068)-والنسائي (1736) .

(614) قد تقدم في (607) .

متن روایت: كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ فِي الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى

''(نبی اکرم ﷺ) خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے نکلنے کی اجازت دیتے تھے''۔

...——...——...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر'ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر بن ہذیل کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے'وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے'یہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو (اور) محمد بن منذر - حسن بن حماد'ان دونوں نے - حسن بن زیاد کے حوالے سے'امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔'تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان كانت البكران لتخرجان فى الثوب الواحد فى العيدين

عیدین کے موقع پر'دو کنواری لڑکیاں (اگر ان کے پاس ایک ہی چادر ہو) تو وہ ایک ہی چادر (کے ذریعے پردہ کر کے) نکلیں گی''۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے'اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے'اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا -

انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- محمد بن عبداللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا (محمد بن مسروق) کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- منذر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- انہوں نے اپنے چچا- انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

کانت الطامث لتخرج فتجلس فی عرض النساء وتدعو فی العیدین

حائضہ عورت بھی عید کے موقع پر نکلے گی اور وہ خواتین کے حصے میں موجود رہے گی (اگرچہ وہ نماز میں شریک نہیں ہوگی)۔

ابومحمد فرماتے ہیں: سیّدہ امّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ان روایات میں نہیں کیا لیکن ان کا یہ سارا بیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (زمانہ اقدس کے معمول) کے بارے میں ہی ہے یہ بات ان کی روایت سے ثابت ہے جو دیگر حوالوں سے سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہیں ہم ان میں سے ایک روایت نقل کریں گے تاکہ آپ کو اس کا علم ہو جائے۔

عبدالصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے- شداد بن حکیم- ابوجعفر رازی- ہشام- حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے نقل کیا ہے: سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نخرج یوم النحر ویوم الفطر ذوات الخدور والحیض فاما الحیض فیعتزلن الصلاۃ ویشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین فقالت امراۃ یا رسول اللہ اذا کانت احدانا لیس لھا جلباب قال لتلبسھا اختھا من جلبابھا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (خواتین) کو یہ حکم دیا تھا کہ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے موقعہ پر پردہ دار حیض والی خواتین کو بھی (عید گاہ) لے کر آئیں البتہ حیض والی خواتین نماز سے الگ رہیں گی تاہم وہ بھلائی اور مسلمانوں کی (اجتماعی) دعا میں شریک ہوں گی ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس (پردہ کرنے کے لیے) چادر نہ ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کوئی بہن اس کو اپنی چادر اوڑھنے کے لیے دیدے''

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس بن سعید- احمد بن حازم- عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمن بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن حبیش- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف- ابومحمد جوہری- ابوعباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم شاہد- حسین بن حسن انطاکی- احمد بن عبداللہ کندی- علی بن معبد- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

615)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ نَامَ وَقَامَ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرِ شَدَّ الْمِيْزَرَ وَاَحْيَى اللَّيْلَ

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم- ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''جب رمضان کا مہینہ آتا' تو نبی اکرم ﷺ (اس کی ابتدائی راتوں میں) کچھ دیر سو جاتے تھے اور کچھ دیر نوافل ادا کرتے تھے' لیکن جب (رمضان کا) آخری عشرہ آ جاتا' تو نبی اکرم ﷺ کمر ہمت باندھ لیتے تھے اور رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -زکریا بن یحییٰ بن سیف بخاری- محمد بن فضل- مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

616)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَوَابِ التَّيْمِيِّ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ اَبَا مُوْسٰى اَنِّيْ خِفْتُ اَنْ اَكُوْنَ مُنَافِقًا قَالَ فَقَالَ هَلْ صَلَّيْتَ صَلَاةً وَحْدَكَ قَطُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا صَلّٰى مُنَافِقٌ وَحْدَهُ قَطُّ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: جواب تیمی بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ خوف ہے کہ میں منافق ہو جاؤں گا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی اکیلے میں نماز ادا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی منافق کبھی اکیلے میں نماز ادا نہیں کرتا ہے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر اشنانی- قاسم بن محمد- ابوبلال اشعری- امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس کو مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' لیکن مفصل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

فقال له ابوموسیٰ اما صليت قط حيث لا يراك احد الا الله قال بلى قال فان المنافق لا يصلى حيث لا يراه احد الا الله

615) اخرجه عبد الرزاق (7704)- والحميدی (187)- واسحاق بن راهويه (1440)- والبخاری (2024)- ومسلم (1174)- وابوداؤد (1376)- والنسائی فی "المجتبی" 3/217- وفی "الكبرى" (1334).

616) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (199) فی الصلاة: باب صلاة من خاف النفاق.

''تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی ایسی صورتحال میں نماز ادا کی ہے؟ جہاں صرف اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمہیں اور کوئی نہ دیکھ رہا ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی منافق ایسی جگہ نماز ادا نہیں کرسکتا جہاں اس کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہ دیکھ رہا ہو''

(617)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے- حارث بن عبد الرحمٰن - ابوصالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ وَضَعَ لَامَتَهٗ وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَیْهِ ثُمَّ دَعَا بِثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَصَلّٰی فِیْهِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنا جنگی لباس اتارا اور پانی منگوا کر اپنے اوپر انڈیلا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا منگوایا اور اس کو اوڑھ کر نماز ادا کی''۔

•••—— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر' ان دونوں نے -مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار- جمعہ بن عبیداللہ- اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے' اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: متوشحاً ''توشیح کے طور پر اوڑھ کر''

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حسن بن سعید بن عثمان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- محمد بن احمد بن عبدالملک - احمد بن داؤد دائلی- اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دعا بماء فاتی به فی جفنة فیها وضر العجین فاستتر بثوب فاغتسل ثم دعا بثوب فتوشح به ثم صلی رکعتین قال ابو حنیفة رضی اللّٰه عنه وهی الضحی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا تو وہ ایک ایسے برتن میں لایا گیا جس میں گندھے ہوئے خشک آٹے کا نشان موجود تھا' آپ نے کپڑے کے ذریعے پردہ کروا کر غسل کیا پھر آپ نے کپڑا منگوایا اور اس کو توشیح کے طور پر لپیٹ کر دو رکعات ادا کیں۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: یہ چاشت کی نماز تھی۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- منذر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- انہوں نے اپنے چچا- انہوں نے اپنے

(617) قد تقدم فی (605)

والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فیها اثر العجین وقال فی آخره صلی اربعاً او رکعتین

اس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشان موجود تھا' اور اس روایت کے آخر میں یہ ہے: آپ ﷺ نے چار رکعات ادا کی تھیں۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار-محمد بن یزید-مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی بلخی (اور) عبداللہ بن عبید اللہ بن شریح' ان دونوں نے-عبداللہ ابن احمد-مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابومقاتل-احمد بن عبداللہ بن سوید-ابوعاصم نبیل کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-صالح بن احمد-احمد بن عبداللہ بن سوید-ابوعاصم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید-اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر-مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوعبداللہ محمد بن مخلد-نصر بن احمد-ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-شریف ابوسعید حسن ابن حسین بن علی بن عباس-ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان-ابوحسن عبدالرحمٰن بن احمد بن سیماء مجبر-اسماعیل بن احمد تستری-مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: حارث بن عبدرحمٰن سے اس روایت کو نقل کرنے میں امام ابوحنیفہ منفرد ہیں۔

انہوں نے یہ روایت قاضی ابومسلم عبدالرحمٰن بن عمر سمنانی حنفی-ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوطالب محمد بن علی بن فتح سے اذن کے طور پر-علی بن عمر حافظ-محمد بن مخلد بن حفص-ابولیث نصر بن احمد ابوسورہ مروزی-ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

618-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی-علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

618) اخرجه الطبرانی فی "الكبير" (10421)-وفی "الاوسط" 106/4 (3723)و (3724)-وفی "الصغير" 316/1 (524)-عبد الرزاق (20210)،وابن ابی شيبة 294/1

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:
متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاَمْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

بیان کرتے ہیں:
''نبی اکرم ﷺ ہمیں ہر معاملے میں استخارہ کرنے کی تعلیم اُسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی اور حارث بن اسد اسد آبادی ان دونوں نے -عمرو بن حمید قاضی سے نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغدادی - یحییٰ بن عثمان حربی سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل ہروی - قاسم بن نصر بن جبرئیل - مالک بن سلیمان حمصی ان سب نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

صالح بن احمد کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا اراد احدكم امراً فليتوضا وليركع ركعتين ثم ليقل اللّٰهم انى استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم فانك تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر انك انت علام الغيوب اللّٰهم ان كان هذا الامر خيرا لى فى دينى وخيراً لى فى معيشتى وخيراً لى فى عاقبة امرى فيسره لى وبارك لى فيه

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کوئی کام کرنے کا اردہ کرے تو وہ پہلے وضو کر کے دو رکعات ادا کرے پھر یہ پڑھے:

''اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کی مدد سے تجھ سے طاقت مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا ہوں تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا ہوں بیشک تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے اے اللہ! اگر یہ کام میرے لیے میرے دین میں بہتر ہے میری زندگی میں بہتر ہے اور میرے معاملے کے انجام (یا آخرت) کے حوالے سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے آسان کردے اور میرے لیے اس میں برکت رکھ دے''۔

انہوں نے یہ روایت حارث بن اسد -عمرو بن حمید -محمد بن منذر -عمران بن بکار کلاعی حمصی - ربیع بن روح (اور) احمد بن محمد ہمدانی - اسماعیل بن فضل بلخی جو عبدالصمد کے بھائی ہیں - ابراہیم بن علاء بن ضحاک (اور) احمد بن محمد - یحییٰ بن اسماعیل -جعفر بن علی ان سب نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وان كان غيره خيراً لى فاقدر لى الخير حيث كان ثم رضنى به

''اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت میرے حق میں بہتر ہے' تو بھلائی کو میرا نصیب کردے' خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو' اور مجھے اُس سے راضی کردے''

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن محمد - قاسم بن نصر بن جبریل - ابوانس مالک بن سلیمان حمصی - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - اسماعیل بن فضل بلخی - ابراہیم بن علاء بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوعبید - نصر بن محمد - عبدالوہاب بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبداللہ بن احمد بن حنبل - عمران بن بکار - ربیع بن روح - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن فضل بلخی - ابراہیم بن علاء بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابن خسرو نے یہ روایت - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

678) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِى الْهُذَيْلِ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

متن روایت: صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّى التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ فَاِذَا كَانَتْ فَرِيْضَةً اَوْ وِتْرًا نَزَلَ فَصَلَّاهُمَا

امام ابوحنیفہ نے - ابوہذیل حصین بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد بیان کرتے ہیں:

''میں مکہ تک کے سفر میں' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا' وہ نفل نماز سواری پر ہی ادا کرلیتے تھے' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' لیکن جب انہوں نے فرض یا وتر ادا کرنے ہوتے' تو وہ سواری سے نیچے اتر کر انہیں ادا کرتے تھے''۔

••• —— ••• —— •••

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - احمد بن حسین ابن سعید بن عثمان نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى " الآثار" (102)-وفى "الموطأ" 83(205)-والطحاوى فى " شرح معانى الآثار" 429-واحمد 2/4-ومسلم (700) (486- 487) فى المسافرين: باب صلاة النافلة على الدابة-وعبد الرزاق (4518) -والبيهقى (352)

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - ابوقاسم عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعید مقری - قاضی ابوقاسم تنوخی - قاسم بن ثلاج - ابن عقدہ - احمد بن محمد بن یحییٰ - عبداللہ بن یحییٰ - محمد بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**620**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً سَاَلَهُ عَنْ صَلَاةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقُلْتُ لَهُ اَرِنِیْ الْمَكَانَ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ فَبَعَثَ مَعِیْ اِبْنَهُ فَقَالَ تَعَالِ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰی تَحْتِ الْاُسْطُوَانَةِ بِحَیَالِ الْجَذْعَةِ

''ایک شخص نے اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر چار رکعات ادا کی تھیں' (راوی کہتے ہیں:) میں نے ان سے کہا: آپ مجھے وہ جگہ دکھائیں' جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی' تو انہوں نے میرے ساتھ اپنے صاحبزادے کو بھیجا' اس نے کہا: آؤ! تو وہ کھجور کے تنے کے مدمقابل موجود ستون کے نیچے آ گیا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات - امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**621**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ صَحِبَ ابْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ اِلٰی اَنْ

''وہ مکہ سے مدینہ منورہ تک کے سفر میں' حضرت عبداللہ

(620) قد تقدم فی (583)

(621) قد تقدم فی (619)

...حَلَ الْمَدِيْنَةَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَوَجْهُهٗ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ يُوْمِيْ اِيْمَاءً اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَالْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَنْزِلُ لَهُمَا فَسَاَلْتُ عَنْ صَلَاتِهٖ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَوَجْهُهٗ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ يُوْمِيْ اِيْمَاءً ا

عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سواری پر ہی (نفل) نماز اشارے کے ساتھ ادا کر لیتے تھے حالانکہ ان کا رُخ مدینہ منورہ کی طرف ہوتا تھا البتہ فرض اور وتر کا معاملہ مختلف تھا کیونکہ انہیں ادا کرنے کے لیے وہ سواری سے نیچے اترتے تھے میں نے اُن سے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے سواری پر نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی اشارے کے ساتھ نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

622- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقمر - ابواغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ فَصَلّٰى كَتَبَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ

"جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور (نفل) نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُن (میاں بیوی) کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ فرما لیتا ہے"

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حسن بن عبدالملک - معاذ بن موسیٰ - عافیہ بن ...ن قیس اودی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

623- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ جَعْفَرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ:

امام ابوحنیفہ نے - (امام باقر) ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

622- اخرجه ابن حبان (2568) - وابو داؤد (1309) في الصلاة: باب قيام الليل - و (1451) باب الحث على قيام الليل - والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 331/3 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 501/2 - والحاكم في "المستدرك" 316/1

متن روایت: اَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنْهُنَّ رَكْعَاتُ الْوِتْرِ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ

''نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعات پر مشتمل ہوتی تھی؛ جن میں وتر کی رکعات اور فجر کی دو سنتیں بھی شامل ہوتی تھیں''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی - ابویحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے؛ یہ ابوجعفر (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے؛ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے؛ انہوں نے اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابومحمد کہتے ہیں: مقری؛ اسحاق بن یوسف؛ محمد بن حسن اور دیگر حضرات نے امام ابوحنیفہ سے جو روایت نقل کی ہے؛ وہ بھی اسی کی مانند ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی (اور) حسین بن علی بن عفان؛ ان دونوں نے - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے؛ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد - احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - ابوعلی بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور بن سواق - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - عبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے؛ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(**624**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حصین کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ اِيْمَاءً اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا كَانَتِ الْفَرِيْضَةُ اَوِ الْوِتْرُ نَزَلَ فَصَلّٰى

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر ہی اشارے کے ساتھ نوافل ادا کر لیتے تھے؛ خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو؛ لیکن جب انہوں نے فرض یا وتر ادا کرنے ہوتے وہ (سواری سے) نیچے اتر کر انہیں ادا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

(623) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (101)-والبخاري (1089) في التهجد: باب كيف كانت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم -ومسلم (737) في صلاة المسافرين-وابوداؤد (1338)-واحمد 189/6-وابن ابي شيبة 281/1-والبيهقي في "السنن الكبرى" 6/3 عن عائشة

(624) قد تقدم في (619)

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالی فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

625)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ

امام ابوحنیفہ نے- ابان کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن (صرف) وضو کر لے تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے لیکن جو شخص غسل کرے تو غسل زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

•••——•••——•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

626)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ:

متن روایت: كَانُوْا يَرُوْحُوْنَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَقَدْ عَرِقُوْا وَتَلَطَّخُوْا بِالطِّيْنِ فَقِيْلَ لَهُمْ مَنْ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

امام ابوحنیفہ نے- یحییٰ بن سعید انصاری- عمرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''پہلے لوگ جمعہ کے لیے آتے تھے تو پسینہ میں (نہائے ہوئے) اور گرد وغبار میں اَٹے ہوئے ہوتے تھے تو ان سے یہ کہا گیا: جو شخص جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن قدامہ زاہد بلخی- لیث بن مساور- اسحاق بن سلیمان رازی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن سعید کوفی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت دیکھی یہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس ترمذی- محمد بن سماعہ- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

625- قد تقدم فی (414)

626- اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (139)- والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 117/1- وابن حبان (1236)- وابو داؤد (352) فی الطهارة: باب الرخصة فی ترك الغسل یوم الجمعة- والشافعی فی "المسند" 155/1- وعبد الرزاق (5315).

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن موسیٰ - عباس بن ابراہیم - حماد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے' یہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن حماد بن حکیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حفص بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن عمر بن ابراہیم نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے' اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔' تاہم اس میں حمانی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان الناس عمار ارضهم وكانوا يروحون يخالطهم العرق والتراب فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا حضرتم الجمعة ......الى آخره

"پہلے لوگ خود کھیتی باڑی کیا کرتے تھے' وہ جب (نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے) آتے تھے تو پسینے اور مٹی میں لتھڑے ہوئے

تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تم جمعہ کے لیے آؤ" ...... (اس کے بعد آخر تک حدیث ہے۔)

ان کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - ابوحسین بن مظفر حافظ - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن مظفر تک اسی سند کے ساتھ - ابوعلی محمد بن سعید حرانی - ابوفروہ یزید بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن مظفر تک اسی سند کے ساتھ - محمد بن نصر بن طالب - ابوحسن احمد بن محیا - عبداللہ بن محمد بن رستم - ابوہاشم محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابراہیم بن موسیٰ رازی - عیسیٰ بن ابراہیم - حماد بن عمر نصیبینی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ابویعلیٰ محمد بن حسین فراء - ابونصر احمد بن حسن بن محمد بن علی بن شاہ ... - ابونصر حیری - ابوطالب علی بن محمد بن زید حرانی - ابوفروہ یزید بن محمد بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ... کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

[...] - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُخْفِي بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں تلاوت سے پہلے) پست آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے"

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - عبداللہ بن غنام - حفص بن غیاث (اور) عاصم بن یوسف - قاسم بن معن ان ... کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

[...] - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں:

قد تقدم فی (544) .

اخرجه احمد 86/1 - وابن ابی شیبة 296/2 - والنسائی فی " الكبرى" (1385) - وابو يعلى (618) - والبزار (684) - ... فی "السنن الكبرى" 467/2 - والطيالسی (88)

متن روایت: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوِتْرِ اَحَقٌّ هُوَ فَقَالَ اَمَّا كَحَقِّ الصَّلَاةِ فَلا وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَتْرُكَهُ

"میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا وتر لازم ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جہاں تک (فرض) نماز کی طرح لازم ہونے کا تعلق ہے تو وہ تو نہیں ہیں، لیکن یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت ہیں، کسی بھی شخص کے لیے انہیں ترک کرنا مناسب نہیں ہے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**629**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ

امام ابوحنیفہ نے - حکم - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ ظہر کے بعد دو رکعات (سنتیں ادا) کرتے تھے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر - حفص - یعقوب بن یوسف - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**630**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى التَّكْبِيْرَ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلٰى مَنْ صَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

"ابراہیم نخعی یہ سمجھتے تھے کہ ایام تشریق میں تکبیر اس شخص پر لازم ہے، جس نے باجماعت نماز ادا کی ہو"۔

•••——•••——•••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوطالب سمسار - ابوحسن محمد بن جعفر بن محمد تمیمی - ابوحسن عبد...

(629) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (181)

☆☆قلت: وقد اخرج ابن حبان (246...)- وعبد الرزاق (4811)- واحمد 2/6- والبخارى (1180) فى التهجد: باب ... قبل الظهر- وابو داؤد (1252) فى الصلاة: باب الصلاة بعد الظهر

عن ابن عمر قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يصلى ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد ... وركعتين بعد العشاء الآخرة

(630) اخرجه ابن ابى شيبة 2/186 فى الصلاة: باب فى الرجل يصلى وحده يكبر ام لا؟

ثابت غزنوی-ابوسعیداشج-حفص بن غیاث کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

631)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

متن روایت: مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَنْزِيْلُ السَّجْدَةُ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰم الدُّخَانُ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيٰس وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُتِبَ لَهٗ كَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَشَفَعَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ مِمَّنْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ وَاُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

امام ابوحنیفہ نے-محارب بن دثار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاہے:

''جوشخص عشاء کے بعد چار رکعات ادا کرے اوران کے درمیان میں' سلام پھیر کرفصل نہ کرے'ایک رکعت (یعنی پہلی رکعت) میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ تنزیل السجدہ پڑھے'دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور حم الدخان پڑھے' تیسری رکعت میں' سورہ فاتحہ اورسورہ یٰس پڑھے'اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ اورسورۂ ملک پڑھے'تواس شخص کے لیے شب قدر میں نوافل ادا کرنے کا اجروثواب نوٹ کیا جاتا ہے'اوروہ اپنے اہل خانہ میں سے ان افراد کی شفاعت کرے گا' جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی اوراس شخص کوقبر کے عذاب سے بچالیا جائے گا''۔

*** ——— *** ——— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-علی بن محمد بن عبدالرحمٰن سرخی-عیسیٰ بن نصر-خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(ابومحمد) بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پرموقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اس کو مرفوع ہونے کے طور پر روایت نہیں کیا ہے'ان حضرات میں حسن بن فرات (اور) ابویوسف (اور) اسد بن عمرو (اور) سعید بن ابوجہم (اور) ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد (اور) صلت ابن حجاج (اور) عبدالحمید حمانی (اور) اسحاق بن یوسف (اور) عبداللہ بن زبیر (اور) محمد بن حسن اوردیگر حضرات رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔

توامام ابویوسف کہتے ہیں: جیسا کہ اسماعیل بن حماد نے امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کیے: وہ کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے'ان حات کی نقل کردہ روایت زیادہ مختصر ہے۔ ابومحمد بخاری کہتے ہیں: عبدالعزیز بن خالد'ابوعصمہ'ابراہیم بن جراح نے امام ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہے۔

631: اخرجه الحصكفي في '' مسند الامام'' (180) .

قلت: وقد اخرجه الطبراني في ''الكبير'' (12240) عن ابن عباس يرفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال:
''من صلى اربع ركعات خلف العشاء الآخرة قرأ في الركعتين الاوليين (قل يا ايها الكافرون) و (قل هو الله احد) وقرأ في الركعتين الاخريين (تنزيل السجدة) و (تبارك الذي بيده الملك) كتبن له كاربع ركعات في ليلة القدر''

ایوب بن عائذ - محارب بن دثار سے نقل کرتے ہیں اس کے بعد خارجہ کی نقل کردہ روایت کی مانند طویل روایت ہے۔

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: صالح بن ابورمیح نے مجھے لکھ کر بھیجا: محمد بن خلف بن ایوب اور محمد بن عبدالوہاب نے ہمیں حدیث بیان کی: جعفر بن عون - امام ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہیں: محارب بن دثار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی بعد العشاء اربع رکعات قبل ان یخرج من المسجد عدلن بمثلهن من لیلة القدر

''جو شخص عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کرلے گا تو یہ اس کے لیے شب قدر میں اتنی ہی رکعات ادا کرنے کے برابر شمار ہوں گی''۔

ابومحمد بخاری کہتے ہیں: صالح بن ابورمیح نے مجھے لکھ کر بھیجا: ابوبکر بن داؤد سمنانی نے یہ روایت - عبدالعزیز بن یحییٰ ابواصبغ - محمد بن سلمہ بن حرانی - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - محارب بن دثار سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - حسن بن علی بن عفان - حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابویوسف اسد بن عمر صلت بن حجاج نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی اربع رکعات بعد العشاء الآخرة قبل ان یخرج من المسجد عدلن بمثلهن من لیلة القدر

''جو شخص عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کرلے گا تو یہ اس کے لیے شب قدر میں اتنی ہی رکعات ادا کرنے کے برابر شمار ہوں گی''۔

قاضی اشنانی نے اس کو امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ هَیْئَتِهَا وَالشَّكِّ فِیْهَا وَشَرَائِطِ وُجُوْبِهَا

پانچویں فصل: نماز کا طریقہ، اس میں شک ہو جانا اور اس کے وجوب کی شرائط

(632)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے -عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّمُحْتَبِیًا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، احتباء کے طور پر بیٹھ کر (ہر صورت میں) نماز ادا کر لیتے تھے''۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن سرخسی -عبداللہ بن عبدالرحمٰن -ابواحمد خلف بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوعلی حسین بن قاسم بن جعفر کاتب -محمد بن موسیٰ دولابی -عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے -عطاء بن ابورباح -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

صلی النبی صلی اللہ علیه و آله وسلم قائماً وقاعداً وحافیاً ومنتعلاً وانصرف عن یمینه وشماله

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، ننگے پاؤں، جوتا پہن کر (ہر صورت میں) نماز ادا کر لیتے تھے (اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں یا بائیں (دونوں طرف سے) اٹھ جایا کرتے تھے''

ابن مظفر کہتے ہیں: انہوں نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے یعنی ابن صہیب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ حسن بن زیاد نے اس کو عطاء کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -مبارک بن عبدالجبار صیرفی -ابومحمد جوہری -حافظ ابن مظفر کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو ابھی بیان کی گئی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(633)- سندِروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متنِ روایت: اِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِالسُّجُوْدِ عَلَی الْعَمَامَةِ

''عمامہ پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

632) اخرجه الطبرانی فی" الکبیر" (11334)-واورده الهیثمی فی"مجمع الزوائد" 50/2

633) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی" الآثار"(76) فی الصلاة:باب افتتاح الصلاة ورفع الایدی والسجود علی العمامة-وعبد الرزاق(1568) فی الصلاة:باب السجود علی العمامة-وابن ابی شیبة 268/1 فی الصلاة:باب من کره السجود علی کور العمامة

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**634**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ:

امام ابوحنیفہ- عثمان بن عبداللہ بن موہب کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَكَعَ

''انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہر مرتبہ سجدے اور رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہی''۔

••• ——— ••• ——— •••

(اخرجه) الامام محمد فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**635**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ:

امام ابوحنیفہ- عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: وَقَدْ سَاَلَهُ عَنْ شَاْنِ الْاِمَامِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَيَقُوْلُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَالَ مَا عَلَيْهِ اَنْ يَّقُوْلَ ذٰلِكَ

ثُمَّ رَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَجُلٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَا الْمُتَكَلِّمُ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

''امام ابوحنیفہ نے ان سے امام کی حالت کے بارے میں سوال کیا: کہ کیا وہ جب ''سمع اللہ لمن حمدہ'' پڑھے گا تو کیا وہ اس کے بعد ''ربنا ولک الحمد'' بھی پڑھے گا' تو عطا نے فرمایا: اگر وہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی: وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھارہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو ایک شخص نے یہ

(634) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فى" الآثار"(75)-وفى "الموطأ" (103)-ومسلم (392) 293/1-وعبد الرزاق (2492) فى الصلاة: باب التكبير-والطحاوى فى " شرح معانى الآثار"221/1-والبيهقى فى" السنن الكبرى " 67/1

(635) اخرجه الحصكفى فى" مسند الامام" (107)-والطبرانى فى" الكبير" (13600)-وعبد الرزاق (2918)- والهيثمى فى" مجمع الزوائد " 123/2-والزبيدى فى"عقود الجواهر" 110/1

قَالَ رَجُلٌ اَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَ اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا لَكَ

کلمات پڑھے:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا

''اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو برکت والی ہو''

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کلمات پڑھنے والا شخص کون ہے؟ (کسی نے جواب نہیں دیا) یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دریافت کی تو ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ میں تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے دس سے زیادہ فرشتوں کو جلدی کرتے ہوئے دیکھا کہ ان میں کون انہیں تمہارے لیے نوٹ کرتا ہے؟''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے -علی بن حسین بن عبدہ بخاری -عبدالوہاب بن فلیح مکی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابوتقی یسع بن طلحہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا کہ انہوں نے عطاء سے امام کے (رکوع سے) سر اٹھانے کے بارے میں دریافت کیا: اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔

(**636**) -سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اَوْحَى اللهُ تَعَالٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ

امام ابوحنیفہ نے -طاؤس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا شاید کوئی اور صحابی بیان کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ وحی کی تھی کہ وہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن صالح طبری -حسن بن ابوزید -اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(636) اخرجه الطحاوی فی" شرح معانی الآثار "1/256-وابن حبان (1923)-والطبرانی فی" الکبیر" (10862)- واحمد 1/255-والبخاری (810) فی الاذان: باب السجود علی سبعة اعظم-ومسلم (490) فی الصلاة:باب اعضاء السجود-وابوداؤد (890) فی الصلاة: باب اعضاء السجود-والبیهقی فی" السنن الکبریٰ" 2/108

(637)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ الْمَرِيْضِ يُغْمٰى عَلَيْهِ فَيَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْيَوْمَ الْوَاحِدِ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَقْضِيَهُ فَاِنْ كَانَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِيْ عُذْرٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''حماد نے ان سے ایسے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے' تو کیا وہ نماز کو ترک کر دے گا' (یا اس کی بعد میں قضا کرے گا؟) تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اگر تو وہ بیہوشی صرف ایک دن کے لیے تھی' تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ وہ شخص ان نمازوں کی قضا کر لے' لیکن اگر وہ اس سے زیادہ تھی' تو پھر وہ شخص ان شاءاللہ معذور شمار ہوگا''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة قال محمد اذا اغمى عليه يوماً وليلة قضى وان كان اكثر من ذلك فلا قضاء عليه وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: اگر اس پر ایک دن اور ایک رات تک بیہوشی طاری رہی ہو تو وہ (اس دوران رہ جانے والی نمازوں کی) قضا کرے گا' لیکن اگر اس سے زیادہ عرصہ بیہوشی رہی ہو تو اس پر قضا لازم نہیں ہوگی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(638)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: فِيْ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ يَقْضِيْ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک دن اور ایک رات تک بیہوش رہنے والے شخص کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ (درمیان میں رہ جانے والی نمازوں کی) قضا کرے گا''۔

————***

قال محمد وبه ناخذ (اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنه

(637) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى" الآثار"(171) فى الصلاة:باب صلاة المغمى عليه- وابن ابى شيبة 269/2 فى الصلاة :باب مايعيد المغمى عليه من الصلاة

(638) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى" الآثار"(172) فى الصلاة:باب صلاة المغمى عليه- وعبد الرزاق (4152) فى الصلاة:باب صلاة المريض على الدابة وصلاة المغمى عليه -وابن ابى شيبة 269/2 فى الصلاة:باب مايعيد المغمى عليه من الصلاة

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

639)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَاَنْ لَا اَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا

امام ابوحنیفہ نے-عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں' اور میں بالوں یا کپڑے کو نہ سمیٹوں''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-صالح بن احمد قیراطی-حسن بن سلام-سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

640)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متنِ روایت: فِیْ الرَّجُلِ یَشُكُّ فِیْ السَّجْدَةِ وَالتَّشَهُّدِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنْ صَلَاتِهٖ مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةً تَامَّةً یَقْضِیْ مَا شَكَّ فِیْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَیَقْضِیْ سَجْدَةَ السَّهْوِ لِذٰلِكَ اَیْضًا فَاِنَّهُمَا یَصْلُحَانِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَا كَانَ قَبْلَهُمَا مِنَ النِّسْیَانِ وَكَانَ یُقَالُ اَنَّهُمَا مُرْغِمَتَانِ لِلشَّیْطَانِ وَاَنَّهٗ قَالَ لَاَنْ اَسْجُدَ لِذٰلِكَ سَجْدَتَیْ السَّهْوِ فِیْمَا لَمْ یَحُقَّ عَلَیَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَدَعَهُمَا

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس شخص کو اپنی نماز میں سجدہ' یا تشہد' یا اُس جیسی کسی اور چیز کے بارے میں شک ہو جائے' جبکہ ایک رکعت مکمل نہ ہو' تو اس کو جس چیز کے بارے میں شک ہوا تھا' وہ اس کو ادا کرے گا اور دو مرتبہ سجدہ سہو بھی کرے گا' تو اِن سے پہلے جو بھی نسیان ہوا تھا' یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اِذن سے اس (کمی) کو ٹھیک کر دیں گے' ان دونوں کو ''شیطان کو رسوا کرنے والی دو چیزوں'' کا نام بھی دیا گیا ہے۔

وہ (یعنی ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: جب مجھ پر سجدہ سہو لازم نہ ہو رہا ہو' ایسی صورت میں' میں سجدہ سہو کر لوں' یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو ترک کر دوں''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة قال محمد وبه ناخذ وان كان

639- قد تقدم فی (636)

640- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی '' الآثار'' (173) فی الصلاة: فی صلاة المغمی علیه -وعبد الرزاق (3532) فی

يبتلى بذلك كثيراً مضى على اكبر رايه وسجد سجدتى السهو

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' اگر وہ اکثر اس صورت حال میں مبتلا ہو جاتا ہو' تو وہ اپنے غالب گمان کے مطابق نماز جاری رکھ کر (آخر میں) سجدہ سہو کرے گا۔

(**641**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْمَنْ نَسِيَ فَرِيْضَةً فَلا يَدْرِيْ اَرْبَعًا صَلّٰى اَمْ ثَلَاثًا قَالَ اِذَا كَانَ اَوَّلَ نِسْيَانِهٖ اَعَادَ الصَّلَاةَ وَاِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ تَحَرّٰى لِلصَّوَابِ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ اَتَمَّ الصَّلَاةَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى ثَلَاثًا اَضَافَ اِلَيْهَا رَابِعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو شخص فرض نماز میں بھول جائے' اور اس کو پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' یا چار ادا کی ہیں' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر تو اس کو پہلی مرتبہ نسیان لاحق ہوا ہے' تو وہ نماز دہرائے گا' لیکن اگر اُس کو اکثر نسیان کا سامنا کرنا پڑتا ہو' تو وہ درست صورت کے بارے میں تحری کرے گا' اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس کی نماز مکمل ہو چکی ہے' تو وہ سجدہ سہو کرے گا' اور اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں' تو وہ ان کے ساتھ چوتھی رکعت ملالے گا اور پھر سجدہ سہو کرے گا''۔

... — ... — ...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(**642**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ اِذَا رَآهُ يُتَابِعُ بَيْنَ السُّجُوْدِ فِيْ غَيْرِ سَهْوٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی کو سہو (لاحق ہونے) کے بغیر' مسلسل سجدہ سہو کرتے ہوئے دیکھتے تھے' تو اس کی پٹائی کیا کرتے تھے''۔

... — ... — ...

(641) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى" الآثار" (174) فى الصلاة:باب صلاة المغمى عليه -وعبدالرزاق (3474) فى الصلاة:باب السهو فى الصلاة-وابن ابى شيبة 26/2 فى الصلاة:فى الرجل يصلى فلا يدرى زاد او نقص

(642) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى" الآثار"(175) فى الصلاة:باب السهو فى الصلاة

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد لا ینبغی ان یسجد للرکعة اکثر من سجدتین الا ان یسهو فلا یدری اسجد واحدة ام ثنتین فیمضی علی اکبر رایه وهذا کله قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ آدمی ایک رکعت کے لیے دو سے زیادہ سجدے کرے البتہ اگر اس کو سہولاحق ہو جائے اور اس کو یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے؟ یا دو سجدے کیے ہیں تو پھر وہ اپنے غالب گمان کے مطابق عمل کرے گا (خواہ در حقیقت ایک رکعت کے لیے تین سجدے ہو جائیں) ان تمام صورتوں میں امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

643)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰی اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَتَحَرِّ فَلْیَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْثَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلَاثًا قَامَ فَاَضَافَ اِلَیْهَا رَابِعَةً ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰی اَرْبَعًا تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار رکعات ادا کی ہیں تو اسے تحری کرنی چاہیے اور اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس کا غالب گمان کیا ہے اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں تو وہ کھڑا ہو کر اُن کے ساتھ چوتھی رکعت شامل کر لے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کر لے اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں تو وہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرے اور پھر سجدہ سہو کر لے۔

————***

(اخرجه) الامام محمد فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ الا انا نستحب له اذا کان ذلك اول ما اصابه انه یعید الصلاة وهو قول ابی حنیفة ثم قال محمد (حدثنا) مالك بن مخول (عن) عطاء بن ابی رباح انه قال یعید مرة قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ہم اس کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے ہیں کہ اگر اس کو پہلی مرتبہ یہ صورتحال

643- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی " الآثار"(176) فی الصلاة:باب السهو فی الصلاة-وعبدالرزاق (3468) فی الصلاة:باب السهو فی الصلاة-وابن ابی شیبة 26/2 فی الصلاة:باب فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص

پیش آئی ہو تو وہ نماز کو دہرائے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: مالک بن مخول نے - عطاء بن ابورباح کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلی مرتبہ (اس صورتحال کا سامنا کرنے پر) وہ شخص نماز کو دُہرا لے گا۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**644**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا سَهَا الْاِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهٗ وَاِنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ اَنْ تَسْجُدَ.

"جب امام کو سہو لاحق ہوا اور وہ سجدہ سہو کرے تو تم بھی اس کے ساتھ سجدہ سہو کرو اگر وہ سجدہ سہو نہیں کرتا تو (اس کے سہو کی وجہ سے) تم پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا"۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**645**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ فِيْ رَجُلٍ سَجَدَ ثَلَاثَ سَجْدَاتٍ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ

"جو شخص بھول کر (دو کی بجائے) تین سجدے کرلے اس پر بھی سجدہ سہو لازم ہوگا"۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**646**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا تُخَالِجُكَ اَمْرَانِ فَظُنَّ اَنَّ اَقْرَبَهُمَا اِلَى الْحَقِّ اَوْسَعُهُمَا

"جب دو صورتیں تمہارے لیے خلجان پیدا کر رہی ہوں تو تم یہ سوچو کہ ان دونوں میں سے حق کے زیادہ قریب وہ صورت ہوگی جو زیادہ گنجائش والی ہو"۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**647**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(644) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (179) في الصلاة: باب السهو في الصلاة - وعبدالرزاق 316/2 في الصلاة: باب هل على من خلف الامام سهو؟ وابن ابي شيبة 39/2 في الصلاة: باب الامام يسهو فلا يسجد ما يصنع القوم؟

(645) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (180) في الصلاة: باب السهو في الصلاة - وابن ابي شيبة 39/2 في الصلاة: باب الامام يسهو فلا يسجدما يصنع القوم؟ وعبد الرزاق 316/2 في الصلاة: باب هل على من خلف الامام سهو؟

(646) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في" الآثار" (178) في الصلاة: باب السهو في الصلاة

...قَالَ :

...روایت: اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ ...فِي وُضُوْءٍ اَوْ صَلَاةٍ اَوْ قِرَاءَةٍ فَلَا تَلْتَفِتْ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''جب تمہارے نماز پڑھ کر فارغ ہو جانے کے بعد' تمہیں وضو' یا نماز' یا تلاوت کے بارے میں شک لاحق ہو' تو تم (اُس کی طرف) توجہ نہ دو''۔

...خرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی الله عنه ثم قال محمد وبه ...خذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

...امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔' ...محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

...- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ ...رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

...روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ ...نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مجثمہ'' سے منع کیا ہے''۔

...محمد بخاری نے یہ روایت- صالح بن احمد بن ابومقاتل بزاز بغدادی- احمد بن اسحاق بن صالح- خالد بن خداش بن عجلان ...خویلد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

...طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابن مخلد اور صالح بن احمد' ان دونوں نے- احمد بن اسحاق بن صالح وراق- ...خداش- خویلد صفار کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

...- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ...عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

...روایت: اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ فَاِذَا ...آخِرِ اللَّيْلِ صَلّٰى رَكْعَةً يُرِيْدُ بِهَا نَقْضَ وِتْرِهٖ ...فَاِنْ فَرَغَ اَوْتَرَ فِيْ آخِرِ صَلٰوتِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ...رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ ابْنَ عُمَرَ مَا

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر کے سو جاتے تھے' پھر جب وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہوتے' تو ایک رکعت ادا کرتے' وہ اس کے ذریعے اپنے (ادا کیے ہوئے) وتر کو توڑنے کا ارادہ کرتے تھے' پھر (نوافل) ادا

...خرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار "(181) في الصلاة: باب السهو في الصلاة

...خرجه الحصكفي في "مسند الامام" (406)-وابن حبان (5617)-واحمد 103/2-والنسائي 238/7-والدارمي ...عبد الرزاق (8428) نحوه

...خرجه الحصكفي في " مسندا لامام" (574)-والطحاوي في " شرح معاني الآثار" 343/1 (2020) في الصلاة: باب ...الوتر بدون هذه القصة

عِلْمُهُ بِالْوِتْرِ اَمَا اَنَّهُ يُرِيْدُ يَلْعَبُ بِصَلَاتِهٖ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي مَثْنٰى مَثْنٰى حَتّٰى يَسْحُرَ فَاِنَّهٗ يُصْبِحُ عَلٰى وِتْرِهٖ

قَالَ حَمَّادٌ سَاَلْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ فِعْلِ اَبِيْهِ فِي الْوِتْرِ فَقَالَ رَاْيٌ رَآهُ فَلَمْ يَاْلُ عَنِ الْخَيْرِ

کرتے' پھر اپنی (نفل) نماز کے آخر میں وتر ادا کر لیتے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' ابن عمر پر رحم کرے' وہ وتر کے بارے میں کیا جانتے ہیں' یا پھر یہ ہے کہ وہ اپنی نماز کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ رکھتے ہیں' جب کوئی شخص رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر چکا ہو' تو اپنی (رات کی نفل) نماز کو صبح صادق تک دو' دو کر کے ادا کرے' تو وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ اس نے وتر ادا کیے ہوئے ہوں گے''۔

حماد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے' عبید اللہ سے' ان کے والد کے اس طرزِ عمل کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: یہ ان کی ذاتی رائے تھی اور انہوں نے بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے - جنادہ بن سالم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**650**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَنَّ فِي الصَّلَاةِ اِذَا نَابَهُمْ فِيْهَا شَيْءٌ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارے میں یہ سنت مقرر کی ہے کہ اس کے دوران اگر (امام کو متوجہ کرنے کی) ضرورت پیش آ جائے' تو مردوں کے لیے ''سبحان اللہ'' کہنے کا حکم ہے' خواتین کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا حکم ہے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن عبدالعزیز قطان مروزی - علی بن سلیمان - حکیم بن زید کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

---

(650) اخرجه ابن ماجة (1036) فى الصلاة: باب التسبيح للرجال فى الصلاة والتصفيق للنساء

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں اسی طرح نقل کی ہے۔

-سندِروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ ... رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے-نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: اَنَّـهٗ سُئِلَ کَیْفَ کَانَ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ ... عَهْـدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ... کُنَّ یَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ یَّحْتَفِزْنَ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کس طرح نماز ادا کیا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: پہلے وہ چار زانو بیٹھا کرتی تھیں، پھر انہیں حکم دیا گیا، کہ وہ دوزانو بیٹھیں۔''

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-قبیصہ طبری-زکریا بن یحییٰ نیشاپوری-عبداللہ بن احمد بن خالد رازی-ابوثابت زر بن نجیح ...-ابراہیم بن مہدی-ابوجواب احوص بن جواب-سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت-علی بن محمد بزاز-احمد بن محمد بن خالد-زر بن نجیح-ابراہیم بن مہدی-ابوجواب احوص ...جواب-سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوالفضل بن خیرون-ان کے ماموں ابوعلی باقلانی-ابوعبداللہ بن دوست علاف-...اشنانی، انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک، اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

-سندِروایت: (اَبُـوْ حَـنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ...:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

...روایت: فِیْ الـرَّجُـلِ یُصَلِّیْ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ ثُمَّ ... الشَّمْسُ وَقَدْ بَقِیَ عَلَیْهِ بَعْضُ صَلَاتِهٖ فَاِذَا هُوَ ... یُصَلِّیْ اِلٰی غَیْرِ قِبْلَةٍ قَالَ یَتَحَوَّلُ اِلَی الْقِبْلَةِ ...یَحْتَسِبُ بِمَا مَضٰی وَیُصَلِّیْ مَا بَقِیَ

''جو شخص ابرآلود دن میں (فجر کی) نماز ادا کر رہا ہو، اور پھر سورج نکل آئے، اور ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہو، (اور یہ بھی پتہ چل جائے) کہ وہ قبلہ کی بجائے دوسری سمت میں رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا، (تو ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: وہ قبلہ کی طرف رخ کر لے گا، گزری ہوئی نماز کو شمار کرے گا، اور باقی رہ جانے والی نماز کو ادا کر لے گا''۔

...اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابوحنیفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ...ی حنیفة رحمه الله

...اخرج ابن ابی شیبة 270/1 فی الصلاة: باب فی المرأة کیف تجلس فی الصلاة؟ عن نافع قال: کن نساء ابن عمر یتربعن ...

...اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (163) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما یکره فیها-وابن ابی شیبة ...فی الصلاة: باب فی الرجل یصلی بعض صلاته لغیر القبلةثم قال: یعتد بها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(653)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ ظَرِیْفِ بْنِ شَھَابٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اَلْاِنْسَانُ یَسْجُدُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ جَبْھَتُہُ وَیَدَیْہِ وَرُکْبَتَیْہِ وَصُدُوْرُ قَدَمَیْہِ فَاِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَضَعْ کُلَّ عُضْوٍ مَوْضِعَہُ وَاِذَا رَکَعَ فَلَا یُدَبِّحْ تَدْبِیْحَ الْحِمَارِ

امام ابوحنیفہ نے- ابوسفیان ظریف بن شہاب- ابونضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے اس کی پیشانی دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے پاؤں کے اگلے حصے جب کوئی شخص سجدہ کرے تو ہر عضو کو اس کی مخصوص جگہ پر رکھے اور جب رکوع کرے تو گدھے کی طرح سر نہ جھکائے۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- اسماعیل بن بشر- حماد بن قریش- عمر بن رماح کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی نیشاپوری- جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

اذا سجد احدکم فلا یمدد صلبہ فان الانسان یسجد...... الحدیث

''جب کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اپنی پشت کو پھیلائے نہیں کیونکہ انسان سجدہ کرتا ہے''......الحدیث

انہوں نے یہ روایت حارث بن اسد اسد آبادی- عبیداللہ بن مرزبان- عبداللہ بن اسلم بلخی- عمار بن بزیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن عبدوس ہمدانی- عباس بن یزید- احمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یمد الرجل صلبہ فی السجود

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی سجدہ کرتے ہوئے اپنی پشت کو پھیلائے''۔

(654)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّہٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابوضحیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مسروق بیان کرتے ہیں:

(653) اخرجہ البیھقی فی'' السنن الکبریٰ'' 85/2 فی الصلاۃ:باب صفۃ الرکوع

(654) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی'' الآثار''(106) فی الصلاۃ:باب تسلیم الامام وسجودہ- وعبد الرزاق (...) الصلاۃ:باب مکث الامام بعدما یسلم- والطحاوی فی ''شرح معانی الآثار'' 270/1

متن روایت: كَانَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا سَلَّمَ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَنْفَتِلَ

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تھے' تو یوں لگتا جیسے وہ انگارے پر بیٹھے ہیں' یعنی وہ فوراً اُٹھ جاتے تھے''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر بن احمد - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں' اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(655)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الْمَكَانِ الضَّيِّقِ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ اَوْ تَكُوْنُ بِهٖ عِلَّةٌ قَالَ فَلْيَجْلِسْ عَلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ وَاِنْ كَانَ يَسْتَطِيْعُ الْجُلُوْسَ عَلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ فَلْيَجْلِسْ

''جو شخص کسی تنگ جگہ پر نماز ادا کر رہا ہو' اور بائیں (ٹانگ) پر نہ بیٹھ سکتا ہو' یا اس کو کوئی تکلیف لاحق ہو' تو وہ دائیں (ٹانگ) کے بل بیٹھ جائے' لیکن اگر وہ بائیں (ٹانگ) کے بل بیٹھ سکتا ہو' تو (اُسی پر) بیٹھے''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(656)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عِلَّةٌ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ شَاءَ

''جب کسی شخص کو کوئی تکلیف لاحق ہو' تو وہ جیسے چاہے' نماز میں بیٹھ جائے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابوحنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كانت العلة تمنعه من الجلوس فى الصلاة على ما امر به وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

---

655) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى" الآثار"(107) فى الصلاة: باب تسليم الامام وسجوده

656) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى" الآثار"(108) فى الصلاة: باب تسليم الامام وسجوده

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب آدمی کو کوئی ایسی تکلیف لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ نماز کے دوران اس طرح سے نہ بیٹھ نہ سکتا ہو' جس طرح اس کو حکم دیا گیا ہے (تو پھر وہ جیسے چاہے بیٹھ کر نماز ادا کر لے)' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**657**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ طَرِیْفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے- ابوسفیان طریف بن شہاب- ابونضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: لَا فَصْلَ فِیْ الْوِتْرِ

''وتر میں (درمیان میں' سلام پھیر کر) فصل نہیں ہوگا''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- سری بن عاصم بخاری' جوزنکر کے رہنے والے ہیں- عبداللہ بن عبدالرحمٰن مدینی- جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**658**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے- ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْهِ

''وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چٹائی پر نماز ادا کرتے ہوئے پایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سجدہ کر رہے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد بن حسن بن سلام دینوری- احمد بن عباد بن سعید ثقفی سراج- عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**659**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی کے

---

(657) اخرجه الحصكفى فى " مسند الامام" (158)

☆☆قلت: وقد اخرج ابن ابى شيبة 295/2 فى الصلاة: باب من كان يوتر بثلاث او اكثر - والنسائى (1400)- والدار قطنى 2/2 (7)- والحاكم فى "المستدرك" 304/1- والخطيب فى "تاريخ بغداد" 284/14 عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسلم فى ركعتى الوتر

(658) اخرجه الحصكفى فى " مسندالامام" (124)- ومسلم(661) و (519) فى المساجد: باب الصلاة فى ثوب واحد- والترمذى (332) فى الصلاة: باب ما جاء فى الصلاة على الحصير- وابن ماجة (1029) فى اقامة الصلاة: باب الصلاة على الخمرة

ابراھیم اَنَّہٗ قَالَ:

متن روایت: کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَضَعُ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ اِذَا رَکَعَ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یُطَبِّقُ یَدَیْہِ بَیْنَ رُکْبَتَیْہِ اِذَا رَکَعَ

قَالَ اِبْرَاھِیْمُ اَلَّذِیْ کَانَ یَصْنَعُ عَبْدُ اللّٰہِ کَانَ شَیْءٌ یُصْنَعُ فَتُرِكَ وَالَّذِیْ صَنَعَ عُمَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے جبکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے' تو دونوں ہاتھ ملا کر انہیں گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کرتے تھے وہ پہلے کیا جاتا تھا' لیکن پھر اسے ترک کر دیا گیا' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس طرح کرتے تھے وہ (طریقہ) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے''۔

قاضی ابوحسن عمر بن حسن اشنانی نے اس کو-محمد بن حنیفہ بن ماہان-تمیم بن منتصر-اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے اس کو- ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی حسن بن احمد باقلانی - ابوعبداللہ احمد بن محمد بن دوست عراف- قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

660)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ:

امام ابوحنیفہ نے- ابوسفیان طلحہ بن نافع -حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ صَلّٰی مُحْتَبِیًا مِنْ رَمَدٍ کَانَ بِعَیْنَیْہِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آشوب چشم کی شکایت کی وجہ سے ''احتباء'' کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کی تھی''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-عبداللہ بن سریج بخاری-محمود بن خداش-علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-اسحاق بن محمد بن مروان-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

659) ☆☆فاما حديث عبد الله بن مسعود فاخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار"(95)-وعبدالرزاق (3884) في الصلاة:باب الرجل يؤم الرجلين والمراة-وابن ابي شيبة 245/1-والطحاوي في" شرح معاني الآثار" 229/1

☆☆واما حديث عمر بن الخطاب فاخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار"(69)-وابن ابي شيبة 244/1

660) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في " الآثار"(100) في الصلاة:باب صلاة التطوع-والحصكفي في" مسند الامام"(126)-وابن ابي شيبة 53/2 في الصلاة: باب الرجل يصلي وهو محتبي

صلی تطوعاً وھو محتب بثوبه

''نبی اکرم ﷺ نے نفل نماز ادا کی' آپ نے اپنے کپڑے کو احتباء کے طور پر لپیٹا ہوا تھا''

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نری بذلك باساً وھو قول ابی حنیفة فاذا بلغ السجود حل حبوته وسجد

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' جب آدمی سجدے میں جائے گا تو اپنے ''حبوۃ'' کو کھول لے گا' اور سجدہ کرے گا۔

(**661**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُوْسَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ:

متن روایت: اِذَا هَمَمْتَ بِاِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاَتِمِ الصَّلَاةَ

امام ابوحنیفہ نے -موسیٰ بن مسلم- مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

''جب تم کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کرلو تو مکمل نماز ادا کرو''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوعباس بن عقدہ- مضر بن محمد- ابوجعفر رازی- احمد بن عمر- ابومطیع بلخی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**662**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی- علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران دو رکعات ادا کرتے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس سے زیادہ (رکعات) ادا نہیں کرتے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن یوسف بن خطاب ترمذی- حسن بن مطیع - معاذ بن ابوجارود- ابوجارود کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(661) ☆☆......وقد اخرج ابو داؤد 10/2 (1231)-والنسائی فی "الکبری" 287/1-وابن ماجة (1076)-
عن ابن عباس قال: قام رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة عام الفتح خمس عشرة یقصر الصلاة .

(662) اخرجه الحصکفی فی " مسند الامام"(151)-والطحاوی فی" شرح معانی الآثار" 416/1 باب صلاة المسافر- وابو یعلی (5194)-ومسلم (695) فی صلاة المسافرین:باب قصر الصلاة بمنی-وابوداؤد (1960) فی المناسك:باب الصلاة بمنی-واحمد 425/1-والبخاری (1084) فی تقصیر الصلاة:باب الصلاة بمنی

(663)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُوْسٰى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:
متن روایت: اِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاَتِمَّ الصَّلَاةَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَاَقْصِرْ

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن مسلم - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
''جب تم مسافر ہو اور (کسی جگہ پر) پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کرلو تو مکمل نماز ادا کرو لیکن اگر تمہیں یہ پتہ نہ ہو کہ (تم نے کب وہاں سے روانہ ہوجانا ہے؟) تو قصر نماز ادا کرو''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(664)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
متن روایت: اَنَّهُ صَلّٰى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اِنَّا سَفْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَاَكْمَلَ اَهْلُ الْبَلَدِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا اور فرمایا: اے اہل مکہ! ہم سفر میں ہیں تو جتنے لوگ (اس) شہر کے رہنے والے ہیں وہ مکمل نماز ادا کریں تو اہل شہر نے مکمل نماز ادا کی''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا دخل المقیم فی صلاة المسافر فقصر المسافر واتم المقیم صلاته وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب مقیم شخص کسی مسافر کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو مسافر (جو امام ہے) وہ قصر نماز ادا کرے گا جبکہ مقیم اپنی نماز کو مکمل ادا کرے گا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(665)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ):

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

663) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (190) - وعبد الرزاق (4343) فی الصلاة: باب الرجل یخرج فی وقت الصلاة - وابن ابی شیبة 455/2 فی الصلاة باب من قال: اذا اجمع علی اقامة خمس عشرة أتمّ

664) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (191) فی الصلاة: باب الصلاة فی السفر - ومالك فی "الموطأ" 105 - وعبد الرزاق (4369) فی الصلاة: باب مسافر ام مقیمین - والطحاوی فی " شرح معانی الآثار" 417/1 فی الصلاة: باب صلاة المسافر

متنِ روایت: اَنَّهُ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِیْ صَلَاةِ الْمُقِيمِ اَكْمَلَ

''جب مسافر شخص، مقیم کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا' تو وہ مکمل نماز ادا کرے گا''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا دخل المسافر مع المقیم وجبت علیه صلاة المقیم اربعاً وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب مسافر شخص مقیم کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا' تو اس پر مقیم کی نماز کی چار رکعات ادا کرنا لازم ہوگا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**666**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متنِ روایت: لَا يَغُرَّنَّكُمْ حَضَرُكُمْ هٰذَا عَنْ صَلَاتِكُمْ يَغِيْبُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ فِیْ ضَيْعَتِهٖ فَيَقْصُرُ وَيَقُوْلُ اَنَا مُسَافِرٌ

''تمہارا یہ مقیم ہونا' تمہیں تمہاری نماز کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ کردے' تم میں سے کوئی شخص اپنی زمین پر جاتا ہے' تو قصر نماز ادا کرنے لگتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں تو مسافر ہوں''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا کان علی مسیرة اقل من ثلاثة ایام ولیالیها اتم الصلاة فاذا کان علی مسیرة ثلاثة ایام ولیالیها فصاعداً ولم یکن له بها اهل ولم یوطن نفسه علی اقامة خمسة عشر یوماً فلیقصر فاذا وطن نفسه علی اقامة خمسة عشر یوماً اتم الصلاة ما دام فی ضیعته فاذا خرج راجعاً الی اهله قصر الصلاة ومسیرة ثلاثة ایام ولیالیها فی القصر سیر الابل او مشی الاقدام وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب اس کے سفر کی مسافت تین دن کے سفر کی مسافت سے کم ہو تو

(665) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (192) فی الصلاة: باب صلاة المسافر-وعبد الرزاق 542/2-وابن ابی شیبة 382/1 فی الصلاة: باب اذا دخل المسافر فی صلاة المقیم

(666) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (193) فی الصلاة: باب الصلاة فی السفر-وعبد الرزاق (4278) فی الصلاة: باب الصلاة فی السفر-وابن ابی شیبة 447/2 فی الصلاة: من قال: لا تقصر الصلاة الا فی السفر البعید-والطبرانی فی "الکبیر" (9455)

مکمل نماز ادا کرے گا' لیکن جب وہ تین دن کے سفر کی مسافت' یا اس سے زیادہ ہو' اور اس (قیام کی جگہ پر) اس کی بیوی (یا اہل خانہ) بھی نہ ہوں' اور اس نے وہاں پندرہ دن قیام کا ارادہ بھی نہ کیا ہو تو وہ قصر نماز ادا کرے گا' لیکن اگر وہ اس جگہ پر پندرہ دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کر لیتا ہے' تو وہ جب تک وہاں مقیم رہے گا مکمل نماز ادا کرے گا' جب وہ وہاں سے اپنے وطن کی طرف واپسی کے لیے روانہ ہوگا تو وہ قصر نماز ادا کرنا شروع کر دے گا' قصر کی مسافت کے لیے وہ مسافت معتبر ہوگی جو اونٹوں پر سفر کر کے' یا پیدل چل کر تین دن اور تین راتوں میں طے کی جاتی ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

667)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ (حَمَّادٍ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم نخعی- اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متنِ روایت: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ خُفِّفَ مِنَ الْوَجْعِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لِعَائِشَةَ مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا يَا بُنَيَّةُ اِنِّيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ رَقِيْقٌ فَاِنِّيْ مَتٰى لَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مَقَامِهٖ اَرِقُّ لِذٰلِكَ فَاجْتَمِعِيْ اَنْتِ وَحَفْصَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُرْسِلُ اِلٰى عُمَرَ فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ وَهُوَ يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ اَمَرْتُ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَاَنْتَ فِيْ عُذْرٍ قَالَ ارْفَعُوْنِيْ فَاِنَّهٗ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ

''جب نبی اکرم ﷺ کو وہ بیماری لاحق ہوئی' جس میں آپ کا وصال ہوا تھا' (تو ایک دن) آپ ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی' جب نماز کا وقت ہوا' تو آپ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا' کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھجوایا: اے میری بیٹی! میں ایک بوڑھا' عمر رسیدہ' نرم مزاج شخص ہوں' جب میں نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کی مخصوص جگہ پر نہیں دیکھوں گا تو اس وجہ سے مجھ پر رقت طاری ہو جائے گی' تم اور حفصہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اکٹھی جاؤ' (اور یہ گزارش کرو) کہ آپ ﷺ ''عمر'' کو یہ پیغام بھجوا دیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو' تم ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

جب نماز کے لیے ندا دی گئی (یعنی اذان یا اقامت کہی گئی) تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنا: حی علی الصلاۃ آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اٹھاؤ! سیّدہ عائشہ

667) اخرجه ابن حبان (6873)- والبخاری (713) فی الاذان: باب الرجل یأتم بالامام ویأتم الناس بالماموم- والبغوی فی "شرح السنة" (418)- والنسائی 2/99- وابن ماجة (1232)- والبیهقی فی "السنن الکبری" 2/304

فِي الصَّلَاةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرُفِعَ بَيْنَ اِثْنَيْنِ وَقَدَمَاهُ تَجُرَّانِ فِي الْاَرْضِ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ بِحِسِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ اَبِي بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِذَاءَهُ يُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ اَبُوْ بَكْرٍ بِتَكْبِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِ اَبِي بَكْرٍ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يُصَلِّ بِالنَّاسِ غَيْرَ تِلْكَ الصَّلَاةِ حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

نے عرض کی: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہہ دیا ہے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں' آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اٹھاؤ! کیونکہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو دو آدمیوں کے درمیان اٹھایا گیا' آپ ﷺ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی آہٹ سنی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا (کہ تم اپنی جگہ پر رہو) نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف تشریف فرما ہوئے' نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ بیٹھ کر تکبیر کہہ رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی تکبیر کی پیروی میں تکبیر کہہ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکبیر کی پیروی میں تکبیر کہہ رہے تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے' پھر اپنے وصال تک آپ ﷺ نے لوگوں کو اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھائی''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ بن زید فقیہ بلخی - محمد بن قاسم - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**668**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متنِ روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ (قُلْ يَآيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ' دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

(668) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (156)-والطحاوي في"شرح معاني الآثار" 285/1-وابن حبان (2432)-والحاكم في"المستدرك" 305/1-والبيهقي في" السنن الكبرى"37/3-والدار قطني352-والبغوي في"شرح السنة"(973)

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن علی بن سہل مروزی -محمد بن حرب -فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عباس بن عبدالعزیز قطان مروزی -محمد بن عبداللہ -فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم يقرا في الركعة الاولى من الوتر بام الكتاب و (سبح اسم ربك الاعلى) وفي الثانية بام الكتاب و (قل يا ايها الكافرون) وفي الثالثة بام الكتاب و (قل هو الله احد)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورہ سورہ فاتحہ اور سورہ الاعلیٰ کی' دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الکافرون کی' اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید -محمد بن تمیم بن عباد مروزی -محمد بن ابوتمیلہ -فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث

''وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے''۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عبدالعزیز قطان -محمد بن عبداللہ بن محمود -ابوتمیلہ -فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے اسود کا ذکر نہیں کیا۔

669)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: مَنْ لَمْ يُكَبِّرْ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ فَلَيْسَ فِيْ صَلَاةٍ

''جو شخص نماز شروع کرتے وقت تکبیر نہیں کہتا' وہ نماز میں (داخل) نہیں ہوتا''۔

قال محمد وبه ناخذ الا ان يكون حين كبر تكبيرة الركوع كبرها منتصباً يريد بها الدخول في الصلاة ويجزيه ذلك وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' البتہ اگر وہ رکوع کی تکبیر کہنے کے موقعہ پر سیدھا کھڑا ہو کر نماز میں داخل ہونے کے ارادے سے تکبیر کہتا ہے' تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام محمد بن حسن نے ''الآثار'' میں' اس روایت کو نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

669) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (74) في الصلاة: باب افتتاح الصلاة -وعبد الرزاق (2531) في الصلاة: باب من نسي تكبيرة الاستفتاح -وابن ابي شيبة 238/1 في الصلاة: باب الرجل ينسى تكبيرة الافتتاح

(670)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اَوْ حَذْوَ اُذُنَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے -زیاد بن ابوزیاد- عبدالرحمٰن بن ابولیلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز فرماتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کانوں تک بلند کرتے تھے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس بن عقدہ- عبداللہ بن احمد بن بہلول- انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(671)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكْعَاتٍ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

امام ابوحنیفہ نے -مخول بن راشد- مسلم بطین- سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- احمد بن محمد بن سعید- یعقوب بن یوسف بن زیاد- ابوجنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(672)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ وَقْدَانَ اَبِيْ يَعْفُوْرَ الْعَبْدِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے -وقدان ابویعفور عبدی- جس شخص نے انہیں یہ روایت بیان کی: اس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

(670) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 224/1-وابو داؤد (752)-وابن ابی شیبة 236/1-وعبد الرزاق (2531)-والدار قطنی(22)-واحمد 301/4

(671) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الحجة علی اهل المدینة" 201/1-والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 287/1-واحمد 299/1-والترمذی (462)-وابن ابی شیبة 299/2-وابن ماجة (1172)-وابو یعلی (2555)

(672) اخرجه الحصکفی فی "المسند الامام" (154)

☆☆قال العبد الضعیف: ولعل هذا الحدیث من روایة عبد الله بن عمرو کما اختاره المرتضی الزبیدی فی "عقود الجواهر" 138/1 فی الصلاة: بیان الخبر الدال علی وجوب الوتر-والحارث بن ابی اسامة فی "المسند" 336/1-والطیالسی 299/1 (2263)-وعبد الرزاق 7/3 (4582) فی الصلاة: باب وجوب الوتر

وآلہ وَسَلَّمَ: ہیں:

متن روایت: اِنَّ اللّٰہَ زَادَکُمْ صَلاۃً وَھِیَ وِتْرٌ "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے اور وہ وتر ہے"۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن محمد بن فروخ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن یونس سرخسی - احمد بن مصعب (اور) ابوبکر محمد بن علی بن سہل مروزی - محمد بن حرب ان دونوں نے - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جوان الفاظ تک ہے: زَادَکُمْ صَلاۃً

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - ابراہیم بن مسعود سمرقندی - ابومقاتل حفص بن سلام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:)

ان اللہ زادکم صلاۃ الوتر

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز "وتر" عطا کی ہے"

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:)

ان اللہ زادکم صلاۃ وھی الوتر فحافظوا علیھا

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا"

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - محمد بن صالح (اور) عبداللہ طبری - علی بن سعید بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن مروزی - علی بن خشرم - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے - انہوں نے اس کو ابویعفور - یحییٰ بن ابوکثیر - (ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے) جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو سنا ہے - وہ بیان کرتے ہیں:

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ زادکم صلاۃ ھی الوتر فحافظوا علیھا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا"۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح ابن احمد - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے - انہوں نے ابویعفور - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی

ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان اللہ تعالی زادکم صلاۃ الوتر فاسمعوا واطیعوا

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ''وتر'' عطا کی ہے' تو تم اطاعت وفرمانبرداری کرو'

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ-عمرو بن حفص سلمی-محمد بن عبدالوہاب-یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے- انہوں نے ابویعفور- یحییٰ بن ابوکثیر شامی- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ تعالی زادکم صلاۃ وھی الوتر فحافظوا علیھا

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے' وہ وتر ہیں' تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا''

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط مقری - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - علی بن محمد بن وہب - عبداللہ بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' انہوں نے - ابویعفور - (ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے) - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اسی طرح نقل کیا ہے۔

حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم علی بن علی بصری - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - عمر بن حفص بلخی - محمد بن عبدالوہاب مروزی - یحییٰ بن نصر بن حاجب قرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' انہوں نے - ابویعفور - ابن ابوکثیر شامی سے اس کو روایت کیا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالی زادکم صلاۃ وھی الوتر فحافظوا علیھا

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے' وہ وتر ہیں' تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا''

(**673**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرَ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابویعفور - جس شخص نے انہیں یہ روایت بیان کی: اس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كُنَّا نُطَبِّقُ ثُمَّ اُمِرْنَا بِالرُّكَبِ

''پہلے ہم (رکوع کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھا کرتے تھے' پھر ہمیں گھٹنے (پر ہاتھ رکھنے کا) حکم دیا گیا''۔

(673) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (106)-وابن حبان (1882)-والبخارى (790) فى الاذان: باب وضع الاكف على الركب فى الركوع-والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 230/1-والبيهقى فى "السنن الكبرىٰ" 83/2- وابو داؤد (867) فى الصلاة: باب وضع اليدين على الركبتين-وعبد الرزاق (2953)

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول - سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن کشی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ - ابویعفور - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے:

انہ رای عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اذا رکع وضع یدیہ علی رکبتیہ قال وقال سعد بن ابی وقاص کنا نطبق ثم امرنا بالرکب

اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔
راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن محمد - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

674)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَیْسَرَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كُنَّا نُطَبِّقُ ثُمَّ اُمِرْنَا بِالرُّكَبِ

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک بن میسرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''پہلے ہم (رکوع کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں (پر ہاتھ رکھنے کا) حکم دیا گیا''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن حمد بن سعید - عبداللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے'' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

675)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِیِّ الْبَكْرِیِّ:

امام ابوحنیفہ نے - آدم بن علی بکری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(674) وقد تقدم - وهو حديث سابقه

متنِ روایت: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِىْ اِذَا سَجَدْتَ فَلَا تَفْرُشْ ذِرَاعَيْكَ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ وَادْعِمْ عَلٰى رَاحَتَيْكَ وَابْدِ ضَبْعَيْكَ فَاِنَّ بِذٰلِكَ يَسْجُدُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَنِىْ بِذٰلِكَ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جب سجدہ کرو تو درندوں کی طرح اپنی کلائیاں نہ بچھاؤ' اپنی ہتھیلیاں جما کر رکھو اور اپنے پہلو کشادہ رکھو' کیونکہ اس طرح تمہارا ہر عضو سجدہ کرے گا' نبی اکرم ﷺ نے مجھے اسی بات کا حکم دیا ہے۔''

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- حسن بن علی بن عفان- عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت- ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی اشنانی- ابوعلی حسن بن علی صدائی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے- آدم بن علی بیان کرتے ہیں:

صليت الى جنب عبد الله بن عمر فجعلت افترش ذراعى فلما سلم الامام قال من اين انت قلت من الكوفة قال يا ابن اخى اذا سجدت فلا تفترش ذراعيك افتراش السبع

''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اپنے بازوؤں کو بچھالیا' جب امام نے سلام پھیرا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے جواب دیا: کوفہ کا' انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم سجدہ کرو' تو درندوں کی طرح اپنے بازو (زمین پر) نہ بچھاؤ!''

انہوں نے یہ روایت قاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن احبیش- محمد بن شجاع ثلجی- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**676**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے- ایوب بن عائذ- بکیر بن اخنس- مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ عَلَى الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا وَعَلَى الْمُسَافِرِ شَطْرَهَا

''بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانی مقیم شخص پر چار رکعات' مسافر پر اس کا نصف (یعنی دو رکعات) اور خوف کی حالت والے شخص پر ایک رکعت فرض قرار دی ہے

(675) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (113)-وابن حبان (1914)-وعبد الرزاق (2927)-والحاكم فى "المستدرك" 227/1-وابن خزيمة (645)-واورده الهيثمى فى "مجمع الزوائد" 126/2

(676) اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 309/1-واحمد 400/2-والبخارى فى "القراءة خلف الامام" (226-687)-وابو داؤد (1247)-وابن ماجة (1068)-وابو يعلى (2346)-والبيهقى فى "السنن الكبرى" 135/3

وَعَلَى الْخَائِفِ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد - احمد بن عبداللہ بن صباح - محمد بن یعقوب - ابوسعد صغانی محمد بن بصر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

671 - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - عاصم بن کلیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ يُحَاذِيْ بِهِمَا شُحْمَتَيْ اُذُنَيْهِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کانوں کی لَو تک بلند کیا کرتے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - جبہان بن حسن فرغانی - علی بن حکیم - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی ان دونوں نے - عبداللہ بن حمرویہ بغلانی - حسن بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

اورانہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ عبدالجبار بن وائل بن حجر - انہوں نے اپنے والد کا بیان نقل کیا ہے:

قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یرفع یدیہ عند التکبیر ویسلم عن یمینہ ویسارہ

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر (تحریمہ) کے وقت رفع یدین کرتے دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں (دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے تھے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن مخلد - صالح بن احمد - عبداللہ بن حمدویہ بغلانی - محمود بن آدم - فضل ابن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد فزاری - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے حماد بیان کرتے ہیں: میں نے عاصم بن کلیب کو سنا انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یرفع یدیہ فی الصلاۃ حتی یحاذی شحمتی اذنیہ

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کانوں

کی لوتک لے آئے''۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ بن دوست علاف

-قاضی عمر بن حسن اشنانی-سعید بن اسرائیل-علی بن حجر-فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**678**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے- عاصم بن کلیب- ان کے والد- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے' تو دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین پر) رکھتے تھے اور جب (سجدے سے) اٹھنے لگتے تھے' تو دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- صالح بن ابوربیع -محمد بن احمد بن سکن ابوبکر- ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(**679**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ اَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى

امام ابوحنیفہ نے- عاصم بن کلیب- ان کے والد- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے تھے' تو بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن منذر بن سعید ہروی- احمد بن عبداللہ کندی- محمد بن اسرائیل بلخی- ابومعاذ بلخی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**680**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمٍ

امام ابوحنیفہ نے- عاصم احول کے حوالے سے یہ روایت

(677) اخرجه الحصكفي في" مسند الامام" (95)-والطحاوي في"شرح معاني الآثار" 196/1-ومسلم (401)-وابو داؤد (724)-والنسائي 122/2-وابن ابي شيبة 234/1-والبيهقي في"السنن الكبرى" 25/2-وفي " معرفة السنن والآثار"(765)

(679) اخرجه الحصكفي في"مسند الامام" (166)-والطحاوي في"شرح معاني الآثار" 223/1-وابن حبان (1860)-والطبراني في"الكبير" 82/22-وابوداؤد (727) في الصلاة:باب رفع اليدين في الصلاة-واحمد 318/4-والبخاري في"قرة العينين في رفع اليدين"،، والدارمي 314/1-وابن الجارود (208)-والحميدي (885)-وعبد الرزاق(2522)

الْاَحْوَلِ عَنْ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ:
نقل کی ہے: ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَجْعَلُ الْمِسْكَ فِيْ حُنُوْطِ الْمَيِّتِ قَالَ اَلَيْسَ هُوَ مِنْ اَطْيَبِ طِيْبِكُمْ
''میں نے سالم بن عبداللہ سے دریافت کیا: کیا ہم میت کے حنوط میں مشک شامل کر سکتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیا یہ تمہاری سب سے زیادہ عمدہ خوشبو نہیں ہے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابن مخلد- بشر بن موسیٰ- مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- قاضی ابونصر بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت شیخ ابوحسن علی بن حسن بن ایوب بزاز- قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان- بشر بن موسیٰ- مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیادہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(681)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
امام ابوحنیفہ نے- جبلہ بن سحیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: مَنْ صَلّٰى فَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ كَافْتِرَاشِ الْكَلْبِ
''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ اپنی کلائیوں کو اس طرح نہ بچھائے' جس طرح کتا کلائیاں بچھاتا ہے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- صالح بن احمد بن ابومقاتل- شعیب بن ایوب- مصعب بن مقدام- داؤد طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(682)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْيَامِيِّ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
امام ابوحنیفہ نے- زبید بن حارث یامی- ذر- عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

---

(680) اخرجه احمد 31/3-والترمذی (992)-والحاكم فی "المستدرك" 361/1-وابوداؤد الطيالسی (2169)-والنسائی فی "المجتبی" 39/4-وفی "الكبری" (2032)

(681) اخرجه ابن حبان (1914)-والحصكفی فی "مسند الامام" (113)-وعبد الرزاق (2927)-واورده الهيثمی فی "مجمع الزوائد" 126/2-وقد تقدم فی (667)

(682) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (157)-ومحمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (112)- والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 292/1 باب الوتر-والبغوی فی "شرح السنة" (967)-واحمد 406/3-وعبد الرزاق (4695)

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَکَعَاتٍ

''نبی اکرم ﷺ تین رکعات وتر ادا کرتے تھے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - ابومیسرہ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن مسلمہ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**683**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ زُبَیْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْیَامِیِّ عَنْ ذَرٍّ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - زبید بن حارث یامی - ذر ابوعمرو کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ وِتْرِہٖ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی) وَ(قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ) وَ(قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ)

''نبی اکرم ﷺ وتر میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل ہروی - محمود بن خداش طالقانی - اسباط بن محمد قرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

کان یقرا فی الوتر فی الرکعۃ الاولی بـ (سبح اسم ربک الاعلی) وفی الثانیۃ (قل للذین کفروا) ھکذا فی قراء ۃ ابن مسعود وفی الثالثۃ بـ (قل ھو اللہ احد)

''نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ' دوسری رکعت میں سورہ' قل للذین کفروا'' حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قرأت میں اسی طرح ہے (یہاں مراد سورہ کافرون ہے)' اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

اور انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبداللہ سرخسی - خارجہ بن مصعب - مغیث بن بدیل - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' جو امام محمد بن حسن کے نقل کردہ الفاظ کی مانند ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وفی الرکعۃ الثانیۃ بـ (قل یایھا الکافرون)

---

(683) قد تقدم - وھو حدیث سابقہ

''دوسری رکعت میں سورہ کافرون کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ یہ پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

یوتر بثلاث ''آپ تین وتر ادا کرتے تھے''

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام سبزواری - ایوب بن حسن - عامر بن فرات نسوی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو امام محمد بن حسن کے نقل کردہ الفاظ کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بلخی - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبدالواحد بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابونضر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسن بن تدون فرغانی - عبدالواحد بن حماد خجندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن میسرہ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے''

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن احمد سے ان کی تحریر کے حوالے سے - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ زبید - ذر - عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقرا فی الاولی من الوتر بـ (سبح اسم ربك الاعلی) وفی الثانیة بـ (قل یایها الکافرون) وفی الثالثة بـ (قل ھو اللہ احد)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ' دوسری رکعت میں سورہ کافرون' اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں۔ صالح بن احمد۔محمود بن خداش۔ اسباط بن محمد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطیب ابراہیم بن شہاب۔عبداللہ بن عبدالرحمٰن واقدی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: حماد' زفر' ابویوسف' اسد بن عمرو' خارجہ بن مصعب' نضر بن محمد' ابوعبدالرحمٰن مقری نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ابوعلی بن شاذان۔ ابونصر بن اشکاب۔ عبداللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف۔ ابومحمد جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابوعروبہ حرانی۔ انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابوعمرو۔ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت۔ قاضی بختری بن محمد بختری' جو ابوحازم قاضی کے خلیفہ ہیں۔ محمد بن سماعہ۔ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت۔ قاضی ابوقاسم تنوخی سے اذن کے طور پر۔ طلحہ بن محمد بن جعفر۔ احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن محمد فنتی۔ علی بن مکنف فقیہ۔ علی بن حرملہ۔ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفة ثم قال محمد ان قرات ھذا فھو عندنا احسن وما قرات من القرآن فی الوتر مع فاتحة الکتاب فھو حسن

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: اگر آدمی (وتر میں) ان سورتوں کی تلاوت کرتا ہے تو یہ زیادہ اچھا ہے' ورنہ وہ وتر میں سورہ فاتحہ کے ساتھ قرآن کے

جس بھی حصے کی تلاوت کر لے تو یہ اچھا ہے۔

(684)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: مَا اُحِبُّ اِنِّيْ تَرَكْتُ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ وَاَنَّ لِيْ حُمْرُ النَّعَمِ

''مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں تین رکعات وتر ترک کر دوں' اگرچہ مجھے اس کے عوض میں سرخ اونٹ مل رہے ہوں''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد رحمه الله وبه ناخذ الوتر ثلاث لا يفصل بينهن بسلام وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' وتر کی تین رکعات ہوتی ہیں' جن کے درمیان میں سلام پھیر کر فصل نہیں کیا جاتا' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(685)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا اَصْبَحْتَ وَلَمْ تُوتِرْ فَلَا تُوتِرْ

''جب صبح صادق ہو جائے اور تم نے وتر ادا نہ کیے ہوں' تو تم وتر ادا نہ کرو''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا يوتر على كل حال الا فى ساعة تكره فيها الصلاة حين تطلع الشمس حتى تبيض او ينتصف النهار حتى تزول الشمس او عند احمرار الشمس حتى تغيب وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں' آدمی ہر حال میں وتر ادا کرے گا' البتہ ایسا وقت نہیں ہونا چاہیے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے' جب سورج طلوع ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے' نصف النہار کے وقت' یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے' جب سورج (غروب ہونے سے پہلے) سرخ ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

684) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (123) فى الصلاة: باب الوتر وما يقرأ فيها-وفى "الموطأ" 96(260)-باب السلام فى الوتر

685) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (124) فى الصلاة: باب الوتر وما يقرأ فيها

(**686**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

متن روایت: لَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَّلَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز ادا نہیں کر سکتا اور کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا"

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**687**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ)-دَخَلَ عَلَیَّ زَیْدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَبُوْ الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقِیْلَ لَهٗ هٰذَا فَقِیْهُ اَهْلِ الْکُوْفَةِ فَقَالَ لَهٗ زَیْدٌ مَا مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَمَا اِفْتِتَاحُهَا وَمَا اِسْتِفْتَاحُهَا فَقَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَاِفْتِتَاحُهَا التَّکْبِیْرُ وَاسْتِفْتَاحُهَا مُخْتَلَفٌ فِیْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ یَقُوْلُ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ وَنَحْنُ نَخْتَارُ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام ابوحسین زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (جو بعد میں) شہید (کر دیے گئے) وہ میرے ہاں تشریف لائے انہیں بتایا گیا یہ اہل کوفہ کا فقیہ ہے امام زید رضی اللہ عنہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: نماز کی کنجی کیا ہے؟ اس کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ اور اس کے شروع میں کیا پڑھتے ہیں؟ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: نماز کی کنجی طہارت ہے تکبیر کے ذریعے اس کا آغاز ہوتا ہے اور اس کے شروع میں پڑھی جانے والی چیز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض لوگ وجھت وجھی پڑھتے ہیں البتہ ہم اس کو مختار سمجھتے ہیں:

سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ

"تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے"۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں -ابویوسف قزوینی کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں طویل کلام

(686) اخرجه ابو یوسف فی "الآثار" 28 (136) وفی "جامع الآثار" (425)

☆☆قلت: وقد اخرجه النسائی فی "الکبری" (175/2) فی الصیام: باب صوم الحی عن المیت- وابن حجر فی "التلخیص الحبیر" (923) عن ابن عباس قال: لایصلی احد عن احدو لا یصوم احد عن احد .

ہے' جس میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے' آگے چل کر انہوں نے یہ بات ذکر ہے'امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اُن کے ہاں آئے۔

(688)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے-علی بن اقمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ سَادِلٍ ثَوْبَهٗ فَعَطَفَهٗ عَلَيْهِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جس نے اپنے کپڑے کو لٹکایا ہوا تھا' تو آپ نے وہ کپڑا اُسے اوڑھا دیا''

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح -محمد بن ابورجاء عبادانی -محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح -محمد بن سہل بن عسکر- عبد الرزاق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

سدل ثوبه فعطفه عليه

''اس نے کپڑے کو لٹکایا ہوا تھا' تو آپ نے اس کو اوڑھا دیا''

انہوں نے یہ روایت جعفر بن محمد بن علی حمیری -حسین بن ابوربیع -عبدالرزاق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن' جو''امالی'' کے مصنف ہیں- حسین بن محمد-محمد بن ربیعہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - ابویزید بن ہشام رفاعی- ابن ادریس کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت جبہان بن حبیب فرغانی - ابواسحاق خلال-محمد بن معلٰی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر ہروی -محمد بن مہاجر-محمد بن بشر سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا: آپ مجھے''سدل'' سے متعلق حدیث بیان کریں' انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے' پھر انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت علی بن فتح بن عبداللہ عسکری -حمید بن ربیع (اور) عبداللہ بن عبید اللہ- احمد بن عیسٰی خشاب تنیسی' ان دونوں نے-ابومعاویہ ضریر کے حوالے سے'' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح -محمد بن علاء- حفص بن غیاث کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(688) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (148)-والبيهقي في "السنن الكبرى" 243/2-والطبراني في "الصغير" 317/2 (853)-وفي "الكبير" 111/22 (283)

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن نصر مکی - یحییٰ بن معین - وکیع کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - احمد بن محمد بن ابوبکر مقدمی بصری - ابوعلی بشر بن عبید - محمد بن حسن واسطی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - عیسیٰ بن احمد عسقلانی - یزید بن ہارون کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت داؤد بن عوام - عبدالرحیم بن حبیب - یزید بن ہارون کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - محمد بن زید - جارود بن یزید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابواسحاق زکریا بن یحییٰ بخاری - محمد بن فضل - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن عبداللہ کندی - حسین بن عبدالاوّل - عبداللہ بن نمیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - انہوں نے اپنے والد - ابوحسین - اسباط بن محمد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت - عبداللہ بن عبیداللہ - احمد بن عیسیٰ تنیسی - احمد بن اشکاب - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - احمد بن محمد مقدمی - بشر بن عبیداللہ - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبداللہ طبری - علی بن سعید - محمد بن مسروق - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن سلام - خالد بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن حسن نسفی - احمد بن محمد بن سیار - معافی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن بعانی - احمد بن عبیداللہ - عبدالرحمٰن بن یحییٰ - عبداللہ خزاز - حکیم' یہ محمد بن قاسم ہیں - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' انہوں نے یہ روایت علی بن اقمر پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

احمد بن محمد بن سعید - علی بن عثمان - عبدالحمید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے - علی بن اقمر بیان کرتے ہیں:

ابصر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجلاً یصلی سادلاً ثوبہ فعطفہ علیہ

''نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ اپنے کپڑے کو لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا تو آپ نے اس کو وہ اوڑھا دیا''

حافظ حسین بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-محمد بن ابراہیم بن احمد-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ یکرہ السدل علی القمیص وغیرہ لانہ فعل اھل الکتاب

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، قمیص یا اس کے علاوہ پر کپڑے کو لٹکانا مکروہ ہے کیونکہ یہ اہل کتاب کا طریقہ ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ثم قال محمد وبہ ناخذ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(689)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيْحٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: لَا تَقُوْلُوْا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ فَاِنَّ قَوْمًا انْصَرَفُوْا عَنْهَا فَصَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ

امام ابوحنیفہ نے-ہیثم-مسلم بن صبیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''تم لوگ یہ نہ کہو: ہم نماز سے پھر گئے ہیں، ایک قوم نماز سے پھر گئی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو پھیر دیا، بلکہ تم یہ کہو: ہم نے نماز ادا کر لی ہے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوعباس بن عقدہ-عبداللہ بن محمد بن نوح-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-احمد بن محمد بن سعید-عبداللہ بن محمد بن نوح-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-مبارک بن عبدالجبار صیرفی-ابومحمد جوہری-حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(690)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

(689) اخرجہ ابن ابی شیبۃ 382/2 فی الصلاۃ: باب: من کرہ ان یقول انصرفنا

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَعْتَمِدُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى يَسَارِهٖ وَيَتَوَاضَعُ بِذٰلِكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں قیام کے دوران) دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کا اظہار کرتے تھے''۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزار - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(691)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متنِ روایت: رَاَيْتُهٗ يَعْنِىْ اِبْرَاهِيْمَ يُصَلِّىْ فِى الْمَكَانِ فِيْهَا الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ الْكَثِيْرُ فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهٖ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ

''میں نے انہیں یعنی ابراہیم نخعی کو دیکھا وہ ایک ایسی جگہ نماز ادا کر رہے تھے جہاں بہت سی ریت اور مٹی موجود تھی تو انہوں نے نماز ختم کرنے سے پہلے اپنے چہرے کو صاف کیا''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنه (ثم) قال محمد قال ابوحنيفة لا نرى باساً بمسحه قبل التشهد والتسليم لان تركه يؤذى المصلى وربما يشغله عن صلاته

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: ہم تشہد یا سلام پھیرنے سے پہلے اس طرح مسح کرکے (ریت یا مٹی صاف کرنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ اس کو ترک کرنے نمازی کو ایذاء دیتا ہے اور نماز میں یکسوئی کو متاثر کرتا ہے۔

(692)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

متنِ روایت: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَائِمًا

''بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں نصف (اجر و ثواب) ملتا تھا''۔

(690) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (120) فى الصلاة: باب الصلاة قاعداً

☆☆واخرج ابن ابى شيبة 390/1 فى الصلاة: باب وضع اليمين على الشمال - وابن ابى عاصم فى "الآحاد والمثانى" (2494) - وعبد الله بن احمد فى "زوائد المسند" 226/5 - والبيهقى فى "السنن الكبرى" 29/2:

عن قبيصة بن هلب عن ابيه قال: رأيت النبى صلى الله عليه وسلم واضعاً يمينه على شماله فى الصلاة

(691) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (117) فى الصلاة: باب مسح التراب عن الوجه قبل الفراغ من الصلاة - وابن ابى شيبة 61/2 فى الصلاة: باب من رخص ان يمسح جبهته

(692) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (117) فى الصلاة: باب الصلاة قاعداً والتعمد على شىء او يصلى الى سترة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

693)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ :

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ لَا یُجْزِئُ الرَّجُلُ اَنْ یُعْرِضَ بَیْنَ یَدَیْهِ سَوْطًا وَّلَا قَصَبَةً حَتّٰی یَنْصُبَهَا نَصَبًا

''آدمی کے لیے یہ جائز نہیں' کہ وہ اپنے آگے کوئی لاٹھی' یا بانس چوڑائی کی سمت میں (بچھا کر) رکھے' جب تک وہ اس کو کھڑا نہیں کرتا ہے''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

694)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: كَانَ اِذَا سَجَدَ اِعْتَمَدَ بِمِرْفَقَیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تھے' تو وہ اپنی کہنیاں' زانو پر رکھ کر سہارا لیتے تھے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةرضی الله عنه (ثم) قال محمد ولسنا نری بذلك باساً وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

695)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ :

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ یَعْتَمِدُ بِاِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی فِی الصَّلَاةِ یَتَوَاضَعُ لِلّٰهِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھتے تھے' آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کا اظہار کرتے ہوئے' ایسا کرتے تھے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةقال محمد یضع بطن الكف الیمنی علی رسغه الیسری تحت السرة ویكون الرسغ فی وسط الكف

693- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار"(118) فی الصلاة: باب الصلاة قاعداً

694- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار"(119) فی الصلاة: باب الصلاة قاعداً- وابن ابی شیبة 259/1 فی الصلاة باب من رخص ان یعتمد بمرفقیه

(695) قد تقدم فی (690)

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کو بائیں کلائی کے جوڑ پر ناف کے نیچے رکھے گا' اس کا کلائی کا جوڑ ہتھیلی کے درمیان میں ہوگا۔

(**696**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبدالرحمٰن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَيَسَارِهٖ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ

''نبی اکرم ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف دو سلام پھیرا کرتے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یعقوب بن یوسف بن زیاد ضبی - ابوجنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**697**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ

''نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے بھی اٹھ جایا کرتے تھے اور بائیں طرف سے بھی اُٹھ جایا کرتے تھے''۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن ابراہیم بن احمد بن حنیس - ابوعبداللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**698**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ مَسْرُوْقَ بْنَ الْاَجْدَعِ وَجُنْدُبَ الْاَزْدِيَّ انْتَهَيَا اِلَى الْاِمَامِ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنَ

''(ایک مرتبہ) مسروق بن اجدع اور جندب ازدی امام تک اس وقت پہنچے جب وہ مغرب کی نماز کی دو رکعات ادا کر

(696) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (121)-والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 268/1-وابن حبان (1990)-وابوداؤد (996) فی الصلاة: باب فی السلام-وابن ماجة (914) فی الاقامة: باب التسليم-وابن خزيمة (728)-وعبدالرزاق (3130)

(697) اخرجه احمد 383/1-وابن ابی شيبة 304/1-ومسلم (707)-والنسائی فی "المجتبی" 81/3-وفی "الكبری" (1283)-وعبدالرزاق (3208)-والحميدی (127)-وابن ماجة (930)-وابو يعلی (5174)-وابن خزيمة (1714)

(698) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (131)-وعبد الرزاق (3165) فی الصلاة: باب مايقرأ فيما يقضی-وابن ابی شيبة 490/2-والطبرانی فی "الكبير" (9370)

...مغرب فَقَامَا لِيَقْضِيَا فَامَّا مَسْرُوْقٌ فَجَلَسَ فِيْ ... رَكْعَتَيْنِ وَاَمَّا جُنْدُبٌ فَقَامَ فِي الْاُوْلٰى وَجَلَسَ فِيْ ... فَلَمَّا فَرَغَا اَنْكَرَ كُلٌّ مِنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ ... فَانْطَلَقَا اِلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرَا لَهُ الَّذِيْ صَنَعَا ... قَالَ كِلَاكُمَا قَدْ اَحْسَنَ وَاَنَا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ مَسْرُوْقٌ فَاِنَّهُ اَحَبُّ اِلَيَّ

تھا' (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) یہ دونوں نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو مسروق دونوں رکعات کے بعد قعدہ میں بیٹھے' جبکہ جندب پہلی رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھے' جب یہ دونوں نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کا انکار کیا' پھر یہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور دونوں نے اپنے طرز عمل کے بارے میں بتایا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں نے ٹھیک کیا ہے' لیکن میں اس طرح کروں گا' جس طرح مسروق نے کیا ہے' کیونکہ یہ طریقہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنيفةثم قال محمد وبقول عبد الله ناخذ وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام فرماتے ہیں: ہم' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

... - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ رَجُلٍ سَبَقَهُ الْاِمَامُ اَيَتَشَهَّدُ فِيْمَا سَبَقَ الْاِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَيَرُدُّ السَّلَامَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ رَدَّ السَّلَامَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایسا شخص (جو مسبوق ہو) اور امام اُس سے پہلے (کچھ رکعات) ادا کر چکا ہو' تو امام جو (رکعات) پہلے ادا کر چکا تھا' کیا وہ شخص اُن میں تشہد پڑھے گا؟ انہوں (یعنی ابراہیم نخعی) نے فرمایا: جی ہاں! حماد نے دریافت کیا: جب امام سلام پھیرے گا' تو کیا وہ شخص بھی سلام کا جواب دے گا؟ انہوں نے فرمایا: جب وہ نماز سے فارغ ہوگا' تو وہ سلام کا جواب دے گا''۔

اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (132) فی الصلاة: باب من سبق شیء من صلاته- وعبد الرزاق (4094) فی ... باب الرجل يكون له وتر واحد- يتشفع ايتشهد؟ وابن ابی شيبة 44/2 فی الصلاة: باب الرجل يفوته شیء من صلاة الامام

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**700**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی-علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى نَرٰى شِقَّ وَجْهِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے تھے (اور چہرے کو اتنا موڑ لیتے تھے) کہ آپ کے چہرہ مبارک کی ایک طرف نظر آ جاتی تھی' اور بائیں طرف بھی ایسے ہی (سلام پھیرتے تھے)''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-عباس بن حمزہ نیشاپوری-عمرو بن عثمان حمصی (اور) حمدان بن عارم بخاری-معلل بن نفیل حرانی-(اور) محمد بن علی بن طرخان بیکندی (اور) عبدالوہاب بن ضحاک' ان سب نے-اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت منذر بن سعید ہروی-محمد بن ہیثم-محمد بن اسماعیل بن عیاش-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حتی یری بیاض خده الایمن وعن شماله مثل ذلك حتی یری بیاض خده الایسر مما یلتفت

یہاں تک کہ آپ کے دائی رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی' اور آپ بائی طرف بھی اسی طرح (سلام پھیرتے تھے) یہاں تک کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی' جب آپ منہ پھیرتے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-علی بن محمد بن عبید-محمد بن ہیثم-حماد قاضی-محمد بن اسماعیل بن عیاش-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوالفضل بن خیرون-ان کے ماموں ابوعلی حسن بن احمد-قاضی عمر بن حسن بن علی بن مالک اشنانی-حسن بن علی بن شبیب-عبدالوہاب بن ضحاک-اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(700) قد تقدم فی (696)

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ [اِبْرَا]هِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

[متن] روایت: اَنَّهُ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ الظُّهْرَ خَمْسَ [رَكَ]عَاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَانْحَرَفَ قِيْلَ لَهُ اِنَّكَ قَدْ [صَلَّ]يْتَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ فَقَالَ لِاِبْرَاهِيْمَ مَا تَقُوْلُ يَا [اَعْوَرُ] قَالَ لَهُ نَعَمْ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ [سَلَّمَ] عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

"علقمہ نے اپنے ساتھیوں کو ظہر کی نماز میں پانچ رکعات پڑھا دیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ (لوگوں کی طرف) رُخ کر کے بیٹھے تو اُن سے کہا گیا: آپ نے پانچ رکعات پڑھا دی ہیں انہوں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: اے اعور! تم کیا کہتے ہو؟ ابراہیم نخعی نے جواب دیا: جی ہاں! (ایسا ہی ہے) تو علقمہ نے ان لوگوں کو دو مرتبہ سجدہ سہو کروایا اور پھر دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دیا"۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد [بن جعف]ر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ [اِبْرَا]هِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ [اللّٰهُ عَنْ]هُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

[متن] روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ [وَ]سَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً اَمَّا الظُّهْرَ وَاَمَّا الْعَصْرَ فَزَادَ اَوْ [نَقَ]صَ فَلَمَّا فَرَغَ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ اَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ [شَيْءٌ] اَمْ نَقَصَتْ قَالَ اِنِّيْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ لِاَنِّيْ [بَ]شَرٌ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ ثُمَّ حَوَّلَ وَجْهَهُ [اِلَى الْقِ]بْلَةِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَتَشَهَّدَ فِيْهَا ثُمَّ [سَلَّمَ] عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی جو ظہر کی نماز تھی یا شاید عصر کی نماز تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کچھ زائد یا کم کر دیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ یا یہ کم ہو گئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی اُسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو کیونکہ میں بھی انسان ہوں تو جب میں بھول جاؤں تو تم لوگ مجھے یاد کروا دیا کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رُخ قبلہ کی طرف پھیرا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اس کے بعد آپ

[ا]خرجه الحصكفي في "مسند الامام" (161) - وابو يعلى (5142) - ومسلم (572) في المساجد: باب السهو في [الصلاة] - وابن ماجة (1212) في الاقامة: باب ما جاء فيمن شك في صلاته - وابو نعيم في "الحلية" 236/7

نے تشہد پڑھا اور پھر سلام پھیر دیا''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ زاہد بلخی - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(703) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ اَحْدَثُ الْحَدَثِ الْحَدِيْثُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَّا فِيْ صَلَاةٍ اَوْ قِرَاءَةِ قُرْآنٍ

''سب سے بڑا حدث (یعنی ناپسندیدہ بات' یا بعد میں ایجاد ہونے والی سب سے بڑی چیز) عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنا ہے' البتہ (نفل) نماز ادا کی جاسکتی ہے' یا قرآن کی تلاوت کی جاسکتی ہے''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(704) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: يُجْزِيْهِ يَعْنِيْ الْبِنَاءَ فِيْ الرِّعَافِ وَالْحَدَثِ وَالْاِسْتِيْنَافُ اَحَبُّ اِلَيْنَا

''نکسیر پھوٹنے یا حدث لاحق ہونے کی صورت میں آدمی کے لیے بناء (قائم کرنا) جائز ہے' لیکن دوبارہ نئے سرے سے نماز پڑھنا' ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبقول ابراهيم ناخذ وذلك يجزى وان تكلم واستقبل فهو افضل

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ایسا کرنا جائز ہوگا' (یعنی کفایت کر جائے گا) لیکن اگر وہ کلام کر کے نئے سرے سے نماز ادا کرے تو یہ افضل ہوگا۔

(705) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(703) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (142) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة - وابن ابي شيبة 279/2 في الصلاة: باب من كره السمر بعد العتمة

(704) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (144) في الصلاة: باب الرعاف في الصلاة والحدث

(705) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (145) في الصلاة: باب الرعاف في الصلاة - وابن ابي شيبة 195/2 في الصلاة: باب في الذي يقئ او يرعف في الصلاة - وعبد الرزاق 338/2

ابراہیم:

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ یَرْعُفُ فِیْ الصَّلَاةِ اَوْ یُحْدِثُ قَالَ یَخْرُجُ وَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا اَنْ یَذْکُرَ اللّٰهَ تَعَالٰی ثُمَّ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِهٖ وَیَقْضِیْ مَا عَلَیْهِ مِنْ صَلَاتِهٖ وَیَعْتَدُّ بِمَا صَلّٰی فَاِنْ تَکَلَّمَ اِسْتَقْبَلَ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس شخص کی نماز کے دوران نکسیر چلنے لگے یا اس کو حدث لاحق ہو جائے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ جائے گا اور کسی سے کوئی کلام نہیں کرے گا' البتہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے' پھر وہ وضو کر کے اپنی جگہ واپس آئے گا' اور جتنی نماز باقی رہ گئی تھی اُس کو ادا کرے گا' جو نماز وہ پہلے ادا کر چکا تھا' اس کو وہ شمار کرے گا' اگر (اس دوران میں) وہ کوئی کلام کر لیتا ہے' تو پھر وہ ازسرِ نو نماز ادا کرے گا''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

706)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابووائل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهٗ لَمَّا قَدِمَ مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ سَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَلَمَّا اِنْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَخَطِهٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَلَّمْتُ عَلَیْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ قَالَ اِنَّ فِی الصَّلَاةِ شُغْلًا مِنْ رَدِّ السَّلَامِ فَلَمْ یَرُدَّ السَّلَامَ یَوْمَئِذٍ

''جب وہ حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آئے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اس کی پناہ مانگتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جواب نہیں دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں مشغولیت کی وجہ سے سلام کا جواب نہیں دیا۔

706) اخرجه احمد 409/1- وابو یعلی (5189)- والطحاوی فی ''شرح معانی الآثار'' 455/1- والطبرانی فی ''الکبیر'' 10/...)- وابن ابی شیبة 418/1 فی الصلاة: الرجل یسلم علیه فی الصلاة

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو اُس دن کے بعد سے (نماز کے دوران) سلام کا جواب نہیں دیا جاتا''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد - ابومقاتل حفص بن سلام سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**707**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ روایت: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُفَرْقِعَ الرَّجُلُ اَصَابِعَهُ اَوْ يُلْقِيْ رِدَاءً كَانَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ اَوْ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ اَوْ يَدْفِنُ كِبَارُ الْحصٰى اَوْ يُقْعِيْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اَوْ يَعْبَثُ بِلِحْيَتِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص نماز کے دوران انگلیاں چٹخائے' یا اپنی چادر کندھے پر ڈال لے' یا اپنا ہاتھ پہلو پر رکھ لے' یا بڑی کنکریاں دفن کرے' یا ایڑیوں کے بل ''اقعاء'' کے طور پر بیٹھے' یا اپنی داڑھی کے ساتھ کھیلے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ ان العبث فی الصلاة یشغل عنها وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' نماز کے کے دوران (اس طرح کی کوئی بھی) فضول حرکت توجہ منتشر کردیتی ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**708**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ہم نے (مدینہ منورہ میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں' ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں' اور ذوالحلیفہ میں' عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے اُن کی تحریر کے حوالے سے - موسیٰ بن بہلول - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**709**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت

(707) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (150) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکره منها - وابن ابی شیبة (مختصراً) فی الصلاة: باب الرجل یضع یده علی خاصرته فی الصلاة 47/2

(708) اخرجه الحصکفی فی "المسند الامام" (150) - وابن حبان (2748) - والبخاری (1089) فی تقصیر الصلاة: باب یقصر اذا خرج من موضعه - ومسلم (690) - والدارمی 354/1 - وابو داؤد (1202) فی الصلاة: باب متی یقصر المسافر

الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:
متن روایت: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فِيْ مَرَضِيْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَيَّ وَجْهِيْ وَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا جَابِرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلِّ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَوْ اَنْ تُوْمِيْ

نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
''میں بیمار ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے' آپ کے ساتھ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے' میری بیماری کے دوران مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی' نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور کچھ پانی میرے اوپر چھڑکا (تو مجھے ہوش آ گیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! تم کیسے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے' تم نماز ادا کرو' خواہ اشارے کے ذریعے ہی کرو''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن خالد قاضی حبال رازی - محمد بن مہدی قومسی - محمد بن بکیر بن محمد بن بکیر بن شہاب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے: انہوں نے اپنے دادا محمد بن بکیر' جو دامغان کے قاضی ہیں' ان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال كتبت الى ابى حنيفة فى المريض اذا ذهب عقله فى مرضه كيف يعمل به فى وقت الصلاة فكتب الى يخبرنى (عن) محمد بن المنكدر (عن) جابر رضى الله عنه

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو خط لکھ کر ان سے ایسے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا' جس کی بیماری کے دوران اس کی عقل رخصت ہو جاتی ہے (یعنی اس پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے) تو نماز کے وقت اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ تو انہوں نے جوابی خط میں مجھے بتایا: محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ (مذکورہ بالا) روایت نقل کی ہے۔

710 - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ:
متن روایت: اَنَّهُ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى دَخَلَ اِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا فَرَغَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ

امام ابوحنیفہ - مبارک بن فضالہ - حسن بصری کے حوالے سے - حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
''(ایک مرتبہ) وہ صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے' پھر چلتے ہوئے آ کر صف میں شامل ہوئے' (نماز سے)

709) اخرجه الحصكفى فى" مسند الامام" (127)-وابو يعلى (2018)-والحميدى (1229)-واحمد 307/3-والبخارى (5651) فى المرضى:باب عيادة المغمى عليه -وابوداؤد (2886) فى الفرائض:باب فى الكلالة-والحاكم فى المستدرك" 303/2

710) اخرجه الطحاوى فى"شرح معانى الآثار" 395/1-وابن حبان (2194)-والطبرانى فى"الصغير"(1030)-وابوداؤد (683) فى الصلاة:باب الرجل يركع دون الصف-والبيهقى فى"السنن الكبرىٰ" 106/3 -واحمد 39/5-وابن الجارود(318)

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تُعِدْ

فارغ ہونے کے بعد انہوں نے اس بات کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری (نیکی کی) حرص میں اضافہ کرے' لیکن دوبارہ ایسے نہ کرنا''۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**711**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان- شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَدْرِ اَثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهُ صَلّٰى ثَلَاثًا اَضَافَ اِلَيْهَا رَابِعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهُ صَلّٰى اَرْبَعًا سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

''جب کسی شخص کو نماز کے بارے میں شک ہو جائے' اور اس کو پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں' یا چار ادا کی ہیں' تو اسے تحری کرنی چاہیے اور غالب گمان کا جائزہ لینا چاہیے' اگر غالب گمان یہ ہو کہ وہ تین رکعات ادا کر چکا ہے' تو ان کے ساتھ چوتھی رکعت ملا کر (نماز کے آخر میں) سجدہ سہو کر لینا چاہیے' اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں' تو اسے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لینے چاہئیں''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوحسن علی بن حسن بن ایوب- ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس وراق- اسحاق بن محمد بن مروان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِي الْجَمَاعَةِ وَآدَابِ الْاِمَامِ وَمَا يُكْرَهُ فِي الْمَسْجِدِ

چھٹی فصل: جماعت (کے احکام)' امام کے آداب' اور مسجد میں کیا کرنا مکروہ ہے؟

(**712**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: مَنْ دَاوَمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا عَلٰى صَلَاةِ

''جو شخص چالیس دن تک' باقاعدگی کے ساتھ' فجر

(711) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (176) في الصلاة: باب السهو في الصلاة-وعبد الرزاق (3468) في الصلاة: باب السهو في الصلاة-وابن ابي شيبة 26/2 في الصلاة: باب في الرجل يصلي فلا يدري زاد او نقص

(712) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (134) و (135)-والخطيب في "تاريخ بغداد" 96/2-واحمد 155/3-وابن ماجة (798)-والترمذي (241)-والعراقي في "تخريج الاحياء" 149/1

الْغَدَاةِ وَالْعِشَاءِ فِيْ جَمَاعَةٍ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کرے اس کے لیے نفاق سے برأت اور شرک سے برأت کو نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوالفضل جعفر بن محمد بن احمد بن ولید باقلانی - محمد بن یحییٰ ازدی - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ غنجار کی ''تاریخ بخارا'' میں یہ بات پڑھی ہے - یہ روایت ابوعلی حسین بن یوسف نے - ابوعمرو حفص کشی - ابوسعید عطاء بن موسیٰ جرجانی - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**713**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اَمَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَاَطَالَ بِهِمْ فَانْتَهٰى اِلَيْهِمْ رَجُلٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَاَنَاخَهٗ فَعَقَلَهٗ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَانْبَعَثَ بَعِيْرُهٗ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى الْبَعِيْرِ وَلَا يَزْدَادُ مِنْهُ اِلَّا بُعْدًا وَالْاِمَامُ عَلٰى قِرَاءَتِهٖ فَلَمَّا رَاٰى الرَّجُلُ ذٰلِكَ صَلّٰى فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْصَرَفَ فِيْ طَلَبِ بَعِيْرِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُنَفِّرُوْنَ مِنْ هٰذَا الدِّيْنِ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ بِهِمْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ كُوْنُوْا مُؤَلِّفِيْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا مُتَنَفِّرِيْنَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے طویل نماز پڑھا دی ان لوگوں (کی مسجد) کے پاس ایک شخص اپنے اونٹ پر سوار ہوکر آیا اس کو بٹھا کر باندھ دیا اور نماز میں شامل ہوگیا اس کا اونٹ اٹھ کر چل پڑا وہ شخص اپنے اونٹ کو دیکھ رہا تھا کہ وہ دور ہوتا چلا جا رہا ہے اور امام صاحب کی قرأت ہی ختم نہیں ہو رہی ہے جب اس شخص نے یہ صورتحال دیکھی تو اس نے مسجد کے کونے میں (تنہا) نماز ادا کی اور اپنے اونٹ کی تلاش میں چل دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ (دوسروں کو) اس دین سے متنفر کرتے ہیں؟ جو شخص لوگوں کی امامت کرے وہ انہیں مختصر نماز پڑھائے کیونکہ ان میں ضعیف بڑی عمر کے اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں تم الفت پیدا کرنے والے بنو متنفر کرنے والے نہ بنو''۔

(713) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (187) في الصلاة: باب تخفيف الصلاة - وعبد الرزاق 366/2 في الصلاة: باب تخفيف الصلاة - وابو عوانة 86/2 - وابن ماجة 315/1 في اقامة الصلاة: باب من ام قوماً فليخفف - والحميدي (453)

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة مختصراً قال محمد وبه ناخذ ولا بد ان یتم الرکوع والسجود وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے' مختصر طور پر روایت کیا ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' تاہم یہ ضروری ہے کہ وہ رکوع و سجود مکمل ادا کرے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**714**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: مَنْ شَهِدَ الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص فجر اور عشاء کی باجماعت نمازوں میں شریک ہو' اس کو دو طرح کی برأت نصیب ہوتی ہے' نفاق سے برأت اور شرک سے برأت"۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد ابن نضر ہروی - احمد بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**715**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متنِ روایت: اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَسَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ وَتَرَاصُّوْا اَوْ لَيَتَخَلَّلَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَاَوْلَادِ الْحَذْفِ اِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَقْدَمِ الصُّفُوْفِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ بات کہی جاتی تھی: صفیں سیدھی رکھو' کندھے برابر رکھو' ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کے کھڑے ہو' ورنہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان خلل ڈال دے گا' بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے کی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں"۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة لا یترك الصف وفیه خللاً حتی یستوی

---

(714) قد تقدم فی (712)

(715) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (89) فی الصلاة: فی اقامة الصفوف وفضل الصف الاول - وعبد الرزاق (2433) فی الصلاة: باب الصفوف - وابن ابی شیبة 325/1 فی الصلاة: باب ما قالوا فی اقامة الصف

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' کسی صف میں کوئی خلل نہیں چھوڑا جائے گا' پہلے اس کو مکمل کیا جائے گا۔

(716)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ:

متن روایت: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِمَ فُضِّلَ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِيْ فَقَالَ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ الثَّانِي حَتّٰى يَتَكَامَلَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

''میں نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا: پہلی صف والوں کو دوسرے صف والوں پر کیوں فضیلت دی گئی ہے؟ (اس کا جواب دیتے ہوئے) انہوں نے فرمایا: تم دوسری صف میں اس وقت تک کھڑے نہ ہو' جب تک پہلی صف مکمل نہیں ہو جاتی''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ ينبغی اذا تكامل الصف الاول ان يقوم فی الصف الثانی ولا يقوم فی الصف الاول ويزاحم عليه فانك تؤذی والقيام فی الصف الثانی خير من الاذی وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ جب پہلی صف مکمل ہو جائے تو آدمی دوسری صف میں کھڑا ہو جائے پہلی صف میں پھنس کر نہیں کھڑے ہونا چاہیے' کیونکہ اس صورت میں آپ دوسروں کو اذیت پہنچائیں گے' تو اذیت پہنچانے کے مقابلے میں دوسری صف میں کھڑے ہو جانا' زیادہ بہتر ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(717)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا' جو اللہ کی کتاب کا زیادہ قاری (یعنی عالم یا حافظ) ہو' اگر وہ قرأت میں برابر ہوں' تو وہ شخص کرے گا' جس نے پہلے ہجرت کی ہو' اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں' تو وہ شخص امامت کرے' جس کی عمر زیادہ ہو''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وانما قيل اقراهم لكتاب الله تعالى لان الناس كانوا فی ذلك الزمان اقراهم للقرآن افقههم فی الدين

---

(716) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (90) فی الصلاة: فی اقامة الصفوف - وعبدالرزاق (2467) فی الصلاة: باب لا يقف فی الصف الثانی حتى يتم الاول

(717) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (91) فی الصلاة: باب الرجل يؤم القوم او يؤم الرجلين - وابوداؤد (582) فی الصلاة: باب من احق بالامامة؟ والترمذی (235) فی الصلاة: باب ما جاء من احق بالامامة - واحمد 118/4

فان كانوا في هذا الزمان على ذلك يؤمهم اقراهم فان كان غيره افقه منه واعلم بسنة الصلاة وهو يقرا نحواً من قراء ته فاقراهما واعلمهما بسنة الصلاة اولى للامامة وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ قاری (یا حافظ) ہو' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے زیادہ عالم ہوتے تھے وہ دینی احکام کے زیادہ بڑے فقیہ ہوتے تھے' تو (ہمارے) اس زمانے تک یہی رواج ہے کہ جو شخص اللہ کی کتاب کا زیادہ بڑا قاری (یا حافظ) ہو' وہ ان کی امامت کرتا ہے' لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس سے زیادہ بڑا فقیہ ہو' اور نماز کی سنتوں کا اس سے زیادہ علم رکھتا ہو' اور وہ تقریباً اس کی مانند قرأت کرسکتا ہو' تو وہ شخص امامت کا زیادہ حقدار ہوگا' جو ان دونوں میں سے زیادہ اچھا قاری ہو' اور نماز کی سنتوں کا زیادہ علم رکھتا ہو' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**718**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: لَا بَاْسَ اَنْ يَؤُمَّ الْاَعْرَابِىُّ وَالْعَبْدُ وَوَلَدُ الزِّنَا اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس میں کوئی حرج نہیں ہے' کہ کوئی دیہاتی' یا غلام' یا زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ امامت کرے' بشرطیکہ وہ قرآن کی تلاوت کرسکتا ہو''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**719**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ :

متن روایت: فِىْ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ فِىْ الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب دو آدمی ہوں اور اُن میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے' تو وہ فرماتے ہیں: امام بائیں طرف کھڑا ہوگا''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

(718) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (92) في الصلاة: باب الرجل يؤم القوم او يؤم الرجلين - وعبدالرزاق (3838) في الصلاة: باب هل يؤم ولد الزنا؟ وابن ابى شيبة 216/2 في الصلاة: باب من رخص في امامة ولد الزنا - والبيهقي في "السنن الكبرىٰ" 86/3 - والبغوى في "شرح السنة" 400/3

(719) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (93) في الصلاة: باب الرجل يؤم القوم او يؤم الرجلين - وعبدالرزاق (3890) في الصلاة: باب الصلاة يحضر وليس معه الا رجل واحد - وابن ابى شيبة 341/1 في الصلاة: باب الرجل يصلى عن يمين الامام او يساره

قول ابی حنیفة یکون الماموم عن یمینه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے: مقتدی اس (امام) کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

(720)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا زَادَ عَلَی الْوَاحِدِ فِی الصَّلَاةِ فَهِیَ جَمَاعَةٌ

''جب نماز میں ایک سے زیادہ افراد ہوں (خواہ دو ہی کیوں نہ ہوں) تو وہ جماعت شمار ہوں گے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(721)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّ النَّاسَ یَوْمًا بِالْمَدَائِنِ فَذَهَبَ لِیَقُوْمَ عَلٰی دُکَّانٍ مِنْ جَصٍّ مُرْتَفِعٍ فَجَذَبَهُ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ اِنَّمَا اَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَقُوْمُ مَعَهُمْ

''(ایک مرتبہ) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ''مدائن'' میں لوگوں کو امامت کروانے لگے' تو وہ چونے سے بنے ہوئے ایک بلند چبوترے پر کھڑے ہونے لگے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ کر (نیچے کیا) اور بولے: آپ بھی لوگوں میں سے ہی ایک فرد ہیں' تو اُن (کے برابر) کی جگہ پر کھڑے ہوں''۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - محمد بن حنیفہ بن ماہان - تمیم بن منتصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابوعبداللہ احمد

(720) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (94) فی الصلاة: باب الرجل یؤم القوم او یؤم الرجلین - وابن ابی شیبة 5310 فی الصلاة: باب فی الجماعة کم هی؟

(721) اخرجه ابن حبان (2143) - وابن خزیمة (1523) - والشافعی فی "المسند" 137/1 - والبیهقی فی "السنن الکبرٰی" 108 - والبغوی فی "شرح السنة" (831)

☆☆عن همام قال: صلی بنا حذیفة علی دکان مرتفع فسجد علیه فجبذه ابو مسعود فتابعی فلما قضی الصلاة قال ابو مسعود: الیس قد نهی عن هذ؟ فقال له حذیفة: الم ترنی قد تابعتك؟

بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کوامام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**722**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے-ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّـهُ كَـانَ يَؤُمُّهُـمْ فَيَقُوْمُ عَنْ يَسَارِ الطَّاقِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ

''وہ جب اُن لوگوں کی امامت کرتے تھے تو طاق کے بائیں طرف یادائیں طرف کھڑے ہوتے تھے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد واما نحن فلا نرى باساً ان يقوم بحيال الطاق ما لم يدخل قدمه فيه اذا كان مقامه خارجاً منه وسجوده فيه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اگر وہ طاق کے بالکل برابر اس میں کھڑا ہو جائے جبکہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اس سے باہر ہو اور وہ سجدہ اس کے اندر کرتا ہو۔

(**723**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْفَتِلَ الْاِمَامُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْاِمَامُ لَا يَفْقَهُ اَمْرَ الصَّلَاةِ

''جب امام سلام پھیر دے تو آدمی اس وقت نہ اٹھے جب تک امام نہیں اٹھتا البتہ اگر امام نماز کے معاملے کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو (تو حکم مختلف ہوگا۔)''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد رحمه الله وبه ناخذ لا ندرى لعل عليه سجدتى السهو فاذا كان لا يفقه امر الصلاة فلا باس بالانفتال وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم نہیں جانتے ہیں ہوسکتا ہے اس پر سجدہ سہو لازم ہو گیا ہو اگر وہ نماز کے احکام سے بخوبی واقف نہ ہو تو پھر اٹھ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**724**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-سعید بن جبیر کے

(722) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (104) فى الصلاة: باب الصلاة فى الطاق-وعبد الرزاق (3899) فى الصلاة فى الطاق-وابن ابى شيبة 59/2 فى الصلاة: باب الصلاة فى الطاق

(723) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (105) فى الصلاة: باب الصلاة فى الطاق-وعبدالرزاق (3219) فى الصلاة باب مكث الامام بعد ما سلم-وابن ابى شيبة 302/1 فى الصلاة: باب من كان يستحب اذا سلم ان يقوم او ينحرف

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا :
متن روایت: اَنَّـهُ اَمَّ اَصْحَابَهُ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى بَسَاطٍ قَدْ طَبَقَ الْبَيْتَ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں ایسے بچھونے پر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی' جو انہوں نے گھر میں بچھایا ہوا تھا''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(725) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلْمَةَ :
متن روایت: اَنَّ شَبِيْبَ بْنَ رِبْعِيٍّ قَامَ يُصَلِّيْ فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقُوْمُ فِي الصَّلَاةِ اِلَّا اَقْبَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

امام ابوحنیفہ نے - تمیم بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
''شبیب بن ربعی کھڑے نماز ادا کر رہے تھے' انہوں نے قبلہ کی سمت میں تھوک دیا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: جب کوئی بندہ نماز ادا کرتا ہے' تو قبلہ کی سمت میں' اللہ تعالیٰ اُس کی طرف رُخ کر لیتا ہے' (اور اس کی طرف اُس وقت تک رُخ رکھتا ہے) جب تک وہ بندہ نماز ختم نہیں کرتا''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(726) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :
متن روایت: اِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن یسار کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت

---

(724) اخرجه الحاكم في "المستدرك" 390/1 - وابن خزيمة 103/2 (1005) في الصلاة: باب الصلاة على البساط - والبيهقي في "السنن الكبرى" 436/2 - وابن ماجة (1030) - والطبراني (12206) - وابن ابي شيبة 400/1

(725) ☆☆ اخرج ابن حبان (1636) - واحمد 56/4 - وابو داؤد (481)

عن السائب بن خلاد ان رجلاً ام قوماً فبصق في القبلة..... قال النبي صلى الله عليه وسلم: "انك آذيت الله

(726) اخرجه ابن حبان (402) - وابن خزيمة (177) و (357) - والحاكم في "المستدرك" 191/1 - 192 - واحمد 3/ - والبيهقي في "السنن الكبرى" 16/2 في حديث طويل.....

يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ
نازل کرتے ہیں' جوصفوں کو ملا کر رکھتے ہیں''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابولبید محمد بن ادریس سرخسی - سوید بن سعید - عثمان بن قاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**727**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا:

متنِ روایت: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ بَيْتٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْنَا خَلْفَهُ اَحَدُنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَامَ بَيْنَنَا وَقَالَ هٰكَذَا فَاصْنَعُوْا اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ''ایک مرتبہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (اُن کے) گھر میں موجود تھے' نماز کا وقت ہوا' تو وہ کھڑے ہوئے' تا کہ نماز پڑھائیں' ہم ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے' ایک اُن کے دائیں طرف اور دوسرا اُن کے بائیں طرف کھڑا ہوا' وہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' انہوں نے فرمایا: جب تم تین افراد ہو' تو اِسی طرح کیا کرو''۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - یعقوب بن یوسف بن موسیٰ مروزی - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابن خسرو نے اس روایت کو - ابوالفضل بن خیرون - اُن کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة وزاد فیه وکان اذا رکع طبق وصلی بغیر اذان ولا اقامة وقال تجزء اقامة الناس حولنا ثم قال محمد ولسنا ناخذ بقول عبد الله فی الثلاثة ولکنا نقول اذا کانوا ثلاثة تقدم الامام علیهما وصلی الباقیان خلفه ولسنا ناخذ بقوله ایضاً فی التطبیق بین یدیه اذا رکع ثم یجعلهما بین رکبتیه ولکنا نری ان یضع الرجل راحتیه علی رکبتیه ویفرج اصابعه تحت الرکبتین واما صلاته بغیر اذان ولا اقامة فذلك والاذان والاقامة افضل وان اقام للصلوة ولم یؤذن فذلك افضل من الترك للاقامة وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ جب رکوع میں جاتے تو تطبیق کیا کرتے تھے' اور وہ اذان اور اقامت کے بغیر (گھر میں) نماز

(727) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (95) فی الصلاة: باب الرجل یؤم القوم او یؤم الرجلین - وعبد الرزاق (3884) فی الصلاة: باب الرجل یؤم الرجلین والمرأة - وابن ابی شیبة 245/1 فی الصلاة: باب من کان یطبق یدیه بین فخذیه - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 229/1 - والطبرانی فی "الکبیر" (93/6)

کر لیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: ہمارے اردگرد کے لوگوں کی اقامت کفایت کر جائے گی۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: تین افراد کے بارے میں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول اختیار نہیں کرتے ہیں؛ ہم یہ کہتے ہیں: جب تین افراد ہوں' تو امام' دونوں افراد سے آگے کھڑا ہوگا' اور باقی دو افراد اس کے پیچھے کھڑے ہونگے۔

رکوع میں دونوں میں تطبیق دے کر' گھٹنوں کے درمیان رکھنے کے حوالے سے بھی' ہم ان کے قول کو اختیار نہیں کرتے ہیں' ہم اس بات کے قائل ہیں: کہ آدمی اپنی ہتھیلیاں' گھٹنوں پر رکھے گا' اور انگلیاں کھول کر انہیں گھٹنوں سے نیچے رکھے گا۔

جہاں تک اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرنے کا تعلق ہے' تو یہ ٹھیک ہے' لیکن اذان اور اقامت کے ہمراہ نماز ادا کرنا افضل ہے' اگر نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے' اور اذان نہ دی جائے' تو یہ اقامت ترک کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

728)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهٗ

امام ابوحنیفہ نے -مسعر -قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد میں تھوک پھینکنا گناہ ہے اور اُس کا کفارہ اُس کو دفن کرنا ہے''۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی -حسن بن حسین نعال - ابومحمد عبداللہ بن حمدویہ نہروانی - محمد بن محمد بن لیث مروزی -محمد بن حسن موصلی -محمد بن یوسف بن عاصم - احمد بن ابراہیم - اشعث بن عطاف -سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن عبداللہ انصاری - ابوبکر خطیب بغدادی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

729)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفِ الْیَامِیِّ الْكُوْفِیِّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: اَنَّهٗ كَانَ یُكَبِّرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

امام ابوحنیفہ نے -طلحہ بن مصرف یامی کوفی کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے:

''جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہتا' تو وہ (یعنی ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ) تکبیر کہہ دیا کرتے تھے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -مصعب بن

(728) اخرجه احمد 109/3-وابو یعلی (3161)-ابوداؤد (476)-وعبد الرزاق (1697)-والترمذی (572)-والطبرانی فی "الصغیر" (101)-وابن حبان (1635)-والخطیب فی "تاریخ بغداد" 396/8

(729) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (63) فی الصلاة: باب الاذان-وعبد الرزاق 74/2 (2550) فی الصلاة: باب متی یکبر الامام؟

مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبداللہ بن نوفل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابن یمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(**730**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ طَلْحَةِ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - طلحہ بن مصرف کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَیَنْبَغِیْ لِلْقَوْمِ اَنْ یَّقُوْمُوْا لِلصَّلٰوةِ فَاِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کَبَّرَ الْاِمَامُ

"جب مؤذن (اقامت میں) حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو لوگوں کو چاہیے کہ وہ نماز کے لیے کھڑے ہو جائیں اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو امام تکبیر (تحریمہ) کہہ دے"۔

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة فان کف الامام حتی فرغ المؤذن من الاقامة ثم کبر فلا باس ایضاً کل ذلك حسن

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اگر امام رُکا رہے یہاں تک کہ مؤذن پوری اقامت کہہ کر فارغ ہو جائے اور پھر امام تکبیر (تحریمہ) کہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے یہ سب (طریقے) ٹھیک ہیں۔

(**731**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَحْیٰی بْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبدالحمید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَخَفَّفَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ بُکَاءَ صَبِیٍّ فَکَرِهْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمِّهٖ فَاَیُّکُمْ صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ وَلْیُتِمَّ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَةِ

"(ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے اُس کو مختصر کر دیا (بعد میں) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (کی وجہ) کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تھی تو میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ اُس کی ماں کو پریشانی کا شکار کروں تم میں سے جو بھی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے وہ مختصر

(730) قد تقدم-وهو الاثر السابق

(731) اخرجه ابن حبان (1760)-والبغوی فی "شرح السنة" (843)-ومالك فی "الموطأ" 134/1 فی الصلاة: باب العمل فی صلاة الجماعة-والشافعی فی "المسند" 132/1-واحمد 486/2-والبخاری (703) فی الاذان-وابوداؤد (794) فی الصلاة فی تخفیف الصلاة-والبیهقی فی "السنن الکبریٰ" 17/3

مکمل نماز پڑھائے' کیونکہ اُن میں ضعیف' عمر رسیدہ' اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن ابومقاتل - عبداللہ بن حمدویہ بغلانی - محمود بن آدم - فضل بن موسیٰ ... کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - عبداللہ بن جعفر بلخی - حمدان بن سہل (اور) محمد بن علی (اور) عبدالصمد بن فضل' ان سب نے - ... - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - محمد بن علی (اور) محمد بن موسیٰ' ان دونوں نے - شداد - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط مقری - ابوعبداللہ بن دوست ... - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن زرعہ بن شداد - شداد بن حکیم - زفر بن ہذیل کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ... ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے اس کو امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے۔

... - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيٰى بْنِ ... الْحَمِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ... روایت: مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمِ ... وَالضَّعِيْفُ وَذَا الْحَاجَةِ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبدالحمید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے وہ مختصر پڑھائے' کیونکہ ان میں بوڑھے' ضعیف' اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں''۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد قابوسی - حسین بن محمد بن علی ازدی - امام ابویوسف (اور) اسد بن عمرو ... کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر ... اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

... - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ... الْمَلِكِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ

امام ابوحنیفہ نے - اسماعیل بن عبدالملک - مجاہد - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

... قد تقدم - وهو حديث سابقه

... خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (169)

... قلت: وقد اخرج ابو يعلى (4039) - وابن حجر في "المطالب العالية" 79/1 (277)

... س قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النوم قبل العشاء وعن السمر بعدها

عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ:

متن روایت: لَاَنْ اُصَلِّیَ الْعِشَاءَ مُنْفَرِدًا قَبْلَ النَّوْمِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ صَلَاتِہَا بِجَمَاعَۃٍ بَعْدَ النَّوْمِ

فرماتے ہیں:

''میں سونے سے پہلے عشاء کی نماز اکیلا ادا کرلوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو سونے کے بعد (بیدار ہوکر) باجماعت ادا کروں''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-اسحاق بن محمد بن مروان-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**734**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ:

متن روایت: اِذَا دَخَلْتَ فِیْ صَلَاۃِ الْقَوْمِ وَاَنْتَ لَا تَنْوِیْ صَلَاتَہُمْ لَمْ تُجْزِکَ وَاِنْ صَلَّی الْاِمَامُ صَلَاتَہٗ وَنَوَی الَّذِیْ خَلْفَہٗ غَیْرَہَا اَجْزَاَتِ الْاِمَامَ وَلَمْ تُجْزِہِمْ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب تم کسی قوم (یعنی کچھ لوگوں) کے ساتھ (باجماعت) میں شامل ہوتے ہو اور ان کی نماز کی نیت نہ کرتے' تو وہ نماز درست نہیں ہوگی' اور جب امام اپنی نماز ادا کر رہا ہو اور مقتدی نے دوسری نماز کی نیت کی ہو' تو امام کی نماز درست ہوگی اور مقتدیوں کی نماز درست نہیں ہوگی''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(**735**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ تَوْبَۃَ عَنْ عَبْدِ رَبِّہٖ عَنْ عِکْرَمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: اَلصَّلَاۃُ فِیْ جَمَاعَۃٍ اَفْضَلُ مِنَ الْمُنْفَرِدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً

امام ابوحنیفہ نے-توبہ-عبدربہ-عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باجماعت نماز ادا کرنا' تنہا نماز ادا کرنے پر 27 درجے فضیلت رکھتا ہے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت-ابن عقدہ-قاسم بن محمد بن حماد-ابویعلیٰ عفان بن حسن-امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**736**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(734) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (103) في الصلاة: باب صلاة التطوع-وفي (154) باب ما يعتد به وما يكره منها-وابن ابي شيبة 68/2

(735) اخرجه ابن ابي شيبة 481/2 في الصلاة: باب ماجاء في فضل صلاة الجماعة على غيرها

(736) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (126) في الصلاة: باب من سبق بشيء من صلاته-وابن ابي شيبة الصلاة: باب من كره ان يركع دون الصف

...براہیم قَالَ:
...متن روایت: اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ رُكُوْعٌ فَلْيَرْكَعْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّشْتَدَّ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''جب آدمی مسجد میں داخل ہوا اور لوگ اس وقت رکوع میں ہوں' تو وہ بھاگ کر جائے بغیر' (صف میں پہنچ کر) رکوع میں چلا جائے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنه يمشى على هينة حتى يدرك الصف فيصلى ما ادرك ويقضى ما فاته

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کو اختیار نہیں کرتے ہیں' آدمی عام رفتار سے چلتا ہوا صف تک پہنچے گا' اور جتنی نماز ملے گی اس کو ادا کر لے گا اور جو گزر چکی ہو گی' اس کو بعد میں ادا کر لے گا۔

737)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ خَلَفِ بْنِ ...يٰسِيْنَ بْنِ مُعَاذِ الزَّيَّاتِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِى ...ثَابِتٍ:
...متن روایت: اَنَّ الْجُنُبَ اِذَا صَلّٰى بِقَوْمٍ عَلَيْهِ اَنْ ...يُعِيْدَ وَيُعِيْدُوْا مَعَهُ

امام ابوحنیفہ نے- خلف بن یاسین بن معاذ زیات- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- حبیب بن ابوثابت کا یہ بیان نقل کیا ہے:
''اگر جنبی شخص لوگوں کو نماز پڑھا دے' تو اس پر یہ لازم ہو گا کہ وہ نماز کو دُہرائے' اور اس کے ساتھ لوگ بھی نماز کو دُہرائیں گے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- عبدالواحد بن حماد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے ...سے- امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ (اور) سفیان ثوری نے یہ روایت یاسین (بن معاذ زیات) سے بھی روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

738)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ ...يَزِيْدَ الْخَوْزِيِّ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَمِيْرِ ...الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:
...متن روایت: فِى الرَّجُلِ يُصَلِّى بِالْقَوْمِ جُنُبًا قَالَ ...يُعِيْدُ وَيُعِيْدُوْنَ

امام ابوحنیفہ نے- ابراہیم بن یزید خوزی مکی- عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: - امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''جو شخص لوگوں کو جنابت کی حالت میں' نماز پڑھا دے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (یعنی امام) اور لوگ (یعنی مقتدی) نماز کو دُہرائیں گے''۔

---

(738) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (135) فى الصلاة: باب ما يقطع الصلاة- وعبد الرزاق (3663) فى ...باب يؤم القوم وهو جنب او على غير وضوء- وابن ابى شيبة 44/2 فى الصلاة: باب الرجل يؤم بالقوم وهو على غير وضوء

ثم قال محمد (واخبرنا) عبد الله بن المبارك (عن) يعقوب بن قعقاع عن عطاء بن ابی رباح فِیْ رَجُلٍ يصلی باصحابه بغير وضوء قال يعيد ويعيدون

ثم قال محمد (واخبرنا) عبد الله بن المبارك (عن) عون بن عبد الله (عن) محمد بن سيرين قال احب الى ان يعيدوا معاً ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک نے - یعقوب بن قعقاع - عطاء بن ابورباح کے حوالے سے نقل کیا ہے: جو شخص اپنے ساتھیوں کو وضو کے بغیر نماز پڑھادے تو عطاء فرماتے ہیں: وہ شخص اور (مقتدی) لوگ نماز کو دہرائیں گے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک نے - عون بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: محمد بن سیرین فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ سب لوگ مل کر اس نماز کو دوبارہ ادا کریں۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**739**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰی بِاَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَلَمْ یَقْرَاْ فِیْ شَیْءٍ مِنْهَا حَتّٰی اِنْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقْرَاَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ اَوَمَا فَعَلْتُ اِنِّیْ جَهَّزْتُ عِیْرًا اِلَی الشَّامِ فَلَمْ اَزَلْ اُرَحِّلُهَا مِنْقَلَةً مِنْقَلَةً حَتّٰی وَرَدَتِ الشَّامَ فَاَعَادَ وَاَعَادَ اَصْحَابُهُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''(ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی' تو انہوں نے (بلند آواز میں) قرأت نہیں کی' یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کر دی' ان کے ساتھیوں نے اُن سے دریافت کیا: امیر المومنین! آپ نے قرأت کیوں نہیں کی؟ انہوں نے فرمایا: کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ (پھر انہوں نے وضاحت کی:) میں نے شام کی طرف ایک قافلہ بھجوایا تھا' تو میں اُس کو ہر پڑاؤ پر رُکواتا اور چلاتا رہا' یہاں تک کہ وہ شام پہنچ گیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز دُہرائی اور اُن کے ساتھیوں نے بھی اُس کو دُہرایا''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة اذا صلی الامام جنباً او علی غير وضوءٍ وفسدت صلاته بوجه من الوجوه فسدت صلاة من خلفه

(739) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (152) فی الصلاة: باب مايعاد من الصلاة وما يكره منها- وفی "الحجة علی اهل المدينة" 237/1- وابو يوسف فی "الآثار" 29- وابن ابی شيبة 434 فی الصلاة: من كان يقول: اذا نسی القراءة اعاد- والبيهقی فی "السنن الكبریٰ" 382/2

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے: جب امام جنابت یا بے وضو حالت میں نماز پڑھا دے' اور اس کی نماز کسی بھی وجہ سے فاسد ہو جائے' تو اس کے پیچھے موجود افراد کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

740)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ لَمْ يَبْرَحْ مِنْ مَوْضِعِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَّ

امام ابوحنیفہ نے- سماک بن حرب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد' اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے' یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے بعد' روشن ہو جاتا تھا''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- صالح- نجیح بن ابراہیم' جو اہل کوفہ کے فقیہ ہیں- محمد بن عمران بن ابولیلیٰ- حمید بن عبدالرحمٰن رواسی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

741)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ سَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ تَرَاصُّوْا اَوْ لَيَتَخَلَّلَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَاَوْلَادِ الْحَذَفِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُقِيْمِ الصُّفُوْفِ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو' اپنے کندھے برابر رکھو' ایک دوسرے کے ساتھ مل کے کھڑے ہو' ورنہ شیطان بھیڑ کے بچوں کی طرح تمہارے درمیان خلل ڈال دے گا' بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں درست رکھنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزاز- قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب- ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان قطیعی- بشر بن موسیٰ- ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

742)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی- شعبی

---

(740) اخرجه احمد 439/3- والطبرانی فی "الکبیر" 442/20- وابن عبد الحکم فی "فتوح مصر" 296- وابو داؤد (1320)- والبیهقی فی "السنن الکبری" 49/3

☆☆ عن سهل بن معاذ عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال: من قعد فی مصلاه حین یصلی الصبح حتی یصبح الضحی لا یقول الا خیرا غفرت له خطایاه وان کانت اکثر من زبد البحر"

(741) اخرجه ابن ابی شیبة 352/1 فی الصلاة: باب ما قالوا فی اقامة الصف- والبیهقی فی "السنن الکبری" 21/1 فی الصلاة: باب الامام حتی یأمر بتسویة الصفوف خلفه- وعبد الرزاق (2433) و (2434)- والمتقی الهندی فی "الکنز" (5306)

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا :

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْخُرُوْجِ لِصَلَاةِ الْغَدَاةِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ لِلنِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اِذًا يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا

''نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو صبح اور عشاء کی نماز (باجماعت میں شرکت کے لیے گھر سے) نکلنے کی اجازت دی ہے تو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: خواتین تو اسے خرابی کا ذریعہ بنالیں گی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک بات بتا رہا ہوں اور تم یہ بات کہہ رہے ہو؟''۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن ابراہیم بن زیاد- ابو بلال- امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(**743**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ يُؤَذِّنُوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ قَالَ يُجْزِيْهِمْ

''میں نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے مؤذنین کے بارے میں دریافت کیا' جو مسجد کے اوپر (یعنی چھت پر) اذان دیتے ہیں اور پھر اوپر ہی نماز ادا کر لیتے ہیں'' انہوں نے فرمایا: ان کے لیے ایسا کرنا جائز ہے (یا اُن کی نماز درست ہوگی)''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ما لم يكونوا قدام الامام وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' بشرطیکہ وہ امام سے آگے نہ کھڑے ہوں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**744**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(742) اخرجه ابن حبان (2210)- ومسلم (442) (138) فی الصلاة: باب خروج النساء الی المساجد- والترمذی (570) [...] الصلاة: باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد- واحمد 49/2- وعبد الرزاق (5108)- وابو عوانة 57/2- [...] فی ''الكبير'' (13471)

(743) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی ''الآثار'' (115) فی الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة وركعتی الفجر- وابن [...] 224/2 فی الصلاة: باب فی المؤذن يصلی فی المئذنة

(744) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی ''الآثار'' (116) فی الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة وركعتی الفجر- و[...] (4882) فی الصلاة: باب الرجل صلی وراء الامام خارجاً من المسجد- وابن ابی شيبة 223/2 فی الصلاة: باب فی الرجل [...] يصلی وبينه وبين الامام حائط

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ یَکُوْنُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْاِمَامِ شَیْءٌ قَالَ حَسَنٌ مَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْاِمَامِ طَرِیْقٌ اَوْ بُنْیَانٌ

''جس شخص اور امام کے درمیان کوئی چیز ہو' اس کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: (اُس کی نماز) ٹھیک ہوگی' جبکہ اُس کے اور امام کے درمیان کوئی راستہ' یا عمارت نہ ہو''۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(**745**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ:

امام ابوحنیفہ نے -علقمہ بن مرثد- ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً یَنْشُدُ جَمَلاً فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا وَجَدْتَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں' اپنے گمشدہ اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا' تو فرمایا: تم اُسے نہ پاؤ''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- حسین بن عبدالرحمٰن بن محمد ازدی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- خلف بن یاسین زیات- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید- جعفر بن محمد- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

تاہم انہوں نے' اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان هذه البیوت بنیت لما بنیت له

''اِن گھروں کے اِن کے مخصوص مقاصد کے لیے بنایا گیا ہے''

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے- یہ امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے منقول ہے' تاہم انہوں نے اس میں علقمہ سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

(**746**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

متن روایت: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ صَلَاةَ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ صَلَاةً

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا' اُس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

---

745) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (94)-وابن حبان (1652)-وعبدالرزاق (1721)- ومن طريقه مسلم (569) -وابو عوانة (407)-والبيهقي في "السنن الكبرى" 2/447-وابن ابي شيبة 2/419-وابن ماجة 765 في المساجد

746) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (111) في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة وركعتي الفجر

(747)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِرَجُلٍ وَصَلَّى خَلْفَهُ اِمْرَاَةٌ صَلّٰى بِهِمْ جَمَاعَةً

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم -عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک خاتون نے بھی نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باجماعت نماز پڑھائی تھی''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -صالح بن منصور بن نصر صغانی -انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے -ابومقاتل حفص بن سالم فزاری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام -ابومقاتل حفص -اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' انہوں نے اسی کی مانند اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

(748)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ صَلّٰى بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ وَخَلْفَهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَاْتَمُّوْنَ بِالْاِمَامِ قَالَ اَمَّا الَّذِيْ خَلْفَهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَصَلَاتُهُمْ تَامَّةٌ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَمَامَهُ فَلَيْسَتْ صَلَاتُهُمْ تَامَّةً

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک شخص امام کے آگے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' ایک اس کے دائیں طرف' ایک اس کے بائیں طرف' ایک اس کے پیچھے (کھڑے ہو کر نماز ادا کریں) اور وہ سب اس امام کی اقتداء کر رہے ہوں' تو ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو افراد امام کے پیچھے' دائیں اور بائیں کھڑے ہوئے ہیں' ان کی نماز مکمل ہوگی اور جو اُس کے آگے کھڑا ہوا تھا' اُس کی نماز مکمل (یعنی ادا شمار) نہیں ہوگی''۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی -ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان -ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان قطیعی -بشر بن موسیٰ -ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

قال ابن خسرو وقال المقرى يقول اهل البصرة بل صلاتهم تامة صلاتهم تامة فى الجمعيات والاعياد لان الناس يكثرون

ابن خسرو بیان کرتے ہیں: مقری فرماتے ہیں: اہل بصرہ کہتے ہیں: جمعہ اور عیدین میں ایسے لوگوں کی نماز مکمل شمار ہوگی' کیونکہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

(749)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَوِ الْاَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ:

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم - جابر بن اسود (راوی کو شک ہے شاید) اسود بن جابر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے

(747) اخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 307/1 -واحمد 131/3 -وابن حبان (2205) -ومالك فى الموطا 153/1 -والشافعى فى "المسند" 105/1 -والدارمى (1287) -والبخارى (3801) -وابوداؤد (612)

متن روایت: اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ بُيُوْتِهِمَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ اَتَيَا الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَقَعَدَا فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَحِلُّ لَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَآهُمَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا وَفَرَائِصُهُمَا تَرْعُدُ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَدَثَ فِيْ اَمْرِهِمَا شَيْءٌ فَاَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلْتُمَا ذٰلِكَ فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ وَاجْعَلَا الْاُوْلٰى هِيَ الْفَرِيْضَةُ

''نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دوآدمیوں نے اپنے گھر میں نماز ادا کرلی' وہ یہ سمجھے کہ باجماعت نماز ہوچکی ہوگی' پھر وہ دونوں مسجد آئے' تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' وہ دونوں مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے' وہ دونوں یہ سمجھے کہ اب اس نماز کو (دوبارہ) ادا کرنا اُن کے لیے جائز نہیں ہے' نماز مکمل کرنے کے بعد' جب نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کو ملاحظہ فرمایا: تو انہیں (اپنے پاس) بلوایا' اُن دونوں کو لایا گیا' تو اُن کے اعضاء کانپ رہے تھے' انہیں یہ اندیشہ ہوا تھا کہ کہیں اُن کے بارے میں کوئی نیا حکم نہ آگیا ہو' اُن دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو ساری صورتحال بتائی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم ایسا کر چکے تھے' تو تم نے لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کرلینی تھی' اور اپنی پہلی نماز کو ہی' فرض شمار کرنا تھا''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت ہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے' ان میں سے بعض حضرات نے اس کو نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض حضرات نے ہیثم سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة (عن) الهیثم یرفعه الی النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم ثم قال محمد وبه ناخذ ولا نری ان تعاد العصر والفجر ولا المغرب

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ اور ہیثم کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' البتہ ہم یہ سمجھتے ہیں: (اس طرح کی صورتحال میں) عصر' فجر اور مغرب کی نماز کونہیں دہرایا جائے گا۔

750- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: اِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ

امام ابوحنیفہ نے - مالک بن انس - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب تم فجر یا مغرب کی نماز پہلے (تنہا) ادا کر چکے ہو' اور

749- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (97) فی الصلاة: باب من صلی الفریضة- وابو داؤد (575) فی الصلاة: باب من صلی فی منزله ثم ادرك الجماعة یصلی معهم- والترمذی (219) فی الصلاة: فی ابواب الصلاة: باب ما جاء فی الرجل یصلی وحده ثم یدرك الجماعة- واحمد 160/4- والحاكم فی "المستدرك" 245/1

اَدْرَكْتَهُمَا فَلَا تُعِدْهُمَا

پھر اُن دونوں (میں سے کسی نماز کو باجماعت) پاؤ تو تم اُن دونوں کو نہ دُہراؤ"۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثارفرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد اما الفجر والعصر فلا ينبغي ان يصلي بعدهما نافلة لقول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا بعد الفجر حتى تطلع الشمس واما المغرب فهي وتر فيكره ان يصلي متطوع وتراً فان دخل رجل معهم متطوعاً فسلم الامام فليقم وليضف اليها رابعة ويشهد ويسلم ثم قال وهذا كله قول ابي حنيفة رحمه الله

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک فجر اور عصر کی نماز کا تعلق ہے تو ان دونوں نمازوں کے بعد نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' جہاں تک مغرب کی نماز کا تعلق ہے تو وہ وتر (یعنی طاق) ہوتی ہے تو یہ بات مکروہ ہے کہ کوئی شخص وتر (یعنی طاق تعداد میں) نوافل ادا کرے اور اگر کوئی شخص لوگوں کے ساتھ نفل ادا کرنے والے کے طور پر شامل ہو تو جب امام سلام پھیر دے تو وہ شخص کھڑا ہو اور اس کے ساتھ چوتھی رکعت شامل کرنے کے بعد تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے' پھر امام محمد نے یہ فرمایا: امام ابوحنیفہ بھی ان سب صورتوں کے بارے میں یہی قول ہے۔

(751)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا سَهَا الْاِمَامُ فَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اَنْ تَسْجُدَهُمَا

''جب امام کو سہو لاحق ہو اور وہ سجدہ سہو نہ کرے تو تم پر بھی سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا''۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی-ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان-ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد ابن قطیعی-بشر بن موسیٰ-ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(752)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حُمَيْدٍ

امام ابوحنیفہ نے-حمید طویل کے حوالے سے یہ روایت نقل

(750) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (98) في الصلاة: باب من صلى الفريضة-وعبد الرزاق (3939) - ومالك في "الموطأ" 297

(751) اخرجه ابن ابي شيبة 39/2 في الصلاة: باب الامام يسهو فلا يسجد ما يصنع القوم؟-وعبدالرزاق (3508) في الصلاة: باب هل على من خلف الامام سهو؟

(752) اخرجه ابن حبان (2267)-واحمد 176/3-والبخاري (412) في الصلاة: باب لا يبصق عن يمينه في الصلاة-ومسلم (551) في المساجد: باب النهي عن البصاق في المسجد-وعبد الرزاق (162)- والبيهقي في "السنن الكبرى" 255/1

الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهٖ وَرُؤِيَ فِيْ وَجْهِهٖ كَرَاهَةً وَشِدَّةً عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَرَبُّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ فَلَا يَبْصُقْ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ وَبَصَقَ فِيْهِ وَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ وَيَفْعَلُ هٰكَذَا

کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''(ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) تھوک لگا ہوا دیکھا' تو اس کو اپنے دست مبارک کے ذریعے کھرچ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر شدید ناراضگی اور ناپسندیدگی کے آثار نمودار ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے' اور اس کا پروردگار' اُس کے اور قبلہ کے درمیان میں (یعنی قبلہ کی سمت میں) ہوتا ہے' تو اُس کو قبلہ کی سمت میں نہیں تھوکنا چاہیے' بلکہ بائیں طرف' یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے' یا اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر اس میں تھوک دینا چاہیے اور پھر اُس کو مل دینا چاہیے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کر دینا چاہیے''۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابومحمد حسن بن عبداللہ - محمد بن عبداللہ - محمد ابن حمدان بن مہران - علی بن سلمہ - حفص - محمد بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن محمد صیرفی - ابومحمد فارسی - محمد بن مظفر حافظ - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(753) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: ثَلَاثَةٌ لَا يَؤُمُّوْنَ وَلَدُ الزِّنَا وَالْاَعْرَابِيُّ وَالْعَبْدُ وَاِنْ قَرَئُوْا الْقُرْآنَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''تین قسم کے لوگ امامت نہیں کروائیں گے' خواہ وہ قرآن پڑھ سکتے ہوں' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا شخص' دیہاتی' اور غلام''۔

حافظ حسین بن محمد ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(753) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (92) - والحصكفي في "مسند الامام" (131) - وعبد الرزاق (3838) - وابن ابي شيبة 216/2 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 86/3

☆☆عن ابراهيم قال: يؤم القوم ولد الزنا والعبد والاعرابي اذا قرأ القرآن

(754)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ:

متن روایت: كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ قَدَمَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ فِىْ مَرَضِهِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی سفیدی کی منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری کے دوران نماز کے لیے تشریف لے گئے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(755)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ صَبِيْحٍ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَاَحْدَثَ الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اَقْبَلَ وَهُوَ يَقُوْلُ (وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ)

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: معبد بن صبیح بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے انہیں حدث لاحق ہوگیا تو وہ نماز چھوڑ کر چلے گئے انہوں نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا یہاں تک کہ وہ وضو کر کے آئے تو وہ یہ (آیت) پڑھ رہے تھے:

''اور انہوں نے جو کیا ہو وہ جانتے بوجھتے ہوئے اس پر اصرار نہیں کرتے ہیں''۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - علی بن حسن بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(756)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ:

متن روایت: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يُنْشِدُ بَعِيْرًا فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا وَجَدْتَ اَنَّ الْمَسْجِدَ لِمَا بُنِيَ لَهُ

امام ابوحنیفہ نے -علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں اپنے گمشدہ اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم اسے نہ پاؤ مسجد اپنے مخصوص مقصد (یعنی عبادت) کے لیے بنائی گئی ہے''۔

(754) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 406/1-وابن حبان (2119)-وابن ابی شیبة 332/2-واحمد 159/6-والترمذی (362) فی الصلاة-والبیهقی فی "السنن الکبری 83/3-وفی "دلائل النبوة" 191/7-وابن خزیمة (1620)

(756) اخرجه النسائی فی "السنن الکبری" 52/6-واحمد 360/5-وعمر بن شبة فی "تاريخ المدينة" 30/1-وابن خزيمة (1301)-وابن حبان (1653)-وابو عوانة (1214)-وعبدالرزاق (1721)-ومسلم (569)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(757) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اِذَا نُوْدِيَ بِالْعَشَاءِ وَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ

امام ابوحنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رات کے کھانے کے لیے بلایا جائے اور اس دوران مؤذن اذان بھی دیدے' تو پہلے کھانا کھالو''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی بخاری - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - محمد بن مالک کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(758) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن دینار - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے' تو فرض نماز کے علاوہ' اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعلی حسین بن علی وراق - حسن بن عثمان تستری - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ بن بزیع کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابویعقوب بن اسحاق بن ابراہیم - احمد بن وضاح - زفر کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(759) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(757) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (137) - والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 401/2 - وابن حبان (2066) - وابو عوانة 14/2 - وابن الجارود في "المنتقى" (223) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 72/3 - والشافعي "المسند" 125/1

(758) اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 372/1 - وفي "شرح مشكل الآثار" (4128) - واحمد 352/2 - والطبراني في "الاوسط" (8649) - وفي "الصغير" (21) - وابن حبان (2190) - وابو نعيم في "الحلية" 138/8 - وفي "تاريخ اصبهان" 304/1

(759) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (196) باب صلاة الخوف - وعبد الرزاق (4246) في الصلاة: باب صلاة الخوف - والحاكم في "المستدرك" 335/1 - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 309/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 258/3

إِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ بِأَصْحَابِهِ تَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَلْيُصَلِّ الْإِمَامُ بِالطَّائِفَةِ الَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ تَنْصَرِفُ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَلَّوْا مَعَ الْإِمَامِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَكَلَّمُوْا بِشَيْءٍ فَيَقُوْمُوْا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَلْيُصَلُّوْا رَكْعَةً مَعَ الْإِمَامِ ثُمَّ يَنْصَرِفُوْا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَكَلَّمُوْا بِشَيْءٍ حَتّٰى يَقُوْمُوْا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى يُصَلُّوْا رَكْعَةً وَحْدَانًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَقُوْمُوْا مَعَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ حَتّٰى يَقْضُوْا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ وَحْدَانًا

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نماز خوف کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائے گا' تو ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہوگا' اور دوسرا گروہ دشمن کے مد مقابل کھڑا ہوگا' امام اپنے ساتھ کھڑے ہوئے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا' پھر جن لوگوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کی ہے' وہ کوئی کلام کیے بغیر مڑ کے جائے گا اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کر کھڑا ہو جائے گا' پھر دوسرا گروہ آئے گا' اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کریں گے' پھر وہ کوئی کلام کیے بغیر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو جائیں گے' پھر پہلے والا گروہ آئے گا اور تنہا' تنہا ایک رکعت ادا کریں گے' پھر وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں گے' اور وہ لوگ باقی رہ جانے والی ایک رکعت تنہا ادا کر لیں گے''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**760**)- سند روایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ سَوَاءً

امام ابوحنیفہ نے - حارث بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سابق - حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبهذا كله ناخذ فاما الطائفة الاولى فيقضون بغير قراءة لانهم ادركوا اول الصلاة مع الامام فقراءة الامام لهم قراءة واما الطائفة الاخرى فيقضون ركعتهم بقراءة لانها فاتتهم مع الامام وهو قول ابى حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس سب کے ساتھ فتویٰ دیتے ہیں جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے تو وہ قرأت کے بغیر باقی رہ جانے والی رکعت ادا کریں گے کیونکہ انہوں نے نماز کا ابتدائی حصہ امام کے ساتھ پالیا تھا تو امام کی قرأت ان کی قرأت شمار ہوگی اور دوسرا گروہ رہ جانے والی ایک رکعت کو ادا کرتے ہوئے اس میں قرأت کرے گا کیونکہ ان کی یہ رکعت امام کے ساتھ رہ گئی تھی۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(760) قد تقدم—وهو حديث سابقه

761)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: اَلرَّجُلُ يُصَلِّيْ فِي الْخَوْفِ وَحْدَهُ قَالَ يُصَلِّيْ قَائِمًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَرَاكِعًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يُوْمِيْ اِيْمَاءً وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آدمی خوف کی حالت میں تنہا نماز ادا کرے گا' وہ فرماتے ہیں: آدمی کھڑا ہو کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے (نماز خوف) ادا کرے گا' اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو' تو قبلہ کی طرف رُخ کر کے رکوع کی حالت میں نماز ادا کرے گا' اگر وہ اس کی استطاعت بھی نہیں رکھتا' تو اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا' اور سجدے میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھک جائے گا''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وهو قول ابی حنیفة وبه ناخذ وان اشتد الخوف صلوا ركبانا فرادى بالايماء ای جهة قدروا لا يدعون الوضوء والقراءة والله اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اگر خوف زیادہ شدید ہو' تو وہ لوگ سوار رہتے ہوئے' تنہا' تنہا اشارے کے ساتھ نماز ادا کریں گے' خواہ ان کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' اور وہ لوگ وضو اور قرأت کو ترک نہیں کریں گے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الْجَنَائِزِ

ساتویں فصل: جنائز کے احکام

762)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّهَا رَاَتْ مَيِّتًا يُسَرَّحُ رَاْسُهُ فَقَالَتْ عَلٰى مَا تَنُصُّوْنَ مَيِّتَكُمْ

''انہوں نے ایک میت کو دیکھا کہ اس کے بال سنوارے جارہے تھے' تو انہوں نے فرمایا: تم کس بنیاد پر اپنی میت کو سجا

761) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في"الآثار"(198) في الصلاة:باب صلاة الخوف-وعبد الرزاق (4260) في الصلاة:باب الصلاةعند المسايفة-وابن ابی شيبة 460/2 في الصلاة:باب في الصلاة عند المسايفة

762) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في"الآثار"(228) في الجنائز:باب الجنائز وغسل الميت-وابو يوسف في الآثار"78-وعبدالرزاق (6232) في الجنائز:باب شعر الميت واظفاره-والبيهقي في"السنن الكبرىٰ" 390/3 في الجنائز:باب المريض يأخذ من اظفاره وعانته

سنوار رہے ہو"۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمن بن عمر-محمد بن ابراہیم بغوی-محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**763**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ يَحْيٰى عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدِ النَّخْعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے-ہیثم - ابویحییٰ عمیر بن سعید نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفِّفِ فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَهُوَ آخِرُ شَیْءٍ كَبَّرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ

"حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے اُس میں چار تکبیریں کہی تھیں اور یہ اُن کی پڑھائی ہوئی آخری نماز جنازہ تھی"۔

ابوعبداللہ بن خسرو- ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- قاضی ابونصر علی بن اشکاب-عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی-محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**764**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ وَكَانَ النَّاسُ فِیْ وِلَايَةِ اَبِی بَكْرٍ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى اِخْتِلَافَهُمْ فَجَمَعَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ مَتٰى تَخْتَلِفُوْنَ تَخْتَلِفُ مَنْ بَعْدَكُمْ فَاجْمَعُوْا عَلٰى شَیْءٍ يَاْخُذُ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں (کبھی) چار اور (کبھی) پانچ اور کبھی اس سے زیادہ تکبیریں بھی کہہ دیا کرتے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بھی یہی معمول رہا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور انہوں نے اس بارے میں اختلاف دیکھا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور فرمایا: اے حضرت محمد کے اصحاب! اگر تمہارے درمیان اختلاف ہوگا تو تمہارے بعد والے بھی اختلاف کرتے رہیں گے تو آپ

(763) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی"الآثار"(242) فی الجنائز :باب الصلاة على الجنازة-وعبد الرزاق (6398) فی الجنائز :باب التكبير على الجنائز-وابن ابی شيبة 300/3 فی الجنائز :باب ما قالوا فی التكبير على الجنازة

(764) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی"الآثار"(241) فی الجنائز :باب الصلاة على الجنازة وعبد الرزاق (6395) فی الجنائز :باب التكبير على الجنائز-وابن ابی شيبة 299/3 فی الجنائز :باب ما قالوا فی التكبير على الجنازة- من كبر اربعاً-والبيهقی فی"السنن الكبرى" 37/4

فَاَجْمَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى آخِرِ جَنَازَةٍ صَلّٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُبِضَ فَيَاْخُذُوْنَ بِذٰلِكَ وَيَرْفُضُوْنَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَنَظَرُوْا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُبِضَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ فَاَخَذُوْا بِاَرْبَعٍ وَتَرَكُوْا مَا سِوَاهَا

لوگ کسی بات پر اتفاق کرلیں' تاکہ آپ کے بعد والے لوگ اُسے اختیار کرسکیں' تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے پہلے' جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی' اس کے طریقے کو وہ لوگ اختیار کرلیں گے' اور اس کے علاوہ باقی سب صورتوں کو ترک کردیں گے' انہوں نے اس کا جائزہ لیا' تو یہ بات سامنے آئی کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال سے پہلے' جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی' اُس میں آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہی تھیں' تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے چار تکبیروں کو اختیار کرلیا' اور باقی سب صورتوں کو ترک کردیا''۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ اسدی - ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید مقری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام حسن بن زیاد نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

765)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متنِ روایت: اَنَّهٗ كَانَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ سِتًّا وَخَمْسًا وَاَرْبَعًا حَتّٰى قُبِضَ ...... اَلْحَدِيْثُ اِلٰى آخِرِهٖ كَمَا رَوَاهُ حَمَّادٌ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی - محمد بن سیرین - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں چھ تکبیریں بھی کہی ہیں' پانچ بھی کہی ہیں' اور چار بھی کہی ہیں' جب آپ ﷺ کا وصال ہوا'' ......

اس کے بعد راوی نے اُسی طرح روایت نقل کی ہے' جس طرح حماد نے اس کو روایت کیا ہے۔

765) ☆☆ اخرج ابن ابی شیبة 303/3 فی الجنائز: باب من کان یکبر علی الجنازة خمساً

عن عبد خیر قال: کان علی یکبر علی اهل بدر ستاً و علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم خمساً و علی سائر الناس اربعاً

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے ''امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**766**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ طَرِيْفِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسفیان ظریف بن شہاب - ابونضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلٰى ابْنِهٖ اَرْبَعًا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے (حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی تھیں''۔

امام ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر ہروی - احمد کندی - ابراہیم بن جراح کے حوالے سے 'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**767**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: ایوب سختیانی بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّهٗ دَنَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُسْتَدْبِرِ الْقِبْلَةِ مُتَوَجِّهًا اِلَى التُّرْبَةِ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَصَلّٰى ثُمَّ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُغْشٰى عَلَيْهِ

''وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب ہوئے ان کا رُخ قبرانور کی طرف تھا اور پشت قبلہ کی طرف تھی' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا' پھر اُن پر آہ و بکاء غالب آ گئی' یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ بیہوش ہو جاتے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - محمد بن یعقوب - اسحاق بن حکیم بن صلت - احمد بن عمر - حسن بن مبارک - وہب بن ورد کے حوالے سے 'امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**768**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر - ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متنِ روایت: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں (یہ دعا) پڑھا کرتے تھے:۔

(766) اخرجه البزار (816)-والطبرانى فى "الاوسط" 218/5 (4433)-واورده الهيثمى فى "مجمع البحرين" 467/1 باب التكبير على الجنازة-وفى "مجمع الزوائد" 35/3-والزيلعى فى "نصب الراية" 280/2

(768) اخرجه الطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" (971)-وابو يعلى (6009)-وابوداؤد (3201) فى الجنائز باب الدعاء للميت-والترمذى (1024) فى الجنائز باب ما يقول فى الصلاة على الميت-والحاكم فى "المستدرك" 358/1-والبيهقى فى "السنن الكبرى" فى الجنائز باب الدعاء فى صلاة الجنازة-وابن حبان (3066)-واحمد 368/2

لِحَيِّنَـا وَمَيِّتِنَـا وَشَـاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا

''اے اللہ! تو ہمارے (تمام) زندہ اور مرحومین' موجود اور غیر موجود' مذکر و مؤنث' چھوٹے اور بڑے (سب مسلمان افراد) کی مغفرت کر دے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن زید بن یعقوب - محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(769) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ جَنَازَةٍ فَرَاٰی اِمْرَاَةً فَاَمَرَ بِهَا فَطُرِدَتْ فَلَمْ يُكَبِّرْ حَتّٰى لَمْ يَرَهَا

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوعطیہ وادعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ روانہ ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو (بھی ساتھ آتے ہوئے) ملاحظہ فرمایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس خاتون کو واپس بھجوا دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے لیے اس وقت تک تکبیر نہیں کہی' جب تک وہ خاتون نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوگئی''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومقاتل حفص بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(770) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ مَوْلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى وَلَدِهٖ اَرْبَعًا

امام ابوحنیفہ نے - سعید بن مرزبان' جو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہما نے' اپنے صاحبزادے کی نماز جنازہ میں' چار تکبیریں کہی تھیں''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطیب ابراہیم بن شہاب - عبیداللہ بن عبدالرحمٰن واقدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب فرماتے ہیں:) محمد بن مسروق نے بھی اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

---

(769) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (190)-وعبد الرزاق (6291)-والبخاري (1278)-ومسلم (938) (34)-واحمد 408/6-وابن ابي شيبة 284/3-وابن ماجة (1577)-وابو داؤد (3167)-والبيهقي في "السنن الكبرى" 774

(770) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (243) باب الصلاة على الجنازة-وابن ابي شيبة في الجنائز: باب ما قالوا في التكبير على الجنازة من كبر اربعاً-والبيهقي في "السنن الكبرى" 35/4

(771)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمْ عَنِ التَّکْبِیْرِ عَلَی الْجَنَازَةِ فَقَالَ لَهُمْ اُنْظُرُوْا آخِرَ جَنَازَةٍ کَبَّرَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَجَدُوْهُ قَدْ کَبَّرَ عَلَیْهَا اَرْبَعًا حَتّٰی قُبِضَ قَالَ عُمَرُ فَکَبِّرُوْا اَرْبَعًا

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے-کئی حضرات سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو جمع کیا اور اُن سے نماز جنازہ میں تکبیروں (کی تعداد) کے بارے میں دریافت کیا' اور اُن سے کہا: آپ لوگ اِس بات کا جائزہ لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی' (اس میں تکبیروں کی تعداد کتنی تھی؟) تو لوگوں نے یہ بات پائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں چار تکبیریں کہی تھیں' اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ بھی (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہا کرو!''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن سعید - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان سواق - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(772)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: اِجْعَلْ فِیْ حُنُوْطِ الْمَیِّتِ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''تم میت کے حنوط (یعنی میت کو لگائی جانے والی خوشبو) میں' ورس اور زعفران کے علاوہ کچھ بھی شامل کر سکتے ہو''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن یعقوب واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(773)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(771) قد تقدم فی (764)

(772) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (227) فی الجنائز :باب غسل المیت-وعبد الرزاق (...) الجنائز :باب الحناط

(773) ☆☆اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 479/1-واحمد 8/2-وابوداؤد (3171)-والترمذی (1007)-وابن حبان (3045)-وابن ابی شیبة 277/3

عن سالم عن ابیه قال: رایت النبی صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر یمشون امام الجنازة

اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا بَأْسَ اَنْ يَمْشِيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهَا اَوْ عَنْ يَسَارِهَا اَوْ خَلْفِهَا مَا لَمْ يَكُنْ رَاكِبًا وَيَكْرَهُ لِلرَّاكِبِ اَنْ يَتَقَدَّمَهَا

''جنازے کے آگے اس کے دائیں یا بائیں یا پیچھے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی (پیدل ہو) سوار نہ ہو سوار کے لیے اس کے آگے چلنا مکروہ ہے''۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی -ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی -بشر بن موسیٰ -ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

774)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

متن روایت: رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ يَتَقَدَّمُ الْجَنَازَةَ وَيَتَبَاعَدُ عَنْهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَتَوَارٰى

''میں نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے وہ جنازے سے (کچھ) دور تھے البتہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوئے تھے''۔

(اخرجه) الامام محمد فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد لا نرى بتقدم الجنازة باساً اذا كان قريباً منها والمشی خلفها افضل وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک جنازے سے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی جنازے کے قریب ہی ہو البتہ اس کے پیچھے چلنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

775)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ اِمْشِ حَيْثُ شِئْتَ اِنَّمَا يَكْرَهُ اَنْ يَنْطَلِقَ الْقَوْمُ فَيَجْلِسُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَيَتْرُكُوْنَ الْجَنَازَةَ

''میں نے ابراہیم نخعی سے جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم جہاں چاہے چلو اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ لوگ میت کو چھوڑ کر آگے جا کر قبر کے پاس بیٹھ جائیں''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

776)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

774) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (250) فی الجنائز: باب المشی مع الجنازة

775) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (252) فی الجنائز: باب المشی مع الجنازة

776) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (253) فی الجنائز: باب المشی مع الجنازة-وعبد الرزاق (6319) فی الجنائز: باب القيام حين ترى الجنازة-وابن ابی شيبة 358/3 فی الجنائز: باب من كره القيام للجنازة

اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:
متنِ روایت: كُنْتُ اُجَالِسَ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَغَيْرِهِمَا فَتَمُرُّ عَلَيْهِمُ الْجَنَازَةَ وَهُمْ مُحْتَبُوْنَ فَلَا يَحِلُّ اَحَدٌ مِنْهُ حَبْوَتَهُ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
"میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے ساتھ اُٹھا بیٹھا کرتا تھا' اُن میں علقمہ اور اسود بھی شامل تھے اور ان کے علاوہ دیگر حضرات بھی تھے' (اگر کبھی) اُن کے پاس سے کسی جنازہ گزرتا' اور وہ لوگ احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے تو اپنے "حبوہ" کو کھولتے بھی نہیں تھے"۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**777**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:
متنِ روایت: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ مَتٰى يَجْلِسُ الْقَوْمُ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اِنْتَهَوْا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُضْرَبْ فِيْهِ بِفَاسٍ لَبِثَ قَائِمًا حَتّٰى يُحْفَرُ الْقَبْرُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:
"میں نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: (جنازے کے ساتھ جانے والے) افراد کب بیٹھیں گے؟ انہوں نے فرمایا: جب جنازے کو کندھوں سے اتار لیا جائے' انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر لوگ قبر (کی جگہ) کے پاس پہنچ جائیں اور (قبر کھودنے کے لیے) ایک پھاوڑہ بھی نہ چلایا گیا ہو تو کیا وہ اس وقت تک کھڑے رہیں گے' جب تک قبر کھود نہیں لی جاتی؟"

(اخرجه) محمد بن حسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا وضعت الجنازة على الارض فلا باس بالقعود ويكره ان يجلس قبل ذلك وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جب جنازے کو زمین پر رکھ دیا جائے تو پھر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**778**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:
متنِ روایت: اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ مَاتَتْ اُمُّهُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
"حارث بن ابوربیعہ (نامی تابعی) کی والدہ کا انتقال ہو

(777) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (254) في الجنائز: باب المشي مع الجنازة - وابن ابي شيبة 337/3 في الجنائز: باب في الرجل يقوم على قبر الميت حتى يدفن ويفرغ منه

(778) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (255) في الجنائز: باب المشي مع الجنازة - وابن ابي شيبة 347/3 في الجنائز: باب في الرجل يموت له القرابة المشرك يحضره ام لا؟

نَصْرَانِيَّةٌ فَتَبِعَ جَنَازَتَهَا فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

گیا' جو ایک عیسائی خاتون تھیں' تو وہ (یعنی حارث بن ابو ربیعہ) اس خاتون کے جنازے کے ہمراہ' صحابہ کرام کے ساتھ گئے"۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد لا نری باتباعها باساً الا انه یتنحی ناحیة من الجنازة وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے ساتھ جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں البتہ آدمی کو اس جنازے سے کچھ ہٹ کے چلنا چاہیے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(779)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ:

متن روایت: مَا لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ قَطُّ اِلَّا وَاَقْرَبُ النَّاسِ اِلَيْهِ مَجْلِسًا فِيْهِ حُمْرَانُ فَقَالَ لَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ يَا حُمْرَانُ مَا اَرَاكَ لَزِمْتَنَا اِلَّا وَاَنْتَ تُرِيْدُ لِنَفْسِكَ خَيْرًا فَقَالَ اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَمَّا اثْنَانِ فَاِنِّيْ اَنْهَاكَ عَنْهُمَا وَاَمَّا وَاحِدَةٌ فَاِنِّيْ آمُرُكَ بِهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَا تَمُوْتَنَّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ اِلَّا دَيْنًا تَدَعُ لَهٗ وَفَاءً وَلَا تَنْفِيَنَّ مِنْ وَلَدٍ لَكَ اَبَدًا فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَمِعْتَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا قَصَاصًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا وَاَمَّا الَّذِيْ آمُرُكَ بِهٖ كَمَا اَمَرَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَا تَدَعْهُمَا فَاِنَّ فِيْهِمَا الرَّغَائِبُ

امام ابوحنیفہ نے -علقمہ بن مرثد -علی بن اقمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حمران بیان کرتے ہیں:

"(علی بن اقمر کہتے ہیں:) میں جب بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' ہمیشہ حمران' ان کے سب سے زیادہ نزدیک بیٹھے ہوتے تھے' ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حمران سے کہا: اے حمران! تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم اس لیے ہمارے ساتھ رہتے ہو' کیونکہ تم اپنے لیے بھلائی چاہتے ہو' حمران نے جواب دیا: اے ابوعبد الرحمان! جی ہاں (ایسا ہی ہے) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں' جن سے میں تمہیں منع کروں گا اور ایک چیز ایسی ہے' جو میں تمہیں کرنے کی ہدایت کروں گا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں حکم دیتے ہوئے سنا ہے' حمران نے دریافت کیا: اے ابوعبد الرحمٰن! وہ چیزیں کیا ہیں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسی حالت میں ہرگز نہ مرنا کہ تمہارے ذمہ کوئی قرض ہو' البتہ اس قرض کا حکم مختلف ہے' جس کی ادائیگی کے لیے تم کچھ چھوڑ کر جاؤ' اور تم کبھی اپنے کسی بچے کی (اپنی اولاد ہونے کی) نفی نہ کرنا' کیونکہ جس طرح

(779) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (113) فی الصلاة: باب فضل الصلة و رکعتی الفجر - والطبرانی فی "الکبیر" (13502) - وابن ابی شیبة 241/2 - فی الصلاة: باب فی رکعتی الفجر - والحصکفی فی "مسند الامام" (175) - وعبدالرزاق (4793) - والهیثمی فی "مجمع الزوائد" 217/2

تم نے دنیا میں اس بات کو ظاہر کیا ہے اس کے قصاص کے طور پر قیامت کے دن اس کو ظاہر کیا جائے گا (اور تمہیں اس کی وجہ سے رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا) کیونکہ تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جس کے بارے میں میں نے تمہیں ہدایت کرنی تھی تو وہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی تھی وہ فجر کی دو رکعات سنتیں ہیں تم انہیں ترک نہ کرنا کیونکہ ان میں فضیلت ہیں (یعنی ان کا بہت اجر و ثواب ہے)''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمروس بن محمد ہمدانی - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے: ان میں سے بعض حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ علی سے منقول ہے یعنی انہوں نے راوی کے والد کا نام ذکر نہیں کیا جبکہ بعض حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ علی بن حمران کے حوالے سے حمران سے منقول ہے۔

روایت کے آخری الفاظ یعنی ''فجر کی دو رکعات'' ان کو روایت کے حصے کے طور پر صرف نوح بن دراج نے نقل کیا ہے۔

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - انہوں نے اپنے چچا حمزہ بن حبیب زیات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) حسن بن زیاد امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -- ابوقاسم بن احمد بن عمر اور ان کے بھائی عبداللہ ان دونوں نے - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن خنیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاضی محمد بن محمد برتی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**780**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اُلْحِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبَنُ نَصَبًا

''نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی تھی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف سے (قبر میں) اُتارا گیا تھا' اور آپ پر اینٹیں نصب کی گئی تھیں''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمروس ہمدانی - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(781) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا سَبَقَ الرَّجُلُ بِبَعْضِ التَّكْبِيْرِ مِنَ الْجَنَازَةِ يُكَبِّرُ مَعَ الْاِمَامِ مَا اَدْرَكَ وَيَقْضِيْ مَا سَبَقَ بِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اگر کسی شخص کی' نماز جنازہ میں' کچھ تکبیریں گزر چکی ہوں' تو اُس کو امام کے ساتھ جتنی تکبیریں مل جائیں' وہ اُن کو کہہ لے گا اور جو گزر گئی تھیں' اُن کو (امام کے سلام پھیرنے) کے بعد کہہ لے گا''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(782) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ مَيْمُوْنَ الْاَعْوَرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهُ كَرِهَ الْاَذَانَ بِدَارِ الْمَيِّتِ فَقَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ هُوَ مِنْ نَعْيِ الْجَاهِلِيَّةِ

امام ابوحنیفہ نے - ابوحمزہ میمون اعور کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ابراہیم نخعی نے میت کے گھر میں اذان دینے کو مکروہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ زمانہ جاہلیت کا' موت کا اعلان کرنے کا طریقہ ہے''۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبیداللہ بن کثیر تمار - یحییٰ بن حسن بن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(783) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - منصور بن معتمر - سالم بن ابوجعد -

(780) اخرجه الحصكفي في "مسندالامام" (193) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 55/4 - باب من قال: يسل الميت من قبل رجل القبر - والطبراني في "الاوسط" (5762) - والهيثمي في "مجمع الزوائد" 42/3

(781) اخرجه عبد الرزاق (6413) - وابن ابى شيبة 306/3 - في الجنائز: باب في رجل يفوته بعض التكبير على الجنازة يقضيه ام

الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ عُبَیْدِ ابْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَحْمِلَ بِجَوَانِبِ السَّرِیْرِ الْاَرْبَعِ فَمَا زِدْتَ عَلٰی ذٰلِکَ فَهُوَ نَافِلَةٌ

عبید بن نسطاس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''سنت یہ ہے کہ (کم از کم) ایک مرتبہ (میت کی) چارپائی کو چاروں طرف سے اُٹھایا (یعنی کندھا دیا) جائے اس سے زیادہ تم جتنی مرتبہ (میت کو کندھا دو گے) وہ نفل شمار ہوگا''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - یحییٰ بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق بربری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - روح بن فرج - علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد قیراطی - احمد بن یحییٰ بن زکریا - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبداللہ بن حازم - عبداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے انہوں نے یہ روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسن بن سعید - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن عمر ابن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(783) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (263) في الجنائز: باب حمل الجنازة - وابن ماجة 474/1 في الجنائز: باب ما جاء في شهود الجنائز - وعبد الرزاق 512/3 في الجنائز: باب صفة حمل النعش

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- محمد بن عبداللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل- شداد بن حکیم- زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز- بشر بن ولید- امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان- محمد بن سلام- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل- حسن بن عثمان- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسن علی بن محمد بن عبید- احمد بن حازم- عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعلی محمد بن سعید حرانی- ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوسہل محمد بن احمد بن یونس- محمد بن ولید- عبداللہ بن محمد شامی- موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت- ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- ابونصر بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ قزوینی- امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے- حسین بن حسن غضائری- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- مجاہد- ابن ایوب- صدائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ يبدا الرجل فيضع يمين الميت على يمينه ثم يعود الى المقدم الايسر فيضعه على يساره ثم ياتى المؤخر الايسر فيضعه على يساره وهو قول ابى حنيفة رحمه الله

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں آدمی پہلے میت کے دائیں طرف والے حصے کو کندھا دے گا پھر وہ بائیں طرف والے آگے والے حصے کی طرف آئے گا اور اسے اپنے بائیں طرف رکھے گا۔ پھر وہ بائیں طرف والے پیچھے والے حصے کی طرف آئے گا اور اسے اپنے بائیں طرف رکھے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(784)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:
متن روایت: لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَلَا رُكُوْعَ وَلَا سُجُوْدَ وَلٰكِنْ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اِذَا فَرَغَ مِنَ التَّكْبِيْرِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''نماز جنازہ میں نہ قرأت ہوگی نہ ہی رکوع ہوگا نہ ہی سجدہ ہوگا' البتہ تکبیروں سے فارغ ہونے (یعنی آخری تکبیر کہہ لینے) کے بعد دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا جائے گا''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(785)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:
متن روایت: لَيْسَ فِى الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَیْءٌ مُوَقَّتٌ وَلٰكِنْ تَبْدَأُ فَتَحْمِدُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَتُصَلِّیْ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَدْعُوْ لِنَفْسِكَ وَلِلْمَيِّتِ بِمَا اَحْبَبْتَ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''نماز جنازہ میں کوئی بھی چیز متعین شدہ نہیں ہے البتہ پہلے آپ اللہ تعالیٰ کی ''حمد'' پڑھیں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ''درود'' پڑھیں گے اور پھر اپنے لیے اور میت کے لیے' جو چاہے ''دعا'' مانگیں گے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(786)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ:
متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِى الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ يُصَلِّیْ عَلَيْهَا اَئِمَّةُ الْمَسَاجِدِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ تَرْضَوْنَ بِهِمْ فِیْ صَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلَا تَرْضَوْنَ بِهِمْ عَلَى الْمَوْتٰى

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:
''نماز جنازہ کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے: مساجد کے امام ہی نماز جنازہ پڑھا دیں گے' ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تم اپنی فرض نمازوں میں اُن (کی امامت) پر راضی ہوتے ہو' تو کیا نماز جنازہ میں (اُن کی امامت پر) راضی نہیں ہوگے''۔

---

(784) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (237) فى الجنائز: باب الصلاة على الجنازة-وعبد الرزاق (6443) فى الجنائز: باب القراءة والدعاء فى الصلاة على الميت-وابن ابى شيبة 299/3 فى الجنائز باب من قال: ليس على الجنازة قراءة

(785) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (238) فى الجنائز: باب الصلاة على الجنازة-وعبد الرزاق (6435)-وابن ابى شيبة 294/3 فى الجنائز: باب من قال: ليس على الميت دعاء مؤقت-والطبرانى فى "الكبير" 373/9

(786) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (240) فى الجنائز: باب الصلاة على الجنازة-وعبد الرزاق (6368) فى الجنائز: باب من احق بالصلاة على الميت-وابن ابى شيبة 287/3 فى الجنائز: باب ما قالوا فى تقدم الامام على الجنازة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

787)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا حَضَرَتِ الْجَنَازَةُ وَكَانَ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ تَيَمَّمَ

''جب نماز جنازہ ہونے لگے اور حاضرین میں سے کوئی بے وضو ہو (تو اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس کے وضو کر کے آنے تک نماز جنازہ ہو چکی ہوگی) تو وہ تیمم کر لے''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوحسین مبارک بن عبدالجبار صیرفی -ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان -ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی -بشر بن موسیٰ -ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

788)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: حَدَّثَنِیْ مَنْ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةً وَعَلٰى قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَدَرٌ اَبْيَضُ

''مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں ''کوہان نما'' تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -منذر بن محمد -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

789)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -سلیمان اعمش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

متن روایت: صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى اُمِّ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

787) اخرجه الطحاوی فی''شرح معانی الآثار'' (550) فی الجنائز :باب فی الرجل یخاف ان تفوته الصلاة علی الجنازة وهو غیر متوضیء-وعبد الرزاق (6677) فی الجنائز :باب الصلاة علی الجنازة علی غیر وضوء

788) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی''الآثار'' (256) باب تسنیم القبور و تجصیصها-وعبد الرزاق (6484) فی الجنائز :باب الجدث والبنیان-وابن ابی شیبة 22/3 فی الجنائز :باب ماقالوا فی القبر یسنم-وابن سعد فی''الطبقات'' 306/2

789) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی''الآثار'' (247) فی الجنائز : باب الصلاة علی جنائز الرجال والنساء-وعبد الرزاق (6333) فی الجنائز :باب کیف الصلاة علی الرجال والنساء؟ وابن ابی شیبة 315/3 فی الجنائز :باب فی جنائز الرجال والنساء والبیهقی فی''السنن الکبریٰ'' 33/4-وفی ''السنن الصغریٰ'' (1077) -وابو داؤد (3193) فی الجنائز :باب اذاحضر جنائز الرجال والنساء من یقدم

كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلٰى ابْنِهَا زَيْدِ بْنِ عُمَرَ فَجَعَلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِى الْاِمَامَ

اہلیہ محترمہ اور) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادے حضرت زید بن عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی' تو انہوں نے سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی میت کو قبلہ کی طرف رکھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی میت امام کی طرف رکھا"۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت- ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- ابونصر بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**790**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى سَعِيْدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ الْبَقَّالِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے- سعید بن ابوسعید بن مرزبان بقال کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے:

متنِ روایت: اَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى اِبْنِهٖ اَرْبَعًا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

"انہوں نے اپنے صاحبزادے کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے"۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوعلی احمد بن علی بن شعیب- احمد بن عبداللہ کندی- علی بن معبد- امام محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوالفضل احمد بن خیرون- ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان- قاضی ابونصر بن اشکاب بخاری- عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر- انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**791**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ:

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم بن حبیب صیرفی - یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

---

(790) قد تقدم فی (770)

(791) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (249) في الجنائز: باب الصلاة على جنائز الرجال والنساء- والطبراني في "الكبير" (13428)- وعبدالرزاق (6612) في الجنائز: باب الصلاة على ولد الزنا- وابن ابي شيبة 350/3 في الجنائز: في الرجل يقتل نفسه والنفساء من الزنا هل يصلى عليهم؟

متن روایت: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَلّٰى عَلٰى اِمْرَاَةٍ وَوَلَدِهَا مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا مِنَ الزِّنَا

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون اور اُس کے بچے کی نماز جنازہ پڑھائی تھی' جس کا انتقال زنا کی وجہ سے (پیدا ہونے والے بچے کی پیدائش کے بعد) نفاس کے دوران ہوگیا تھا''۔

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ لا نترك احداً من اهل القبلة ان لا يصلى عليه وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' (پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم اہل قبلہ میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہیں چھوڑیں گے کہ اس کی نمازِ جنازہ ادا نہ کی جائے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

792- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - سلیمان شیبانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

متن روایت: صَلّٰى ابْنُ عُمَرَ عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَجَعَلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما اور (ان کے صاحبزادے) زید بن عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی' تو انہوں نے سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی میت کو قبلہ کی طرف رکھوایا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی میت کو امام والی طرف رکھوایا''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

793- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهِبٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: عثمان بن عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں:

متن روایت: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

''میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مردوں اور خواتین کی

791) قد تقدم في (789)

792) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (248) في الجنائز: باب الصلاة على جنائز الرجال والنساء- وعبدالرزاق (6331) في الجنائز: باب كيف الصلاة على الرجال والنساء- وابن ابي شيبة 314/3 في الجنائز: باب في جنائز الرجال والنساء

يُصَلِّيْ عَلٰى جَنَازَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُوْنَهُ وَالنِّسَاءَ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ

نماز جنازہ (ایک ساتھ) پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے مردوں کی میتیں اپنی طرف اور خواتین کی میتیں قبلہ کی طرف رکھوائی تھیں''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**794**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ :

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِيْ الْجَنَائِزِ اِذَا اجْتَمَعَتْ يُصَفُّ صَفًّا بَعْضُهَا اَمَامَ بَعْضٍ يَقُوْمُ الْاِمَامُ فِيْ وَسَطِهَا فَاِذَا كَانُوْا رِجَالًا وَنِسَاءً جُعِلَ الرِّجَالُ يَلُوْنَ الْاِمَامَ وَالنِّسَاءُ اَمَامَ ذٰلِكَ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ

''جب زیادہ میتیں ہوں (اور وہ صرف مردوں کی ہوں) تو ان کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: انہیں صف کی شکل میں رکھا جائے گا اور امام اُن کے درمیان میں کھڑا ہوگا' لیکن اگر مردوں اور خواتین کی میتیں ایک ساتھ ہوں' تو مردوں کی میتیں' امام والی طرف اور خواتین کی میتیں' قبلہ والی طرف میں رکھی جائیں گی''۔

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**795**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ (وَعَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُمَا قَالَا :

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی (اور) عون بن عبد اللہ کے حوالے سے شعبی کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَلزَّوْجُ اَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتَةِ مِنَ الْاَبِ

''یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (مرحومہ) خاتون کے باپ کے مقابلے میں اُس کا شوہر اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہوگا''۔

---

(794) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فى "الآثار" (246) فى الجنائز :باب الصلاة على جنائز الرجال والنساء -وعبد الرزاق (6334) فى الجنائز :باب كيف الصلاة على الرجال والنساء؟ وابن ابى شيبة 314/3 فى الجنائز :باب فى جنائز الرجال والنساء

(795) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فى "الآثار" (260) فى الجنائز : باب من اولى بالصلاة على الجنازة-وعبد الرزاق (6371) فى الجنائز :باب من احق بالصلاة على الميت-وابن ابى شيبة 363/3 فى الجنائز : باب فى الزوج والاخ وايهم احق بالصلاة؟

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة (ثم) قال محمد ورفع ابوحنیفة حدیثاً الی عمر فقال اخبرنی رجل (عن) حسن البصری (عن) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه انه قال الاب احق بالصلاة علی المیتة من الزوج (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے' حسن بصری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خاتون کی نمازِ جنازہ پڑھانے میں اس کے شوہر کی بہ نسبت اس کا باپ زیادہ حق رکھتا ہے۔

(پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

796)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِيْ السَّقَطِ اِذَا اِسْتَهَلَّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ وَاِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرِثْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مردہ پیدہ ہونے والے بچے کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ بلند آواز میں رویا ہو (جس سے یہ ثابت ہو کہ پیدائش کے وقت وہ زندہ تھا) تو اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہونگے' اور اگر وہ (پیدائش کے وقت) رویا نہیں تھا تو' نہ تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی' اور نہ ہی اُس کی وراثت کے احکام جاری ہونگے''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

797)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ الصَّبِيِّ يَقَعُ مَيِّتًا قَدْ كَمُلَ خَلْقُهُ قَالَ لَا يَحْجِبُ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ يُسَمّٰى

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایسا بچہ جو مردہ پیدا ہوا ہو' لیکن اس کی تخلیق (یعنی اس کا جسم) مکمل ہو' تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ نہ تو کسی کو (وراثت کے حصے سے) مجحوب کرے گا' نہ خود وارث بنے

796- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (262) فی الجنائز: باب استهلال الصبی والصلاة علیه- وعبد الرزاق 6598 فی الجنائز: باب الصلاة علی الصغیر والسقط ومیراثه- وابن ابی شیبة 318/3

797- اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (263) فی الجنائز: باب استهلال الصبی والصلاة علیه- وابن ابی شیبة 320/3 فی الجنائز: باب من قال: لا یصلی علیه حتی یستهل صارخاً

گا' نہ ہی اُس کی نماز جناہ ادا کی جائے گی' البتہ اس کو غسل دیا جائے گا''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے (پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**798**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاَی قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةٌ نَاشِزَةٌ مِنَ الْاَرْضِ عَلَيْهَا مِنْ مَدَرٍ بِيْضٍ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں کوہان نما تھیں' زمین سے اونچی تھیں اور ان پر سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ يسنم القبر ولا يربع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس کو کوہان نما بنایا جائے گا' چوکور نہیں بنایا جائے گا۔

(**799**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ يَقُوْلُ:

متن روایت: اِرْفَعُوْا الْقَبْرَ حَتّٰى يُعْرَفَ اَنَّهُ قَبْرٌ فَلَا يُوْطَاُ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قبر کو اتنا بلند کرو! کہ یہ پہچانا جائے' کہ یہ قبر ہے' تو اس پر پاؤں نہ رکھا جائے''۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**800**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

(798) قد تقدم فی (788)

(799) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (257) فی الجنائز :باب تسنیم القبور وتجصیصها- وابن ابی شیبة (3) الجنائز :باب فیمن کان یحب ان یرفع القبر

(800) قد تقدم فی (788)

متن روایت: لُحِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاٰی قَبْرَهٗ مُسَنَّمًا عَلَيْهِ مَدَرٌ اَبْيَضُ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد بنائی گئی تھی''
(ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:) مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کوہان نما تھی اور اس پر سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے''۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - محمد بن حسن علیہ الرحمہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(801)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
متن روایت: اَنَّـهٗ نَهٰـى عَنْ تَـرْبِيْعِ الْقُبُوْرِ وَتَخْصِيْصِهَا

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک استاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت بیان کی ہے:
''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چوکور بنانے اور اس پر گچ (یعنی چونہ) لگانے سے منع کیا ہے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد لا نری ان یزاد علی ما خرج منه ویکره ان یجصص او یطین او یجعل عنده مسجد او علم ویکره الآجر ولا نری برش الماء علیه باساً وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ (قبر کی کھدائی پر) جو مٹی نکلی تھی اس سے زیادہ ڈالی جائے اور یہ بات مکروہ ہے کہ اس پر چونا لگایا جائے یا اسے گیلی مٹی سے لیپ کیا جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا کوئی نشان رکھا جائے اور پکی اینٹ مکروہ ہے البتہ ہمارے نزدیک اس پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(802)- سند روایت: (اَبُـوْ حَـنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

(801) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ''الآثار'' (258) فی الجنائز: باب تسنیم القبور وتجصیصها - والطحاوی فی ''شرح معانی الآثار'' 515/1 فی الجنائز: باب الجلوس علی القبر - واحمد 332/3 - وابو داؤد (3225) فی الجنائز: باب فی البناء علی القبر - وابن ماجة 498/1 فی الجنائز: باب النهی عن تجصیص القبور والبناء علیها

(802) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ''الآثار'' (259) فی الجنائز: باب تسنیم القبور وتجصیصها - وابن ابی شیبة 338/3 فی الجنائز: باب من کره ان یطأ علی قبر - وعبدالرزاق (6512) فی الجنائز: باب المزابی والجلوس علی القبر - والطبرانی فی ''الکبیر''
(8...

اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:
متن روایت: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَاَنْ اَطَأُ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَطَأَ عَلٰى قَبْرٍ مُتَعَمِّدًا

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے: میں کسی انگارے پر پاؤں دیدوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں جان بوجھ کر کسی قبر پر پاؤں دیدوں''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةقال محمد ویکره الوطء علی القبر متعمداً وھو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: جان بوجھ کر قبر پر پاؤں دینا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**803**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:
متن روایت: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ اَيْنَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ مِنْ حَيْثُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنِيْ مَنْ رَاٰى اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يُدْخِلُوْنَ مَوْتَاهُمْ فِي الزَّمَانِ الْاَوَّلِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَاِنَّمَا السَّلُّ شَيْءٌ آخَرُ اِبْتَدَعَهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:
''میں نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: میت کو کس سمت سے قبر میں داخل کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: قبلہ کی سمت سے' جس طرف اس کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے' پاؤں کی طرف سے میت کو قبر میں داخل کرنا' ایک ایسا طریقہ ہے جو اہل مدینہ نے بعد میں ایجاد کیا''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ یدخل المیت مما یلی القبلة ولا یسل سلاً من قبل رجلیه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' میت کو قبلہ کی سمت سے قبر میں اتارا جائے گا' اسے پاؤں کی طرف سے نہیں لایا جائے گا۔

(**804**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:
متن روایت: يَدْخُلُ الْقَبْرَ اِنْ شَاءَ شَفْعًا وَاِنْ شَاءَ وِتْرًا كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''قبر میں خواہ طاق تعداد میں لوگ اتریں' خواہ جفت تعداد میں اتریں' ہر طرح ٹھیک ہے''۔

(803) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ''الآثار'' (244) فی الجنائز: باب ادخال المیت القبر - وعبدالرزاق (6471) فی الجنائز: باب من حیث یدخل المیت القبر - وابن ابی شیبة 428/3 فی الجنائز: باب من ادخل میتاً من قبل القبلة

(804) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ''الآثار'' (245) فی الجنائز: باب ادخال المیت القبر - وعبدالرزاق (6453) فی الجنائز: باب کم یدخل القبر - وابن ابی شیبة 324/3 فی الجنائز: باب ما قالوا فی القبر کم یدخله؟

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

805)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْهَدُ فَيَمُوْتُ مَكَانَهُ الَّذِيْ قُتِلَ فِيْهِ قَالَ يُنْزَعُ عَنْهُ خُفَّاهُ وَسَرَاوِيْلُهُ وَقَلَنْسُوَتُهُ وَيُكَفَّنُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''جو شخص جنگ میں حصہ لے اور اُسی جگہ مر جائے جہاں اُسے قتل کیا گیا تھا' تو اس کے موزے شلوار (یعنی اضافی کپڑے) اور ٹوپی کو اتار لیا جائے گا' اور اسے اُس کے انہی کپڑوں میں کفن دیا جائے گا' جو (شہادت کے وقت) اس کے جسم پر تھے''۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وينزع عنه كل جلد وسلاح ويزيدون كلما احبوا من الاكفان ويصلی علیه وهو قول ابی حنیفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس سے چمڑہ' ہتھیار اُتار لیے جائیں گے اور لوگ جو چیزیں مناسب سمجھیں وہ اس کے کفن میں اضافہ کر دیں گے اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

806)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فِي الْمَعْرِكَةِ قَالَ لَا يُغَسَّلُ قَالَ وَالَّذِيْ يُضْرَبُ فَيُحَامَلُ اِلٰى اَهْلِهِ قَالَ يُغَسَّلُ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''جو شخص معرکے میں قتل (یعنی شہید) ہو جائے' اس کو غسل نہیں دیا جائے گا' لیکن جو زخمی ہو اور اس کو اُٹھا کر اس کے اہل خانہ کے پاس (یعنی میدان جنگ سے باہر لایا جائے اور پھر وہ انتقال کر جائے) تو اُس کو غسل دیا جائے گا''۔

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

805) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (264) في الجنائز: باب غسل الشهيد-وابن ابي شيبة 252/3 في الجنائز باب في الرجل يقتل او يستشهد يدفن كما هو او يغسل؟

806) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (265) في الجنائز: باب غسل الشهيد-وعبدالرزاق (6647) في الجنائز: باب الصلاة على الشهيد وغسله-وابن ابي شيبة 253/3 في الجنائز: باب في الرجل يقتل او يستشهد يدفن كماهو او يغسل؟

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ الزَّکَاۃِ

چھٹا باب: زکوٰۃ کے بارے میں روایات

یَشْتَمِلُ عَلٰی اَرْبَعَۃِ فُصُوْلٍ
(یہ باب) چار فصول پر مشتمل ہے
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ نُصُبِ الزَّکَاۃِ وَمَصَارِفِھَا
اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ الْعُشْرِ وَالْخِرَاجِ وَالْکَنْزِ
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ زَکَاۃِ الْحُلِیِّ وَمَالِ الْیَتِیْمِ وَالْمَدْیُوْنِ
اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ
پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان
دوسری فصل: عشر، خراج اور کنز کا بیان
تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم
چوتھی فصل: صدقہ فطر کا بیان



اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ نُصُبِ الزَّکَاۃِ وَمَصَارِفِھَا

پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

807- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ قَالَ:

متن روایت: لَیْسَ فِیْ اَقَلِّ مِنْ عِشْرِیْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّھَبِ زَکَاۃٌ فَاِذَا کَانَ الذَّھَبُ عِشْرِیْنَ مِثْقَالًا فِیْھَا نِصْفُ مِثْقَالٍ فَاِذَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ الْمِائَتَیْنِ دِرْھَمٍ صَدَقَۃٌ فَاِذَا بَلَغَتِ الْوَرَقُ مِائَتَیْ دِرْھَمٍ فَفِیْھَا خَمْسَۃُ دَرَاھِمَ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بیس مثقال سے کم سونے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے' لیکن جب سونا بیس مثقال ہو' تو اس میں نصف مثقال (یعنی چالیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر وہ (سونا) زیادہ ہو' تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی' دوسو درہم سے کم میں' زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی' جب چاندی دوسو درہم تک پہنچ جائے' تو اس میں پانچ درہم (یعنی چالیسویں حصے) کی ادائیگی لازم ہو گی' اگر (چاندی) اس سے زیادہ ہو' تو اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی''۔

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواہ عن ابی حنیفۃثم قال محمد وبہ ناخذ وکان ابوحنیفۃ یاخذ بھذا کلہ الا فی خصلۃ واحدۃ ما اذا زاد علی المائتین فلیس فی الزیادۃ شیء حتی یبلغ اربعین درھماً فیکون فیھا درھم وما زاد علی عشرین مثقالاً فلیس فی ذلک شیء حتی یبلغ اربعۃ مثاقیل فیکون فیھا بحساب ذلک

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے تھے البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے اور وہ یہ کہ دوسو درہم سے زیادہ جو رقم ہے اس اضافی رقم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' جب تک وہ اضافی رقم چالیس درہم تک نہیں پہنچ جاتی' پھر اس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اسی طرح جب (سونا) بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اس میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' جب تک وہ (اضافی حصہ) چار مثقال تک نہیں پہنچ جاتا۔ کیونکہ پھر اس میں اسی حساب سے ادائیگی

807) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (296) فی الزکاۃ: باب زکاۃ الذھب والفضۃ ومال الیتیم- وابن ابی شیبۃ 119/3 فی الزکاۃ: باب ما قالوا فی الزکاۃ فی الدنانیر ما یؤخذمنھا فی الزکاۃ؟ وابو عبید القاسم بن سلام فی "الاموال" 166 باب: فروض زکاۃ الذھب والورق وما فیھما من السنن -والدار قطنی فی "السنن" 93/2 فی الزکاۃ: باب وجوب زکاۃ الذھب والورق-مختصراً من عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مرفوعاً

لازم ہوگی۔

(**808**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِى الْخَيْلِ السَّائِمَةِ الَّتِىْ يَلْتَمِسُ نَسْلَهَا اِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ اَنَّ الْمُصَدِّقَ بِالْخَيَارِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ مِنْ كُلِّ فَرَسٍ دِيْنَارًا اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَاِنْ شَاءَ بِالْقِيْمَةِ يُقَوِّمُهَا ثُمَّ يَاخُذُ مِنْ كُلِّ مِائَتَىْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ

''وہ پالتو گھوڑے جو افزائش نسل کے لیے رکھے گئے ہوں' جب اُن پر ایک سال گزر جائے گا' تو زکوۃ وصول کرنے والے کو اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے' تو ایک گھوڑے کے عوض میں ایک دینار یا دس درہم حاصل کرلے' یا پھر اُن کی قیمت کا تعین کر کے ہر دوسو درہم میں سے پانچ درہم وصول کرلے''۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ثم قال محمد وفى قولنا لا زكوة فى الخيل فقد بلغنا عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم انه قال عفوت عن امتى فى صدقة الخيل والرقيق

پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک گھوڑے میں زکوۃ لازم نہ ہونے کے بارے میں ہمارے موقف کا تعلق ہے تو ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے اپنی اُمت سے گھوڑے اور غلام کی زکوۃ معاف کردی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**809**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ نَافِعِ بْنِ دِرْهَمٍ الْعَبْدِىِّ الْكُوْفِىِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ:

امام ابوحنیفہ- ابوہیثم نافع بن درہم عبدی کوفی کے حوالے سے- ابراہیم تیمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَتَصَدَّقُ عَلَى الرُّهْبَانِ وَكَانُوْا يَتَعَاهَدُوْنَهُ

''وہ راہبوں کو صدقہ دیدیا کرتے تھے' اُن راہبوں نے اُن کے ساتھ (ذمی ہونے کا) معاہدہ کیا ہوا تھا''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس بن عقدہ- محمد بن احمد بن حسن- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- یحییٰ بن مہاجر عبدی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**810**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ خَثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِىِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِى يَقُوْلُ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: خثیم بن عراک بن مالک غفاری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے

(810) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (310) فى الزكاة الدواب العومل- ومسلم 675/2 فى الزكاة: باب ليس على المسلم فى فرسه صدقة- وابو داؤد (1595) فى الزكاة: باب صدقة الرقيق- وعبد الرزاق (6878) فى الزكاة: باب زكاة الخيل -واحمد 254/2

سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

متن روایت: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَعَبْدِهٖ صَدَقَةٌ

''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -احمد بن محمد بن سعید- ابراہیم بن یحییٰ بن احمد فارسی -محمد بن فضل بن خراش بخاری -محمد بن سلام بیکندی -محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(811)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ صَدَقَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ جَذْعَةٌ اِلٰى تِسْعٍ وَثَلَاثِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلَى الْاَرْبَعِيْنَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

''تیس گائیوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے' جب ان کی تعداد تیس ہو' تو ان میں ایک تبیع' یا تبیعہ جذعہ کی ادائیگی لازم ہوگی' یہ حکم انتالیس تک کے لیے ہے' جب ان کی تعداد چالیس ہو' تو ان میں ایک مسنہ کی ادائیگی لازم ہوگی' اگر ان کی تعداد چالیس سے زیادہ ہو' تو پھر اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن ابراہیم -محمد بن شجاع -حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(812)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم -محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ وَالْحَوَامِلِ صَدَقَةٌ

''ذاتی کام کاج اور بار برداری کے لیے استعمال ہونے

(811) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (321) في الزكاة: باب زكاة البقر -وابن ابي شيبة 127/3 في الزكاة: باب في صدقة البقر ماهي؟ وعبدالرزاق (6849) -وابو عبيد في "الاموال" 156 (997)

(812) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (309) في الزكاة: باب زكاة الدواب العوامل -وابو داؤد (1574) في الزكاة: باب في زكاة السائمة -والنسائي 37/5 (2477) في الزكاة -وعبد الرزاق 33/4 في الزكاة: باب الخيل -والطحاوي في شرح معاني الآثار" 28/2 في الزكاة: باب الخيل السائمة هل فيها صدقة ام لا؟

والے اونٹوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے"۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**813**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: مَنْ سَاَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَهُوَ كَدُوْحٌ وَخُدُوْشٌ فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَا غِنَاؤُهُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ

امام ابوحنیفہ نے - حکیم بن جبیر - محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص (کسی سے کچھ) مانگے' حالانکہ اس کے پاس کچھ ہو' جو اُس کو (مانگنے سے) بے نیاز کرتا ہو' تو یہ کام اس کے لیے قیامت کے دن چہرے پر خراش کا باعث ہوگی' (سائل نے) عرض کی: اس کے بے نیاز ہونے سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: پچاس درہم' یا پھر ان کے برابر سونا (اس کے پاس موجود ہونا)"۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوحسن علی بن حسن بن احمد حرانی - ابویقظان عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر بن طارق - ابوقتادہ عبداللہ بن واقد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت' اسی مضمون کے ساتھ - ابومحمد عبداللہ بن عباس طیالسی - احمد بن حفص بن عبداللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر سے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - قاضی ہناد بن ابراہیم بن محمد - ابوقاسم عبداللہ بن محمد - ابوعبداللہ بن دوست علاف - ابوحسن علی بن محمد بن موسیٰ تمار - علی بن احمد بن خالد حرانی - عبدالرحمٰن بن یحییٰ - ابوقتادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

---

(813) اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 20/2 و372/4 - واحمد 388/1 - وابوداؤد (1626) في الزكاة: باب من يعطى من الصدقة وحد الغنى؟ والترمذي (645) في الزكاة: باب من تحل له الزكاة؟ - وابن ماجة (1840) في الزكاة: باب من سأل عن ظهر غنى

اَلْفَصْلُ الثَّانِیُ فِیْ الْعُشْرِ وَالْخِرَاجِ وَالْكَنْزِ

دوسری فصل: عشر، خراج اور کنز کا بیان

(814)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

امام ابوحنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَلرِّكَازُ الَّذِیْ یَنْبُتُ مِنَ الْاَرْضِ

''رکاز وہ ہوتا ہے، جو زمین سے اُگتا ہے''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - علی بن حسن بن یسار مقری - محمد بن صباح دولابی - حبان بن علی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(815)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ الرِّكَازِ الْخُمُسُ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاز کے بارے میں فرمایا ہے، (اس میں) ''خمس'' (کی ادائیگی لازم ہوگی)''۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(816)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانِ الْبَصَرِیِّ عَنِ الْحَسَنِ :

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن عجلان بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حسن (بصری) بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ سَبْعِیْنَ سَاعِیًا

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ستر اہلکاروں کو (زکوۃ کی وصولی کے لیے) بھیجا تھا''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام

---

(814) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (199)

☆☆قلت: وقد اخرج البيهقى فى "السنن الكبرى" 52/4 فى الركاز: باب من قال المعدن ركاز فيه الخمس - وفى "المعرفة" 3/306 فى الزكاة: باب زكاة المعدن - وابويعلى (6609)

عن ابى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الركاز الذهب الذى ينبت فى الارض"

(815) اخرجه ابو يوسف فى "الآثار" 89

(816) ...اخرج عبدالرزاق (6806) فى الزكاة: باب ما يعد و كيف يؤخذ الصدقة؟.....ان عمر بن الخطاب بعث سفيان بن عبد الله الثقفى ساعياً.....

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**817**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: فِيْمَا اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الْعُشْرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا سَقَتْهُ السَّمَاءُ اَوْ سُقِيَ سِيْحًا وَاِلَّا فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَاِنْ لَمْ يُخْرِجْ اِلَّا دَسْتَجَةُ بَقْلٍ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''زمین کی جو بھی پیداوار ہو اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہو گی بشرطیکہ اُس کو بارش یا بہتے ہوئے پانی (یعنی ندی نالے) کے ذریعے سیراب کیا گیا ہو ورنہ اس میں نصف عشر کی ادائیگی لازم ہو گی اگرچہ سبزی کا ایک دستچہ (یعنی مٹھی بھر) ہو''۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن ابراہیم بن حبیس -محمد بن شجاع -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**818**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَا يَجْتَمِعُ عَلٰى مُسْلِمٍ عُشْرٌ وَخِرَاجٌ فِيْ اَرْضٍ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان -ابراہیم نخعی -علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان پر کسی زمین میں عشر اور خراج (دونوں) ایک ساتھ لازم نہیں ہو سکتے ہیں''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -یحییٰ بن محمد بن صاعد مولیٰ بنی ہاشم (اور) عبداللہ بن جامع بن زیاد حلوانی (اور) محمد بن حمد ہروی (اور) احمد بن محمد (اور) عبداللہ بن زیاد سرخسی (اور) عبداللہ بن عبید اللہ بن سریج (اور) ابویحییٰ زکریا بن حسین نسفی ان سب نے -یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی -یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوحسن علی بن محمد بن عبید -ابوبکر احمد بن عبید نیشاپوری -یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی -یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت -ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ ازرق -یوسف بن مسلم -یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(817) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (312)-وعبدالرزاق (7195) باب الخضر-وابن ابي شيبة (10034) في كل شيء اخرجت الارض زكاة-والطحاوي في "شرح معاني الآثار" (3092) في الزكاة: باب زكاة ما يخرج الارض-والزيلعي في "نصب الراية" 386/2

(818) اخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" 132/4-وفي "المعرفة" 287/3-والخطيب في "تاريخ بغداد" 162/14-وابن عدي في "الكامل" 255/7

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل ابن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - حسین بن علی بن محمد معدل - عمر بن احمد بن شاہین - ایوب بن یوسف مصری - یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی - یحییٰ بن عیسیٰ (خطیب کہتے ہیں: ابن شاہین نے راوی کا یہی نام ذکر کیا ہے حالانکہ یہ یحییٰ بن عنبسہ ہے) اُن کے حوالے سے یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

(**819**) - سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: مَنْ لَّمْ يَقْبَلْ عُذْرَ مُسْلِمٍ يَعْتَذِرُ اِلَيْهِ فَوِزْرُهٗ كَوِزْرِ صَاحِبِ مَكْسٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا صَاحِبُ مَكْسٍ قَالَ عَشَّارٌ

امام ابوحنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کے پیش کیے ہوئے عذر کو قبول نہ کرے تو اس کا گناہ 'صاحب مکس' کے گناہ کی طرح ہوتا ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! ''صاحب مکس'' سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ناجائز) ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص''۔

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن یزید بن یعقوب دقیقی ہمدانی - ابراہیم بن نصر بن عبدالعزیز جو نہاوند کے رہنے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد کو میرے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

(**820**) - سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: لَوْ لَمْ تُخْرِجِ الْاَرْضُ اِلَّا دَسْتَجَةَ بَقْلٍ كَانَ فِيْهَا الْعُشْرُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اگر زمین کی پیداوار صرف ایک دستجہ (یعنی مٹھی بھر) ہو تو بھی اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - ابوعبداللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**821**) - سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابان بن ابوعیاش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

---

(819) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (461)

(820) قد تقدم فى (817)

(821) اخرجه يحيى بن آدم فى "الخراج" 116- وابن حجر فى "التلخيص الحبير" 374/2 فى ذيل (843) من الزكاة- وابو يوسف فى "الخراج" 59

متنِ روایت: فِـيْ كُـلِّ شَـيْءٍ اَخْـرَجَـتِ الْاَرْضُ الْعُشْرُ اَوْ نِصْفُ الْعِشْرِ

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَاعَكُمْ

''زمین میں سے نکلنے والی ہر چیز میں عشر یا نصف عشر کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کے صاع کا ذکر نہیں کیا۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر دمشقی - ابوعبداللہ محمد بن علی سکینہ - ابوحسن محمد بن محمد رازی - ابوحسن محمد بن محمد فقیہ - فارس بن محمد بن سردویہ بلخی - ابوسلیمان محمد بن فضل - ابومطیع رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**822**)- سندِ روایت: (اَبُـوْ حَـنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ وَاَخِيْهِ:

متنِ روایت: اَنَّ اَنَـسَ بْـنَ مَالِكٍ بَعَثَ عَلٰى صَدَقَةِ الْبَصْرَةِ قَـالَ فَـقَـالَ لِيْ اَنَسٌ اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَا اَعْمَلُ لَكَ حَتّٰى تَكْتُبَ لِيْ عَهْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اِنَّا نَاْخُذُ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ رُبْعَ الْعُشْرِ وَمِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ اِذَا جَاؤُا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَمِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرُ

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی - محمد بن سیرین اور ان کے بھائی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (انہیں) بصرہ کی زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا' تو یہ فرمایا: میں تمہیں اسی حکم کے ہمراہ بھیج رہا ہوں' جس کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا تھا' تو میں نے کہا: میں اس وقت تک آپ کے لیے کام نہیں کروں گا' جب تک آپ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ تحریر کر کے نہیں دیتے' تو انہوں نے یہ تحریر کیا:

''ہم مسلمانوں کے اموال میں سے (زکوٰۃ کے طور پر) چالیسواں حصہ وصول کریں گے' ذمی جب اپنا سامان تجارت لے کر آئیں گے' تو ان سے نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) اہل حربیوں سے عشر (یعنی دسواں حصہ) وصول کریں گے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام

(822) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (315) - وابو عبيد في "الاموال" (1657) باب ما يأخذ العاشر من صدقة المسلمين - وعبد الرزاق 88/4 (7072) و (7073) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 32/2 (3066) في الزكاة: باب الزكاة هل يأخذها الامام ام لا؟

ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسین - محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابوسہل احمد بن محمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(823) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ صَخْرٍ الْمُحَارِبِيِّ الْمَكِّيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ:

متنِ روایت: بَعَثَنِيْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُصَدِّقًا فَاَمَرَنِيْ اَنْ آخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنَ الْمُعَاهِدِيْنَ مِثْلَيْ ذٰلِكَ وَمِنَ الْحَرْبِيِّ الْعُشْرَ كَامِلاً وَمِنَ النَّصْرَانِيِّ الْحَرْبِيِّ التَّغْلَبِيِّ مِمَّا قِيْمَتُهُ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا اَوْ مِائَتَا دِرْهَمٍ عُشْرُ ذٰلِكَ فَعَرَضَ عَلٰى نَصْرَانِيِّ تَغْلَبِيِّ فَرَسًا قِيْمَتُهُ عِشْرُوْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اِمَّا تُعْطِيْنِيْ اَلْفَيْنِ وَتَمْضِيْ بِفَرَسِكَ اَوْ اُعْطِيْكَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَآخُذُ فَرَسَكَ فَقَالَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا بِهٰذَا قَامَ الْحَقُّ وَبِهٖ جَاءَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

امام ابوحنیفہ نے - ابوصخر محاربی مکی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں:

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا' تو مجھے یہ ہدایت کی کہ میں مسلمانوں کے اموال میں سے چالیسواں حصہ وصول کروں' ذمیوں کے مال میں سے اس کا دُگنا (یعنی بیسواں حصہ) اور حربیوں کے مال میں سے مکمل عشر وصول کروں' عیسائی' تغلبی' حربی کے جس مال کی قیمت بیس دینار یا دوسو درہم ہو' اس کا عشر وصول کروں' ایک عیسائی تغلبی شخص میرے سامنے ایک گھوڑا لے کر آیا' جس کی قیمت بیس ہزار درہم تھی' تو میں نے اس سے کہا: یا تو تم مجھے دو ہزار درہم دے کر اپنا گھوڑا لے جاؤ' یا پھر میں تمہیں اٹھارہ ہزار درہم ادا کر کے گھوڑا رکھ لیتا ہوں' تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' اسی (ایمانداری) کے ساتھ حق قائم ہے' اور اسی کو ساتھ لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - حسین بن علی بن عفان - ابوسعید ثعلبی - ابوبشر عبدالملک شامی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(823) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في"الآثار"(314) -وابو عبيد في"الاموال"(1658) باب ما ياخذ العاشر من صدقة المسلمين-وابن ابي شيبة 197/3 في الزكاة:باب في نصارى بني تغلب ما يؤخذ منهم؟

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمر بن احمد - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ زَكَاةِ الْحُلِيِّ وَمَالِ الْيَتِيْمِ وَالْمَدْيُوْنِ

تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوۃ) کا حکم

(**824**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :

امام ابوحنیفہ - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ اِمْرَاَةً قَالَتْ اِنَّ لِيْ حُلِيًّا فَهَلْ عَلَيَّ فِيْهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لَهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ نَعَمْ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ ابْنِيْ اَخٍ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حُجْرِيْ اَفَيُجْزِئُ عَنِّيْ اَنْ اَجْعَلَ زَكَاتِيْ لَهُمَا فَقَالَ نَعَمْ

''ایک خاتون نے دریافت کیا: میرے پاس زیور ہے کیا اس میں مجھ پر زکوۃ لازم ہوگی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے فرمایا: جی ہاں! اس عورت نے دریافت کیا میرے دو یتیم بھتیجے میرے زیر پرورش ہیں تو کیا میں اپنی زکوۃ کی رقم اُن پر خرچ کر سکتی ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں''

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا باس بان يعطى من الزكاة كل ذي رحم محرم الا والد او ولد او ولد ولد او جد او جدة وان كانوا في عياله والزوجة لا تعطى من الزكاة وقال ابو حنيفة لا يعطى الزوج ايضاً واما نحن فلا نرى به باساً ولا نرى في الحلي زكاة الا ما كان من الذهب والفضة فاما في الجواهر واللؤلؤ فلا زكاة فيه الا ان يكون للتجارة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ زکوۃ کسی محرم رشتہ دار کو دے دی جائے البتہ والد یا اولاد کی اولاد دادا دادی کو نہیں دی جاسکتی اگر چہ وہ لوگ آدمی کے زیر کفالت ہوں اسی طرح بیوی کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: شوہر کو بھی نہیں دی جاسکتی البتہ ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک زیورات میں زکوۃ

(824) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (302)- وعبد الرزاق 83/4 في الزكاة: باب التبر والحلي- وابن ابي شيبة 191/3 في الزكاة: باب ما قالوا في الرجل يدفع زكاته الى قرابته- وابو عبيد في "الاموال" (1261) باب الصدقة في الحلي من الذهب والفضة وما فيها من الاختلاف- والدار قطني 108/2 في الزكاة: باب زكاة الحلي- والبيهقي في "السنن الكبرى"

لازم نہیں ہوتی البتہ جو سونے یا چاندی کے زیورات ہوں (ان میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے) لیکن جواہرات یا موتیوں (والے زیورات) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی البتہ اگر وہ تجارت کے لئے ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(825)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا زَكَاةَ فِي الْجَوَاهِرِ وَاللُّؤْلُؤِ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ

''جواہر اور موتی اگر تجارت کے لیے نہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے''۔

***—— ***—— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(826)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے- ابوبکر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا شَهْرُ زَكَاتِكُمْ قَدْ حَضَرَ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهِ ثُمَّ لِيُزَكِّ مَا بَقِيَ

''جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے: اے لوگو! یہ تمہاری زکوٰۃ (کی ادائیگی) کا مہینہ ہے تو جس شخص کے ذمہ کوئی قرض ہو تو وہ اس کو ادا کردے اور جو مال باقی بچے اس کی زکوٰۃ ادا کردے''۔

***—— ***—— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد وبه ناخذ من عليه دين وله مال فليزكه بعد قضاء دينه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جس شخص کے ذمے قرض ہو اور اس کے پاس مال بھی موجود ہو تو وہ قرض ادا

825) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (303) -وابن ابى شيبة 143/3 فى الزكاة: باب فى اللؤلؤ والزمرد

826) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (299) -وفى "الموطأ" 114 فى الزكاة: باب زكاة المال -ومالك فى "الموطأ" 168 فى الزكاة: باب الزكاة فى اليدين -وعبدالرزاق 93/3 فى الزكاة: باب لا زكاة الا فى فضل -وابن ابى شيبة 194/3 فى الزكاة: باب ما قالوا فى الرجل يكون عليه الدين -والبيهقى فى "السنن الكبرىٰ" 148/4

کرنے کے بعد اس مال کی زکوۃ ادا کرے گا۔

(**827**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِي سَلِيْمِ الْاُمَوِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

امام ابوحنیفہ نے -لیث بن ابوسلیم اموی کوفی -مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

''یتیم کے مال میں زکوۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن مہلب نمیری - علی بن معبد - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**828**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكَاةٌ وَلَا تَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

''یتیم کے مال میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی' اس پر زکوۃ اس وقت تک فرض نہیں ہوتی' جب تک اس پر نماز فرض نہیں ہوتی''۔

————***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**829**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -ہیثم - ابن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا كَانَ لَكَ دَيْنٌ عَلَى النَّاسِ فَقَبَضْتَهٗ فَزَكِّهٖ لِمَا مَضٰى

''جب تم نے لوگوں سے قرض واپس لینا ہو' تو جب تم اس کو وصول کر لو' تو اس کی گزرے ہوئے وقت کی زکوۃ ادا کرو''۔

————***

(827) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (298)-وعبدالرزاق 69/4 في الزكاة: باب صدقة مال اليتيم-وابن ابي شيبة 150/3 في الزكاة: باب من قال ليس في مال اليتيم زكاة حتى يبلغ-والبيهقي في "السنن الكبرى" 108/4

(828) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (297)-وعبدالرزاق 69/4 في الزكاة: باب صدقة مال اليتيم والاتصاص واعطاء زكاته-وابن ابي شيبة 150/3 في الزكاة: باب من قال: ليس في مال اليتيم زكاة حتى يبلغ

(829) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (300)-وعبدالرزاق 100/4 في الزكاة: باب لا زكاة الا في الناض-وابن ابي شيبة 162/3 في الزكاة: باب ما كان لا يستقرض يعطيه اليوم وياخذ الى يومين فليزكيه

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآ ثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**830**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِیْ رَجُلٍ اَقْرَضَ رَجُلاً اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ زَكَاتُهَا عَلَى الَّذِیْ يَسْتَعْمِلُهَا وَيَنْتَفِعُ بِهَا

''ایک شخص دوسرے کو قرض کے طور پر ایک ہزار درہم دیدیتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: اُن کی زکوۃ اُس شخص پر لازم ہو گی جو انہیں استعمال کرتا ہے اور اُن سے نفع حاصل کرتا ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنيفة(ثم) قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنا ناخذبقول علی زكاتها علی صاحبها اذا قبضها زكاها لما مضی والله تعالی اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآ ثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں: قرض خواہ شخص جب قرض واپس لے لے گا تو وہ گزرے ہوئے زمانے کی زکوۃ ادا کرے گا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

چوتھی فصل: صدقہ فطر کے احکام

(**831**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مَمْلُوْكٍ اَوْ حُرٍّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ

''صدقہ فطر ہر غلام اور آزاد چھوٹے (یعنی نا بالغ) اور بڑے (یعنی بالغ) پر لازم ہوتا ہے جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہوگا''۔

---

830) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی''الآثار'' (301)-وعبدالرزاق 104/4 فی الزكاة:باب لا زكاة الا فی الناض-وابن ابی شيبة 194/3 فی الزكاة:باب ما قالوا فی الرجل يكون عليه الدين-وابو عبيد فی''الاموال'' (1227) باب الصدقة فی الديون والتجارات

831) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی''الآثار''(304)-وابن ابی شيبة 170/3 فی الزكاة:باب فی صدقة الفطر من قال نصف صاع بر

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وقال ابوحنیفة نصف صاع من زبیب یجزیه واما فی قولنا فلا یجزیه الا صاع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: کشمش کا نصف صاع اس کے لئے کفایت کر جائے گا البتہ ہمارے قول کے مطابق اس کے لئے ایک صاع کی ادائیگی ضروری ہے۔

(**832**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَيْسَ فِى الْمَمْلُوْكِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤَدُّوْنَ الضَّرِيْبَةَ زَكَاةٌ وَلٰكِنْ اِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ كَانَ الزَّكَاةُ فِى الْقِيْمَةِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایسے (مکاتب) مملوک جو مخصوص رقم ادا کرتے ہیں ان میں زکوۃ لازم نہیں ہوتی لیکن اگر وہ تجارت کے لئے ہوں تو (ان کی) قیمت میں زکوۃ لازم ہوگی''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**833**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ:

متن روایت: اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُخْرِجُ عَنْ مُكَاتِبِيْهِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ

امام ابوحنیفہ نے-منصور بن دینار-عمر بن محمد-سالم بن عبداللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے مکاتب غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوعباس بن عقدہ-اسماعیل بن حماد-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔



(832) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (306) -وابن ابي شيبة 153/3 في الزكاة: باب ما قالوا في زكاة العبد

(833) اخرجه الدار قطني في "السنن" 116/1 (2101) في زكاة الفطر-واورده الزيلعي في "نصب الراية" 414/4

(834) اخرجه ابن حبان (3424)-وابن ابي شيبة 5/3-واحمد 443/2-ومسلم (1151) في الصيام: باب فضل الصيام وابن ماجة (1638) في الصيام: باب ما جاء في فضل الصيام-والبيهقي في "السنن الكبرى" 304/4- والبغوي في "شرح السنة" (1710)-وعبد الرزاق (7893)

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِیْ الصَّوْمِ

ساتواں باب: روزے کے بارے میں روایات

وَاَنَّهٗ يَشْتَمِلُ عَلٰى خَمْسَةِ فُصُوْلٍ

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ وَشَرَائِطِ صِحَّتِهٖ

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فِیْمَا لَا بَاسَ بِهٖ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْحِجَامَةِ وَالْجَنَابَةِ وَالصَّوْمُ فِیْ السَّفَرِ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْمَا يُوْجِبُ الْقَضَاءَ

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْمَا يُوْجِبُ الْكَفَّارَةَ

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ النُّذُوْرِ

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اوراس کے صحیح ہونے کی شرائط

دوسری فصل: بوسہ لینے' پچھنے لگوانے' یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا' سفر کے دوران روزہ رکھنا

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کولازم کرتی ہے؟

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کولازم کرتی ہے؟

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ وَشَرَائِطِ صِحَّتِهٖ

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اوراس کے صحیح ہونے کی شرائط

(834)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِی صَالِحِ الزَّيَّاتِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَهُوَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ

امام ابوحنیفہ نے -عطاء- ابوصالح زیات کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہرعمل اس کے لیے ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لیے ہے اور میں اُس کی جزادوں گا''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن محمد بن زکریا بن طلحہ بن عبیداللہ - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(835)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

متن روایت: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَذٰلِكَ اَنَّ الشَّمْسَ تَصْبَحُ صَبِيْحَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَاَنَّهَا طَسْتٌ تُرَقْرِقُ

امام ابوحنیفہ نے -عاصم بن ابونجود- زر بن حبیش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے' وہ یوں کہ اس (شب قدر) سے اگلی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس میں شعاع (یعنی دھوپ میں تیزی) نہیں ہوتی' اوروہ ایک تھال کی مانند ہوتا ہے' جو چمک رہا ہو''۔

*** —— *** —— ***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(836)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ

امام ابوحنیفہ نے -عبدالملک بن عمیر- قزعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت

(835) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی"الآثار" (921)-وابن حبان (3689) -وابن خزيمة (2191)-والحميدی (375)-ومسلم 828/2 (220) فی الصيام:باب فضل ليلة القدر-والبيهقی فی"السنن الكبری" 312/4-والبغوی فی"شرح السنة" (1828)

اللہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَا یُصَامُ ھٰذَانِ الْیَوْمَانِ یَوْمُ الْفِطْرِ وَیَوْمُ الْاَضْحٰی

کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے' (عید) الفطر کا دن' اور (عید) الاضحیٰ کا دن''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- محمد بن ابراہیم بن احمد (اور) زیدان بن محمد' ان دونوں نے- ابوعبداللہ محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- مبارک بن عبدالجبار صیرفی- ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک' ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

837- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنِ الْھَیْثَمِ الصَّیْرِفِیِّ عَنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ ابْنِ الْحَوْتَکِیَّۃِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ:

متن روایت: اُتِیَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْنَبًا فَاَمَرَ مَنْ کَانَ حَاضِرًا بِاَکْلِھَا فَقَالُوْا لِلَّذِیْ جَاءَ بِھَا مَا بَالُکَ لَا تَاْکُلُ فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالُوْا فَمَا صَوْمُکَ قَالَ تَطَوُّعٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَھَلَّا جَعَلْتَہُ صَوْمَکَ الْبِیْضَ

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم صیرفی- موسیٰ بن طلحہ- ابن حوتکیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے پاس (بھنا ہوا) خرگوش لایا گیا' تو آپ ﷺ نے تمام حاضرین کو اسے کھانے کا حکم دیا' جو شخص اس کو لے کر آیا تھا لوگوں نے اس سے کہا: کیا وجہ ہے کہ تم اسے نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' لوگوں نے دریافت کیا: تم نے کون سا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: نفلی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (نفلی روزہ) تم نے ایام بیض میں کیوں نہیں رکھا؟''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- علی بن محمد بن عبید (اور) احمد بن محمد بن سعید' ان دونوں نے- احمد بن محمد بن عبید- احمد بن حفص بن عبداللہ- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

836) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (219)

☆☆وفی الباب عند ابن حبان (3601)-وابن ابی شيبة 21/4-وابن ماجة (1719):

عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول اللهﷺ: ايام منی ايام اكل وشرب

837) ☆☆ اخرج ابن حبان (3650)-واحمد 336/2-والنسائی 222/4-وعبد الرزاق (7874)-والحميدی (136)-وابن خزيمة (2127)-عن ابی هريرة......نحوه

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن عبیدہ نیشاپوری - احمد بن حفص بن عبداللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رٹی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(838) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک بن عمیر - قزعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رٹی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے تین دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن محمد بن حسن - محمد بن عبدالرحمٰن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رٹی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(839) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِیِّ الْقَرَشِیِّ عَنْ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی قرشی - ابن حوتکیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمار بن یاسر رٹی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَهْدٰى اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ اَرْنَبًا مَشْوِيًّا فَاَمَرَنَا بِاَكْلِهَا وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ فَلَمْ يَاْكُلْ فَقَالَ لَهُ لِمَ لَا تَاْكُلُ فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ صَوْمُ مَاذَا قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَعَلْتَهُنَّ الْبِيْضَ

''ایک دیہاتی نے بھنا ہوا خرگوش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسے کھانے کی ہدایت کی' وہ (دیہاتی) شخص خود ایک طرف ہوکر بیٹھ گیا' اس نے نہیں کھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اس نے جواب دیا: ہر مہینے میں تین دن روزہ (رکھنے کے معمول میں سے ایک روزہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ (نفلی روزے) ایام بیض میں کیوں نہیں رکھے؟''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رٹی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(838) قد تقدم فی (836)

(839) اخرجه عبدالرزاق (7847) فی الصیام: باب صیام ثلاثة ایام - والحمیدی 75/1

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن یحییٰ صوفی - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) حمزہ بن حبیب نے اس کو امام ابوحنیفہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

یہ امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - موسیٰ بن کثیر ابوصباح سے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ وہم ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن ابراہیم - احمد بن خنیس (اور) زیدان بن محمد ان دونوں نے - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ - موسیٰ بن طلحہ - ابن حوتکیہ سے روایت کی ہے۔

(عن) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه سئل عن لحم الارنب فقال لولا انی اتخوف ان ازید شيئاً او انقص منه لحدثتكم ولكن ارسل الى بعض من شهد الحديث فارسل الى عمار بن ياسر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اس میں کوئی کمی یا بیشی کر دوں گا تو میں تمہیں یہ حدیث بیان کرتا' لیکن میں اس شخص کو بلواتا ہوں جو اس موقع پر موجود تھا تو انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔

حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: یہ روایت ابن ابولیلیٰ' ثوری' اور سفیان بن عیینہ نے بھی نقل کی ہے' پھر انہوں نے اپنی مسند میں اس کے طرق ذکر کیے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

(840) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک بن عمیر - قزعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِىْ يَشُكُّ فِيْهِ اَنَّهٗ مِنْ رَمَضَانَ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے جس کے بارے میں یہ شک ہو کہ وہ رمضان کا حصہ ہے (یا نہیں ہے؟)''

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن علی بن احمد بن عبدالرحمٰن - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(841) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - حجاج بن ارطاۃ' ابوارطاۃ کوفی - عطاء

(840) قد تقدم فی (836)

اَرْطَاةِ اَبِی اَرْطَاةِ الْكُوْفِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - ابوحسین محمد بن مظفر حافظ - ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی - محمد بن خزیمہ - محمد بن عمر رومی - اسد بن عمرو ﷫ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ ﷫ سے روایت کی ہے

(**842**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُمَيْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مُرْ قَوْمَكَ فَلْيَصُوْمُوْا هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ اِنَّهُمْ قَدْ طَعِمُوْا فَقَالَ وَاِنْ كَانُوْا قَدْ طَعِمُوْا

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد - حمید بن عبدالرحمٰن حمیری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''آپ ﷺ نے عاشورہ کے دن اپنے ایک صحابی سے فرمایا: تم اپنی قوم (کے افراد) سے کہو کہ وہ آج کے دن روزہ رکھیں' ان صاحب نے عرض کی: وہ لوگ تو کچھ کھا پی چکے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ کچھ کھا پی چکے ہوں (پھر بھی بقیہ دن روزہ رکھیں)''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابن ابوحسن جبہان فرغانی - علی بن حکیم - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ ﷫ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ - ابراہیم بن مسعدہ بخاری - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ ﷜ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس احمد بن محمد - عبداللہ بن محمد بن سعید بن سوید - انہوں نے اپنے سعید بن سوید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے'

غیر انہ عین الرجل الذی امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال انہ قال لابی ایوب

(841) اخرجه ابن حبان (3700)-واحمد 229/1-والبخاری (1782) فی العمرة:باب عمرة فی رمضان-ومسلم(1256) فی الحج:باب فضل العمرة فی رمضان -وابن ماجة(2993) فی المناسك:باب العمرة فی رمضان-والطبرانی فی"الكبیر"(11299)

(842) اخرجه الحصكفی فی"مسند الامام"(204)

الانصاری مر قومك فليصوموا...... الحديث

''تاہم انہوں نے اس صحابی جس کو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی کا نام ذکر کرتے ہوئے یہ نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی قوم سے یہ کہو کہ وہ روزہ رکھیں! (اس کے بعد پوری حدیث ہے۔)''

(**843**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر - مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الصَّمْتِ وَصَوْمِ الْوِصَالِ

''نبی اکرم ﷺ نے چُپ کے روزے اور صوم وصال سے منع کیا ہے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن عبدہ بخاری - یوسف بن عیسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبیداللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن حرب مروزی - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسرائیل بن سمیدع بخاری - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**844**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

''نبی اکرم ﷺ (روزے رکھنے کے حوالے سے) شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے''۔

•••——•••——•••

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ المعروف بہ غنجار کی ''تاریخ بخارا'' کے حوالے سے - خلف بن محمد - علی بن ابراہیم - علی بن مسلم - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

---

(843) اخرجه ابن ابى شيبة 82/3 فى الصيام: باب ما قالوا فى الوصال فى الصيام - واحمد 253/2 - ومسلم 775/2 - وابن خزيمة (2072) - والبخارى (1965) - والنسائى (3264)

(844) ☆☆اخرج ابو يعلى (4633) - والحميدى (173) - واحمد 39/6 - ومسلم (1156) فى الصيام: باب صيام النبى ﷺ فى غير رمضان:

عن ابى سلمة قال سالت عائشة عن صيام رسول الله ﷺ فقالت: كان يصوم حتى نقول: قد صام ويفطر حتى نقول: قد افطر ولم اره صام من شهر قط اكثر من صيامه من شعبان، كان يصوم شعبان كله كان يصوم شعبان الا قليلاً

(**845**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:
متن روایت: تَذَاكَرْنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقُلْنَا تَحْفَظُوْنَ لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا كُنَّا بِقَاعِ كَذَا وَكَذَا لَيْلَةً كَانَ الْقَمَرُ كَانَّهُ فَلَقَةُ الصَّحِيْفَةِ وَانَّهَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ فَطَلَبْنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں شب قدر کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے تو (نبی اکرم ﷺ نے) فرمایا: تمہیں فلاں رات یاد ہے جب ہم لوگ فلاں مقام پر تھے اس رات میں چاند کسی کھلے ہوئے صحیفے کی مانند تھا وہ رات شب قدر تھی۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم نے اس رات کو تلاش کرنے (یعنی اس کا تعین کرنے) کی کوشش کی تو ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکے''۔

•••——•••——•••

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد- انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی-محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**846**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:
متن روایت: اَنَّهُ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِىْ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَآيَةُ ذٰلِكَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ صَبِيْحَتَهَا بِغَيْرِ نُوْرٍ وَلَا شُعَاعٍ كَانَّهَا طَسْتٌ تُرَقْرِقُ

امام ابوحنیفہ نے-ابوبکر عاصم بن ابونجود- زر بن حبیش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کسی استثناء کے بغیر حلف اٹھایا' کہ شب قدر' ستائیسویں رات ہوتی ہے' اوراس کی نشانی یہ ہے کہ اس سے اگلی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس میں نور اورشعاع (یعنی اس کی دھوپ میں تیز چمک) نہیں ہوتی ہے وہ چمکنے والے تھال کی مانند ہوتا ہے''۔

•••——•••——•••

(845) ☆☆وقد اخرج البزار (1028)
عن عبد الله بن مسعود قال :سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليلة القدرفقال: كنت اعلمتهاثم انفلتت منى فاطلبوها فى سبع يبقين او ثلاث يبقين

(846) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في"الآثار"(921) -وابن حبان (3690)-ومسلم (762) في صلاة المسافرين باب الترغيب في قيام رمضان-وابن خزيمة (2191)-والحميدى(375)-والبيهقى في"السنن الكبرى" 312/4-وعبد الرزاق (7700) -وقد تقدم

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعبداللہ محمد بن محمد - عبداللہ بن حمدویہ بغلانی - محمود بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

847)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُنْذِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَجُوَيْبِرِ بْنِ سَعِيْدِ الْكُوْفِيِّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنْ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ روایت: لَا وِصَالَ فِيْ صَوْمٍ وَلَا صُمْتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ

امام ابوحنیفہ نے - منذر بن عبداللہ (اور) جویبر بن سعید کوفی - ضحاک بن مزاحم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"صوم وصال کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور رات تک چپ رہنے کے روزے کی کوئی حیثیت نہیں ہے"۔

••• ——— ••• ——— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - عبیداللہ بن محمد بن محمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبدالعزیز بن خالد بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

848)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْوِصَالِ

امام ابوحنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر - مہاجر بن عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا ہے"۔

••• ——— ••• ——— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی بن ابراہیم مروزی - محمود بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) فضل بن موسیٰ نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عدی بن ثابت - ابوحازم - ابوشعثاء کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

849)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

847) اخرجه ابن ابى شيبة 83/3 فى الصيام: باب ما قالوا فى الوصال فى الصيام من نهى عنه

848) قد تقدم فى (843)

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

متنِ روایت: اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ يُخْرِجُ رَاْسَهُ اِلَيْهَا مِنَ الْمَسْجِدِ

حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیا کرتی تھیں حالانکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سے اپنا سر اُن کی طرف (ان کے حجرہ میں) نکال دیتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**850**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ قَالَ:

متنِ روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَظِلُّ صَائِمًا وَيَبِيْتُ طَاوِيًا فَاِذَا كَانَ فِيْ وَجْهِ السَّحَرِ انْصَرَفَ اِلٰى شُرْبَةٍ مِنَ اللَّبَنِ لَهُ فَشَرِبَهَا لَيْلَةً اَبُوْ ذَرٍّ لِجُهْدٍ لَحِقَهُ وَطَلَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدْهَا فَذَهَبَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَزْوَاجِهِ وَاَكْثَرَ اَصْحَابِهِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِيْ اَطْعَمَهُ اللهُ ثَلَاثًا فَنَظَرَ اِلٰى عَنْزٍ حَافِلٍ فَحَلَبَ وَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: علی بن اقمر بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دن کے وقت) مسلسل روزہ رکھتے تھے اور رات عبادت میں گزار دیتے تھے یہاں تک کہ سحری سے پہلے آپ دودھ کے پاس تشریف لاتے تھے جو آپ کے لیے رکھا گیا ہوتا تھا (اور اسے نوش فرما لیتے تھے) ایک رات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو شدید بھوک لگی تو انہوں نے وہ دودھ پی لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لینے کے لیے تشریف لائے تو وہ آپ کو نہیں ملا آپ نے اپنی ازواج اور کئی اصحاب کی طرف پیغام بھیجا لیکن آپ کو (کھانے یا پینے کے لیے) کچھ نہیں ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: جو مجھے کچھ کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے کھلائے گا (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے ایک دودھ والی بکری دیکھی تو اس کا دودھ دوہ لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرما لیا''۔

*** —— *** —— ***

(849) اخرجه احمد 45/6-وابن ابی شيبة 340/2-واسحاق بن راهويه (916)-ومسلم (298)-وابوداود (261)-والنسائی فی "المجتبی" 146/1-وفی "الكبری" (266)-والبيهقی فی "السنن الكبری" 186/1-وابو عوانة 313/1

(850) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (295) فی الصوم: باب فضل الصوم

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- اسحاق بن محمد بن مروان- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

851)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ:

متن روایت: صَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةً وَصَوْمُ يَوْمِ عَرْفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةً قَبْلَهَا وَسَنَةً بَعْدَهَا

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

''عاشورہ کے دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے ایک سال اُس سے پہلے والا اور ایک سال اُس کے بعد والا''۔

*** ——— *** ——— ***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

852)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاَكَلُوْا وَقَالَ لِلَّذِيْ جَاءَ بِهَا مَالَكَ لَا تَاكُلُ مِنْهَا قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ تَطَوُّعٌ قَالَ فَهَلَّا الْبِيْضَ

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم- موسیٰ بن طلحہ- ابن حوتکیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک (بھنے ہوئے) خرگوش کو لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا' تو انہوں نے اس کو کھانا شروع کیا' جو شخص اسے لے کر آیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ تم اس کو نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اس نے عرض کی: نفلی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم نے نفلی روزہ) ایام بیض میں کیوں نہیں رکھا؟''

---

851) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (294) فى الصوم: باب فضل الصوم.

قلت: واما صوم عاشوراء- فاخرجه مسلم (1162) فى الصيام: باب استحباب الصيام الثلاثة ايام ...... فى حديث طويل وابن ماجة (1738) ...... عن ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صيام يوم عاشوراء انى احتسب على الله ان يكفر السنة التى قبله واما صوم يوم عرفة فاخرج الترمذى (749) فى الصيام: باب ما جاء فى فضل صوم يوم عرفة- وابن ماجة (1730) فى الصيام: باب صيام يوم عرفة ...... من حديث ابى قتادة عن النبى صلى الله عليه وسلم فى حديث طويل ...... قال فيه: ...... وسئل النبى صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم عرفة قال: يكفر السنة الماضية والباقية

852) قد تقدم فى (837)

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن شرقی نیشاپوری - احمد بن جعفر بن عبداللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبیدہ نیشاپوری - احمد بن جعفر بن عبداللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(**853**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُوسٰی بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الْاَرْنَبِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِیْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ اَزِيْدَ اَوْ اَنْقُصَ وَلٰكِنْ سَآتِيْكُمْ بِرَجُلٍ شَهِدَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ فَبَعَثَ اِلٰی عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدِّثْهُمْ بِمَا شَهِدْتَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَهْدٰی اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَدِيْثَ اِلٰی آخِرِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن طلحہ - ابن حوتکیہ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ اُن سے خرگوش کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میں صرف اس اندیشے کے تحت تمہیں اس حوالے سے حدیث بیان نہیں کروں گا' کہ کہیں میں اس میں کوئی کمی یا اضافہ نہ کردوں' لیکن میں اُس شخص کو تمہارے پاس بلوادیتا ہوں' جو اُس موقع پر موجود تھا' پھر انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلوایا' اور فرمایا: تم ان کے سامنے وہ حدیث بیان کرو' جس موقع پر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر.....'' اس کے بعد آخر تک حدیث ہے۔

•••——•••——•••

ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوعلی حسین بن قاسم کاتب - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

(**854**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ صَوْمِ الْوِصَالِ وَصَوْمِ الصَّمْتِ

امام ابوحنیفہ نے - عدی بن ثابت - ابوحازم - ابوشعثاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال اور چپ کے روزے سے منع کیا ہے''۔

(853) قد تقدم فی (837) (854) قد تقدم فی (843)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت-عبد الصمد بن فضل-مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابراہیم بن عبد اللہ - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - ہلال بن یحییٰ بصری - یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی-محمد بن عبد اللہ بن حکم-عبد اللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح-محمد بن ابراہیم بن مسلم-عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر-فتح بن عمرو-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت بدر بن ہیثم بن خلف حضرمی - ابوکریب محمد بن علاء-محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اورانہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسن بن مدون فرغانی - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعد صغانی کے حوالے سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد حسن بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ بن حبیب کی تحریر میں پڑھی ہے امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن ابراہیم' جو ابن احوص کے نام سے معروف ہیں' - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے' انہوں نے یہ روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن حمید بن ابراہیم بن شماس سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے' انہوں نے یہ روایت - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن مخلد - عبداللہ بن محمد بن سودہ - (اور) صالح بن محمد - ابراہیم بن حرب بلخی - (اور) احمد بن محمد - اسماعیل بن ابوکثیر' ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' محمد بن حنیفہ بن ماہان نے یہ روایت - حسن بن جبلہ - سعید بن صلت کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) یہ روایت حسن بن زیاد (اور) ابویوسف (اور) حمزہ زیات (اور) محمد بن حسن (اور) اسد بن عمرو (اور) سعید بن صلت (اور) عبیداللہ بن موسیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعلی حسین بن قاسم بن جعفر - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابن مظفر کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس کی سند میں ابوحازم کا ذکر نہیں کیا' جیسا کہ یہ روایت محمد نے - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے' کہ یہ - عدی بن ثابت کے حوالے سے ابوشعثاء سے منقول ہے۔

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت - ابوعلی محمد بن ابوسعید حرانی - ابوفروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار سے دمشق میں - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ - عدی بن ثابت - ابوحازم - ابوشعثاء سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت - ابوغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوحسین محمد بن احمد بن ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ ابن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے

سانید کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم علی بن حسن تنوخی سے اجازت کے طور پر - ابوحسن علی بن محمد بن سعید رزاز کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حنیفہ بن ماہان نے یہ روایت - حسن بن جبلہ - سعید بن صلت کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابواسحاق جبار سے' مصر میں ان کے سامنے یہ روایت پڑھ کر - ابومحمد عبدالرحمٰن بن عمر نحاس - ابوسعید بن اعرابی - اسماعیل نسوی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فِیْمَا لَا بَاسَ بِهٖ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْحِجَامَةِ وَالْجَنَابَةِ وَالصَّوْمُ فِی السَّفَرِ

دوسری فصل: بوسہ لینے' پچھنے لگوانے' یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا' سفر کے دوران روزہ رکھنا

855)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يُتِمُّ صَوْمَهٗ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''(بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح (صادق) کے وقت' جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' جو احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتی تھی (بلکہ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا روزہ مکمل کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومقاتل حفص بن سالم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن نصر بن سلیمان ہروی - احمد بن مصعب - فضل بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

856)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرِ الْبَجَلِيِّ الْكُوْفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سَوَادٍ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن مہاجر بجلی کوفی کے حوالے سے - بنوسواد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

---

855) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (210)-وابن حبان (3490)-وابن ابي شيبة 80/3-والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 314/12-وابن ماجة (173) في الصيام: باب ما جاء في الرجل يصبح جنباً وهو يريد الصيام

متنِ روایت: خَرَجْتُ اُرِيْدُ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِالْقَادِسِيَّةِ وَذٰلِكَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاِذَا اَنَا بِرُفْقَةٍ فِيْهَا حُذَيْفَةُ وَرُفْقَةٌ اُخْرٰى فِيْهَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يُرِيْدَانِ مَكَّةَ قَالَ فَصَحِبْتُ حُذَيْفَةَ فَلَمْ يَزَلْ هُوَ وَاَصْحَابُهُ صِيَامًا وَلَمْ يَزَلْ اَبُوْ مُوْسٰى وَاَصْحَابُهُ صِيَامًا وَلَمْ يَزَلْ حُذَيْفَةُ يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُوْرَ وَكَانَ اَبُوْ مُوْسٰى يُؤَخِّرُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ السُّحُوْرَ

''میں مکہ جانے کے ارادے سے روانہ ہوا' یہاں تک کہ قادسیہ پہنچ گیا' یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے' وہاں مجھے کچھ (اکٹھے سفر کرنے والے) لوگ ملے' جن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے' ان کے علاوہ اور کچھ لوگ بھی ملے' جن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے' یہ دونوں بھی مکہ جارہے تھے' راوی کہتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہولیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھیوں نے (سفر کے دوران) مسلسل روزہ رکھا' اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھیوں نے بھی مسلسل روزہ رکھا' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ (وقت ہو جانے پر) جلدی (یعنی ابتدائی وقت میں ہی) افطار کر لیتے' اور سحری دیر سے (یعنی آخری وقت میں) کرتے' جبکہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ افطار تاخیر سے کرتے اور سحری جلدی کر لیتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار ثم قال محمد وبقول حذيفة ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے قول کو ہم اختیار کرتے ہیں۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن-عبدالرحمٰن بن عمر بن احمد-احمد بن ابراہیم-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(857)-- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

امام ابوحنیفہ نے-سلیمان بن یسار کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ام المؤمنین سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

(856) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (285) في الصيام: باب الصوم في السفر والفطر.

☆☆واخرج مسلم 771/2 في الصيام: باب فضل السحور...... وتعجيل الفطر-وابو داود 315/2 في الصيام: باب ما يستحب من تعجيل الفطر

قلنا: يا ام المؤمنين رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ' احدهما يعجل الافطار ويعجل الصلاة والآخر يؤخر الافطار ويؤخر الصلاة'قالت: ايهما الذي يعجل الافطار ويعجل الصلاة قلنا: عبد الله بن مسعود'قالت: كذلك كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم

(857) اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 104/2-وابن حبان (3487)-وابن ابي شيبة 81/3-والترمذي في الصوم: باب ما جاء في الجنب يدركه الفجر وهو يريد الصوم-واحمد 289/6-والبخاري (1926) في الصيام

وَسَلَّمَ قَالَتْ:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِلَى الْفَجْرِ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ مِنْ جَمَاعٍ غَيْرَ اِحْتِلَامٍ وَيُصَلِّىْ صَائِمًا

''(بعض اوقات) نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے' تو (غسل کرنے کی وجہ سے) آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے (یہ غسل) وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہوتا تھا' احتلام کی وجہ سے نہیں' آپ نماز ادا کرتے اور آپ ﷺ نے روزہ بھی رکھا ہوتا''۔

•••—— •••—— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بصری بخاری - علی بن منصور جرجانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(858)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ فُرَاتِ بْنِ اَبِىْ فُرَاتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِىِّ عَنْ قَيْسٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلْمَةَ:

امام ابوحنیفہ نے - فرات بن ابوفرات - عبدالرحمٰن کوفی کے حوالے سے - سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام' قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّهَا اِحْتَجَمَتْ وَهِىَ صَائِمَةٌ

''انہوں (یعنی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے روزے کے دوران پچھنے لگوائے تھے''۔

•••—— •••—— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - ابو بلال قاسم بن محمد - امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - احمد بن محمد - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(859)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

''نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے

(858) اخرجه ابن ابى شيبة 310/2 (9335) فى الصيام: من رخص للصائم ان يحتجم - وعبد الرزاق (7542)

(859) اخرجه ابن ابى شيبة 53/3 فى الصيام: باب من رخص للصائم ان يحتجم - والترمذى فى "العلل الكبير" 366/1 - وابن ابى عاصم فى "الآحاد والمثانى" (2750) - وابو يعلى (4210) - والطبرانى فى "الكبير" (954) - وابن ابى حاتم فى "العلل" (761)

وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ تھے"۔

•••——•••——•••

بخاری نے یہ روایت- محمد بن ابراہیم رازی - محمد بن عمر بن عرعرہ بن برند- امام محمد بن حسن واسطی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبدالرحمٰن بن عقدہ بصری اور علی بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ بصری' ان دونوں نے - سعید بن ابومریم- یحییٰ بن ایوب- امام ابوحنیفہ کے حوالے سے- ابن شہاب زہری سے روایت کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم احتجم وهو صائم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

راوی نے اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(**860**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجَامَةِ فَقَالَ اِذَا هَاجَ الدَّمُ بِاَحَدِكُمْ فَلْيَحْتَجِمْ فَاِنَّهُ رُبَّمَا تَبَيَّغَ بِصَاحِبِهٖ فَيَقْتُلُهُ

امام ابوحنیفہ نے- ابان بن ابوعیاش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کا خون جوش مارے' تو اس کو پچھنے لگوا لینے چاہئیں' کیونکہ یہ (یعنی فاسد دم' بعض اوقات) اتنا بگڑ جاتا ہے کہ آدمی کی موت کا باعث بن جاتا ہے"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- احمد بن محمد بن سعید- احمد بن علی بن اسماعیل- عمر بن علی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوسعید احمد بن عبدالجبار- قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی- ابوقاسم بن ثلاج- ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ- احمد ابن علی بن اسماعیل- محمد بن علی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**861**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الْعَطُوْفِ مِنْهَالِ بْنِ الْجَرَّاحِ الشَّامِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ:

امام ابوحنیفہ نے- ابوعطوف منہال بن جراح شامی- (ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

---

(860) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (208)-والدار قطني (2238) في الصيام: باب القبلة للصائم -والترمذي (1011)-والطبراني في "الاوسط" (7886)-وابو يعلى (4225)-وابن ابي شيبة 308/2 (9319) ..... من رخص للصائم ان يحتجم-والبيهقي في "السنن الكبرى" 268/4

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ (وَ) زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّھُمَا اِحْتَجَمَا وَھُمَا صَائِمَانِ

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن مخلد بن عطار -محمد بن جارود- ابن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(862)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

متنِ روایت: اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیْ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ وَقَدْ حَلَّتِ الصَّلٰوۃُ

امام ابوحنیفہ نے -عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے ہی) اذان دیدیتا ہے تو تم (سحری کرتے ہوئے) اس وقت تک کھا پی لو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتا' کیونکہ وہ اس وقت اذان دیتا ہے جب نماز حلال ہوجاتی ہے (یعنی اس کا وقت شروع ہوجاتا ہے)''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -ابوسعید بختری سے ان کی تحریر کے حوالے سے -احمد بن حسن کرخی -حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(863)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَۃَ) عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ وَھُوَ صَائِمٌ

امام ابوحنیفہ نے -زیاد بن علاقہ - عمرو بن میمون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں (اپنی اہلیہ محترمہ) کا بوسہ لے لیا کرتے تھے''۔

---

(861) ☆☆قلت: وقد اخرج عبد الرزاق (7540) عن الزهری:

ان سعد بن ابی وقاص وعائشة رضی الله عنهما کانا لا یران به بأساً کانا یحتجمان وهما صائمان واخرج مالك موصولاً فی الصیام: باب ما جاء فی حجامة الصائم (31) عن ابن شهاب عن سعد بن ابی وقاص وعبد الله بن عمر کانا یحتجمان وهما صائمان

(862) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 137/1 -وابن حبان (3469) -والبخاری (617) فی الاذان: باب اذان الأعمی اذا کان له من یخبره -والبیهقی فی "السنن الکبری" 380/1 -والبغوی فی "شرح السنة" (433) - والشافعی فی " المسند" 275/2

(863) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (288) -والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 93/2 فی الصیام: باب القبلة للصائم -ومسلم 778/2 فی الصیام: باب بیان ان القبلة فی الصوم لیست محرمة -وابن ماجة 537/1 فی الصیام: باب القبلة للصائم

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عثمان بن اسحاق - مسار - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احید بن حریز بن مسیب لولوی بلخی - یحییٰ بن اکثم - وہب بن جریر بن حازم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم - خلف بن ہشام - ابوشہاب حناط کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے - انہوں نے قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابواحمد بن یاسین - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محسن مروزی - فضل بن عبدالجبار - یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قبیصہ بن فضل بن عبدالرحمٰن طبری - اسحاق بن ابراہیم - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن اشکاب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - سعید بن مسعود - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح (بن) احمد - محمد بن اشکاب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی عامری - حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید- ابراہیم بن علی- انہوں نے اپنے دادا اسحاق بن ابراہیم بن علی- سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوحسن علی- ابوحسن احمد بن محمد بن موسیٰ اہوازی- حافظ ابوعباس احمد بن محمد بن عقدہ- حسین بن عبدالرحمٰن ازدی- عبدالعزیز بن محمد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- ابونصر بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر- اسماعیل بن توبہ- امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد حسن بن علی فارسی - حافظ ابوحسین محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

(864)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی السَّوَارِ- قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِیُّ اَلصَّوَابُ عَنْ اَبِی السَّوْدَاءِ - عَنْ اَبِی حَاضِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے- ابوسوار (ابومحمد بخاری کہتے ہیں: درست لفظ ''ابوسوداء'' ہے)- ابوحاضر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قاحہ'' میں پچھنے لگوائے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزہ رکھے ہوئے تھے''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- اسماعیل بن بشر بن سامان خوارزمی- حماد بن قیس- محمد بن فضل ابن عطیہ' جو بخارا میں رہائش پذیر رہے اور ان کا انتقال بھی وہیں ہوا' ان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر خوارزمی- محمد بن معاذ- ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت فقیہ ابواسامہ زید بن یحییٰ - محمد بن مقاتل - ابومطیع (اور) صباح بن محارب کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احید بن حریز بن مسیّب لولوی - محمد بن مثنیٰ عنزی - ابوعاصم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن علی بلخی - احمد بن یزید بلخی - ابوعاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

864) اخرجه الحصكفی فی"مسند الامام" (207)-وابن حبان(3951)-وابو يعلى (2390)-ومسلم (1202) فی الحج:باب جواز الحجامة للمحرم-والشافعی فی"المسند" 319/1-واحمد 221/1-والحميدی (500)-والبخاری (1853) فی جزاء الصيد:باب الحجامة للمحرم-وابو داود (1835) فی المناسك:باب المحرم يحتجم

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام-احمد بن حفص-اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار-جمعہ بن عبداللہ-اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی-عمار بن خالد تمار-اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن احمد ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے-انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی اور احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے-حسن بن حاجب-عبداللہ بن احمد-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی-انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے-ابومقاتل-نصر بن عبدالملک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی (اور) عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح ان دونوں نے-عیسیٰ بن احمد-مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمنانی-اسماعیل بن توبہ قزوینی-حسن بن حسن بن علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے-اسحاق بن عبداللہ بن بزاز-ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید-ابراہیم بن عبداللہ بن ابوشیبہ اور احمد بن زیاد بزاز-ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی فقیہ-ازہر بن مروان رقاشی-حارثہ بن نبہان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابوحاضر نے ابوسوار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احتجم وھو صائم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

شیخ ابومحمد بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ابوسوداء سے نقل کی ہے:

(ان میں سے ایک) ابن ابورواد ہیں-جیسا کہ صالح بن احمد بن ابومقاتل نے-یحییٰ بن سری-عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ-ابوسوار-ابوحاضر کے حوالے سے-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) عبداللہ بن یزید علی ہیں-جیسا کہ احمد بن محمد نے -محمد بن عبداللہ بن صباح - یوسف بن یونس-عبداللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے

(ان میں سے ایک) عتاب بن محمد بن شوذب ہیں-جیسا کہ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے -محمد بن عبداللہ بن صباح -یوسف بن یونس-عتاب بن محمد بن شوذب-امام ابوحنیفہ-ابوسوار-ابوحاضر کے حوالے سے -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احتجم وھو صائم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

پھر ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: درست یہ ہے کہ (راوی کا نام) ابوسوداء ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو فضل بن عمر بن عثمان مروزی نے -سعید بن سلیمان-عباد بن عوام-ابوسوداء سلمی-ابوحاضر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احتجم بالقاحۃ وھو محرم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاحہ کے مقام پر احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -صالح بن احمد-یحییٰ بن سری-یحییٰ بن عبدالمجید بن عبدالعزیز-امام ابوحنیفہ-ابوسوداء-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کی ہے:

انہ احتجم وھو صائم محرم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے آپ اس وقت روزہ دار اور محرم تھے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح -ابن مخلد-محمد بن عبدالعزیز بن ابورجاء-ہوذہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ-ابومسرہ-مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوالفضل بن خیرون-ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان-قاضی ابونصر بن اشکاب-عبداللہ بن طاہر قزوینی-امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

865)-سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُسْلِمِ الْهَجَرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سُوَاءَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -ابراہیم بن مسلم ہجری کے حوالے سے -بنوسواءہ بن عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متنِ روایت: خَرَجْتُ حَاجًّا فَرَاَیْتُ حُذَیْفَةَ وَاَبَا

''میں حج کرنے کے لیے روانہ ہوا تو (راستے میں)

865) قد تقدم فی (856)

مُوْسٰی الْاَشْعَرِیَّ وَمَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رُفْقَةٌ فَصَحِبْتُ حُذَیْفَةَ فَلَمْ نَرَ اِلَّا هُمَا وَرُفَقَاؤُهُمَا صَائِمِیْنَ حَتّٰی قَدِمْنَا مَکَّةَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ رفقاء سفر بھی تھے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہولیا' تو میں نے دیکھا کہ یہ دونوں حضرات اور ان کے رفقاء مکہ آنے تک مسلسل روزے رکھتے رہے (یعنی انہوں نے سفر کی وجہ سے روزے ترک نہیں کیے)"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- احمد بن محمد بن سعید- منذر بن محمد- حسن بن محمد- امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت- شیخ ابوالفضل ابن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر بن حسن اشنانی- عبید بن کثیر تمار- یحیٰی بن حسن ابن فرات- ان کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة غیر انه قال فی آخره فکان حذیفة یعجل الافطار ویؤخر السحور وکان ابوموسیٰ الاشعری یؤخر الفطور ویعجل السحور ثم قال محمد وبفعل حذیفة رضی اللہ عنہ ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (وقت ہونے پر) افطار جلدی کر لیتے تھے اور سحری کو تاخیر سے (اس کے آخری وقت میں) کرتے تھے جبکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (وقت ہوجانے کے باوجود) افطار تاخیر سے کرتے تھے اور سحری جلدی کر لیتے تھے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس میں یہ اضافہ نہیں ہے۔

(**866**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ:

امام ابوحنیفہ نے- ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِیَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

"حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حرکت

(866) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 69/2- واحمد 494/3- والطبرانی فی "الکبیر" (2984)- والطیالسی (1175)- والنسائی فی "المجتبی" 185/4- وفی "الکبری" (2602)- وابن خزیمة (2153)- وابو داود (2403)- والحاکم فی "المستدرک" 433/1- والبیهقی فی "السنن الکبری" 243/4

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو نہ رکھو''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - حسن بن محمد بن سعید - محمود بن علی - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور سفیان سے روایت کی ہے' انہوں نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے: کہ حضرت حمزہ (اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے) سوال کیا۔

سفیان نے ایک مرتبہ یہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ منقول ہے: کہ حضرت حمزہ (اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے) سوال کیا۔

(867) - سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْاَعْمَشِ اَبِي مُحَمَّدٍ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْكُوْفِيِّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - اعمش ابومحمد سلیمان بن مہران کوفی - حبیب بن ابوثابت - عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متنِ روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَيَلْقَى الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَائِهٖ فَيُقَبِّلُهَا ثُمَّ يُصَلِّيْ فَقَالَ لَهَا عُرْوَةُ لَيْسَتْ غَيْرُكِ فَضَحِكَتْ

''نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت روزہ رکھا ہوتا' پھر آپ ﷺ نماز کے لیے وضو کرتے' پھر آپ کی اہلیہ سامنے آتیں' تو آپ ﷺ اُن کا بوسہ لے لیتے تھے' اور پھر (ازسرِ نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کر لیتے تھے''

عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: وہ خاتون آپ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہونگی' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن علی بن زید - محمد بن عاصم - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابویحییٰ حمانی بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ اسی حدیث کی خاطر اعمش کے پاس گئے تھے۔

(868) - سندِروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن میمون کے

(867) اخرجه ابن ابى شيبة 314/2 (9391) فى الصيام: باب من رخص فى القبلة للصائم - وابن حبان (3537) - ومالك 292/1 فى الصيام: باب ما جاء فى الرخصة فى القبلة للصائم - ومن طريق مالك اخرجه الشافعى فى "المسند" 256/1 - والبخارى (1928) فى الصوم: باب القبلة للصائم - والبيهقى فى "السنن الكبرى" 233/4

(868) قد تقدم فى (863)

عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لے لیتے تھے' حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار ہوتے تھے''۔

*** ——— *** ——— ***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابومحمد عبداللہ بن محمد- سعید بن محمد بن عبدالرحمٰن -شعیب بن لیث بن سعد -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوبکر قاسم بن عیسیٰ قصار سے ''دمشق'' میں -عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق- انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابومقاتل -محمد بن معاویہ انماطی- داؤد بن زبیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) سدی اور بیان بن بشر نے یہ روایت عمرو بن میمون سے نقل کی ہے' پھر انہوں نے ان سے اس روایت کے طرق بیان کیے ہیں۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**869**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -علی بن اقمر- مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَتْ اَسْقُوْا مَسْرُوْقًا وَاَكْثِرُوْا حَلْوَاهُ قُلْتُ اِنِّيْ لَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنْ صَوْمِ يَوْمِيْ اِلَّا خَوْفًا اَنْ يَكُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمٌ يَنْحَرُ فِيْهِ النَّاسُ وَيَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمٌ يُفْطِرُ فِيْهِ النَّاسُ

''عرفہ کے دن' میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے فرمایا: مسروق کو کچھ پلاؤ اور اس میں حلوہ زیادہ رکھنا' میں نے کہا: میں نے آج صرف اس ڈر سے روزہ نہیں رکھا' کہ کہیں آج قربانی کا دن نہ ہو' تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! قربانی کا دن وہ ہوتا ہے' جس میں لوگ قربانی کرتے ہیں' عید الفطر کا دن وہ ہوتا ہے' جس دن لوگ عید الفطر کرتے ہیں''۔

*** ——— *** ——— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -محمد بن مخلد- ابویحییٰ جعفر بن ہاشم- عارم بن فضل- حماد بن زید سے روایت کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ کو یہ روایت عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے' پھر انہوں نے حدیث بیان کی

نے مسروق کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

(870)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِی سُفْیَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

امام ابوحنیفہ نے- ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمانے کے بعد ''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' ایک مرتبہ خود (روزے کی حالت میں) پچھنے لگوائے تھے''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- عباس بن عزیز قطان مروزی- بشر بن یحییٰ- اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی- محمد بن خشنام زاہد- ابوربیعہ فہد بن عوف بصری- یزید بن زریع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت نصر بن احمد کندی- یعقوب بن جراح سے ان کی تحریر کے حوالے سے- احمد بن ابوطیبہ جرجانی- عمران بن عبید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوعباس- ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بخاری- عباس بن عزیز قطان مروزی- بشر بن یحییٰ- اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(871)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ یُبَاشِرُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان- ابراہیم نخعی- اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی زوجہ محترمہ کے جسم کے ساتھ اپنا جسم مس کر لیتے تھے''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری- محمد بن یزید نیشاپوری- عبداللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن بسام بخاری- زکریا بن یحییٰ طویل- ابواحوص محمد بن حیان- محمد بن یزید واسطی کے حوالے

(870) قد تقدم فی (859)

(871) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 91/2 (3391)- وابن خزیمة 243/3 (1998)- والنسائی فی "السنن الکبری" 208/2 (30069)- والبیهقی فی "السنن الکبری" 229/4 (4718)- وابو یعلی (4718)- وابو داود (2382) فی الصیام: باب القبلة للصائم

سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**872**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

متن روایت: اَنَّهُ بَلَغَهَا اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُفْتِيْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا يَصُوْمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللهُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهُ لَمْ يَحْفَظْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ مَاءِ غُسْلِهٖ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ وَقَالَ هِيَ اَعْلَمُ مِنِّيْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ان تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں یہ مسئلہ بیان کر رہے تھے' جو شخص صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہو وہ اس دن کا روزہ ہرگز نہ رکھے۔

تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' ابو ہریرہ پر رحم کرے' انہیں (یہ مسئلہ صحیح طور پر) معلوم نہیں ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے' غسل جنابت (کرنے کے بعد) پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صادق ہو جانے کے بعد غسل کیا تھا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ بھی رکھا تھا۔

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا' اور وہ بولے: وہ (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں''۔

*** —— *** —— ***

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**873**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ اِلَى صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَوْ اِلَى الْفَجْرِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کی نماز کے لیے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) فجر کے لیے تشریف

(872) قدتقدم في (857) نحوه

(873) قد تقدم في (857)

وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ مِنْ جَمَاعٍ ثُمَّ يَظِلُّ صَائِمًا

لے جاتے' تو آپ ﷺ کے سر سے' وظیفہ زوجیت کے بعد (لازم ہونے والی) جنابت (کے بعد کیے جانے والے) غسل کے قطرے ٹپک رہے ہوتے' اور پھر آپ ﷺ (اُس دن) روزہ رکھتے تھے''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن محمد بخاری- ابوسعید بن جعفر- موسیٰ بن بہلول- نوح بن بیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(874)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد- ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

''نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی زوجہ محترمہ کا) بوسہ لے لیتے تھے''۔

————***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

(875)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهُ بَاشَرَ وَهُوَ صَائِمٌ

''نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں' (اپنی اہلیہ محترمہ کے) جسم سے جسم مس کر لیتے تھے''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ولا نرى بذلك باساً ما لم يخف على نفسه غير المباشرة وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں جبکہ آدمی کو اپنی ذات کے حوالے سے مباشرت کے علاوہ کسی چیز (یعنی صحبت کر لینے) کا اندیشہ نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(874) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (287) -في الصوم: باب قبلة الصائم ومباشرته- والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 92/2 في الصيام: باب القبلة للصائم- وابن ماجة 538/1 في الصيام: باب ماجاء في المباشرة للصائم- والدار قطني 181/2 في الصيام: باب القبلة للصائم

(875) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (290) في الصوم: باب قبلة الصائم ومباشرته- ومسلم 777/2 في الصيام: باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة -والترمذي 98/3 في الصيام: باب ما جاء في مباشرة الصائم- وابن ماجة 538 في الصيام: باب ما جاء في المباشرة للصائم.....مرفوعاً

(**876**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد - عامر شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ وَجْهِهَا وَهُوَ صَائِمٌ

''نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اُن کے چہرے کا بوسہ لے لیا کرتے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف - ابومحمد حسن بن علی جوہری - ابوعباس محمد بن نصر بن احمد بن مکرم شاہد - حسین بن حسین - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**877**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک (دوسرے) شخص - عامر شعبی - مسروق کے حوالے سے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابوعروبہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابوعمرو - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**878**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن حبیب صیرفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

''نبی اکرم ﷺ رمضان کی دو راتیں گزرنے کے بعد

(876) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (213)-وابو يعلى (4428)-ومالك(14) فى الصيام:باب ما جاء فى الرخصة فى القبلة-والشافعى فى "الام" 98/2-وفى "المسند" 104-والبخارى (1928) فى الصوم:باب القبلة للصائم-والبيهقى فى "السنن الكبرى" 233/4 فى الصيام:باب اباحة القبلة -والبغوى فى "شرح السنة" (1750) باب قبلة الصائم

(877) قد تقدم

(878) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (215)-وابن حبان (3559)-وابن خزيمة (2033)-وابن ابى شيبة 3 ... (1119) -والنسائى 182/4 فى الصيام:باب فضل الافطار فى السفر على الصيام-والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 68/2-والبخارى (2890) فى الجهاد:باب فضل الخدمة فى الغزو

وَسَلَّمَ لِلَيْلَتَيْنِ خَلَتَا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى قَدِيْدًا فَشَكَا اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْجُهْدِ فَاَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ

مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے' آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا' جب آپ ''قدید'' کے مقام پر پہنچے' تو کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں مشکل پیش آنے کی شکایت کی' تو آپ نے روزہ ختم کر دیا' پھر آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ تشریف لانے تک کوئی روزہ نہیں رکھا''۔

... —— ... —— ...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ہارون بن ہشام کسائی بخاری - احمد بن حفص بخاری - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح بلخی - حسن بن مسہر - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبداللہ طبری - اسماعیل بن توبہ قزوینی - حسین بن حسن عوفی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمود بن علی بن عبید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے' بیان کرتے ہیں: قاسم بن معن نے یہ روایت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبداللہ بن صباح - علی بن ابومقاتل - امام محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد اصفہانی - احمد بن عبداللہ بن زکریا - عبدالوہاب - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن عبداللہ بن صباح - علی بن ابومقاتل - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد اصفہانی - احمد بن عبداللہ بن زکریاء - عبدالوہاب - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابوحسین محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - عبداللہ بن سلیمان بن اشعث - احمد بن جناب حمیری - مکی بن

ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن قاسم عصار سے دمشق میں-عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے والد شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوحسین علی بن حسین بن علی بن قریش - ابوحسن احمد بن محمد بن موسیٰ بن صلت اہوازی - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ -محمود بن علی-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-صلت بن حجاج کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم احمد بن عمر - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن یحییٰ بن منذر - ابراہیم بن عبداللہ - خالد عبدی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی ابوطاہر انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اپنے والد ابوطاہر - ابوقاسم عبیداللہ بن احمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذان - ابوداؤد - احمد بن جناب حمیری - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**879**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيْبِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متن روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ وَجْهِيْ وَهُوَ صَائِمٌ

امام ابوحنیفہ نے-ہیثم بن حبیب صیرفی - عامر شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں' میرے چہرے کا بوسہ لے لیا کرتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل -شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبداللہ بن صباح -تمیم بن عبداللہ (اور) -جعفر بن عبدوس قاضی مدائنی ان دونوں نے-علی بن ابومقاتل - امام محمد بن حسن کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے وہ بیان کرتے ہیں: قاسم بن معن نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد -شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام

(879) قد تقدم فی (876)

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - صالح بن احمد کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن نہار بن عمار تیمی - اسماعیل بن توبہ - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام محمد بن حسن اور نضر بن محمد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقلکیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن محمد بن سلیمان (اور) محمد بن جعفر بن مہلب ان دونوں نے - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(880) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِی الصَّبَاحِ مُوْسٰی بْنِ اَبِی كَثِیْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ:

متن روایت: فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی (وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنَ) قَالَ هُوَ الشَّیْخُ الْكَبِیْرُ یُطْعَمُ عَنْهُ وَلَا یَصُوْمُ

امام ابوحنیفہ نے - ابوصباح موسیٰ بن ابوکثیر - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں ان پر مسکین کو کھانا کھلانے کا فدیہ لازم ہوگا"

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد بوڑھا عمر رسیدہ شخص ہے اُس کی طرف سے کھانا کھلا دیا جائے گا وہ روزہ نہیں رکھے گا"۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(881) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ كَیْسَانِ الْمَلَائِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: قَالَ سَافَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ یُرِیْدُ مَكَّةَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ

امام ابوحنیفہ نے - ابوعبداللہ مسلم بن کیسان ملائی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ جا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی (سفر کے دوران) روزے رکھے"۔

(880) اخرجه ابن سعد فی "الطبقات" 5/6

(881) قد تقدم فی (878)

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عمران بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن حسن - حماد بن حکیم طالقانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کسائی - ابوحفص احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من المدينة الى مكة في رمضان فصام حتى انتهى الى بعض الطريق فشكا الناس اليه الجهد فافطر فلم يزل مفطراً حتى اتى مكة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب آپ راستے میں کسی جگہ پہنچے تو کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں مشقت کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا اور پھر مکہ پہنچنے تک آپ نے روزہ نہیں رکھا۔

شیخ ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس کی مانند روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے:

(ان میں سے ایک) حمزہ بن حبیب ہیں' جیسا کہ - احمد بن محمد بن سعید نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے:' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ کی تحریر میں پڑھی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

(ان میں سے ایک) امام زفر ہیں' جیسا کہ - عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر' ان دونوں نے - شداد بن حکیم - امام زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں' جیسا کہ - محمد بن حسن بزاز نے - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حماد بن ابوحنیفہ ہیں' جیسا کہ - محمد بن ربیح (اور) احمد بن محمد بن سہل' ان دونوں نے - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں' جیسا کہ - حماد بن احمد مروزی نے - ولید بن حماد - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) محمد بن حسن بن فرات ہیں' جیسا کہ - محمد بن رضوان نے - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں' جیسا کہ - احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں پڑھی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی

ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابوجہم ہیں' جیسا کہ- احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن جہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں' جیسا کہ - احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن مسروق ہیں' جیسا کہ - محمد بن صالح بن عبداللہ طبری نے - علی بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) سابق ہیں' جیسا کہ - احمد بن محمد - جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) عبیداللہ بن موسیٰ ہیں' جیسا کہ - احمد بن محمد نے - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ابومقاتل ہیں' جیسا کہ - صالح بن منصور بن نصر صغانی نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد ہروی - عثمان بن سعید - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حتی اذا کان فی بعض الطریق شکا الیه المسلمون الجهد فدعا بماء فافطر وفطر المسلمون

یہاں تک کہ راستے میں کسی جگہ پر مسلمانوں نے آپ کی خدمت میں مشقت کی شکایت کی تو آپ نے پانی منگوا کر روزہ ختم کر دیا تو مسلمانوں نے بھی روزہ ختم کر دیا۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - احمد بن حازم - عبیداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات اور حسن نے امام ابوحنیفہ سے یہ روایت نقل کیے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن محمد بن ابراہیم بن احمد بن حنیس - ابوعبداللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' دوسری روایت کے الفاظ کے ہمراہ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار سے دمشق میں - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد - شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوعلی محمد بن سعید حرانی سے ''رقہ'' میں - ابوفروہ یزید بن محمد بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن قاسم-محمد بن موسیٰ دولابی-عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی صیرفی - ابویونس ادریس بن ابراہیم مقابعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسن بن علی - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوبکر احمد بن محمد بن صدقہ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد - سابق - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه و آله وسلم خرج فی رمضان فصام و صام المسلمون فشکا الیه الناس فی بعض الطریق فافطر حتی اتی مکة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں روانہ ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' راستے میں کسی جگہ کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے روزہ ختم کر دیا اور مکہ آنے تک (آپ نے روزہ نہیں رکھا)۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - اسحاق بن ابراہیم بن عمر برمکی - ابوقاسم ابراہیم بن احمد حربی - ابویعقوب اسحاق بن حمدان نیشاپوری - حم بن نوح - ابوسعید محمد بن میسر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مکمل اور طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

(**882**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ فُرَاتٍ عَنْ قَیْسٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا:

متنِ روایت: اَنَّهَا اِحْتَجَمَتْ وَهِیَ صَائِمَةٌ

امام ابوحنیفہ نے - فرات کے حوالے سے - سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام' قیس کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''انہوں (یعنی سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - دو بھائیوں عبداللہ (اور) ابوقاسم' یہ دونوں احمد بن عمر کے صاحبزادے ہیں' ان دونوں نے - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(882) اخرجه ابن ابی شیبة 310/2 (9335) فی الصیام: باب من رخص للصائم ان یحتجم- وعبد الرزاق (7542)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يُوْجِبُ الْقَضَاءَ

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟

(**883**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ روایت: اَفْطَرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَصْحَابُهُ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ ظَنُّوْا اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ فَطَلَعَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا تَعَرَّضْنَا الْجَنَفَ نَتِمُّ هٰذَا الْيَوْمَ ثُمَّ نَقْضِيْ يَوْمًا

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''(ایک مرتبہ) ایک ابر آلود دن میں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے افطاری کر لی' وہ یہ سمجھے کہ سورج غروب ہو چکا ہے' لیکن (پھر بادل ہٹ گیا) تو سورج نکل آیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نافرمانی کی نیت نہیں کی تھی' ہم اس دن (کے روزے) کو مکمل کریں گے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کر لیں گے''۔

••• —— ••• —— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ ایما رجل افطر فی شهر رمضان فی سفر او حائض افطرت ثم طهرت فی بعض النهار او قدم المسافر فی بعض النهار الی مصره اتم ما بقی من یومه ولم یاکل ولم یشرب وقضی یوماً مکانه وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' جو شخص سفر کے دوران رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھے یا حیض والی عورت نے روزہ نہ رکھا ہوا ہو اور دن میں کسی وقت وہ پاک ہو جائے یا کوئی مسافر دن میں کسی وقت اپنے شہر واپس آ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس دن کے بقیہ حصے میں کچھ نہ کھائے پئے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کر لے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**884**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ روایت: فِي الْمَرْاَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَنَّهَا لَا تَصُوْمُ حَتّٰى تَيْاَسَ مِنْ حَيْضِهَا

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایسی خاتون جس کے ذمہ' دو ماہ کے مسلسل روزے لازم ہوں' وہ (ان) روزوں کو اس وقت تک نہیں رکھے گی' جب تک وہ حیض سے مایوس نہیں ہو جاتی''۔

(883) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (286) فی الصیام: باب الصوم فی السفر والفطر -وفی "الموطأ" 128 (366) -والبیهقی فی "السنن الکبری" 217/4 فی الصیام: باب من اکل وهو یری ان الشمس قد غربت -وقد تقدم

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوحسین علی بن حسین بن احمد بزار-قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب واسطی-ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان-بشر بن موسیٰ اسدی-ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**885**)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت:فِیْ الرَّجُلِ یَتَمَضْمَضُ اَوْ یَسْتَنْشِقُ وَهُوَ صَائِمٌ فَیَسْبِقُهُ الْمَاءُ فَیَدْخُلُ حَلْقَهٗ قَالَ یُتِمُّ صَوْمَهٗ ثُمَّ یَقْضِیْهِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو شخص روزے کی حالت میں کلی کرے اور پھر اُس کے ارادے کے بغیر پانی اُس کے حلق تک پہنچ جائے تو وہ اُس روزے کو مکمل کرے گا اور پھر (بعد میں) اُس کی قضا کرے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا کان ذاکراً لصومه فان کان ناسیاً فلا شیء علیه وهو قول ابی حنیفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اگر آدمی کو اس کا روزہ یاد ہو لیکن اگر اسے یاد نہ ہو تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**886**)-سندروایت:(اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متن روایت:اَنَّهٗ قَالَ فِیْ الْقَیْءِ لَا قَضَاءَ عَلَیْهِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ تَعَمَّدَهٗ فَیُتِمُّ صَوْمَهٗ ثُمَّ یَقْضِیْهِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں:اس شخص پر قضا لازم نہیں ہوگی البتہ اگر اس شخص نے جان بوجھ کر قے کی ہو تو وہ اس دن کا روزہ مکمل کرے گا اور (بعد میں) اُس کی قضا کرے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر

(885) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (291) فی الصیام:باب ما ینقض الصوم-وعبد الرزاق (7380) فی الصیام:باب الرجل یتمضمض ویستنشق صائماً فیدخل الماء جوفه

(886) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (292) فی الصیام:باب ما ینقض الصوم-وابن ابی شیبة 3/38 فی الصیام:باب ما جاء فی الصائم یتقیأ او یبدأه القیٔ

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْمَا يُوْجِبُ الْكَفَّارَة

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟

(887)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: اَنَّ رَجُلاً اَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جَامَعْتُ اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تُحَرِّرَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَعَلٰى اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَلٰى اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَاَمَرَ لَهٗ بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اِذْهَبْ فَتَصَدَّقْ عَلٰى سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنِّيْ وَلَا مِنْ عَيَالِيْ فَقَالَ لَهٗ اِذْهَبْ فَكُلْ وَاَطْعِمْ

امام ابوحنیفہ نے -عطاء بن ابی رباح -سعید بن مسیّب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم کوئی گردن (یعنی غلام یا کنیز) آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے پندرہ صاع کھجوریں دینے کا حکم دیا' پھر آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم جاؤ! (اور یہ کھجوریں) ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کر دو! اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! پورے شہر میں' مجھ سے اور میرے گھر والوں سے زیادہ' ان کا محتاج اور کوئی نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم جاؤ اور خود بھی کھاؤ اور (اپنے گھر والوں کو بھی یہ کھجوریں) کھلاؤ!''

*** —— *** —— ***

887) ☆☆اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 60/2-وابن حبان (3523)-ومالك فی "الموطأ" 296/1 فی الصیام: باب كفارة من افطر فی رمضان-والشافعی 260/1-وعبد الرزاق (7457)

عن ابی هریرة ان رجلاً افطر فی رمضان فأمره النبی صلی الله علیه وسلم ان یكفر بعتق رقبة او صیام شهرین او اطعام ستین مسكیناً قال: لا اجد فاتی النبی صلی الله علیه وسلم بعرق تمر فقال: خذ هذا فتصدق به فقال: یارسول الله! ما اجد احداً احوج منی فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی بدت انیابه ثم قال: كله!

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - انہوں نے اپنے چچا حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) ابویوسف' عبداللہ بن زبیر' حسن بن زیاد' اسد بن عمرو' ایوب بن ہانی' حماد بن ابوحنیفہ' سعید بن سوید نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - محمد بن احمد بن ابراہیم بغوی - ابوعبداللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے ''امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**888**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ الرَّجُلِ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهِ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ وَيَقْضِيْ مَا اَفْطَرَ وَيَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِمَا اسْتَطَاعَ وَلَوْ عَلِمَ بِهِ الْاِمَامُ عَزَّرَهُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو شخص روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے' تو وہ اس دن کے روزے کو مکمل کرے گا' اس نے جو روزہ توڑا ہے' اس کی قضا کرے گا' اور جہاں تک ہوسکے گا (یعنی نوافل' صدقہ خیرات کے ذریعے) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا' اگر حاکم وقت کو اس کا پتہ چل جائے تو وہ اُس کو سزا دے گا''۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ونرى ان عليه الكفارة عتق رقبة فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم يستطع فاطعام ستين مسكيناً لكل مسكين نصف صاع من بر او صاع من تمر او شعير وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه ورضي عنا به

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

(888) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (293) في الصيام: باب ما ينقض الصوم-وعبد الرزاق (7471) في الصيام: باب من يبطل الصيام ومن يأكل في رمضان متعمداً-وابن ابي شيبة كما في فتح الباري 162/4

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر کفارے میں ایک غلام آزاد کرنا لازم ہوگا' اگر اس کی گنجائش نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے لازم ہوں گے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا جس میں سے ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع یا کھجور یا جو کا ایک صاع دینا ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ النُّذُوْرِ

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان

(**889**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن روایت: قَالَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَذَرْتُ فِیْ الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَکِفَ فِیْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی' کہ میں مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا' جب میں نے اسلام قبول کر لیا' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نذر کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو!''۔

••• —— ••• —— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- ابوسعید بن جعفر حریمی- مروان بن معاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے

---

889) اخرجه السید مرتضی الزبیدی فی "عقود الجواهر المنفیة" 197/1 باب الاعتکاف- وابن حبان (4379)- والدارمی 183/2- والبخاری (2042) فی الاعتکاف :باب من لم یر علیها اذا اعتکف صوماً- والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 133/3

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِیْ الْحَجِّ

آٹھواں باب: حج کے بارے میں روایات

وَاَنَّه يَشْتَمِلُ عَلٰى ثَلَاثَةِ فُصُوْلٍ

یہ تین فصول پر مشتمل ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَمَكَّةَ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ التَّلْبِيَةِ وَسَائِرِ اَفْعَالِ الْحَجِّ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا هُوَ مِنْ مَحْظُوْرَاتِ الْاِحْرَامِ وَفِيْمَا لَيْسَ مِنْهَا وَفِیْ الْاَجْزِيَة

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال کا بیان

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات، کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں، اور جزاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَمَكَّةَ

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل

890)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔

*** —— *** —— ***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن خزیمہ' جو یزید بن سنان کے بھانجے ہیں- محمد بن عمر رومی- اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

891)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ قَالَ:

متن روایت: مَا مِنْ نَبِیٍّ يَهْرُبُ مِنْ قَوْمِهٖ اِلَّا هَرَبَ اِلَى الْكَعْبَةِ يَعْبُدُ رَبَّهَا وَاَنَّ حَوْلَهَا لَقُبُوْرُ ثَلَاثُ مِائَةِ نَبِیٍّ

امام ابوحنیفہ نے- سالم افطس کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جو بھی نبی علیہ السلام اپنی قوم کو چھوڑ کر نکلے' وہ خانہ کعبہ کے پاس آ گئے' تاکہ یہاں اپنے پروردگار کی عبادت کریں' اس (خانہ کعبہ) کے اردگرد تین سو انبیاء کرام علیہم السلام کی قبریں ہیں''۔

*** —— *** —— ***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

892)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ:

متن روایت: قَبْرُ هُوْدٍ وَصَالِحٍ وَشُعَيْبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن سائب کا یہ قول نقل کیا ہے:

''حضرت ہود علیہ السلام' حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قبریں' مسجد حرام میں ہیں''۔

*** —— *** —— ***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(890) اخرجه ابن حبان (3700)-واحمد 229/1-والبخاری (1782) فی العمرة:باب عمرة فی رمضان-ومسلم (1256) فی الحج باب فضل العمرة فی رمضان-وابن ماجة (2993) فی المناسك:باب العمرة فی رمضان -والطبرانی فی "الکبیر" (11299)

(891) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (266) فی الجنائز:باب غسل الشهید-وقد تقدم

(892) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (267) فی الجنائز:باب غسل الشهید

احمد بن حنبل نے یہ روایت - امام محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**893**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ بَلَغَنَا:

متن روایت: اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ لَهُمَا عَيْنَانِ وَلِسَانَانِ وَشَفَتَانِ يَشْهَدَانِ لِمَنْ وَافَاهُمَا بِالْوَفَاءِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے "اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) حجر اسود اور مقام ابراہیم کو اٹھائے گا تو ان دونوں کی آنکھیں زبان اور ہونٹ ہوں گے اور یہ دونوں اُس شخص کے حق میں گواہی دیں گے جس نے ان دونوں (کے آداب کو) پوری طرح ادا کیا تھا"۔

•••——•••——•••

حافظ ابوعباس احمد بن محمد بن عبداللہ بن ابوعوام سعدی نے - اپنے والد محمد بن عبداللہ - انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن ابوعوام - محمد بن احمد بن حماد - احمد بن قاسم - اسحاق ازرق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن ابوعوام فرماتے ہیں: یہی روایت یعقوب بن اسحاق نے بھی اپنے والد - یحییٰ بن سلام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**894**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن روایت: خَرَجْنَا نُرِيْدُ الْحَجَّ فَرَاَيْنَا اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبْذَةِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مِنْ اَيْنَ اَهْلُ الْقَوْمِ قُلْنَا مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيْقِ قَالَ فَاَيْنَ تَؤُمُّوْنَ قُلْنَا الْبَيْتَ الْعَتِيْقَ قَالَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اَشْخَصَكُمْ غَيْرُهُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا وَاَخْلَصَ وَقَضٰى نُسُكَهُ فَلْيَسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن مالک ہمدانی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے" ربذہ کے مقام پر ہماری حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ہم نے انہیں سلام کیا انہوں نے ہمیں سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے جواب دیا: دور کی بستی سے انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے جواب دیا: بیت عتیق (یعنی خانہ کعبہ) انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے تمہارا اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ہے؟ ہم نے جواب دیا: ایسا ہی ہے انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص حج کے لیے نکلے اور اُس کا مقصد صرف یہی (یعنی حج کرنا) ہی ہو اور وہ شخص اپنے مناسک ادا کرے تو

(293) اخرج محمد بن عبد الله الأزرقي في "اخبار مكة" 324 عن ابن عباس نحوه

(894) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني فى "الآثار" (332) فى الحج :باب القرآن وفضل الاحرام

کو چاہیے کہ وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے اُس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی ہوگی''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد ہروی - قاضی ابوسلیمان جوزجانی - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

895)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَجُوْزٍ مِنَ الْعَتِيْكِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - یزید بن عبدالرحمٰن - عتیک (قبیلے سے تعلق رکھنے والی) ایک بوڑھی خاتون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

متن روایت: لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَيِّ السَّنَةِ شِئْتَ مَا خَلَا خَمْسَةِ اَيَّامٍ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ

''سال بھر میں جس وقت بھی تم عمرہ کرلو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ پانچ دنوں کا حکم مختلف ہے عرفہ کا دن قربانی کا دن اور ایام تشریق (کے تین) دن''۔

*** —— *** —— ***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

896)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حجاج بن ارطاۃ - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

895) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (343) في الحج: باب العمرة في اشهر الحج وغيرها- والبيهقي في "السنن الكبرى" 346/4 في الحج: باب العمرة في اشهر الحج- وابن ابي شيبة 126/3 في المناسك: باب في العمرة: من قال: في كل شهر ومن قال متى شئت- والعثماني في "اعلاء السنن" 490/10

896) اخرجه احمد 229/1- والبخاري (1782)- ومسلم (1256)- والبيهقي في "السنن الكبرى" 130/4- وابن حبان (3700)- والطبراني في "الكبير" (11322)

متنِ روایت: عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً "رمضان میں عمرہ کرنا' حج کے برابر ہے"۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں -محمد بن احمد بن سلامہ -محمد بن خزیمہ مصری -محمد بن عمر رومی -اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

••• —— ••• —— •••

(897)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متنِ روایت: لَمَّا اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا هٰذِهٖ لِسَنَتِنَا خَاصَّةً اَمْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ بَلْ هِیَ لِلْاَبَدِ

امام ابوحنیفہ نے -ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر (حج کے احرام کو) عمرہ میں تبدیل کرنے کا حکم دیا' تو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ہمیں ہمارے اِس عمرہ کے بارے میں بتایئے کہ یہ حکم اِس سال کے ساتھ مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمیشہ کے لیے ہے"۔

••• —— ••• —— •••

بخاری نے یہ روایت - رجاء بن سوید نسفی -حم بن نوح -سعد بن سعید خلمی - ابونصیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عباس بن حمزہ نیشاپوری -محمد بن حکیم طالقانی - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- فاطمہ بنت حبیب سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ بن حبیب کی تحریر میں پڑھی ہے' یہ امام ابوحنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- حسن بن علی سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں پڑھی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے -اپنے بھائی -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری - جمعہ بن عبداللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(897) اخرجه ابن حبان (3791)-واحمد 217/3-والشافعی فی"المسند"373/1-والحمیدی (1293)-والبخاری (1557) فی الحج:باب من اهل فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم کاهلال النبی صلی الله علیه وسلم -ومسلم (1216) فی الحج باب وجوه الاحرام-والبیهقی فی"السنن الکبری" 41/5

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبداللہ بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بن معن نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبداللہ سعدی اور محمد بن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(898) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی زِيَادٍ عَنْ اَبِی نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: مَنْ اَكَلَ مِنْ اُجُوْرِ بُيُوْتِ مَكَّةَ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ نَارًا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَهَا فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَاَكْلُ ثَمَنِهَا

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن ابوزیاد - ابونجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص مکہ کے گھروں کا معاوضہ کھاتا ہے تو وہ آگ کھاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو "حرم" قرار دیا ہے تو اس کی زمین کو فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانا حرام ہے"۔

••• —— ••• —— •••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - عبداللہ بن عبیدالرحمٰن - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب فرماتے ہیں: ابویوسف عبدالعزیز بن خالد سعید بن مسلمہ شجاع بن ولید اور زفر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(899) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

898) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (372) في الحج: باب بيع بيوت مكة واجرها - والدار قطني 3/57 (224) في البيوع

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
متن روایت: اَنَّهٗ قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ مَالِيْ اَرَى النَّاسَ شَعْثًا غَبْرًا وَاَنْتُمْ مُدْهِنُوْنَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَاَهِلُّوْا يَعْنِيْ هِلَالَ ذِي الْحَجَّةِ وَاَحْرِمُوْا

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''اے اہل مکہ! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں' لوگوں کے بال تو بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں' اور تم لوگوں نے تیل لگایا ہوا ہے (یعنی بال سنوارے ہوئے ہیں) جب تم (ذوالحجہ کا) پہلی کا چاند دیکھو' تو تم تلبیہ پڑھنا شروع کر دو' اور احرام باندھ لو''۔

••• ——— ••• ——— •••

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی-محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(900)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:
متن روایت: اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهٖ قَالَتْ كَمَا تَصْنَعُوْنَ بِمَوْتَاكُمْ فَاِنَّهٗ حِيْنَ مَاتَ ذَهَبَ عَنْهُ الْاِحْرَامُ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
''ان سے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' اگر اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: وہی جو تم اپنے مرحومین کے ساتھ کرتے ہو' کیونکہ جب اُس کا انتقال ہو گیا' تو اُس کے احرام کے احکام ختم ہو جائیں گے''۔

••• ——— ••• ——— •••

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(901)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

امام ابوحنیفہ نے -عطیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل

(900) اخرجه ابن ابی شيبة فی الحج: فی المحرم يموت ايغطی رأسه
☆☆قلت: وقد اخرج الطبرانی فی "الكبير" (11436)- والبيهقی فی "السنن الكبرى" 394/3- والدار قطنی فی "السنن" 230/1 عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمروا وجوه موتاكم ولاتشبهوا باليهود
(901) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (222)
☆☆قلت: وقد اخرج الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" (6030)- وابن ماجة (2883)- واحمد 214/1- والبيهقی فی "السنن الكبرى" 340/4، عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اراد الحج فليتعجل، فانه قد يمرض المريض وتضل الضالة وتعرض الحاجة

اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ:
متن روایت: مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیَتَعَجَّلْ

کرتے ہیں:
''جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو' اسے جلدی (حج) کر لینا چاہیے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - محمد بن احمد بن عمرو وراق - عثمان بن ابوشیبہ - ابومعاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(902) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الصَّبِیِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ:
متن روایت: اَقْبَلْتُ مِنَ الْجَزِیْرَةِ حَاجًّا قَارِنًا فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَزَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَهُمَا مُنِیْخَانِ بِالْعَذِیْبِ فَسَمِعَانِیْ اَقُوْلُ لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا هٰذَا اَضَلُّ مِنْ نَاقَتِهٖ وَقَالَ الْآخَرُ هٰذَا اَضَلُّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَضَیْتُ حَتّٰی اِذَا قَضَیْتُ نُسُكِیْ وَمَرَرْتُ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ كُنْتُ رَجُلًا بَعِیْدَ الشُّقَّةِ قَاصِیَ الدَّارِ اَذِنَ اللہُ تَعَالٰی لِیْ فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجْمَعَ عُمْرَةً اِلٰی حَجَّةٍ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِیْعًا وَلَمْ اَشْعُرْ فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَزَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ فَسَمِعَانِیْ اَقُوْلُ لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ اَحَدُهُمَا هٰذَا اَضَلُّ مِنْ نَاقَتِهٖ وَقَالَ الْآخَرُ هٰذَا اَضَلُّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَصَنَعْتُ مَاذَا قُلْتُ مَضَیْتُ فَطُفْتُ طَوَافًا لِعُمْرَتِیْ وَسَعَیْتُ سَعْیًا لِعُمْرَتِیْ ثُمَّ عُدْتُ فَفَعَلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ لِحَجَّتِیْ ثُمَّ بَقِیْتُ حَرَامًا اَصْنَعُ كَمَا یَصْنَعُ الْحَاجُّ حَتّٰی

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: صبی بن معبد بیان کرتے ہیں:
''میں ''جزیرہ'' سے ''حج قران'' کرنے کے لیے روانہ ہوا' میرا گزر سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ہوا' ان دونوں نے ''عذیب'' کے مقام پر' اپنے جانوروں کو بٹھایا ہوا تھا' ان دنوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: میں عمرہ اور حج کرنے کے لیے حاضر ہوں' تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: یہ اپنی اونٹنی سے بھی زیادہ گمراہ ہے' دوسرے نے کہا: یہ فلاں' فلاں چیز سے بھی زیادہ گمراہ ہے' صبی بن معبد کہتے ہیں: میں نے اپنا سفر جاری رکھا' یہاں تک کہ میں نے مناسک حج ادا کر لیے' میرا گزر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' میں نے انہیں بتایا: میں نے کہا: امیر المؤمنین! میں دور دراز کے علاقے کا رہنے والا شخص ہوں' اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقع دیا (کہ میں حج کے لیے آؤں) تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں حج کے ساتھ عمرے کو بھی شامل کرلوں' تو میں نے ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لیا' مجھے (اس سے متعلق احکام کا) پتہ نہیں تھا' میرا گزر سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ہوا' تو ان دونوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ ایک

(902) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (320)-والحصکفی فی "مسند الامام" (255)-وابن حبان (3911)-واحمد 25/1-وابن ماجة (2970) فی المناسك: باب من قرن الحج والعمرة-والبیهقی فی "السنن الکبری" 16/5-وابو داؤد (1799) فی المناسك: باب الاقران-والنسائی 146/5-وابن خزیمة (3069)

قَضَيْتُ نُسُكِيْ قَالَ عُمَرُ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں' تو ان دونوں میں سے ایک نے کہا: یہ شخص اپنی اونٹنی سے بھی زیادہ گمراہ ہے' جبکہ دوسرے نے کہا: یہ شخص فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ گمراہ ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا: میں آیا' پہلے میں نے اپنے عمرے کا طواف کیا' اپنے عمرے کی سعی کی' پھر میں نے حج کے لیے ایسا ہی کیا' پھر میں احرام کی حالت میں برقرار رہا' میں نے وہ تمام کام کیے' جو حاجی کرتے ہیں' یہاں تک کہ میں نے تمام مناسک حج ادا کیے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق سمسار بخاری - حسین بن منصور - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے منصور بن دینار سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت نصر بن احمد کندی - اسحاق بن ابراہیم عفصی - قاسم بن حکم - منصور بن دینار کے حوالے سے حماد سے نقل کی ہے' انہوں نے امام ابوحنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون بلخی - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' دوسرے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

قال الصبى بن معبد كنت حديث عهد بالنصرانية فاسلمت فقدمت الكوفة اريد الحج فوجدت سلمان بن ربيعة وزيد بن صوحان يريدان الحج فى زمن عمر بن الخطاب رضى الله عنهم فاهل سلمان وزيد بالحج وحده واهل الصبى بالحج والعمرة فقالا ويحك تتمتع وقد نهى عن التمتع والله لانت اضل من بعيرك قال فقلت نقدم على عمر وتقدمون فلما قدم الصبى مكة طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة لعمرته ثم رجع حراماً لم يحل من شىء ثم طاف بالبيت وبين الصفا والمروة لحجته ثم اقام حراماً لم يحلل منه حتى اتى عرفات وفرغ من حجته فلما كان يوم النحر حل واهرق دماً لمتعته فلما صدروا من حجهم مروا بعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال له زيد بن صوحان يا امير المؤمنين انك نهيت عن المتعة وان الصبى بن معبد قد تمتع فقال صنعت ماذا يا صبى فقال اهللت يا امير المؤمنين بالحج والعمرة فلما قدمت مكة طفت بالبيت وسعيت بين الصفا والمروة لعمرتى ثم رجعت حراماً ولم احل منه بشىء ثم طفت وسعيت

الصفا والمروة لحجتی ثم اقمت حراماً حتی کان یوم النحر فاهرقت دماً لتمتعی ثم احللت قال فضرب عمر علی ظهره وقال هدیت لسنة نبیك

صبی بن معبد بیان کرتے ہیں میں پہلے عیسائی تھا پھر میں نے اسلام قبول کرلیا' میں کوفہ آیا' میں حج پر جارہا تھا' میں نے سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کو پایا۔ یہ دونوں بھی حج پر جارہے تھے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے۔ سلمان اور زید صرف حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے جبکہ صبی حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ سلمان اور زید نے صبی سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو کیا تم تمتع کرنا چاہتے ہو حالانکہ تمتع سے منع کردیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم! تم اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہو۔ صبی کہتے ہیں: میں نے کہا: ہم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جارہے ہیں اور تم بھی جارہے ہو۔ جب صبی مکہ آئے تو انہوں نے اپنے عمرے کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا' صفا و مروہ کی سعی کی لیکن انہوں نے احرام نہیں کھولا۔ پھر انہوں نے اپنے حج کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی اور احرام کی حالت میں رہے۔ انہوں نے اسے نہیں کھولا یہاں تک کہ وہ عرفات آئے اور انہوں نے حج سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کے دن قربانی کرنے کے بعد احرام کھولا۔ جب وہ اپنے حج سے فارغ ہوگئے تو ان کا گزر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا۔ تو زید بن صوحان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے حج تمتع سے منع کیا جبکہ صبی نے حج تمتع کیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے صبی! تم نے کیا کیا؟ تو انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں نے حج اور عمرے کا احرام باندھا پھر میں مکہ آیا تو میں نے اپنے عمرے کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی' پھر میں نے احرام نہیں کھولا' پھر میں نے اپنے حج کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ پھر میں احرام کی حالت میں رہا' جہاں تک کہ میں نے قربانی کے دن قربانی کرنے کے بعد اپنا احرام کھولا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی کمر پر ہاتھ مارا اور بولے: تمہاری رہنمائی تمہارے نبی کی سنت کی طرف کی گئی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابونصر محمد بن محمد بن سلام فقیہ - موسیٰ بن ابونصر - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

903- سند روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَیْخٍ مِنْ بَنِیْ رَبِیْعَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ عَنْ اِسْحَاقَ الْقُرَشِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - بنو ربیعہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ - معاویہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسحاق قرشی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

903) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (233)

☆☆قلت: وقد اخرج ابن ماجة 2889 - والطیالسی (2519) - وعبدالرزاق (8800) - والحمیدی (1004)

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من حج هذا البیت فلم یرفث ولم یفسق رجع كما ولدته امه

قَالَ:

متن روایت: اَلْحَاجُّ مَغْفُوْرٌ لَهٗ وَلِمَنْ اِسْتَغْفَرَ لَهٗ اِلٰى اِنْسِلَاخِ الْمُحَرَّمِ

''حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور محرم گزرنے تک حاجی جس کے لیے دعائے مغفرت کرے (اُس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے'')۔

*** — *** — ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید- امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد- ابوبلال اشعری (اور) قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل بن خیرون- ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط- ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست علاف- قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**904**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-عبداللہ بن ابوزیاد- ابونجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: مَكَّةُ حَرَامٌ لَاتُبَاعُ رِبُوْعَتُهَا لَا تُؤْجَرُ بُيُوْتُهَا

''مکہ حرم ہے یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جائے گا اور یہاں کے گھروں کا کرایہ وصول نہیں کیا جائے گا''۔

*** — *** — ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن احمد-محمد بن شوکہ- قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح -عمار بن خالد- اسد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- ابونصر بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی-محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لاتباع الارض ولا باس بالبناء

(904) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (373) فى الحج: باب بيع بيوت مكة واجرها- والحاكم فى "المستدرك" 53/2- والدار قطنى 57/3 فى البيوع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جائے گا البتہ عمارت کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(905)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ اَكَلَ مِنْ اَجْرِ بُيُوْتِ مَكَّةَ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ نَارًا

امام ابوحنیفہ نے -عبد اللہ بن ابوزیاد- ابونجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مکہ کے گھروں کا معاوضہ کھاتا ہے' وہ آگ کھاتا ہے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف -ابومحمد جوہری- ابوبکر ابہری- ابوعروبہ حرانی -انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے -محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(906)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: اَفْضَلُ الْحَجِّ اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ فَاَمَّا الْعَجُّ فَالْعَجِيْجُ بِالتَّلْبِيَةِ وَاَمَّا الثَّجُّ فَثَجُّ الْبُدْنِ اَوْ قَالَ فَثَجُّ الدَّمِ

امام ابوحنیفہ نے -قیس بن مسلم- طارق بن شہاب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کا سب سے زیاد فضیلت والا کام ''عج'' اور ''ثج'' ہیں''

(شاید راوی نے یہ وضاحت کی ہے:) ''عج'' سے مراد بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا ہے' جبکہ ''ثج'' سے مراد قربانی کے جانور کو قربان کرنا' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: قربانی کے جانور کا) خون بہانا ہے''۔

•••——•••——•••

(905) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (372) فی الحج: باب بيع بيوت مكة واجرها-والدار قطنی 57/3 فی البيوع

(906) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (224)

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - اور صالح بن محمد اسدی - اور ابراہیم بن مفضل' ان سب نے - ابوہشام رفاعی - ابواسامہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد ترمذی - حسین بن عبدالاوّل نخعی - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - یعقوب بن حمید - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عبدالرحمٰن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومقاتل کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سری بن عصام بخاری - عبداللہ بن عبدالرحمٰن - نوح بن دراج کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابومحمد بخاری فرماتے ہیں: ان حضرات نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے "مسند" روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ بعض حضرات نے اس کو "موقوف" روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابوجہم ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا ہے یحییٰ حسین نے - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) زفر ہیں - جیسا کہ زکریا بن یحییٰ اصفہانی نے - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) ابویوسف ہیں - جیسا کہ محمد بن حسن بزار نے - بشر بن ولید - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) اسد بن عمرو ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - حسن بن زیاد کے

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) محمد بن مسروق ہیں- جیسا کہ احمد بن محمد- محمد بن عبداللہ بن مسروق- انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- صالح بن ابومقاتل- شجیح بن ابراہیم زہری- حسین بن عبدالاوّل- ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یعقوب بن شیبہ- انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے- ابوعبداللہ بن محمد- ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- محمد بن ابراہیم- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوتمیلہ- ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- مبارک بن عبدالجبار صیرفی- ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر- انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ التَّلْبِیَةِ وَسَائِرِ اَفْعَالِ الْحَجِّ وَالْاِفْرَادِ وَالْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال، حج افراد، حج تمتع اور حج قران کے احکام

(907)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَبّٰی حِیْنَ رَمَی الْجَمْرَةَ

امام ابوحنیفہ نے- عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، جمرہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پڑھتے رہے تھے''۔

... —— ... —— ...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن منذر اعمش بلخی- علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت- احمد بن محمد بن سعید ہمدانی- یعقوب بن یوسف ضبی- ابوجنادہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اردف الفضل بن العباس و کان غلاماً حسناً فجعل یلاحظ

(907) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام"(253)-والبيهقي في "السنن الكبرى" 112/5 في الحج:باب التلبية يوم عرفة وقبله وبعده حتى يرمي جمرة العقبة-والنسائي في "الكبرى" 440/2(4085)

النساء والنبی صلی الله علیه وآله وسلم یصرف وجهه فلبی حتی رمی جمرة العقبة
نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا' وہ خوبصورت نوجوان تھے وہ خواتین کی طرف دیکھنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا اور پھر آپ جمرہ عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

انہوں نے ہی یہ روایت - حسن بن معروف بخاری - ہارون حمال - جنادہ بن سلم کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت - سلیمان بن داؤد بن سعید ہروی - احمد بن یعقوب - عتاب بن محمد بن شوذب کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت - احمد بن محمد ہمدانی - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' دوسرے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

انه اردف الفضل ''نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہما) کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا''

(حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت) احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف - ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ساتھ - صالح بن احمد - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبدالواحد بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نوح جامع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن حمید بن شماس سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے' یہ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**908**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(908) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (337) في الحج: باب متى يقطع التلبية - وابو يوسف في "الآثار" 98 - وابن ابي شيبة (14006) في الحج: باب في المحرم المعتمر متى يقطع التلبية

متن روایت: يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ بِالْعُمْرَةِ التَّلْبِيَةَ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ الْمُحْرِمُ بِالْحَجِّ إِذَا رَمٰى اَوَّلَ حِصَاةٍ مِنْ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

''عمرہ کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا' اُس وقت موقوف کرے گا' جب وہ ''حجر اسود'' کا استلام کر لے گا' جبکہ حج کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا' اُس وقت موقوف کرے گا' جب وہ ''جمرہ عقبہ'' کو پہلی کنکری مارے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(909)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِيْ الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ فِيْ الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ شَرْطُهُ بِشَيْءٍ

''حج میں شرط عائد کرنے والے شخص کے بارے میں' وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(910)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے -عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر سے حجر تک استلام کیا تھا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - داؤد بن رشید -عمر بن ایوب موصلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی اس کو -احمد بن محمد بن سعید ہمدانی -عبداللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے- یہ وہیب بن (خالد) -امام ابوحنیفہ کے حوالے سے -عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول

---

(909) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (338) في الحج:باب متى يقطع التلبية

(910) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام"(247)-والطحاوي في"شرح معاني الآثار"180/2-وابن حبان (3811)-والحميدي (511)-واحمد 229/1-والطبراني في"الكبير"(10625)-وابوداود (1885) في الحج:باب في الرمل-وابن ماجة (2953) في المناسك:باب الرمل حول البيت

ہے: (وہ بیان کرتے ہیں:)

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر

نبی اکرم ﷺ نے حجر سے لے کر حجر تک رَمَل کیا تھا۔

انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن عبدالجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی -عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ثلاج - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید- عبداللہ بن احمد بن مستورد- ابراہیم بن سلیمان تیمی - وضاح بن یزید تمیمی کوفی - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حسن بن سعد سے روایت کی ہے' جو حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' (حسن بن سعد) اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ان علیاً کرم اللہ وجهه لبی بعمرة وحجة جمیعاً وطاف لهما طوافین وسعی لهما سعیین

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرہ اور حج دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ پڑھا تھا۔ انہوں نے ان دونوں کے لئے دو مرتبہ طواف کیا تھا اور دو مرتبہ سعی کی تھی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- قاسم بن محمد- ابوبلال اشعری - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل بن خیرون- ان کے ماموں ابوعلی- ابوعبداللہ علاف - قاضی عمر اشنانی - قاسم بن محمد- ابوبلال اشعری- امام ابویوسف کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**911**)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

متنِ روایت: فِیْ الرَّجُلِ اِذَا اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِیْ غَیْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ اَوْ یَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِهٖ ثُمَّ یَحُجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَاِذَا اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ ثُمَّ یَحُجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَاِذَا اِعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو شخص حج کے مخصوص مہینوں کے علاوہ (کسی مہینے میں) عمرے کا احرام باندھ لے' اور پھر مقیم رہے' یہاں تک کہ وہ حج کر لے' یا وہ (عمرہ کرنے کے بعد) اپنے گھر واپس چلا جائے' پھر (وہ آ کر) حج کرے' تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہیں ہوگا' اور جب اس نے حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھا' پھر وہ (عمرہ کرنے کے بعد) اپنے گھر واپس چلا جائے' پھر (آ کر) حج کرے' تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہیں ہوگا' لیکن جب اُس نے حج کے مخصوص مہینوں میں' عمرہ کا احرام باندھ لیا

(911) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (339) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغیرها

وہ (مکہ میں) ٹھہرا رہے، یہاں تک کہ حج کرلے، تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار ہوگا"۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**912**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِىْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ اِعْتَمَرَ فِىْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ هَدْىٌ

"مکہ سے تعلق رکھنے والا، جو شخص حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرے، اور پھر اُسی سال وہ حج بھی کرلے، تو اس پر (عمرہ کی) قربانی لازم نہیں ہوگی"۔

——***

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة لقوله تعالى (ذلك لمن لم يكن اهله حاضرى المسجد الحرام)

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے، پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"یہ حکم اس شخص کے لئے ہے، جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں (یعنی وہ شخص مکہ کا رہائشی نہ ہو)"۔

(**913**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ بِرِيْحٍ طَيِّبٍ فَلْيُصِبْ مِنْهُ

"جب کسی شخص کے پاس عمدہ خوشبو لائی جائے، تو وہ اُسے استعمال کرلے"۔

——***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن صالح - عبداللہ طبری بالری - اسحاق بن شاہین - محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، امام

(912) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (340) فى الحج: باب العمرة فى اشهر الحج وغيرها

(913) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (463)-وابن عدى فى "الكامل" 186/6 ترجمة (1663)-من طريق ابن ابى ليلى عن ابى الزبير عن جابر

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(914)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ اَبِى فُلَانٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن ابوفلاں بیان کرتے ہیں:

متن روایت: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَرْكَعْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد طواف کے سات چکر لگائے' پھر وہ چلے گئے انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد والی رکعات) ادا نہیں کیں''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبداللہ بن حسن خلال- عبدالرحمٰن بن عمر- محمد بن ابراہیم بن حبیش- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(915)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَلْمُتَمَتِّعُ اِذَا نَحَرَ الْهَدْىَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ

''حج تمتع کرنے والا شخص' جب قربانی کے دن' قربانی کا جانور قربان کردے گا' تو وہ احرام کھولے گا''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد وبه ناخذ الا انه لم يحل من النساء خاصة حتى يزور البيت فيطوف طواف الزيارة فاما غير النساء من الطيب وغير ذلك فقد حل له ذلك اذا حلق راسه قبل ان يطوف بالبيت وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' البتہ وہ بیوی کے ساتھ صحبت اس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک وہ بیت اللہ کی زیارت کرنے کے بعد طواف زیارت نہیں کرلیتا۔ بیوی کے علاوہ معاملات جیسے خوشبو وغیرہ (یا سلا ہوا کپڑا پہننا) کے حوالے سے

(914)☆☆ ......قلت: وقد اخرج احمد 18/1- وابو داود (1286)- والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 303/1- والبخارى (581)- ومسلم (826)- والترمذى (183)- وابو يعلى (147)

عن ابن عباس قال: شهد عندى رجال مرضيون فيهم عمر وارضاهم عندى عمر: ان نبى الله صلى الله عليه وسلم كان يقول: لاصلاة بعد صلاة العصر حتى تغرب الشمس ولا صلاة بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس

(915) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (351) فى الحج: باب من نحر فقد حل

حلال ہو جائے گا' جب وہ بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنا سر منڈوالے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(916)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِی مَعْبَدٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ روایت: لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ اَوْ زَوْجٍ

امام ابوحنیفہ نے -ابومعبد مولیٰ ابن عباس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی عورت کسی محرم' یا شوہر کے بغیر سفر نہ کرے''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - حسن بن سلام - سعید بن محمد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(917)- سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متنِ روایت: اُقَلِّلُ مِنْ اَخْذِ الرَّاسِ مِنَ النِّسَاءِ فَهُوَ اَفْضَلُ وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ اَفْضَلُ يَعْنِىْ فِى الْاِحْرَامِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''(یعنی احرام میں) خواتین کا تھوڑے سے بال کاٹ لینا' اور مردوں کا سر منڈوالینا افضل ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة ومما قال الامام وما احب للمراة ان تاخذ اقل من الربع وطول الشعر قدر الانملة من جوانب راسها وهو قول الامام يجب للمراة ان تاخذ اقل من الانملة من جوانب راسها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' امام صاحب نے جو کہا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں خاتون کے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ چوتھائی حصے سے کم بال کاٹے' جبکہ لمبائی کے حوالے سے ہو اور سر کے اطراف سے وہ پوروں کے برابر بال کاٹے گی' امام صاحب کا یہی قول ہے کہ عورت کیلئے یہ بات واجب ہے کہ وہ سر کے

916) اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 112/2- وابن حبان (5589)- وابن خزيمة (2530)- والحميدی (468)- والطيالسی (2732)- والبخاری (1862) فی جزاء الصيد: باب حج النساء- وابو يعلی (2516)

917) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (353) فی الحج: باب من احتجم وهو محرم والحلق

☆☆قلت: وقد اخرج ابوداود (۱۹۸۴) فی الحج: باب الحلق والتقصير- والبيهقی فی "السنن الكبری" ۵: ۱۰۴ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس على النساء الحلق انما على النساء التقصير

اطراف سے انگلی کے پورے سے کم بال تراشے۔

(**918**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے- ابواسحاق سبیعی - عبداللہ بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں''۔

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- حسین بن حسین - ابوعلی احمد بن عبداللہ بن محمد کندی - علی بن معبد بن شداد عبدی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد بن اسماعیل - احمد بن جارود - اسماعیل بن محمد انصاری - ابراہیم بن ابویحییٰ - میسرہ نہدی - عدی بن ثابت - عبداللہ بن یزید کے حوالے سے نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انه صلى مع النبى صلى الله عليه وآله وسلم فجمع بين الصلاتين بجمع باذان واقامة

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابومحمد جوہری - ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شخیر صوفی - حسین بن حسین قاضی - احمد بن عبدالعزیز کندی - علی بن معبد - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**919**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُحِلَّ بِالْحَجِّ بِعُمْرَةٍ وَّاَنْ يَّحُجَّ مِنْ قَابِلٍ

''قربانی کے دن' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ عمرہ کا تلبیہ پڑھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ ہدایت کی کہ وہ حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھے اور اگلے سال حج کرے''۔

•••——•••——•••

(918) اخرجه الحصكفى فى "مسند الامام" (249)- وابن حبان (3858)- ومالك فى "الموطأ" 401/1 فى الحج: باب صلاة المزدلفة- واحمد 420/5- والبخارى (4414) فى المغازى: باب حجة الوداع- والطبرانى فى "الكبير" (3863)- والبيهقى فى "السنن الكبرى" 120/5- والحميدى (372)

(919) اخرجه فى "جامع الآثار" (985) لأبى حنيفة

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**920**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْىَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ فَمَشٰى بَعْضًا وَرَكِبَ بَعْضًا قَالَ يَعُوْدُ فَيَمْشِىْ مَا رَكِبَ

''جب کوئی شخص بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا خود پر لازم کرے' تو وہ کچھ سفر پیدل کر لے اور کچھ سفر سوار ہو کر کرے' پھر دوبارہ (حج کے لیے آئے) تو پہلے جتنا سفر سوار ہو کر کیا تھا' اتنا سفر پیدل کر لے''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن الشيبانى فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا وانما ناخذ بقول امير المؤمنين على بن ابى طالب رضى الله عنه اذا ركب الهدى وشاة تجزيه يذبحها ويتصدق بها ولا ياكل منها شيئاً ويحرم بعمرة او حجة ولا شى عليه غير ذلك وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔ ہم حضرت علی کے قول کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص قربانی کے جانور پر سوار ہو جائے تو ایک بکری ذبح کر لینا اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔ وہ اس کو صدقہ کر دے گا خود اس میں سے کچھ نہیں کھائے گا اور پھر وہ عمرے یا حج کا احرام باندھ لے گا۔ اس پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**921**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِنَّمَا نَهٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْقِرَانِ

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کرنے سے منع کیا ہے' انہوں نے حج قران سے منع نہیں کیا ہے''۔

————***

(920) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (733) فى الأيمان: باب من جعل على نفسه المشى - وعبد الرزاق (5866) فى الأيمان والنذور: باب من نذر ثم عجز

(921) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (327) - وفى "الحجة على اهل المدينة" 8/2 - والبيهقى فى "السنن الكبرى" 30/5 فى الحج: باب من استحب الاحرام من دويرة اهله

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی -محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**922**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ) قَالَ هُوَ شَوَّالٌ وَذُوْ الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِيْ الْحَجَّةِ

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''حج کے متعین مہینے ہیں'' ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس سے مراد شوال ذیقعدہ اور ذوالحج کے ابتدائی دس دن ہیں۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن ابراہیم بن حبیش -محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**923**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ طَاؤسٍ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: طاؤس فرماتے ہیں:

متن روایت: لَوْ حَجَجْتُ اَلْفَ حَجَّةً لَمْ اَدَعْ اَنْ اُقْرِنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى اِنَّا لَنَدْعُوْهُ الْحَجَّ الْاَكْبَرَ وَنَرٰى اَنَّ حَجَّ مَنْ لَمْ يُقْرِنْ لَيْسَ بِكَامِلٍ

''میں اگر ایک ہزار مرتبہ بھی حج کروں تو حج قران کو ترک نہیں کروں گا ہم تو اس کو ''حج اکبر'' کا نام دیتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں: جس نے حج قران نہ کیا ہو اس کا حج کامل نہیں ہے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی -محمد بن شجاع -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

---

(922) اخرجه ابن ابی شیبة 230/4 فی الحج: باب قوله تعالی: (الحج اشهر معلومات) ماهذه الاشهر

(923) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (326) فی الحج

☆☆قلت: وقد اخرج ابن حبان (3920) - وابو یعلی (7011) - واحمد 297/6 - والطبرانی فی "الکبیر" (791) - والبیهقی فی "السنن الکبری" 355/4

واللفظ لابن حبان...... فقالت ام سلمة: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: یا آل محمد! من حج منکم فلیهل بعمرة فی حج

(924)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: قَرَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ جَمِيْعًا

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ملا کر ایک ساتھ کیا تھا''۔

•••———•••———•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(925)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَجَّ وَاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَرَنَ اِحْدٰى عُمَرِهِ الْاَرْبَعِ مَعَ حَجَّتِهٖ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج اور چار عمرے کیے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن چار عمروں میں سے ایک (عمرہ) حج کے ساتھ کیا تھا''۔

•••———•••———•••

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(926)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا اَرَدْتَّ الْحَجَّ فَلَا تَدَعْ اَنْ تُقْرِنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا فَاِنَّكَ اِنْ اَفْرَدْتَّ الْعُمْرَةَ كَانَتْ عُمْرَتُكَ كُوْفِيَّةٌ وَحَجَّتُكَ مَكِّيَّةٌ وَاِنْ اَحْرَمْتَ بِهِمَا جَمِيْعًا كَانَتْ عُمْرَتُكَ كُوْفِيَّةٌ وَحَجَّتُكَ كُوْفِيَّةٌ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''اگر تمہارا حج کا ارادہ ہو' تو تم حج قران ہی کرنا' کیونکہ اگر تم نے حج افراد کیا' تو تمہارا عمرہ کوفی ہوگا اور تمہارا حج مکی ہوگا' لیکن اگر تم نے ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لیا' تو تمہارا عمرہ بھی کوفی ہوگا اور تمہارا حج بھی کوفی ہوگا''۔

---

(924) اخرجه في "جامع الآثار" لأبي حنيفة(975)

قلت: وقد اخرج احمد 99/3-والدار قطني 288/2-والحاكم في "المستدرك" 472/1-وابونعيم في "اخبار اصفهان" 250/1-والبيهقي في "السنن الكبرى" 40/5

عن انس بن مالك يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي بالحج والعمرة جميعايقول: لبيك عمرة وحجا لبيك عمرة وحجا

(925) قد تقدم في (924)

(926) قد تقدم اصل هذا الاثر في(924)

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(927)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا فَاتَكَ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ مَعَ الْاِمَامِ يَوْمَ عَرْفَةَ فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب عرفہ کے دن تمہاری ظہر اور عصر کی نمازیں امام کے ساتھ ادا نہ ہو سکیں، تو تم ان میں سے ہر ایک کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ ادا کرو''۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(928)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اِذَا صَلَّيْتَ يَوْمَ عَرْفَةَ فِىْ رِحْلِكَ فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلَاتَيْنِ لِوَقْتِهَا وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَنْزِلَكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب تم عرفہ کے دن اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرو تو دونوں نمازوں میں سے ہر ایک کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرو، اور اپنی جائے قیام سے اس وقت تک روانہ نہ ہو، جب تک تم نماز پڑھ کر فارغ نہیں ہو جاتے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثارفرواه عن ابى حنيفةثم قال محمد وبهذا كان ياخذ ابوحنيفة واما قولنا فانه يصليهما فى رحله كما يصليهما مع الامام يجمعهما جميعاً باذان واقامتين لان العصر انما قدمت للوقوف وكذلك بلغنا عن عائشة رضى الله عنها وعن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما وعن عطاء بن ابورباح وعن مجاهد رحمهما الله تعالى

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے تاہم ہماری رائے یہ ہے کہ آدمی اپنی ذاتی رہائشی جگہ پر یہ دونوں

(927) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (343)-وابن ابى شيبة 252/3 (14035) فى الحج: باب فى الرجل يصلى بعرفة فى رحله ولا يشهد الصلاة مع الامام

(928) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (344) فى الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

نمازیں اسی طرح ادا کرے گا جس طرح اس نے ان دونوں کو امام کے ہمراہ ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ایک ساتھ ادا کرنا تھا۔ کیونکہ عصر کی نماز کو وقوف کے لئے مقدم کیا گیا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عطاء بن ابی رباح اور مجاہد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت ہم تک پہنچی ہے۔

(**929**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ قَالَ اِذَا صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ فَاِنْ تَطَوَّعْتَ بَيْنَهُمَا فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ اِقَامَةً

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مزدلفہ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم مزدلفہ میں یہ دونوں نمازیں ادا کرو گے تو اِن دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ ادا کرو گے اگر تم نے اِن دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا کی ہو تو تم دونوں کے لیے الگ الگ اقامت کہو گے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة ثم قال محمد ولا یعجبنا ان یتطوع بینهما

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان نفل نماز ادا کی جائے۔

(**930**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّـهٗ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنَ الْبَيْتِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ عرفہ کے دن اپنے گھر سے نہیں نکلتے تھے''۔

وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ: التَّعْرِيْفُ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ لَيْسَ بِشَيْءٍ اِنَّمَا التَّعْرِيْفُ بِعَرَفَاتٍ

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: لوگوں میں جو عرفہ کا دن منانے کا رواج ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے عرفہ کا دن (اہتمام کے ساتھ) عرفات میں ہی منایا جاتا ہے۔

(**931**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(929) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ''الآثار'' (345) فی الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

(930) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ''الآثار'' (346) فی الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ:

متن روایت: اَنَّهُمَا اَفَاضَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عَرَفَاتٍ اِلٰى جَمْعٍ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِيْ عَدْوِ الْاِبِلِ وَاِنَّ بَعِيْرَهُ لَمْ يَزَلْ يَقْصَعُ بِجَرَّتِهٖ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''یہ دونوں حضرات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے' تو ہم نے انہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم سکون اور وقار کے ساتھ چلو! اونٹوں کو تیز چلانا کوئی نیکی نہیں ہے' ان کا اپنا اونٹ مسلسل جگالی کرتا رہا' یہاں تک کہ وہ مزدلفہ آ گئے''۔

————***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**932**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ اِلٰى مَكَّةَ مِنْ جَمْعٍ جَعَلَ يُوْصِيْ اِلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ اَنْ لَا يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو پہلے ہی مزدلفہ سے مکہ بھجوا دیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک فرد کو یہ ہدایت کی: کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے جمرہ کو کنکریاں نہ مارے''۔

————***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**933**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ يَوْمَ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قربانی کے دن مسجد خیف

---

(931) ...... وقد اخرج احمد 244/1- وابن خزيمة (2863)- والبيهقي في "السنن الكبرى" 126/5- عن ابن عباس...... مرفوعا......:

يا ايها الناس عليكم بالسكينة يا ايها الناس عليكم بالسكينة

(932) اخرجه ابن حبان (3862)- والبخاري (1677) في الحج- باب من قدم ضعفة اهله بليل- والترمذي (892) في الحج باب ما جاء في تقديم الضعفة من جمع بليل- والبيهقي في "السنن "5/123- واحمد 372/1- والطبراني في "الكبير" (11285)

النَّحْرِ وَهُوَ يُلَبِّىْ فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْهُ فَزَادَ فِىْ تَلْبِيَتِهٖ لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْهَا

سے نکلے تو تلبیہ پڑھ رہے تھے لوگوں نے اس پر حیرانگی کا اظہار کیا' تو انہوں نے اپنے تلبیہ میں ان الفاظ کا اضافہ کیا:
''میں مٹی (کے ذرّات) کی تعداد میں حاضر ہوں''
لیکن پھر انہوں نے اِن الفاظ کو دوبارہ ادا نہیں کیا۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ تک' اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**934**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:
متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ صَفِيَّةَ اَنْ تَنْفِرَ قَالَتْ اِنِّىْ حَائِضٌ فَقَالَ عَقْرىٰ حَلْقىٰ فَقَالَ اَمَا كُنْتِ طُفْتِ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاصْدِرِىْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو روانگی کا حکم دیا' تو انہوں نے عرض کی: مجھے حیض آیا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکمی نالائق' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم بیت اللہ کا طواف کر نہیں چکی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو جاؤ!''۔

•••——•••——•••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ تک' اپنی سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**935**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمُقْبِرِيِّ:
متن روایت: اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ اِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتّٰى تَسْتَلِمَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فَفَعَلْتُهٗ

امام ابوحنیفہ نے -عبد اللہ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:
''ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے آپ رکن یمانی کا استلام کیے بغیر' آگے نہیں گزرتے ہیں' تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اس لیے میں یہ کرتا ہوں''۔

•••——•••——•••

(934) اخرجه الطحاوى فى"شرح معانى الآثار" 234/2-والطبرانى فى"الاوسط"(861)-والبيهقى فى"السنن الكبرى" 146/5-واحمد 85/6-والشافعى فى"المسند" 367/1(ترتيب السندى)-والحميدى(201)-وابن الجارود فى"المنتقى"(496)-وابن خزيمة (3002)

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت -عبداللہ بن منصور کسائی - حارث بن عبداللہ حارثی - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوقاسم بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم ابن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**936**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَعِيْدِ الْمُقْبِرِيُّ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ حِيْنَ اَرَدْتَّ اَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ دَابَّتَكَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ اَحْرَمْتَ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:

"ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے احرام باندھا ہو (یعنی تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہو) تو آپ پہلے اپنی سواری پر سوار ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر کے پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے (اس لیے میں یہ کرتا ہوں)"۔

*** —— *** —— ***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت -عبداللہ بن احمد - حارث بن عبداللہ - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک سابقہ حدیث میں مذکوران کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(935) اخرجه فی "جامع الآثار" (1040)

......وقد اخرج ابن ماجة (2946)-واحمد 89/2-والبخاری 186/2-ومسلم 65/2-وابو داود (1874)-والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 183/2

عن سالم بن عبيد الله عن ابيه قال: لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلم من اركان البيت الا ركناً اسوداً الذی يليه من نحو دور الجمعين

(936) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (324)-وابن حبان (3763)-واحمد 17/2-والنسائی فی "المجتبی" 80/1-ومالك فی "الموطا" 333/1-ومسلم (1187)-والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 184/2-والبيهقی فی "السنن الكبری" 31/5

(937)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ وَاقِفٌ بِجَمْعٍ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدِمْتُ السَّاعَةَ وَاَنَا مُهِلٌّ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَتَهْتَدِيْ اِلٰى عَرَفَاتٍ قَالَ لَا فَاَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلاً وَقَالَ انْطَلِقْ بِهٖ عَرَفَاتٍ فَلْيَقِفْ بِهَا ثُمَّ اَعْجَلَ عَلَيَّ اَتَمَّ الْعَجَلِ فَاِنِّيْ حَابِسُ النَّاسِ عَلَيْكَ فَلَمَّا اَصْبَحَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَفَ بِالنَّاسِ فَقَالَ هَلْ جَاءَ الرَّجُلُ هَلْ جَاءَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا بِالنَّاسِ حَتّٰى جَاءَ الرَّجُلُ وَاَفَاضَ الرَّجُلُ وَاَفَاضَ النَّاسُ مَعَهُ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے' اس دوران ایک شخص ان کے پاس آیا' اور بولا: اے امیرالمؤمنین! میں اب یہاں پہنچا ہوں' میں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم عرفات جا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ ایک شخص کو بھیجا' اور فرمایا: تم اسے عرفات لے جاؤ' یہ وہاں وقوف کرے' پھر جتنی جلدی ہو سکے تم میرے پاس آ جانا' میں تمہارے لیے لوگوں کو روک کے رکھوں گا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو روکے رکھا' آپ یہ دریافت کرتے رہے: کیا وہ شخص آ گیا ہے؟ کیا وہ شخص آ گیا ہے؟ تو وہ لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک ٹھہرے رہے' جب تک وہ شخص آ نہیں گیا' جب وہ شخص روانہ ہوا' تو اس کے ساتھ لوگ بھی روانہ ہوئے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن ابن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی-محمد بن شجاع ثلجی-حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب-ابوحسن احمد بن محمد بن احمد قسعی-ابومحمد جعفر بن محمد بن علی بن حسین طاہری-ابوقاسم بغوی-موسیٰ بن ایوب-حسان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(938)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَمَلَ فِيْ طَوَافِهٖ بِالْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے تین چکروں میں' حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک' یعنی پورے بیت

(937) ......وقد اخرج احمد 309/4-والنسائی فی "المجتبی" 256/5-وفی "الکبری" (4011)-وابن ماجة (3015)-وابن خزیمة (2822)-والحمیدی (899)-والبخاری فی "التاریخ الکبیر" 11/2-وابو داود (1949)-والترمذی (889)

اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ ثَلَاثَةَ اَشْوَاطَ الْبَيْتِ كُلِّهِ وَمَشَى الْاَرْبَعَةِ عَلٰى هَيْئَتِهِ

اللہ کے گرد رمل کیا تھا' اور چار چکروں میں آپ ﷺ عام رفتار سے چلے تھے"۔

••• ——— ••• ——— •••

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**939**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتّٰى يَسْتَلِمَهُ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے آپ ﷺ رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے تھے"۔

••• ——— ••• ——— •••

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد نے یہ روایت - ابوحسن - علی بن عبدالعزیز طاہری - ابومحمد حسن یقطینی - یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**940**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) قَالَ:

متن روایت: مَا تَرَكْتُ اِسْتِلَامَ الْحَجَرِ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے' اُس کے بعد میں نے کبھی بھی اس کا استلام ترک نہیں کیا ہے"۔

---

(938) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (333) فی الحج: باب الطواف والقراءة فی الکعبة - وفی "الموطا" ومسلم (1891) - وابو داود (1891) - والدارمی 372/1 - والترمذی 203/3

(939) قد تقدم فی (935)

(940) قد تقدم فی (935)

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-علی بن محمد بن عبدالرحمٰن سرخسی-عیسیٰ بن نصر-ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**941**)- سندروایت:(اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهُ سَعٰى بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرَمَةَ فَجَعَلَ اِبْرَاهِيْمَ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةُ وَيَصْعَدُ الْمَرْوَةُ وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةُ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هٰكَذَا طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَحَكَيْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَا طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنِهٖ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَمِنْ اَجَلِ ذٰلِكَ لَمْ يَصْعَدِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

امام ابوحنیفہ-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے-ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ انہوں نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ صفا ومروہ کی سعی کی' تو ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ صفا پر چڑھ گئے لیکن عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اُس پر نہیں چڑھے اسی طرح ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ مروہ پر بھی چڑھ گئے لیکن عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اُس پر نہیں چڑھے' میں نے اُن سے کہا: اے ابوعبد الرحمٰن! کیا آپ صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی طرح طواف کیا تھا۔

حماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: (بعد میں) میری ملاقات سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور میں نے اُن کو اِس واقعہ کے بارے میں بتایا' تو انہوں نے کہا: انہوں (یعنی عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ) نے غلط کہا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا تھا' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی کے ذریعے ارکان کا استلام کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیٹھ کر ہی صفا ومروہ کا طواف کیا تھا' اسی وجہ سے (خاص اس موقعہ پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اوپر نہیں چڑھے تھے''۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة رضی اللہ عنہ ثم قال محمد ویقول سعید بن جبیر ناخذ ینبغی ان یصعد الصفا ویستقبل القبلة حتی یراها ویدعو اللّٰه تعالی

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: سعید بن جبیر کہتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ آدمی صفا پر چڑھنے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کرے اور اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

941) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (246)-وابن حبان(3829)-ومسلم (1272) في الحج:باب جواز الطواف على بعير وغيره-والبخاري (1607) في الحج:باب استلام الركن بمحجن-وابو داود (1877) في المناسك-والبيهقي في "السنن الكبرى" 99/5

(**942**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّهٗ قَرَاَ فِی الْكَعْبَةِ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی بِالْقُرْاٰنِ وَفِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ بِـ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

''(ایک مرتبہ) سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے خانہ کعبہ کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن مکمل پڑھ لیا' اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد ولسنا نری باساً اذا کان یفهم ما یقول وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمیں اس میں کوئی حرج نہیں لگتا جب کہ آدمی کو وہ بات سمجھ آ رہی ہو جو وہ پڑھ رہا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**943**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: قَرَاَ عَلَیَّ مَیْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ فِیْ قِرَاءَةِ اُبَیٍّ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا)

''میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سامنے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق یہ آیت یوں پڑھی:
(اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا)
''بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں' جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرتا ہے' اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا' اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے''۔

•••——•••——•••

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوسعد احمد بن عبدالجبار- علی بن علی بصری- ابوقاسم بن ثلاج- ابوعباس بن عقدہ- محمد بن احمد بن عبداللہ بن زیاد- محمد بن اسحاق- سعدان بن یحییٰ لخمی دمشقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(**944**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے

(942) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی"الآثار" (336) فی الحج: باب الطواف والقراءة فی الکعبة- وعبد الرزاق 2852 فی الصلاة: باب قراءة السور فی الرکعة- وابن ابی شیبة 503/2 فی الصلاة: باب فی القرآن فی کم یختم- واحمد فی "الزهد"

(944) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الموطأ" 214- والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 263/2- وابن ابی شیبة فی المناسك: باب من رخص فی دخول مکة بغیر احرام- والبیهقی فی "السنن الکبری" 178/5- ومالك فی "الموطأ" 423/1

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:
متن روایت: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَتَجْعَلَ ظَهْرَكَ اِلَى الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
''سنت یہ ہے کہ جب تم نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پہ حاضر ہو تو قبلہ کی سمت سے قبر مبارک کی طرف آؤ تمہاری پشت قبلہ کی طرف ہو اور تمہارا رُخ قبر مبارک کی طرف ہو اور پھر تم یہ پڑھو:
''اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل) ہوں''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

945)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ:
متن روایت: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ نُهِلُّ فَقَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْعَقِيْقِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نافع نے انہیں بتایا: میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:
''ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! احرام باندھنے والا کہاں سے (احرام باندھنے کا پابند ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ' عقیق سے احرام باندھیں گے اہل شام' جحفہ سے احرام باندھیں گے' اور اہل نجد' قرن سے احرام باندھیں گے''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - عبداللہ بن قاسم بصری - مطہر بن غالب' یہ ہذیل ہیں - امام زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

946)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُوْسٰى بْنِ كَثِيْرٍ اَبِي الصَّبَاحِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن ابوکثیر ابوصباح - جس شخص نے انہیں اس کے بارے میں بتایا' اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(945) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (225)-وابن حبان (3759)-ومالك في "الموطأ" 330/1 في الحج: باب مواقيت الحج-والشافعي في "المسند" 279/1- والدارمي 30/2-والبيهقي في "السنن الكبرى" 26/5-والبخاري (1522) في الحج باب فرض مواقيت الحج والعمرة

متنِ روایت: اَنَّهُ رَآهُمْ يُهَلِّلُوْنَ وَيُكَبِّرُوْنَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ هِيَ وَاللّٰهِ هِيَ فَسُئِلَ عَنْ قَصْدِهٖ بِذٰلِكَ فَقَالَ (كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا)

''انہوں نے لوگوں کو جمرہ کے پاس تلبیہ اور تکبیر پڑھتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: یہی ہے' اللہ کی قسم یہی ہے' ان سے اس کیمراد کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: تقویٰ کا کلمہ' اور وہ لوگ اس کے زیادہ حقدار اور اس کے اہل ہیں۔''

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(947) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ نَصْرٍ الْبَلْخِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - منصور بن معتمر - ابراہیم نخعی - ابونصر بلخی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متنِ روایت: اِذَا اَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطُفْ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَاسْعَ لَهُمَا سَعْيَيْنِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

''جب تم نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا ہو تو اُن کے لیے دو مرتبہ طواف کرو گے' اور اُن دونوں کے لیے صفا مروہ کی دو مرتبہ سعی کرو گے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ ابن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

تاہم انہوں نے' اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال منصور بن المعتمر فلقيت مجاهداً وهو يفتى الناس بطواف واحد وسعى واحد فاخبرته بهذا عن على فقال لو سمعته قبل اليوم ما افتيت الا بطوافين وسعيين واما بعد اليوم فلا افتى الا بهما

منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں: میری ملاقات مجاہد سے ہوئی تو وہ لوگوں کو ایک طواف اور ایک سعی کرنے کا فتویٰ دے رہے

(946) ☆☆اخرج عبد الرزاق-وسعيد بن منصور-وابن جرير-وابن المنذر-والبيهقى-عن على الازدى:

قال: كنت مع ابن عمر بين مكة ومنى فسمع الناس يقولون: لا اله الا الله والله اكبر فقال: هى هى اقسمت ... قال: "والزمهم كلمة التقوى" كذا قال السيوطى فى "الدر المنثور" 537/7

(947) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (325)-والبيهقى فى "السنن الكبرى" 108/5-والدار قطنى فى السنن "(2606) فى الحج: باب المواقيت-والحافظ ابن حجر فى "الدراية" 35/2-والزيلعى فى "نصب الراية" 111/3

تو میں نے انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں نے آج سے پہلے یہ روایت سنی ہوتی تو میں دومرتبہ طواف کرنے اور دومرتبہ سعی کرنے کا ہی فتویٰ دیتا' لیکن آج کے بعد میں ان دونوں کے بارے میں (یعنی دونوں کام دو دو مرتبہ کرنے کے بارے میں) فتویٰ دوں گا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

94)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

امام ابوحنیفہ نے -عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن اور حجر اسود کے درمیان' یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں' کفر' فقر' ذلت' اور دنیا و آخرت میں رسوائی کی کسی بھی صورتحال سے' تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید بن عمر ثقفی ابوعثمان - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

94)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ:

متن روایت: لَقَدْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْهَدْيِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُقِيْمُ مَا يَعْتَزِلُ مِنَّا امْرَاَةً

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار تیار کیا کرتی تھی' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مکہ بھجوا دیتے) اور خود (مدینہ منورہ میں) مقیم رہتے' آپ ہم (ازواج) میں سے کسی خاتون سے علیحدگی اختیار نہیں کرتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (245) -وعبد الرزاق (8964) بمعناه

اخـرجـه الـطـحـاوي فـي "شـرح معانـي الآثـار" 266/2 -والـبـخـاري (1698) فـي الـحـج: بـاب قـتـل الـقـلائـد للبدن ومسلم (1321) في الحج: باب استحباب بعث الهدى الى الحر -وابو داود (1758) في المناسك: باب من بعث بهديه وابن ماجة (3094) في المناسك: باب تقليد البدن

(**950**)- سندروایت: (اَبُو حَنِيفَةَ) عَنِ الْاَعْمَشِ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے -اعمش سلیمان بن مہران- ابراہیم نخعی- اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَنْهَا وَقَلَّدَ الْهَدْيَ

''نبی اکرم ﷺ نے اُن کی طرف سے قربانی کا جانور بھجوایا' اور اُس کے گلے میں ہار ڈالا''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -احمد بن محمد بن سعید- عبداللہ بن بہلول- انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن عبداللہ -قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**951**)- سندروایت: (اَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ

''نبی اکرم ﷺ نے اہل عراق کے لیے ''ذات عرق'' کو میقات مقرر کیا تھا''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان سوسی -ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(**952**)- سندروایت: (اَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: مَا انْتَهَيْتُ اِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ اِلَّا اَتَيْتُ عِنْدَهٗ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

''میں جب بھی رکن یمانی کے پاس آیا' تو اُس کے پاس میری ملاقات جبرائیل (علیہ السلام) سے ہوئی''۔

•••——•••——•••

(950) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (235)-وابن حبان(3834)-والشافعي في "المسند" (389)- والحميدي ( ) وابن ماجة (2963)-وابن خزيمة (2936)

(951) اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 119/2 باب المواقيت،والبيهقي في "السنن الكبرى" 28/5 في الحج باب ميقات اهل العراق،وابو يعلى (2222)،واحمد 333/3،ومسلم(1183) في الحج:باب مواقيت الحج،وابن خزيمة (2592).

(952) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (243) ،وابو يعلى(5811)،واحمد ۲ :۳،والبخاري (1606) في الحج باب من لم يستلم الا الركنين اليمانيين... الحج والعمرة،ومسلم(1268) في الحج:باب استحباب استلام الركنين،والدارمي في 41/2 في المناسك،والبيهقي في "السنن الكبرى" 76/5 .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد ابن قدامہ زاہد بلخی - ابو مسیّب سلام بن ابو سلام - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابو وفا طشتی مروزی - محمد بن قدامہ بلخی - ابو مسیّب سلام ابو سلام - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(953)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى سَعِيْدِ الْمُقْبَرِىِّ:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اَنَّكَ تَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِىَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن سعید بن ابو سعید مقبری بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ رکن یمانی کا استلام کرتے ہیں (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد بن منصور - حارث بن عبیداللہ - حسان بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: ابو حنیفہ کے عبداللہ بن سعید بن ابو سعید مقبری سے سماع (کی روایت) محل نظر ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(954)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمُ الْحَجَّ فَلَا يُحْرِمَنَّ اِلَّا مِنْ مِيْقَاتٍ وَالْمَوَاقِيْتُ الَّتِىْ وَقَّتَهَا لَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا ذُوْ الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابو سلیمان - ابراہیم نخعی - اسود بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم میں سے جس کا حج کا ارادہ ہو وہ میقات سے ہی احرام باندھے مواقیت وہ ہیں جنہیں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے اہل مدینہ اور اس کی طرف سے آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ ذوالحلیفہ سے اہل شام اور اس کی طرف سے آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ جحفہ سے اہل نجد اور اس کی طرف سے

953) قدتقدم فی (940) .

954) قد تقدم فی (951) .

الْجُحْفَةُ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا قَرْنٌ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَهْلِهَا يَلَمْلَمُ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ وَسَائِرِ النَّاسِ ذَاتُ عِرْقٍ

آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ قرن سے اہل یمن اور ان کی طرف سے آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ یلملم سے اہل عراق اور دوسرے سارے لوگ ذات عرق سے احرام باندھیں گے"۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-احمد بن محمد بن سعید ہمدانی-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی-عمر بن حمید قاضی-ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه و آله وسلم وقت ......الحديث

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے...... (اس کے بعد پوری حدیث ہے۔)"

(**955**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متن روایت: مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَنْ يُحْرِمَ بِهِمَا مِنْ دُوَيْرَةِ اَهْلِهِ

امام ابوحنیفہ نے-عمرو بن مرہ-عبداللہ بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حج اور عمرہ کی کامل ادائیگی میں یہ بات بھی شامل ہے آدمی اپنے گھر سے اُن کا احرام باندھے"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-احمد بن محمد بن سعید-محمد بن اسماعیل بن اسحاق-محمد بن عمرو بن عقبہ-اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابویوسف اور دیگر حضرات نے یہ روایت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-ابوالفضل بن خیرون-ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان-قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب بخاری-عبداللہ بن طاہر قزوینی-محمد بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بغوی-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**956**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(955) اخرجه الحاكم فى"المستدرك" 303/2،والبيهقى فى"السنن الكبرى" 341/4،والطحاوى فى"شرح معانى الآثار" 195/2فى الحج:باب ما كان النبى صلى الله عليه وسلم به محرماً فى حجة الوداع،وابن الجعد فى"المسند" 26/1،وابن ابى شيبة 125/3 فى الحج:باب فى تعجيل الاحرام....

(956) قد تقدم فى(932) .

متن روایت: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَةَ اَهْلِهٖ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

''نبی اکرم ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو مزدلفہ سے رات کے وقت' پہلے ہی' روانہ کر دیا تھا' اور اُن سے یہ فرمایا تھا: تم جمرہ عقبہ کو اس وقت تک کنکریاں نہ مارنا' جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن محمد اسدی - سعید بن سلیمان اور ابو ہمام سکونی (اور) علی بن محمد سمسار - محمد بن عبداللہ بن خیرون - عباس بن عزیز قطان مروزی - ابو ہمام سکونی (اور) علی بن حسن کوفی (اور) حسن بن سفیان - عبداللہ بن عمر جعفی (اور) بدر بن ہیثم بن خلف حضرمی - ابوکریب' ان سب نے - عبدالرحیم بن سلیمان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے' میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام ابوبکر خفاف - سہل بن عمار - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابومحمد عبداللہ بن زید - ابوکریب محمد بن علاء - عبدالرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوحسن محمد بن ابراہیم - ابوعبداللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد ابن محمد بن زرقویہ - ابوسہل محمد بن احمد قطان - احمد بن حسن بن عبدالجبار - عبداللہ بن عمر - عبدالرحیم بن سلیمان کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک پہلے والی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ - ابوحسن نرسی - عبدالوہاب بن حسن - احمد بن عمیر بن جوصاء - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(957) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان

(957) قد تقدم فی (941) .

متنِ روایت: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ شَاكٍ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ بِمِحْجَنِهٖ

کرتے ہیں:
''نبی اکرم ﷺ نے بیمار ہونے کی وجہ سے خانہ کعبہ کا طواف' سواری پر بیٹھ کر کیا تھا' آپ ﷺ اپنی چھڑی کے ذریعے ارکان کا استلام کرتے رہے''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**958**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَرِيْضًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهٖ وَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَصْعَدَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

''نبی اکرم ﷺ بیمار تھے' آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف اونٹنی پر بیٹھ کر کیا' آپ ﷺ نے اپنی چھڑی کے ذریعے حجرِ اسود کا استلام کیا' آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر (صفا و مروہ پر) چڑھ نہیں سکتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن حنیفہ بن ماہان - تمیم بن منتصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر محمد بن علی خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(**959**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ابواسحاق سبیعی - عبداللہ بن یزید خطمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متنِ روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ

''نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں''۔

*** —— *** —— ***

(958) قد تقدم فی (941) .

(959) قد تقدم فی (918) .

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد بن شداد - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد - محمد بن منذر - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' یہ ان کی سند کے ساتھ دوسرے الفاظ میں منقول ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

انه صلى الله عليه وآله وسلم فاتته صلاة المغرب والعشاء فجمع بينهما باذان واقامة

نبی اکرم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا نہیں کی تھیں تو آپ نے ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ اکٹھے ادا کیا۔

پھر وہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کے حوالے سے یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**960**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متنِ روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ شَاكٍ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے' بیماری کے عالم میں اپنی سواری پر (بیٹھ کر) صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا تھا"۔

*** ——— *** ——— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابومقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**961**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمُقْبِرِيِّ:

متنِ روایت: اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُكَ تَتَوَضَّاُ فِى النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ اَحْرَمْتَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهَا

امام ابوحنیفہ نے - عبداللہ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:

"ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ لگاتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے' اس شخص نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں' اور جب آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہوتا ہے' تو آپ سواری پر سوار ہو کر' پھر قبلہ کی طرف رخ

(960) قد تقدم فی (941)۔

(961) قد تقدم فی (953)۔

کرتے ہیں' پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

————***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- احمد بن محمد بن سعید- عبداللہ بن محمد بن منصور ہمدانی - حارث بن عبیداللہ- حسان بن ابراہیم- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے یہ احادیث عبداللہ بن عمر (عمری) -عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' بھی نقل کی ہے۔

(**962**)- سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِيْـفَةَ) رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَاَيْتُكَ حِيْنَ اَرَدْتَّ اَنْ تُحْرِمَ رَكِبْتَ رَاحِلَتَكَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ اَحْرَمْتَ حِيْنَ انْبَعَثَ بِكَ بَعِيْرُكَ وَرَاَيْتُكَ حِيْنَ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتّٰى تَسْتَلِمَهُ وَرَاَيْتُكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّهُ

امام ابوحنیفہ نے - عبیداللہ بن عمر - نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں' یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: وہ کون سے ہیں؟ اس شخص نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہوتا ہے' تو آپ سواری پر سوار ہو کر' پھر قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں' پھر جب آپ کا اونٹ آپ کو لے کر کھڑا ہوتا ہے' تو آپ پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں' میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں' تو رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے ہیں' میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگاتے ہیں' اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

————***

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان- قاضی ابوالفضل احمد بن نصر بن اشکاب بخاری- ابوعبداللہ ابن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ

(962) قد تقدم في (953) .

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں اسی طرح نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

(**963**)- سندروایت: (اَبُـوْ حَـنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

متن روایت: اَنَّهَـا قَـالَـتْ يَـا نَبِيَّ اللهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِـحَـجٍّ وَعُمْرَةٍ وَاَصْدُرُ بِحَجَّةٍ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَـلَـيْـهِ وَآلِـهٖ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِى بَكْرٍ فَقَالَ اِنْـطَلِقْ بِهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَفْرُغْ مِنْهَا ثُمَّ لِتَعْجَلَ عَلَيَّ فَاِنِّيْ اَنْتَظِرُهَا بِبَطْنِ الْعَقَبَةِ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی-اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''انہوں نے عرض کی: یا نبی اللہ! لوگ عمرہ اور حج کر کے واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا' اور فرمایا: تم اس کو تنعیم لے جاؤ! یہ (وہاں سے) عمرے کا احرام باندھ لے اور پھر اس (عمرہ) سے فارغ ہوکر میرے پاس جلدی پہنچ جائے' میں عقبہ کے نشیبی حصے میں اس کا انتظار کروں گا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-ابواسامہ زید بن یحییٰ بن زید بلخی فقیہ-محمد بن قاسم-عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**964**)- سندروایت: (اَبُـوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى سَعِيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: رَاَيْتُ الـنَّـبِـيَّ صَـلَّـى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ

امام ابوحنیفہ نے-حضرت عبداللہ بن عمر عمری-سعید بن ابوسعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابوعباس بن عقدہ-محمود بن علی بن عبیداللہ-انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے-صلت بن حجاج کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(963) اخرجـه ابن حبان (3792)،وابـن خزيمة (2604)،والـنسـائى 145/5 فـى الـمـنـاسك: بـاب افـرا الحج،وابن ابى شيبة 79/1،والبخارى (317) فـى الـحيض: باب نقض المراة شعرها عند غسل المحيض،ومسلم (1211) (117) ،وابن ماجة(3000) فى المناسك: باب العمرة من التنعيم .

(964) قد تقدم فى (953) .

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: صلت (نامی راوی) کہتے ہیں: عبید اللہ نے - سعید بن ابوسعید - عبداللہ بن جریج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

امام زفر، ہیاج، مسروقی، اسد بن عمرو، حمزہ بن حبیب، حسن بن زیاد اور قاضی ابویوسف رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح عشاری - ابوحفص - ابن شاہین - احمد بن سعید ہمدانی - محمود بن علی - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**965**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ:

متنِ روایت: اَنَّـهُ قِيْلَ لَهُ صَلّٰى عُثْمَانُ اَرْبَعًا فَقَالَ اِنَّا لِلّٰـهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَضَرَ الصَّلَاةُ مَعَ عُثْمَانَ فَصَلّٰى مَعَهُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ لَهُ اِسْتَرْجَعْتَ وَقُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا فَقَالَ اَلْخِلَافُ شَرٌّ قَالَ وَكَانَ عُثْمَانُ اَوَّلَ مَنْ اَتَمَّهَا بِمِنًى

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''انہیں بتایا گیا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (حج کے موقع پر مسافر کے طور پر دو رکعات ادا کرنے کی بجائے) چار رکعات ادا کی ہیں، تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰـهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں، میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں، (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نماز کا وقت ہوا، تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں چار رکعات ادا کرلیں، (بعد میں) اُن سے کہا گیا: آپ نے پہلے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تھا، اور فلاں بات کہی تھی اور اب آپ نے چار رکعات بھی ادا کرلی ہیں تو انہوں نے فرمایا: (خلیفہ وقت سے) اختلاف ظاہر کرنا (یا مخالفت کرنا، یا اس کے برخلاف کرنا) ''شر'' ہے''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - قاضی عمر بن حسن اشنانی - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابویوسف کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(965) اخرجه ابن حبان (2758)،ومسلم(694) فى صلاة المسافرين وقصرها:باب قصر الصلاة بمنى،والدارمى 1/354، والبخارى (1082) فى تقصير الصلاة:باب الصلاة بمنى .

(966)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

امام ابوحنیفہ نے - عدی بن ثابت - عبداللہ بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے مزدلفہ میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی تھیں''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن یزید - ان کے بھائی - خالد بن ہیاج - انہوں نے اپنے والد ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(967)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَجَّلَ ضَعْفَةَ اَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

امام ابوحنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد (یعنی خواتین اور بچوں) کو مزدلفہ سے پہلے ہی روانہ کردیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تم اس وقت تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کرنا' جب تک سورج نکل نہیں آتا''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن محمد - محمد بن یونس - حسن بن حرب رقی - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن سیف بخاری - محمد بن شریح - ابوحفص احمد بن حفص بخاری - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(968)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَمَةِ اللهِ بِنْتِ عَامِرٍ الْعَتَكِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ

امام ابوحنیفہ نے - یزید رشک بصری - عبدالرحمٰن - امۃ اللہ بنت عامر عتکیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا

---

(966) قد تقدم فی (918) .

(967) قد تقدم فی (932) .

(968) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (342)، والبيهقی فی "السنن الكبری" 346/4 فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج، وابن ابی شيبة 126/3 (12721) فی المناسك: باب فی العمرة، من قال: فی كل شهر، ومن قال: متی شئت ، وقد تقدم فی (895) .

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ مَا خَلَا يَوْمَ عَرْفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ

ہے:

''سال بھر میں (کسی بھی دن میں) عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ عرفہ کا دن' قربانی کا دن' اور ایام تشریق (کے دنوں کا حکم مختلف ہے)۔''

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبداللہ بن کثیر تمار کوفی - یحییٰ بن حسن بن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط مقری - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ابن خسرو نے بھی یہ روایت اشنانی تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابوحسن برقی نے - بشر بن ولید - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**969**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِيْ جَنَابٍ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ حَيَّةَ عَنْ هَانِئِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

متن روایت: اَفَضْنَا مَعَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا نَزَلْنَا جَمْعًا اَقَامَ فَصَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ فَقَعَدْنَا نَنْتَظِرُ طَوِيْلاً ثُمَّ قُلْنَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّلَاةَ فَقَالَ اَيُّ الصَّلَاةِ تَعْنُوْنَ قُلْنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَالَ اَمَّا كَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَلَّيْتُ

امام ابوحنیفہ نے - ابوجناب یحییٰ بن ابوحیہ - ہانی بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ہم اُن کے ساتھ عرفات سے روانہ ہوئے جب ہم نے مزدلفہ میں پڑاؤ کیا' تو انہوں نے اقامت کہہ کر ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی' پھر وہ آگے بڑھے اور انہوں نے ہمیں (عشاء کی نماز کی) دو رکعات پڑھائیں' پھر انہوں نے کچھ پانی منگوا کر اپنے اوپر انڈیلا' اور پھر لیٹ گئے' ہم خاصی دیر بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہے' پھر ہم نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! نماز (نہیں پڑھنی؟)' انہوں نے دریافت کیا: کون سی نماز؟ ہم نے کہا: عشاء کی' انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح (یہاں اس مقام پر) اُسے ادا کیا تھا' اُسی طرح میں نے بھی ادا کرلیا ہے''۔

(969) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (248)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 312/2، وابن حبان (3859)، وابو داود (1932) في المناسك: باب الصلاة بجمع، والبيهقي في "السنن الكبرى" 121/5، واحمد 2/2-3، والترمذي (888) في الحج

ابومحمد بخاری نے یہ روایت -عبداللہ بن محمد -علی ثلجی (اور) عبداللہ بن عبیداللہ بن شریح' ان دونوں نے -عیسیٰ بن احمد عسقلانی -مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل -عثمان بن سعید بن یونس - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن یعقوب ثلجی -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جمع بين المغرب والعشاء يعني بالمزدلفة

نبی اکرم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ یعنی مزدلفہ میں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی -حسن بن علی -حسین بن علی کی تحریر - یحییٰ بن حسن -زیاد بن حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے' پہلے الفاظ کے ہمراہ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد -انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل -عبدوس بن بشر - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد -عثمان بن سعید - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن نصیر - احمد بن محیا -عبداللہ بن محمد بن رستم - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر -انہوں نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی -محمد بن سلمہ واسطی - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا هُوَ مِنْ مَحْظُوْرَاتِ الْاِحْرَامِ وَفِيْمَا لَيْسَ مِنْهَا وَفِى الْاَجْزِيَةِ

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات' کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں' اور جزاؤں کا بیان

(**970**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانِ قَالَ:

متنِ روایت: بَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ فِى الْمَسْعٰى وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ هَرَوِيَّانِ اِذْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ تَلْبَسُ الْمَصْبُوْغَ وَاَنْتَ مُحْرِمٌ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ فَاِنَّمَا صَبَغْنَا بِمَدَرٍ

امام ابوحنیفہ نے -عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: کثیر بن جمہان بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سعی کی جگہ پر تھے' کہ ایک شخص نے ان سے کہا: آپ نے حالت احرام میں رنگا ہوا کپڑا پہنا ہوا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ہم نے اس کو مٹی کی رنگ میں رنگا ہے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوغنائم - ابوحسن بن زریق - ابوسہل احمد بن محمد - بشر بن ولید - ابوعبد الرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى به باساً لانه ليس بطيب ولا زعفران وهو قول ابى حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ وہ نہ تو خوشبو ہے اور نہ ہی زعفران ہے' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**971**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متنِ روایت: مَنْ قَتَلَ ضِفْدَعًا كَانَ عَلَيْهِ شَاةٌ مُحْرِمًا كَانَ اَوْ حَلَالًا

امام ابوحنیفہ نے -ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مینڈک کو مار دے' اس پر بکری (کی قربانی) لازم ہوگی' خواہ وہ محرم ہو یا نہ ہو''۔

*** —— *** —— ***

(970) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (367) فى الحج: باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب .

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح - احمد بن محمد بن موسیٰ انطا کی - محمد بن علی عسقلانی - عبدالرحمٰن بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**972**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِهِمْ بِالْحَجِّ وَيَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے حج کا احرام کھول دیں' اور اسے عمرہ بنا دیں (یعنی عمرہ کر کے' حج کا احرام کھول دیں)''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - رجاء بن سوید نسفی - حم بن نوح - سعدان بن سعید خلعی - نصر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**973**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِیْ الرَّجُلِ يَقْدِمُ مُتَمَتِّعًا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا يَطُوْفُ حَتّٰى يَدْخُلَ شَوَّالٌ قَالَ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ لِاَنَّهُ طَافَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ

''جو شخص ''حج تمتع'' کرنے کے لیے رمضان کے مہینے میں (مکہ مکرمہ) آئے اور طواف نہ کرے' یہاں تک کہ شوال کا مہینہ شروع ہو جائے (جو حج کے مخصوص مہینوں میں سے ایک ہے)' ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تو وہ شخص حج تمتع کرنے والا شمار ہوگا' کیونکہ اس نے حج کے مخصوص مہینوں میں طواف کیا ہے''۔

•••——•••——•••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وعمرته فی الشهر الذی يطوف فيه لا فی الشهر الذی يحرم فيه وهو قول ابی حنيفة رضی الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس شخص کا عمرہ اس مہینے میں شمار ہوگا جس میں اس نے طواف کیا ہے' نہ کہ اس مہینے میں شمار ہوگا جس میں اس

(972) اخرجه الحصكفی فی "مسند الامام" (230)، وابن حبان (۳۷۹۱)، واحمد 217/3، والشافعی فی "المسند" 373/1، والحميدی (1293)، والبخاری (1557)، ومسلم (1216) فی الحج: باب وجوه الاحرام، والبيهقی فی "السنن الكبری" 41/5، والبغوی فی "شرح السنة" (1872).

(973) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانی فی "الآثار" (341) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغيرها.

قلت: وقد اخرج البيهقی فی "السنن الكبری" 342/4، والحاكم فی "المستدرك" 303/2، والطبرانی فی "الكبير" (9703)، والدار قطنی (2432) فی الحج، واللفظ له: عن عبد الله بن عمر: (الحج اشهر معلومات)، قال: "شوال، وذو القعدة، وعشر من ذی الحجة".

نے احرام باندھا تھا۔امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**974**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ الرَّجُلِ يَفُوْتُهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِيْ الْحَجِّ قَالَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَوْ اَنَّهُ يَبِيْعُ ثَوْبَهُ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس شخص کے حج کے دنوں کے تین روزے رہ جائیں اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا' خواہ اس کے لیے اس کو اپنے کپڑے فروخت کرنے پڑیں''۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے'انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(**975**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) قَالَ:

متن روایت: رَاَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ خُفَّانِ مَقْطُوْعَانِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا' اس وقت انہوں نے کٹے ہوئے موزے پہنے ہوئے تھے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابن عقدہ -محمد بن عبدالوہاب بن محمد کتانی -عبدالرحیم بن شبیب -فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**976**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: فِيْ الْمُحْرِمِ قَالَ يَبُطُّ الْمُحْرِمُ وَيَعْصِرُ الْقَرْحَةَ وَيَقُصُّ الظُّفَرَ اِذَا انْكَسَرَ وَيُجْبِرُ الْكَسْرَ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''احرام والا شخص زخم (کے علاج کے لیے اُس زخم) کو چیر سکتا ہے' پھوڑے کو نچوڑ سکتا ہے' اگر ناخن ٹوٹ جائے' تو اس کو تراش سکتا ہے' اور اگر ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کو ٹھیک کر سکتا ہے''۔

•••——•••——•••

(974) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (342) فى الحج: باب العمرة فى اشهر الحج وغيرها .

(975) وقد اخرج الحصكفى فى "مسند الامام" (227)، وابن حبان (30784)، ومالك فى "الموطأ" 324/1، عن ابن عمر: ان رجلا قال: يا رسول الله! ماذا يلبس المحرم من الثياب؟... ومن لم يكن له نعلان فليلبس الخفين وليقطعهما اسفل من الكعبين .

(976) اخرجه ابن ابى شيبة 95/1/4 فى الحج: فى المحرم يقص ظفره ويبط الجرح .

حافظ عبداللہ بن ابوعوام سغدی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالعلاء محمد بن احمد بن جعفر کوفی - ابوبکر بن شیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(977)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ لَمْ یَکُنْ لَهُ اِزَارٌ فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ وَمَنْ لَمْ یَکُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عمرو بن دینار - جابر بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو تہبند دستیاب نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے دستیاب نہ ہوں وہ موزے پہن لے''۔

••• ——— ••• ——— •••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر - احمد بن سعید ثقفی - مغیرہ بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(978)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ اَبِی السَّوَّارِ عَنْ اَبِیْ حَاضِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

امام ابوحنیفہ نے - ابوسوار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوحاضر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے حالانکہ آپ اس وقت روزہ بھی رکھے ہوئے تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے''۔

••• ——— ••• ——— •••

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ ولکن لا ینبغی للمحرم ان یحلق شعره اذا احتجم وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ احرام والے شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ پچھنے لگواتے ہوئے اپنے بال مونڈھ دے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(977) اخرجه الحصکفی فی "مسند الامام" (228)، وابن حبان (2785)، والنسائی 133/5 فی مناسك الحج: باب الرخصة من لبس السراویل لمن لم یجد الازار، وابن ابی شیبة 100/4-101، مسلم (1178)، والترمذی (834) فی الحج: باب ما جاء فی لبس السراویل والخفین للمحرم اذا لم یجد الازار والنعلین، والطبرانی فی "الکبیر" (12811).

(978) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (352) فی الحج: باب من احتجم وهو محرم والحلق، وفی "الموطأ" (416) 144 والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 101/2 فی الصیام: باب الصائم یحتجم، والبیهقی فی "السنن الکبری" 268/4، وابو داود (1835) فی المناسك: باب المحرم یحتجم.

(979)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَجْلَانِ الْكُوْفِي الْجَزَرِيِّ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ:

متن روایت: اَنَّهُ رَاٰى حَدْاَةَ عَلٰى دَبْرَةِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابوحنیفہ نے - سالم بن عجلان کوفی جزری افطس - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اونٹ کی پشت کے زخم پر چیل کو بیٹھے دیکھا' تو اس کو تیر مار دیا' حالانکہ وہ (اُس وقت) احرام باندھے ہوئے تھے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ بن مخلد عطار - علی بن ابراہیم واسطی - عمر بن عیزار - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(980)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

متن روایت: اَنَّهُ قَالَ فِىْ الشِّقَاقِ اِذَا اَحْرَمَ قَالَ اِدَّهَنَهُ بِالسَّمَنِ وَالْوَدَكِ

وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَيْءٍ تَاْكُلُهُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''شقاق (نامی بیماری' یا درد کا شکار شخص) جب احرام باندھ لے' تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ گھی اور چربی کو اپنے جسم پر مل لے گا''

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر چیز تم کھا سکتے ہو''۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فى الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ يعنى بقول سعيد بن جبير ما لم يكن فيه طيب وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یعنی سعید بن جبیر کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جبکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(979) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (368)، وعبد الرزاق 444/4 فى المناسك: باب ما يقتل فى الحرم وما يكره قتله، وابن ابى شيبة 95/4 فى الحج: باب فى المحرم يرمى الغراب .

(980) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (355) فى الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم .

(981)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:
متن روایت: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ اَيَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ قَالَ مَا يَصْنَعُ اللّٰهُ بِدَرْنِهٖ شَيْئًا

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:
''میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا محرم غسل کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اُس کی میل کچیل کا کیا کرنا ہے؟''

*** —— *** —— ***

ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى بذلك باساً (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(982)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ:
متن روایت: فِيْ ظُفُرِ الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ قَالَ يَكْسِرُهٗ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْطَعُهٗ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''محرم کا ناخن اگر ٹوٹ جائے' تو اس کے بارے میں وہ (ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ) یہ فرماتے ہیں: وہ اس کو توڑ دے گا' جبکہ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: وہ اس کو کاٹ دے گا''۔

*** —— *** —— ***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى بذلك باساً وكل ذلك حسن وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے
پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ یہ سب صورتیں ٹھیک ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(983)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:
متن روایت: يَسْتَاكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''احرام والا مرد اور عورت' مسواک کر سکتے ہیں''

---

(981) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (355) في الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم .

(982) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (356) في الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم، وكذا اخرج الدار قطني 232/2 في الحج، والبيهقي في "السنن الكبرى" 62/5، عن ابن عباس .

(983) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (537) في الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم . قلت: وقد اخرج البيهقي 65/5، عن ابن عباس، ان النبي صلى الله عليه وسلم تسوك وهو محرم .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**984**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَيَّةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْحِدَاَةَ وَالْعَقْرَبَ

امام ابوحنیفہ نے- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"محرم چوہے سانپ پاگل کتے چیل اور بچھو کو مار سکتا ہے"

•••——•••——•••

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- حسین بن حسین انطا کی- احمد بن عبداللہ کندی- علی بن معبد- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- مبارک بن عبدالجبار صیرفی- ابومحمد جوہری- حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیرون- ابوعلی بن شاذان- ابونصر بن اشکاب- عبداللہ بن طاہر قزوینی- اسماعیل بن توبہ قزوینی- محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه (عن) ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة وما عدا علیك من السباع فقتلته فلا شیء علیك

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے جو بھی درندہ تم پر حملہ کرے اور تم اسے مار دو تو تم پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

(**985**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُوَاقِعُ اِمْرَاَتَهٗ بَعْدَمَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَالَ عَلَيْهِ بُدْنَةٌ وَتَمَّ حَجُّهٗ

امام ابوحنیفہ نے- عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"جو شخص عرفہ میں وقوف کرنے کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے تو اس پر بڑے جانور کی قربانی لازم ہوگی اور اس کا حج مکمل ہوگا"۔

(984) اخرجه الحصکفی فی "مسند الامام" (240)، وابن حبان (3961)، واحمد 3/2، والنسائی 190/5 فی مناسك الحج باب قتل الغراب، والدارمی 63/2، ومسلم (1199) فی الحج: باب ما یندب للمحرم قتله من الدواب، وابن ماجة (3088) فی المناسك باب ما یقتل المحرم، والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 165/2.

(985) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (948) فی الحج: باب من واقع اهله وهو محرم، والبیهقی فی "السنن الکبری" 171/5 فی الحج: باب الرجل یصیب امرأته بعد التحلل الاول وقبل الثانی.

ابوعبداللہ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن احمد بن عمر دمشقی-عبداللہ بن حسن خلال سے نقل کی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة (عن) عطاء بن ابورباح (عن) ابن عباس رضی الله عنهما

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ- عطاء بن ابورباح کے حوالے سے-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(**986**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن روایت: اِذَا جَامَعَ بَعْدَمَا یُفِیْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَیْهِ دَمٌ یَقْضِیْ مَا بَقِیَ مِنْ حَجِّهٖ وَعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جوشخص عرفات سے روانہ ہونے کے بعد (اپنی بیوی کے ساتھ) صحبت کرتا ہے اس پر قربانی لازم ہوگی اس کے حج کے جتنے ارکان باقی رہ گئے ہیں وہ اُن کو ادا کرے گا اور اُس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہوگا''۔

————***

(اخرجه) محمد بن حسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا القول، القول ما قال ابن عباس رضی الله عنهما

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں قول وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**987**)-سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: بَیْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَاقِفٌ بِعَرَفَاتٍ اِذْبَصُرَ بِرَجُلٍ یَقْطُرُ رَاْسُهٗ طَیِّبًا

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان-ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر سے

(986) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی"الآثار"(349) فی الحج:باب من واقع اهله وهومحرم .

(987) اخرجه ابن ماجة(2979) فی الحج:باب التمتع بالعمرة الی الحج،واحمد 50/1،ومسلم (1222)،والنسائی 153/5،والبزار(226)،والبیهقی فی"السنن الکبری"20/5 .

فَقَالَ وَيْلَكَ اَلْمُحْرِمُ اَشْعَثُ اَغْبَرُ فَقَالَ اَهْلَلْتَ بِالْعُمْرَةِ مُفْرَدَةً ثُمَّ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَمَعِيَ اَهْلِيْ فَاَحْلَلْتُ مِنْ عُمْرَتِيْ وَاَخَذْتُ مِنَ الطِّيْبِ وَمِنْ اَهْلِيْ حَتّٰى اِذَا كَانَ غَدَاةَ التَّرْوِيَةِ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَظَنَّ عُمَرُ اَنَّ الرَّجُلَ صَدَّقَهُ فَكَفَّ عَنْهُ وَاِنَّمَا كَانَ اَلَمَّ بِالنِّسَاءِ وَالطِّيْبِ بِالْاَمْسِ فَنَهٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ خَلَّيْتُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ مُتْعَةِ الْحَجِّ لَاَوْشَكْتُمْ اَنْ تُضَاجِعُوْهُنَّ تَحْتَ الْاَرَاكِ بِعَرَفَاتٍ ثُمَّ تَرُوْحُوْنَ حُجَّاجًا

خوشبو کے قطرے ٹپک رہے تھے' تو انہوں نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' احرام والا شخص تو بکھرے ہوئے اور غبار آلود بالوں والا ہوتا ہے' اس شخص نے جواب دیا: میں صرف عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ آ گیا تھا' میرے ساتھ میری بیوی بھی تھی' میں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا' پھر خوشبو بھی لگا لی اور بیوی کے ساتھ قربت بھی کر لی' پھر ''ترویہ'' کے دن کی صبح' میں نے حج کا احرام باندھ لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ ہوگیا کہ اُس شخص نے اُن کو ساتھ سچ بیان کیا ہے' تو انہوں نے اس کو کچھ نہیں کہا' کیونکہ بیوی کے ساتھ قربت اور خوشبو کا استعمال گزشتہ دن کیا گیا تھا' لیکن پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کرنے سے منع کر دیا' اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں تم لوگوں کو حج تمتع کرنے دوں' تو عنقریب یہ صورتحال پیدا ہو جائے گی' کہ تم عرفات میں پیلو کے کسی درخت کے نیچے وظیفہ زوجیت ادا کرو گے' اور پھر حج کرنے چل پڑو گے''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -ابوقاسم بن احمد بن عمر -عبداللہ بن حسن خلال -عبدالرحمٰن بن عمر -محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی -محمد بن شجاع -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**988**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً قَالَ اِنِّيْ قَبَّلْتُ اَهْلِيْ وَاَنَا مُحْرِمٌ فَاَدْفَقْتُ فَقَالَ اَهْرِقْ دَمًا وَتَمِّ حَجَّكَ

امام ابوحنیفہ نے -عبدالعزیز بن رفیع -مجاہد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: ''ایک شخص نے کہا: میں نے احرام کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا' تو مجھے انزال ہوگیا' تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ایک دم دو اور اپنے حج کو مکمل کرو''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں -علی بن محمد -عبید -محمد بن کثیر بن سہل -صباح بن محمد بن ابراہیم -محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(988) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (346)، وقد تقدم في (985) .

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا یفسد الحج حتی یلتقی الختانان وهو قول ابی حنیفة رحمه الله علیه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، حج اس وقت تک فاسد نہیں ہوگا جب تک شرم گاہیں مل نہیں جاتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**989**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِیْ الْمُحْرِمِ اِذَا قَبَّلَ فَاَنْزَلَ قَالَ عَلَیْهِ الدَّمُ

''احرام والے شخص کو جب بوسہ لینے سے انزال ہو جائے، تو اس پر دم لازم ہوگا''۔

*** —— *** —— ***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنے ''نسخہ'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**990**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے- زیاد بن علاقہ - عمرو بن میمون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ مُحْرِمٌ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں (اپنی زوجہ محترمہ کا) بوسہ لے لیتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر خطیب - محمد بن احمد بن روق - محمد بن عبداللہ شافعی - احمد بن سعید بن شاہین - مسعود بن جویریہ - معافی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**991**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

(989) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (350) فی الحج: باب من واقع اهله وهو محرم .

(990) اخرجه فی "جامع الآثار" (1008)، والخطیب فی "تاریخ بغداد" 171/4؟، والمتقی الهندی فی "الکنز" (1818)

(991) اخرجه ابن ابی شیبة 164/1/4 فی الحج: باب فی قوله تعالی: (فلا رفث ولا فسوق) .

قلت: وقد اخرج البیهقی فی "السنن الکبری" 67/5- والطبرانی فی "الکبری" (10914)، عن ابن عباس، قال، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قول الله عزوجل: (فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج) قال: الرفث: الاعرابة والتعرض للنساء بالجماع، والفسوق: المعاصی کلها، والجدال: جدال الرجل صاحبه .

متن روایت: اَلرَّفَثُ اَلْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ اَلْمَعَاصِیُ وَالْجِدَالُ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ بَلٰی وَاللّٰهِ

''رفث سے مراد صحبت کرنا' فسوق سے مراد گناہ کرنا جدال سے مراد آدمی کا یہ کہنا ہے: جی نہیں! اللہ کی قسم! جی ہاں! اللہ کی قسم!''۔

•••——•••——•••

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبداللہ بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**992**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِذَا اشْتَرَكَ الْقَوْمُ الْمُحْرِمُوْنَ فِیْ قَتْلٍ فَعَلٰی كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاءً

''جب احرام باندھے ہوئے کچھ لوگ (کسی شکار کو) مارنے میں حصہ دار ہوں' تو اُن میں سے ہر ایک پر جزاء لازم ہوگی''۔

•••——•••——•••

(اخرجه)الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة نری ان القوم یقتلون خطا فیکون علی کل واحد منهم کفارة عتق رقبة مؤمنة فان لم یجد فصیام شهرین متتابعین

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب کچھ لوگوں نے مل کر قتل خطا کیا ہو تو ان میں سے ہر ایک پر' کفارے کے طور پر' ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا' اور اگر اس کی گنجائش نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے لازم ہوں گے۔

(**993**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنِ الْهَیْثَمِ بْنِ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم بن ابوہیثم - صلت بن جبیر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

---

(992) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (362)-وعبد الرزاق (8353) فی الحج: باب حلال اعان حراماً علی صید-وابن ابی شیبة 16/4 فی الحج: باب فی القوم یشترکون فی الصید وهم محرمون .

(993) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (364) فی الحج باب الصید فی الاحرام-وعبد الرزاق (8312) فی الحج: باب الصید یدخل الحرم .

متن روایت: اُهْدِيَ لَهُ ظَبْيَانُ وَبِيْضُ نِعَامٍ فِيْ الْحَرَمِ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبِلَهُ وَقَالَ هَلَّا ذَبَحْتَهُمَا قَبْلَ اَنْ تَجِيءَ بِهِمَا

''انہیں حرم (کی حدود میں) دو ہرن اور شتر مرغ کے انڈے تحفے کے طور پر دیے گئے' تو انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا' اور فرمایا: تم نے ان دونوں کو لانے سے پہلے ان کو ذبح کیوں نہیں کر لیا تھا؟''۔

————***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا دخل شيء من الصيد الحرم لم يحل ذبحه وخلي سبيله وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب کوئی شکار حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو اسے ذبح کرنا حلال نہیں ہو گا اور اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**994**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- محمد بن منکدر- عثمان بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: تَذَاكَرْنَا لَحْمَ صَيْدٍ يَصِيْدُهُ الْحَلَالُ فَيَاْكُلُهُ الْمُحْرِمُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَائِمٌ حَتّٰى اِرْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيْمَا تَتَنَازَعُوْنَ فَقُلْنَا فِيْ لَحْمِ صَيْدٍ يَصِيْدُهُ الْحَلَالُ فَيَاْكُلُهُ الْمُحْرِمُ قَالَ فَاَمَرَنَا بِاَكْلِهٖ

''ہم ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' جسے احرام کے بغیر والے شخص نے شکار کیا ہو' کہ کیا احرام والا شخص اس کو کھا سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ اس وقت سو رہے تھے' اس بات چیت کے دوران ہماری آوازیں بلند ہو گئیں' تو نبی اکرم ﷺ بیدا ہو گئے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں بحث کر رہے ہیں' جس کو احرام کے بغیر والے شخص نے شکار کیا ہو' کہ کیا احرام والا شخص اس کو کھا سکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس کو کھا لینے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی)''۔

————***

(994) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (362) في الحج: باب الصيد في الاحرام- والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 171/2- وابن حبان (3973)- واحمد 161/1، والدارمي 39/2- والطيالسي (232)- وابو يعلى (656)- وعبد الرزاق (8336)- ومسلم (1197) في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم- والبيهقي في "السنن الكبرى" 188/5 .

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقاتل قیراطی بغدادی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو' جو واسط کے قاضی ہیں' کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبید اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب رافقی - سعید بن سلمہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بلخی - حارث بن عبداللہ - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد ابن ابراہیم بن زیاد رازی - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوبکر محمد بن ہمام شیرازی - ایوب بن حسن - حفص بن عبداللہ - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبدالحمید حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - محمد بن ابومطیع بلخی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمٰن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی اور حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوجعفر محمد بن عبدالرحمٰن - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - صالح بن احمد ہروی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - محمد بن علی مدنی - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسن بن صالح - عبداللہ بن احمد - عبدالرحمٰن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبداللہ بن عبدالملک - عبدربہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن احمد بن سلیمان - محمد بن عبدالرحیم برقی - ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبداللہ بن مبشر - عبدالحمید بن بیان - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) یہ ثوری اور ابن جریج نے بھی محمد بن منکدر سے نقل کی ہے پھر انہوں نے ان دونوں کے طرق نقل کیے ہیں۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبدالجبار - ابومحمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت سے اجازۃ کے طور پر - قاضی ابوعبداللہ صیمری - عبداللہ بن محمد بن عبداللہ حلوانی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن یوسف بن یعقوب - محمد بن حمدان مدائنی - محمد بن مروان بن شجاع (اور) سعید بن مسلمہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد و اراهم فی هذا الحدیث تنازعوا فی الفقه حتی ارتفعت اصواتهم ولم یعب علیهم رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس حدیث میں جو منقول ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس مسئلے کی فقہی حیثیت پر بحث کرتے ہوئے ان کی آوازیں بلند ہوگئی تھیں' اور نبی اکرم ﷺ نے ان کی اس حرکت پر اعتراض نہیں کیا تھا۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**995**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِى قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: خَرَجْتُ فِىْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِمْ حَلَالٌ غَيْرِىْ فَبَصَرْتُ نِعَامَةً فَسِرْتُ اِلٰى فَرَسِىْ فَرَكِبْتُهَا وَعَجِلْتُ عَنْ سَوْطِىْ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِيْهِ فَاَبَوْا فَنَزَلْتُ عَنْ فَرَسِىْ فَاَخَذْتُ السَّوْطَ وَطَلَبْتُ النَّعَامَةَ وَاَصَبْتُ حِمَارًا فَاَكَلْتُ وَاَكَلُوْا

امام ابوحنیفہ نے- محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کے ہمراہ روانہ ہوا اُن میں سے میرے علاوہ اور کوئی بھی احرام کے بغیر نہیں تھا' میں نے ایک شترمرغ دیکھا' تو اپنے گھوڑے کی طرف جا کر اس پر سوار ہوگیا' جلدی میں' میں اپنی لاٹھی نہیں اٹھا سکا' میں نے ان لوگوں سے کہا: تم یہ (میری لاٹھی) مجھے پکڑا دو' تو ان لوگوں نے انکار کر دیا' میں اپنے گھوڑے سے نیچے اترا' لاٹھی کو پکڑا' اور شترمرغ کے پیچھے ہولیا' میں نے ایک زیبرا شکار کیا' تو (اس کا گوشت) میں نے بھی کھایا اور ان لوگوں نے بھی کھایا''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت- محمد بن یزید- ابوخالد- مسیّب بن اسحاق بخاری- ابوحفص احمد بن حفص- عمر بن محمد عبقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد- اسماعیل بن ہود واسطی- اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن جعفر بن محمد شاشی- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے- ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر- حارث بن عبداللہ- حبان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد- یوسف بن موسیٰ- عبدالرحمٰن بن عبدالصمد- انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن اصفہانی- احمد بن رستہ- محمد بن معین- حکم بن ایوب- زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

(995) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الآثار" (359) فى الحج: باب الصيد فى الاحرام- وفى "الموطأ" 150 (443)- والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 173/2- وعبد الرزاق (8338)- والبيهقى فى "السنن الكبرى" 189/5- والحصكفى فى "مسند الامام" (239).

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد بن علی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی کی تحریر - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - عبداللہ بن یزید مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - عبداللہ بن مخلد - علی بن ابراہیم بن عبد مجید - عمرو بن عون - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن عبداللہ بن مبشر - عبدالحمید بن بیان - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے سفیان (اور) ابن جریج کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں جو اپنے طرق کے ہمراہ اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعبداللہ مبارک بن عبدالوہاب - ابوبکر احمد بن عبداللہ بن حسین ابن یوسف - ابوقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرمی - ابوبکر شافعی - احمد بن محمد بن عیسیٰ ترکی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**996**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(996) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (358) في الحج: باب الصيد في الاحرام

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:
متن روایت: إِذَا اَهْلَلْتَ بِهِمَا جَمِيْعًا فَاَصَبْتُ صَيْدًا كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءَانِ وَقَالَ إِذَا اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَعَلَيْكَ جَزَاءٌ وَلَوْ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
''جب تم نے ان دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کا احرام باندھا ہو اور پھر تم کوئی شکار کر لو تو اب تم پر دو جزائیں لازم ہوں گی وہ فرماتے ہیں: جب تم نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو تو تم پر ایک جزاء لازم ہوگی اور اگر تم نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو تم پر ایک جزاء لازم ہوگی''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**997**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِى سَلْمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:
متن روایت: مَرَرْتُ بِالْبَحْرَيْنِ فَسَاَلُوْنِى عَنْ لَحْمِ الصَّيْدِ يَصِيْدُهُ الْحَلَالُ هَلْ يَصْلِحُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّاكُلَهُ فَاَفْتَيْتُهُمْ بِاَكْلِهِ وَفِىْ نَفْسِىْ مِنْهُ شَىْءٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ لَهُ مَا قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ لَوْ قُلْتَ غَيْرَ هٰذَا لَمْ تَقُلْ بَيْنَ اثْنَيْنِ مَا بَقِيْتَ

امام ابوحنیفہ نے- ابوسلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
''میں بحرین سے گزرا' تو ان لوگوں نے مجھ سے ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا' جس کو احرام کے بغیر شخص نے شکار کیا ہو' تو کیا احرام والے شخص کے لیے اس کو کھانا حلال ہوگا؟ تو میں نے ان کو اس (گوشت) کو کھانے کا فتویٰ دیا' میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ الجھن رہی' میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ میں نے ان لوگوں کو جو فتویٰ دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے اس کے علاوہ (یعنی مختلف) جواب دیا ہوتا تو تم باقی ساری زندگی فتویٰ نہ دے سکتے (یعنی میں تم پر پابندی عائد کر دیتا)''۔

•••——•••——•••

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(**998**)- سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

امام ابوحنیفہ نے- عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت

(997) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (360) في الحج: باب الصيد في الاحرام- وفي الموطا 150 (442)- ومالك في الموطا (786)- وعبد الرزاق (8342)- والبيهقي في السنن الكبرى 188/5 .

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متنِ روایت: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبِسْ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

''جس کے پاس جوتے نہ ہوں' وہ موزے پہن لے لیکن اُن کو اتنا کاٹ لے' کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - مغیرہ بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(**999**) - سندِ روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ خَالَتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - منصور بن معتمر - ابراہیم نخعی - ان کی خالہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متنِ روایت: اِذَا هَلَكَ الْهَدْیُ فِی الطَّرِيْقِ اَوْ عَطُبَ فَنَحَرَهٗ وَاَكَلَهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ تَرْكِهٖ لِلذِّئَابِ

''جب راستے میں قربانی کا جانور ہلاک ہو جائے' یا آگے سفر کرنے کے قابل نہ رہے' تو اس کو قربان کر کے کھالینا' میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے' کہ اس کو بھیڑیوں کے لیے چھوڑ دیا جائے''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - سہیل واقدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابویوسف اور اسد بن عمرو نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثارفرواه عن ابی حنیفةثم قال محمد قال ابو حنیفة ان کان واجباً فاصنع به ما احببت وعلیك مکانه وان کان تطوعاً فتصدق به علی الفقراء فان کان ذلك فی مکان لا یوجد فیه الفقراء فانحره واغمس نعله فی دمه ثم اضرب به صفحته ثم خل بینه وبین الناس یاکلونه فان اکلت منه شیئاً فعلیك مکان ما اکلت وان شئت صنعت به ما احببت وعلیك مکانه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام

(998) اخرجه الحصکفی فی ''مسند الامام'' (227) - وابن حبان (3784) - ومالك فی الموطا 324/1 فی الحج: باب ما ینهی عنه من لبس ثیاب الاحرام - والشافعی فی المسند 300/1 - واحمد 63/2 - والبخاری (1542) فی الحج: باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب - وابو داود (1824) فی الحج: باب ما یلبس المحرم .

(999) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ''الآثار'' (365) فی الحج: باب من عطب هدیه فی الطریق

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: اگر تو وہ واجب ہو تو تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو اور اس کی جگہ ایک ادائیگی تم پر لازم ہوگی۔ اور وہ نفل ہو تو پھر تم اسے غریبوں کو صدقہ کر دو اگر وہ کوئی ایسی جگہ ہو جہاں غریب دستیاب نہ ہوں تو تم اسے قربان کر کے اپنے جوتے اس کے خون میں ڈبو دو اور پھر ان کے ذریعے اس کے پہلو پر نشان لگا دو اور پھر اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو وہ خود ہی اسے کھائیں گے' اگر تم نے اس میں سے کچھ کھالیا تو اس کھائے ہوئے کی جگہ (جرمانہ ادا کرنا) تم پر لازم ہوگا۔ اور اگر تم چاہو تو تم اپنی مرضی کے مطابق اسے استعمال کرو اور تم پر اس کی جگہ (دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی)۔

(1000)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

متن روایت: اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الثِّيَابَ وَالْعَمَامَةَ وَلَا الْقُبَاءَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرَسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعَلَانُ فَلْيَلْبَسْ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

امام ابوحنیفہ نے -عبداللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! احرام والا شخص کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ قمیص نہ پہنے' (سلے ہوئے) کپڑے نہ پہنے' عمامہ' قبا' شلوار' ٹوپی' یا ایسا کپڑا جس پر ورس یا زعفران لگا ہو' نہ پہنے' اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں' وہ موزے پہن لے' لیکن ان کو اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - مغیرہ بن عبداللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1001)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ:

متن روایت: يَتَدَاوٰى الْمُحْرِمُ بِمَا اَحَبَّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''محرم شخص' جو دوا چاہے' وہ استعمال کر لے گا' بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو''۔

————***

حافظ عبداللہ بن ابوعوام سغدی نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالعلاء محمد بن احمد بن جعفر - ابوبکر بن ابوشیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1002)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

امام ابوحنیفہ نے -ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ

(1000) قد تقدم فی (998) .

(1001) اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (353)- وابو یوسف فی الآثار 123- وابن ابی شیبة 145/2

اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرَقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

"نبی اکرم ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے"۔

•••———•••———•••

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوسعید بن ابوقاسم- قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری- قاسم بن محمد بن ثلاج- ابوعباس بن عقدہ- محمد ابن عیسیٰ بن سہل- اسحاق بن ابراہیم- امام عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**1003**)- سندروایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے- ہیثم- نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا رَمَى الرَّجُلُ فِي الْحَرَمِ فَأَصَابَ فِي الْحِلِّ فَعَلَيْهِ الْجَزَاءُ وَإِذَا رَمَى فِي الْحِلِّ فَأَصَابَ فِي الْحَرَمِ فَعَلَيْهِ الْجَزَاءِ

"جب کوئی شخص حرم کی حدود میں سے تیر چلائے اور وہ حرم کی حدود سے باہر جا کر شکار کو لگے' تو ایسے شخص پر جزاء لازم ہوگی' اور اگر اس نے حرم کی حدود کے باہر سے تیر چلایا اور وہ حرم کی حدود کے اندر آ کر شکار کو لگا' تو بھی اس پر جزاء لازم ہوگی"۔

•••———•••———•••

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت- عبداللہ بن محمد بقلانی- محمد بن آدم- فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوالفضل بن خیرون- ابوبکر خیاط- ابوعبداللہ بن دوست علاف- قاضی عمر اشنانی- انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک' اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(**1004**)- سندروایت: (أَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَائِشَةَ

امام ابوحنیفہ نے- عبدالملک بن عمیر- ربعی بن حراش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان

(1002) اخرجه احمد 109/6- مسلم (1190)(41)- والطبرانی فی الاوسط (5844)- والبیهقی فی السنن الكبری 35/5 وابن حبان (1377) وابن خزیمة (2586) والنسائی فی المجتبی 140/5

(1003) اخرجه... فی جامع الآثار (1095)

(1004) اخرجه الحصكفی فی مسند الامام (235) وابن حبان (3834) والشافعی فی المسند (389) والحمیدی (206) والبخاری (294) فی الحیض: باب الامر بالنفساء اذا نفسن ومسلم (1211)(119)- وابن ماجة (2963) فی المناسك: باب الحائض تقضی المناسك والطواف- وابن خزیمة (2936) والبیهقی فی السنن الكبری 308/1

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

کرتی ہیں:

متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ لِرُفْضِهَا الْعُمْرَةَ دَمًا

''نبی اکرم ﷺ نے اُن کے عمرہ نہ کرنے کی وجہ سے اُن کو دم دینے کا حکم دیا''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - فضل بن بسام بخاری - سعید بن صالح بلخی - ابوایوب زاہد - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1005) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اَيَتَطَيَّبُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَاَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ قِطْرَانًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ اَنْضَحُ طِيْبًا فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِيْ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ تَعْنِيْ مُحْرِمًا

''میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا احرام والا شخص خوشبو لگا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میری یہ حالت ہو کہ مجھ سے تارکول اُتر رہی ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے صبح کی (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی: کہ اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا تھا)''۔

•••——•••——•••

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن سعید بغدادی - مسعود بن جویریہ - معافی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید ساوی - اسحاق بن ابراہیم - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن اصفہانی - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن ابوبشر - فتح بن عمر - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(1005) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (368) في الحج: باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب - وقد مضى حديث عائشة رضي الله عنها في (993)

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبیداللہ (اور) عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبداللہ سلمی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن معلی - شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد - حسن بن علی - یحییٰ بن حسن کی تحریر - زیاد بن ابوحسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابورمیح - سلمہ بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حبان اور مندل' یہ دونوں علی کے صاحبزادے ہیں' کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - یحییٰ بن محمد بن ساعد - ابوغسان مالک بن خالد واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے' جو ان کے ان الفاظ میں ہے: انا طیبت

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - عثمان بن سعید - عبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوسعید بن ابوقاسم - قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری - قاسم بن محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن سعید بغدادی - مسعود بن جویریہ - معافی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد بن منذر - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار (فرواہ) عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ الاینبغی للمحرم ان یتطیب بشیء من الطیب بعد الاحرام

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ احرام والے شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے

کہ وہ احرام باندھنے کے بعد کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال کرے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**1006**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے-حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مِفْرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-علی بن محمد بن عبید- ابوضحاک بن صلت - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی-محمد بن شجاع ثلجی -حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت-شریف ابوعلی محمد بن محمد بن عبدالعزیز - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان بن سوار- ابوعباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم-محمد بن نوح جندیشاپوری -علی بن حرب طائی - ابویحییٰ کے حوالے سے اعمش اور امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(**1007**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے-منصور بن معتمر - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: رَاَيْتُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِىْ مِفْرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھی تھی"۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں-ابن جعانی -محمد بن عبداللہ بن جعفر-اسماعیل بن احمد بن ہارون-محمد بن [illegible] -سوید بن عبدالعزیز کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(1006) قد تقدم فی (1002)

(1007) قد تقدم فی (1002)

(1008)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ یَحْیٰی بْنِ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبِ التَّیْمِیِّ الْقَرَشِیِّ الْكُوْفِیِّ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَاشِیًا فِیْ جَنْحِ اللَّیْلِ یَسِیْرُ فَرَاٰی خَیَالًا فَاَمَرَ عَلِیًّا اَنْ یَّتَبَیَّنَهٗ فَفَعَلَ فَاِذَا اِمْرَاَةٌ عُرْیَانَةٌ فَقَالَ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَحُجَّ عُرْیَانَةً مَاشِیَةً نَاقِضَةً شَعْرِیْ وَاَنَا اَمْكُثُ بِالنَّهَارِ وَاَسِیْرُ بِاللَّیْلِ وَاَتَنَكَّبُ الطَّرِیْقَ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِرْجِعْ اِلَیْهَا وَاَمَرَهَا اَنْ تَرْكَبَ وَتَلْبَسَ وَتُهْرِیْقَ دَمًا

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن عبیداللہ بن موہب تیمی قرشی کوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''(ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی تاریکی میں جا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہیولی ملاحظہ فرمایا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی کہ وہ دیکھ کر آئیں' انہوں نے ایسا ہی کیا' تو وہاں ایک برہنہ عورت موجود تھی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں برہنہ اور پیدل حج کے لیے جاؤں گی' اور اپنے بال کھلے رکھوں گی' تو میں دن کے وقت ٹھہری رہتی ہوں اور رات کے وقت سفر کرتی ہوں' اور عام راستے سے ہٹ کے چلتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے پاس جا کر اس سے کہو' کہ وہ سوار ہو جائے' لباس پہن لے (اور اپنی نذر کی جگہ) خون بہادے (یعنی قربانی کرلے)''۔

•••——•••——•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوحسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن جریر - ہوذہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - محمد بن عبدالعزیز - احمد بن جریر - ہوذہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - ابراہیم - عبداللہ بن شیبہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابراہیم بن عبدالرحیم - ہوذہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(1009)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِیْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود

(1008) اخرجه البيهقي في السنن الكبرىٰ (1080) في النذور: باب الهدى فيما ركب واختلاف الروايات فيه - وذكره ايضاً الحافظ ابن حجر في الفتح 589/11

(1009) قد تقدم في (963)

اِبْرَاهِيمَ عَنْ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا:
متن روایت: اَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَامَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَفَضَتْ عُمْرَتَهَا وَاسْتَانَفَتْ الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَجِّهَا اَمَرَهَا اَنْ تَصْدُرَ اِلَى التَّنْعِيمِ مَعَ اَخِيهَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
''وہ حج تمتع کی نیت سے آئی تھیں' انہیں حیض آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنا عمرہ چھوڑ دیں' اور نئے سرے سے حج کا احرام باندھ لیں' جب وہ حج کر کے فارغ ہوئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم جائیں (اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کر لیں)''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - ربیع بن حسان کشی - سفیان بن وکیع - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**1010**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے''۔

————***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**1011**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابوحنیفہ نے - ابوعالیہ - طاؤس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے''۔

(1010) اخرجه الحصكفي في مسند الامام (242) وابو يعلى (3390) والحميدي (501) وابن ماجة(3081) في المناسك باب الحجامة للمحرم-والدار قطني 239/1في الحج-ولبيهقي في السنن الكبرى 263/4-واحمد 215/1-وابو داود (1835) في المناسك:باب المحرم يحتجم

(1011) قد تقدم-وهو حديث سابقه

ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ہبۃ اللہ بن مبارک - خالد بن عبداللہ - حسن بن احمد بن موسیٰ - محمد بن عبدالرحمٰن یعنی مخلص - احمد بن ابوداؤد سختیانی - عمر بن رستہ - ابوعاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**1012**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ خَارِجَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ:

متن روایت: سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: خارجہ بن عبداللہ انصاری بیان کرتے ہیں:

''میں نے سعید بن میسّب سے احرام والے شخص کے (رقم وغیرہ رکھنے کے لیے) کمر پر تھیلی باندھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت وکیع بن جراح نے بھی امام ابوحنیفہ سےنقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ''الآثار'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو' امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے' پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں' امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(**1013**) - سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ:

متن روایت: كُنَّا نَحْمِلُ لُحُوْمَ الصَّيْدِ زَادًا وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - ہشام بن عروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ہم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے ساتھ سفر کرتے ہوئے) شکار کا گوشت زادِ سفر کے طور پر ساتھ رکھ کر لے جایا کرتے تھے' حالانکہ ہم احرام باندھے ہوئے ہوتے تھے''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - علی بن محمد بن عبید - علی بن عبدالملک بن عبدربہ - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(1012) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (366) في الحج: باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب وابن ابي شيبة 54/4 في الحج: باب في الهميان للمحرم والدار قطني 232/2 والبيهقي في السنن الكبرى 69/5

(1013) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (36) والبيهقي في "السنن الكبرى" 189/5 من طريق ابي حنيفة - ومالك في "الموطأ" 350/1 (77) في المناسك: باب ما يجوز للمحرم اكله من الصيد - وعبدالرزاق 434/4 (8384)

انہوں نے یہ روایت صالح بن عثمان بن سعید-ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں-ابومحمد جعفر بن محمد بن حسین سراج-احمد بن علی بغدادی-ابوقاسم ازہری-حافظ علی بن عمر دارقطنی-ابوحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری-ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (یہ سنن نسائی کے مؤلف ہیں)-عمار بن حسن نسائی-عبداللہ' یہ ابوسعید دمشقی ہیں-ابراہیم بن میمون صائغ-حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابن خسرو کہتے ہیں: یہ روایت امام ابوحنیفہ کے استاد حماد (بن ابوسلیمان نے) امام ابوحنیفہ سے ان کی جلالت قدر کی وجہ سے روایت کی ہے' حضرت حماد (بن ابوسلیمان) رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال کوفہ میں 120 ہجری میں ہوا تھا۔

انہوں نے یہ روایت ابوقاسم بن احمد بن عمر-عبداللہ بن حسن خلال-عبدالرحمٰن بن عمر-محمد بن ابراہیم-محمد بن شجاع-حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت-ابواسحاق ابراہیم بن سعید حبال-ابوحسن احمد بن محمد بن مرزوق-ابوحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری-احمد بن شعیب-عمار بن حسین-عبداللہ بن سعد سعدی-ابراہیم بن میمون صائغ-حماد بن ابوسلیمان' جو امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں' کے حوالے سے' امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت' امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(**1014**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ اَبِیْ اُمَيَّةَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:

متن روایت: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا يَّسُوْقُ بَدْنَةً فَقَالَ اِرْكَبْهَا

امام ابوحنیفہ نے-ابوامیہ عبدالکریم بن ابومخارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ساتھ لے کر (پیدل چلتے ہوئے) دیکھا' تو ارشاد فرمایا: تم اِس پر سوار ہو جاؤ!''

*** ——— *** ——— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت-صالح بن ربیع سے ان کی تحریر کے حوالے سے-یحییٰ بن خالد مہلبی-ابومعاذ خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**1015**)-سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متن روایت: قِيْمَةُ بَيْضِ النِّعَامِ اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ

امام ابوحنیفہ نے-خصیف-ابوعبیدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''احرام والا شخص جب شتر مرغ کے انڈے کو نقصان

(1014) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (254)-وابن ماجة (3104)-واحمد3/170-والدارمي (1919)-والبخاري 2/205-وفي "الادب المفرد" له (772)-والترمذي (911)-والنسائي5/176-وابن خزيمة (2662)-وعبد بن حميد (1411)

هِيَ الْوَاجِبُ پہنچائے' تو اس کی قیمت لازم ہوگی''۔

•••—•••—•••

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - احمد بن حازم - عبداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ روایت امام ابو یوسف نے بھی امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبدالجبار - قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم بن احمد بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت - ابوسعید بن ابوقاسم - قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری - قاسم بن محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - احمد تمیم بن عباد - حامد بن آدم کے حوالے سے نقل کی ہے: محمد بن فضل بیان کرتے ہیں:

انه قال دخلنا مع ابو حنيفة على خصيف فلما ابصر بابى حنيفة شخص فظننا انه لو علم به لاستقبله فاشار اليه ابو حنيفة ان مكانك فجلس فلما انتهينا اليه قبض على يد ابو حنيفة فساله سؤالاً دقيقاً على حياء وتعزير له قال فما زال قابضاً على يد ابو حنيفة حتى رد ابو حنيفة يده قال ومد يد ابو حنيفة للجلسة معه فابى ابو حنيفة وجلس بين يديه معنا وساله عن حديث ابن مسعود فى بيض النعام فحدثه به

وہ بیان کرتے ہیں ہم امام ابوحنیفہ کے ہمراہ خصیف کے پاس گئے جب انہوں نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا تو دیکھتے رہے جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اگر انہیں امام ابوحنیفہ کے بارے میں پتہ ہوتا' تو وہ ان کا استقبال کرتے۔ پھر امام ابوحنیفہ نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ اپنی جگہ پر رہیں' تو وہ بیٹھ گئے تو جب ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے امام ابوحنیفہ کا ہاتھ مٹھی میں لیا اور ان سے دقیق سوالات کئے۔ وہ مسلسل امام ابوحنیفہ کا ہاتھ تھامے رہے یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ نے ان کا ہاتھ واپس کیا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنا ہاتھ امام ابوحنیفہ کی طرف بڑھایا' تا کہ انہیں اپنے ساتھ بٹھائیں' لیکن امام ابوحنیفہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور ہمارے ساتھ اُن کے سامنے بیٹھ گئے' امام ابوحنیفہ نے ان سے شترمرغ کے انڈے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے امام ابوحنیفہ کو وہ حدیث بیان کی۔

(**1016**)- سندروایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے

(1015) اخرجه محمد بن الحسن الشيبانى فى "الحجة على اهل المدينة" 358/2- وابو يوسف فى "الآثار" 105- وفى "اختلاف ابى حنيفة وابن ابى ليلى" 142- وابن ابى شيبة 370/3- وعبد الرزاق (8303) فى الحج: باب بيض النعام

(1016) قد تقدم فى (963) و (1009)

رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

متن روایت: اَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَفَضَتْ عُمْرَتَهَا

سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''وہ حج تمتع کی نیت سے آئی تھیں' انہیں حیض آ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو ہدایت کی' تو انہوں نے اپنا عمرہ ایک طرف کر دیا''۔

*** —— *** —— ***

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابوبلال محمد بن محمد اشعری کوفی - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی کوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن محمد - امام محمد سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم بن جراح' ان دونوں نے - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**1017**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

متن روایت: اَنَّهُ اَمَرَ بِرَفْضِ عُمْرَتِهَا وَذَبَحَ لِرَفْضِ الْعُمْرَةِ بَقَرَةً

امام ابوحنیفہ نے - ہیثم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے انہیں عمرہ چھوڑ دینے کی ہدایت کی اور اُن کے عمرہ کو ترک کرنے کی وجہ سے ایک گائے قربان کی''۔

*** —— *** —— ***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن منذر ہروی - احمد بن عبداللہ کندی - ابراہیم جراح - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(**1018**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1017) قد تقدم فی (1004)

(1018) ... قلت: وقد اخرج مالک فی "الموطا" 381/1 - وابن خزیمة 155/4 - والحاکم فی "المستدرک" 616/1 - والبیهقی فی "السنن الکبری" 243/5 - والدار قطنی (2505) فی الحج: باب المواقیت - واللفظ له - عن ابن عمر t - قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: "من اهدی تطوعاً ثم ضل - فلیس علیه البدل الا ان یشاء - وان کانت نذراً فعلیه البدل"

متن روایت: اَنَّهَا سَاقَتْ بُدْنَةً فَضَلَّتْ فَاشْتَرَتْ مَكَانَهَا اُخْرٰى ثُمَّ وَجَدَتِ الْاُوْلٰى فَنَحَرَتْهُمَا

''وہ قربانی کا جانور (اونٹ) ساتھ لے کر جارہی تھیں' وہ گم ہوگیا' تو انہوں نے اس کی جگہ دوسرا خرید لیا' پھر پہلے والا جانور بھی مل گیا' تو انہوں نے اُن دونوں کو قربان کردیا''۔

*** —— *** —— ***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمٰن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**1019**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانٍ (وَ) عَطَاءِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ اَنَّهُمَا قَالَا:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران (اور) عطاء بن ابورباح فرماتے ہیں:

متن روایت: مَنْ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَرْمُلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)

''جو شخص صفا اور مروہ کا طواف کرتے ہوئے رمل نہ کرے' تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بیشک صفا اور مروہ' اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں''۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ''مسند'' میں - ابوعباس بن عقدہ - قاسم بن محمد (اور) ابوبلال - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(**1020**) - سند روایت: (اَبُوْ حَنِيْفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اَنَّ الْمُتَمَتِّعِ اِذَا لَمْ يَكُنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ فَلا بُدَّ مِنَ الْهَدْىِ فَاِنْ مَضَتْ اَيَّامُ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يُهْدِىَ فَعَلَيْهِ الْهَدْىُ وَعَلَيْهِ دَمٌ لِتَاخِيْرِ الْهَدْىِ

''حج تمتع کرنے والا شخص' جب حج کے دنوں میں' تین دن روزے نہ رکھ سکے' تو اس کے لیے ہدی (بڑے جانور کی قربانی) لازم ہوگی' لیکن اگر اس کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کے دن گزر جائیں' تو اس پر ہدی تو لازم ہوگی' اور ہدی میں تاخیر کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا''۔

*** —— *** —— ***

یہ روایت احمد بن قاسم (اور) اسحاق بن ابواسرائیل نے - عائذ بن حبیب بن احمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(1019) ... قلت: وقد اخرج ابن ماجة (2952)-واحمد 45/1-والبخاری (1605)-وابو یعلی (188)-والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 182/2-والحاکم فی "المستدرك" 454/1-عن زید بن اسلم-عن ابیه-قال: سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یقول: "فیم الرسلان والکشف عن المناکب وقد اطأ الله الاسلام- ونفى الشرك؟ قال: ثم قال: وما ذلك؟ندع شيئاً كنا نفعله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم"؟!

(1020) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (342) في الحج: باب العمرة في اشهر الحج وغيرها-وذكره العثماني في "اعلاء السنن" 335/10(2875) في الحج: باب اذا لم يجد القارن او المتمتع الهدى فعليه صيام ثلاثة...

روایات کے مضامین کی تفصیلی فہرست

(یاد رہے کہ ہم نے اس کتاب کی ترقیم میں مطبوعہ نسخے کی موافقت کی ہے اور مطبوعہ نسخے کے محقق نے کتاب کے مقدمے میں آنے والی روایات کو بھی اپنی ترقیم میں شامل کیا تھا اور جہاں سے اصل کتاب شروع ہوئی ان کی ترقیم کے مطابق اس کی رقم 63 ہے۔ یہاں سے امام خوارزمی کی مرتب کردہ کتاب جامع المسانید کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے)

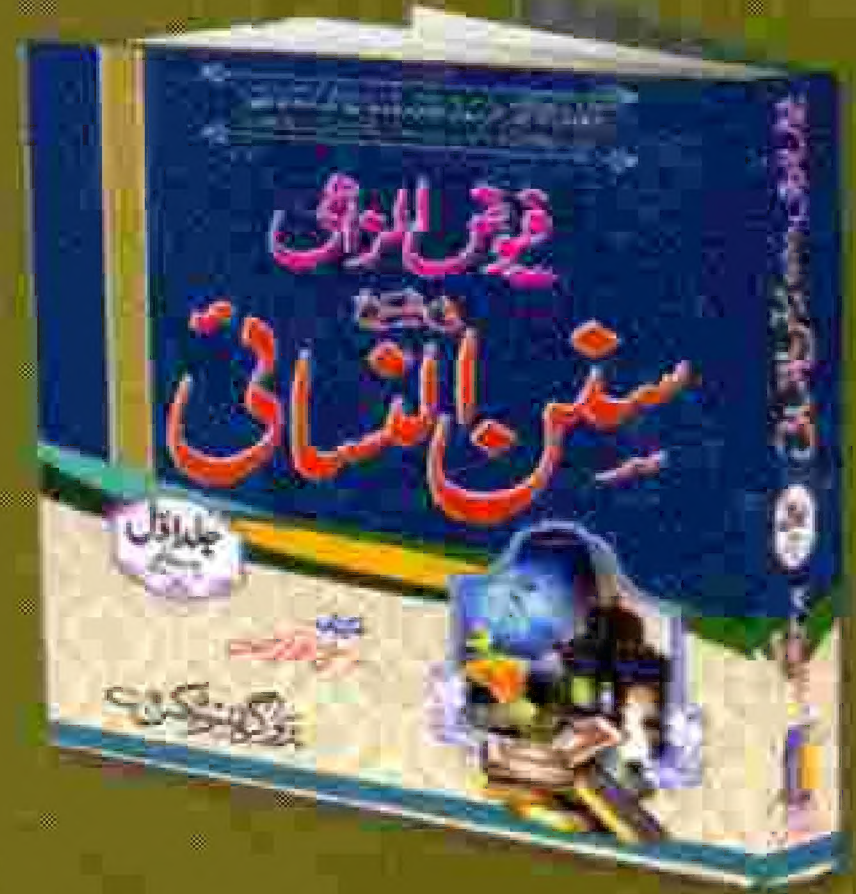
417	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابوہریرہ
418	نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
419	بلّی کے جھوٹے کا حکم	حدیث نبوی، فعلی	سیّدہ عائشہ
420	مردار کی کھال کا حکم	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
421	چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
422	دباغت' کھال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے	قولِ صحابی	حضرت ابن عمر
423	وحشی جانوروں کی کھال استعمال کرنا	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
424	دباغت سے مراد کیا ہے؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
425	نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
426	منی کو کپڑے سے کھرچ دینا	بیانِ صحابی	سیّدہ عائشہ
427	بلّی کے جوٹھے کا حکم	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
428	خچر اور گدھے کے جوٹھے کا حکم	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
429	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابوہریرہ
430	جگالی کرنے والے' کے پیشاب کا حکم؟	قولِ تابعی	حسن بصری
431	بچے کے پیشاب کا حکم	قولِ تابعی	ابراہیم نخعی
432	چار چیزیں ناپاک نہیں ہوتی ہیں	قولِ صحابی	حضرت ابن عباس
433	غیر متعینہ مدت تک موزوں پر مسح کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
434	تین دن تک' موزوں پر مسح کرنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
435	نبی اکرم کا' موزوں پر مسح کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بلال
436	مقیم اور مسافر کے لیے' مسح کی مدت کا تعین	حدیث نبوی، قولی	حضرت خزیمہ
437	حضرت جریر بن عبداللہ کا بیان	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جریر
438	نبی اکرم کا' موزوں پر مسح کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت مغیرہ
439	نبی اکرم کا' موزوں پر مسح کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت مغیرہ
440	مقیم اور مسافر کے لیے' مسح کی مدت کا تعین	حدیث نبوی، قولی	حضرت خزیمہ

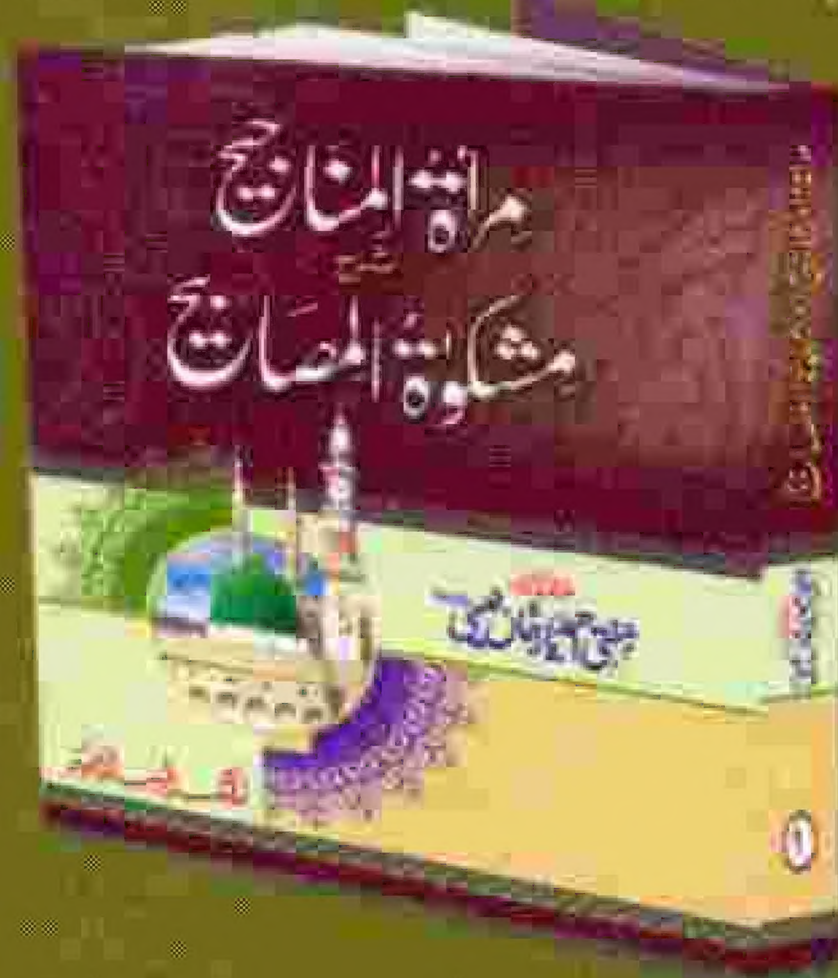
993	حدودِ حرم میں ہرن کا تحفہ	فعل صحابی	حضرت ابن عمر
994	احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت طلحہ
995	احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا	حدیث نبوی	حضرت ابوقتادہ
996	حج قران کے احرام میں جنایت کا حکم؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
997	احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا	قول صحابی	حضرت ابوہریرہ
998	جس کو جوتے دستیاب نہ ہوں	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
999	جب قربانی کا جانور تھک جائے؟	قول صحابی	سیّدہ عائشہ
1000	احرام وال شخص کیسا لباس پہنے؟	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
1001	احرام والے شخص کا دوا استعمال کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
1002	احرام میں خوشبو کی چمک	حدیث نبوی، فعلی	سیّدہ عائشہ
1003	حرم کی حدود میں تیر چلانا	قول صحابی	حضرت ابن عمر
1004	عمرہ ترک کرنے پر دم دینا	حدیث نبوی، فعلی	سیّدہ عائشہ
1005	احرام اور خوشبو	حدیث نبوی، فعلی	سیّدہ عائشہ
1006	احرام میں خوشبو	حدیث نبوی، فعلی	سیّدہ عائشہ
1007	احرام میں خوشبو	حدیث نبوی، فعلی	سیّدہ عائشہ
1008	ایک غلط نذر کی تصحیح	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابوہریرہ
1009	تنعیم سے عمرہ کا احرام	حدیث نبوی	سیّدہ عائشہ
1010	حالت احرام میں پچھنے لگوانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
1011	حالت احرام میں پچھنے لگوانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
1012	کمر پر تھیلی باندھنے کا حکم؟	قول تابعی	سعید بن مسیّب
1013	شکار کا گوشت زادِ سفر کے طور پر رکھنا	حدیث نبوی	حضرت زبیر
1014	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت انس
1015	شتر مرغ کے انڈے کا کفارہ	قول صحابی	حضرت عبداللہ
1016	حیض کی وجہ سے عمرہ ترک کر دینا	حدیث نبوی	سیّدہ عائشہ



ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات

دلکش طباعت تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت





















پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795